امداد باہمی اور ہندوستان

مصنفہ

جناب پی۔ مکرجی صاحب!

ایم۔ اے، آئی۔ ای۔ ایس پروفیسر اقتصادیات پریذیڈنسی کالج کلکتہ!

جسے

پنجاب کوآپریٹو یونین لاہور

نے

شائع کیا

تعداد اشاعت.................ایک ہزار

فہرست مضامین

کوآپریٹو سیٹم پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں باہتمام ملک خیر الدین

صاحب منیجر چھپوا کر شائع کیا۔

اِمدادِ باہمی اور ہندوستان

جسمیں امداد باہمی کے اصول کی وضاحت کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ ہندوستان اور اس کے باہر کن مختلف صورتوں میں اسکا اطلاق کیا گیا ہے

مُصنّفہ

جناب پی مُکرجی صاحب !

ایم۔اے۔آئی۔ای۔ایس (قائم مقام) ایف۔آر۔ اقتصادیات پروفیسر اقتصادیات وسیاسیات پریذیڈنسی کالج کلکتہ۔ سابق گریجویٹ لیکچرار کلکتہ یونیورسٹی آنریری سیکرٹری "انجمن امداد باہمی بنگال"۔ اعزازی منتظم انجمنہائے امداد باہمی بنگال" آنریری اسسٹنٹ ایڈیٹر۔ بنگال، بہار اینڈ اڑیسہ کوآپریٹو جرنل۔ صدر اعزازی انجمن امداد باہمی پریذیڈنسی کالج۔ مصنف ہندوستان کے آئینی دستاویز میں فوسیر ...

دیباچہ

از مسٹر جے۔ ٹی۔ ڈونووان آئی۔سی۔ایس

سیکرٹری حکومت بنگال (قائم مقام) محکمہ زراعت و تعمیرات عامہ سابق رجسٹرار انجمنہائے امداد باہمی بنگال۔

(طبع سوم کیلئے کتاب از سر نو لکھی گئی۔ اور اسمیں گرانقدر اضافہ کیا گیا)

امدادِ باہمی اور ہندوستان

پنجاب کواپریٹو یونین لاہور کو بجا طور پر یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے امداد باہمی کی تحریک کے باب میں جو بینظیر کتابیں بہ زبان انگریزی ممتاز ترین ہنماؤں اور بانیوں نے تحریر کی ہیں انکا اُردو میں ترجمہ کرایا اور انہیں شائع کیا۔ یونین نے اِس کام پر بہت سا روپیہ صرف کیا ہے یہ کتاب بنام "امداد باہمی اور ہندوستان" جس کا آپ مطالعہ فرما رہے ہیں وہ بھی متذکرہ سنہری زنجیر کی ایک درخشندہ کڑی ہے اس تصنیف کے فاضل مصنف نے نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں اس حقیقت کو واضح کیا ہے۔ کہ یہ تحریک ہندوستان کے حق میں بہت بابرکت ثابت ہو سکتی ہے۔ اِس کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ کہ اس تحریک کے ذریعہ کیا کچھ کام کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ اسکی وسعت کا کیا عالم ہے۔

اس زمانہ میں دنیا عجیب کشمکش میں مبتلا ہے۔ ایک طرف تو سرمایہ داری کے خلاف پُرزور جدوجہد جاری ہے۔ اور روس ایسے عظیم الشان ملک میں سرمایہ کو بالکل پارہ پارہ کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف سرمایہ دار بھی اپنی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے عالمگیر پرچار کر رہے ہیں، ظاہر ہے، کہ دونوں انتہا پسندی کی روش پر قائم ہیں سرمایہ کو مطلقاً اُڑا دینے والے قانونِ فطرت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسوقت ان پر جوش وخروش کا جن سوار ہے۔ وہ کسی ایسے پروگرام کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ جو اعتدال اور میانہ روی پر مبنی ہو۔ دوسری جانب سرمایہ داری کے حامیوں کا یہ حال ہے کہ بعد مشکل مزدور اور مفلس طبقہ کے ساتھ اظہار ہمدردی پر مائل ہوتے ہیں۔

وہ ان لوگوں پر جو کسی نہ کسی اعتبار سے انکے دست نگر ہیں - بہت کم رحم کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں۔ کہ مزدور ہمیشہ انکا محتاج رہے۔ اور اپنے قول وفعل سے اس بات کا اعتراف کرے۔ کہ وہ سرمایہ دار کا محتاج ہے۔ اس کشمکش نے دنیا کے امن و امان کے

شیرازہ کو برباد کر رکھا ہے دلوں پر اداسی چھائی ہوئی ہے لوگ اطمینان اور سچی خوشی کے تصور سے محروم ہو گئے ہیں اس وقت جو بے چینی برپا ہے اس ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ پہلے لوگ ان ضرورتوں کے وقت جذبہ مذہب کی پناہ میں آڑ لیا کرتے تھے لیکن ان دنوں مذہب کے خلاف بھی ایک جنگ برپا ہے بدقسمتی یہ ہے کہ "امداد باہمی" جو اقتصادی امراض کا ایک مجرب علاج ہے اور جو ان ایام میں ایک موثر سہارے کا کام دے سکتی ہے اس کی بھی مخالفت کی جارہی ہے اگرچہ ایک لاکھ سے زائد انجمن ہائے امداد باہمی ہندوستان میں قائم ہو چکی ہیں اس نے خیالات میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ عوام پر عیاں ہو گیا ہے کہ اقتصادی خوشحالی کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی سمجھ لیا گیا ہے کہ اقتصادی مشکلات کا حل کرنے کے لئے امداد باہمی کی قوتوں کا آزمانا بھی ضروری ہے۔ بایں ہمہ اس تحریک کی بھی بعض حلقوں میں مخالفت کی جا رہی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ یہ مخالفت جائز نہیں ہے یہ کسی ٹھوس بنیاد پر قائم نہیں ہے بلکہ اس کا سبب یہی ہے کہ جیسے اناڑی کاریگر کسی شے کے بگڑ جانے پر اپنے آلات کو توڑ پھوڑ کر غصہ فرو کرنے کی طفلانہ حرکت کرتا ہے ایسے ہی کساد بازاری کی ستائی ہوئی دنیا امداد باہمی کو کوس رہی ہے۔ حالانکہ قحط۔ اقتصادی درماندگی امداد باہمی کی پیدا کردہ نہیں ہے۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر امداد باہمی کی روح اس کے جذبہ پر عمل کیا جاتا۔ تو اہل جہان کو یہ روز بد دیکھنا نہ پڑتا۔ تاہم بعض ایسے لوگ جو آگاہِ حقیقت نہیں تھے خواہ مخواہ اس تحریک کی بدنامی کے درپے ہیں۔

پنجاب میں تو ایک گروہ پیدا ہو گیا ہے جو امداد باہمی کو دشمنی کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اس گروہ کے اکثر افراد وہ ہیں جو خود کسی انجمن کے روپیہ کو غبن کرنے کے باعث نقصان اٹھا چکے ہیں یا ان کے رشتہ دار ہیں جن کے خلاف مقدمات دائر کئے گئے ہیں اور ان کو اپنے اعمال کی پاداش میں سزا بھگتنی پڑی۔ ایسے ہی مقروضیت کے اضافہ

کے باعث بھی بعض اشخاص امداد باہمی کی خوبیوں سے انکار کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک واقعہ ہے کہ مقروضیت میں افزائش کا سبب کوآپریشن نہیں ہے۔ ان حالات میں ہر وہ نقاب جو اس تحریک کے مبارک چہرے سے اس گرد وغبار کو دور کرنے میں کامیاب ہو سکے جو بدخواہوں نے اڑا رکھا ہے اس قابل ہے کہ اسے حرز جاں بنایا جائے اس کا بکمال غور و خلوص مطالعہ کیا جائے۔ ہمیں امید کامل ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ اکثر غلط فہمیوں کو دور کر دے گا۔ اس میں عیاں کیا گیا ہے کہ سرمایہ داری کو اڑایا نہیں جا سکتا، بلکہ اسے انسانوں کا مخدوم نہیں بلکہ خادم بنایا جا سکتا ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے۔ کہ خود غرضی بری شے نہیں۔ انفرادیت بر لحاظ سے مضر نہیں بلکہ ضرورت ہے کہ اصلی خود غرضی سب کی اغراض کی تکمیل میں مضمر سمجھی جائے۔ ایسے ہی مختلف نوعیت کی انجمنوں کے مفصل تذکرے سے دکھایا گیا ہے کہ امداد باہمی کن کن اقتصادی امور میں معاون ہو سکتی اور اس کے ذریعہ کیا کچھ ہو سکتا ہے اور کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔ ان فوائد کو عام کرنے کے لئے کوشش کی گئی کہ کتاب کا ترجمہ سلیس زبان میں کیا جائے چنانچہ ہم مقصد میں کامیاب ہوئے۔ کتاب مفید ہے ترجمہ سلیس ہے۔ کتابت دیدہ زیب اور طباعت دلفریب ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس سے کافی طور بہرہ اندوز ہوں گے۔

ایڈیٹر

دیباچہ

امدادِ باہمی کا اصول اور اُسکی مختلف حیثیتیں!

ایچ۔ جی۔ ویلس کا مقولہ ہے:۔

"انسان کی سرشت میں امداد باہمی اور فرمانبرداری کا عنصر بھی شامل ہے انسانی زندگی کے ہر شعبے میں خواہ وہ تمدنی ہو، خواہ سیاسی، صنعتی یا تعلیمی، امداد باہمی کا اصول کار فرما ہے۔ انسان میں میل ملاپ کا جو جذبہ موجود ہے۔ امداد باہمی اُس کا مؤثر مظاہرہ ہے۔ خاندانی زندگی میں ہم آہنگی اور نظم کا پیدا ہونا غیر ممکن ہے تا وقتیکہ باہمی تعاون اور امداد باہمی کے اصول پر عمل نہ کیا جائے۔ کوئی سلطنت نمایاں ترقی نہیں کر سکتی۔ تا وقتیکہ حاکم اور محکوم کے درمیان اور حکومت کے مختلف شعبوں کے درمیان اشتراک عمل موجود نہ ہو۔ اشغال اور سرگرمیوں کی تقسیم ضروری ہو سکتی ہے۔ لیکن اس سے زیادہ ضروری یہ امر ہے۔ کہ ان لوگوں کے درمیان اشتراک عمل موجود ہو۔ جو مختلف سرگرمیوں کے لئے ذمہ دار قرار دیئے گئے ہوں۔ صنعتی دنیا میں بھی سرمایہ داروں اور مزدوروں، آقاؤں اور نوکروں کا اتحادِ عمل ضروری ہے۔ اس کے بغیر صنعتی ترقی اور اقتصادی بہتری حاصل نہیں ہو سکتی۔ ذہنی اور تعلیمی ترقیات بھی غیر ممکن ہیں۔ اگر اُستادوں اور شاگردوں کے درمیان اشتراک عمل نہ پایا جائے

الغرض اسمیں ذرا بھی مبالغہ نہیں۔ کہ "انسان ایک تعاون پسند حیوان ہے"۔ انسان کے تمدنی و سیاسی رجحانات میں بھی اشتراکِ عمل کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اگر اتحادِ عمل نہ ہو، تو سارا نظامِ عالم درہم برہم ہو جائے۔

دنیا میں دو حریف جذبے ہمیشہ کار فرما رہے ہیں۔ اوّل انفرادیت اور دوم اجتماعیت۔ انفرادیت انسان کو خود غرض بنا دیتی ہے۔ اور اسے اس بات پر آمادہ کرتی ہے۔ کہ صرف اپنی ذاتی منفعت کے لئے۔ دوسروں کو تباہی و بربادی کے گڑھے میں دھکیل دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ افسوسناک غیر مساویانہ صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور سخت بے انصافیاں رونما ہوتی ہیں۔ بخلاف اسکے اجتماعیت انفرادیت کے جذبہ کو کچلتی ہے۔ اور افراد کو جماعت میں شامل کر کے جذبۂ مساوات قائم کرتی ہے۔ روبن رولینڈ نے اپنی دلچسپ کتاب "جان کرسٹوفر" میں بالکل سچ کہا ہے:۔

اشتراکِ عمل دو دھاری تلوار ہے۔ جو ایک طرف اشتراکیت کی بے اعتدالیوں کا خاتمہ کرتی ہے۔ اور دوسری طرف بے فیض انفرادیت کا قلع قمع کرتی ہے۔ جو کمزور انسانوں کو ان کی اجتماعی قوّت سے محروم کر دیتی ہے۔ اشتراکِ عمل ہی انفرادیت اور سٹیٹ سوشلزم کے درمیان مطابقت پیدا کرتا ہے۔ انفرادی جذبہ کو فلاحِ عامہ کا تصور وابستہ کرتا ہے۔ ایسپ نے اپنی قصّوں کی مشہور کتابوں میں لکڑیوں کے گٹھے کا جو ذکر کیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اتحاد میں قوّت ہے۔ اور اس اصول کا اطلاق انسان کی تمدنی، سیاسی اور اقتصادی زندگی پر یکساں ہو سکتا ہے۔ امداد باہمی میں اس اشتراکِ عمل کا اقتصادی پہلو نمایاں ہے۔ اسمیں سب لوگ فرد کے فائدے کیلئے متحد ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امداد باہمی کے حامیوں کا ایک اہم

مقولہ یہ ہے:۔

میں سب کے کام آؤں سب میرے کام آئیں
اِک فرض آدمیت اِمداد باہمی ہے ؎

مسٹر سیرک اپنی مشہور کتاب "دیہاتی قرضہ جات" میں فرماتے ہیں۔ "امداد باہمی" لوگوں کے اس رضامندانہ اتحاد کا نام ہے۔ جس کا مقصد یہ ہو کہ وہ اپنی اپنی قوتوں اور وسائل سے باہمی انتظام کے ماتحت اپنے مشترکہ فائدہ یا نقصان کے لئے کام کریں"۔ "آئرلینڈ میں دیہات کی تنظیم" کے مصنّف کی رائے یہ ہے۔ کہ انجمن امداد باہمی وہ جماعت ہے۔ جس کے ارکان اپنی تمدّنی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے روپیہ پیسہ کا انتظام مشترکہ اور جمہوری اصول کے مطابق کرتے ہیں۔ ہماری رائے یہ ہے۔ کہ اگر سیاسیات کے میدان کو لیا جائے۔ تو امداد باہمی جمہوریت پسندی کا اقتصادی جزو ہے۔ انجمن ہائے امداد باہمی اور جمہوری ادارے سب کے سب امداد باہمی مساوات اور اخوت کے اہم اصول پر بنے ہیں۔ امداد باہمی اقتصادی اصطلاح کے لحاظ سے وہ انجمن ہے۔ جس کے ارکان متحدہ اور مساوی حیثیت سے اپنے مشترکہ اقتصادی مفاد کی حفاظت کیلئے انجمن میں کام کرتے ہیں۔ اِسطرح سے اُنکی کمزوری طاقت میں بدل جاتی ہے۔ یہ انفرادی اور قومی ترقی کی زبردست قوت رکھتی ہے۔ یہ انجمن بڑے آدمیوں کو چھوٹا نہیں بناتی۔ بلکہ چھوٹوں کو بڑوں کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے۔ اِس تحریک کا منشا قومی اور انفرادی فلاح ہے۔ دنیا کا کوئی خاص حصہ ایسا نہیں۔ جہاں یہ تحریک نہ پہنچی ہو۔ اقتصادی خرابیوں کی اصلاح اِس تحریک کے ذریعہ بہتر طریقہ پر ہو سکتی ہے۔ امیر اور غریب کا فرق کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ تحریک سب کیواسطے مفید ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ آگے بڑھنے سے پہلے ہمیں اس سوال پر غور کرنا ہے۔ انجمنہائے امداد باہمی کو دوسری انجمنوں پر کیا تفوق حاصل ہے؟ کمپنی ہائے مشارک النصاب میں اور انجمن امداد باہمی میں کیا فرق ہے؟

انجمن امداد باہمی کے اراکین، انجمن کے حصہ دار اور کارکن ہوتے ہیں۔ ہر حصہ دار سرمایہ انجمن سے حاصل کرتا ہے۔ اور قلیل شرح پر سود ادا کرتا ہے۔ جوائنٹ اسٹاک کمپنی میں حصہ دار کو کارکن نہیں بنایا جاتا۔ اراکین کو سرمایہ نہیں دیا جاتا ملازموں کو تنخواہ پر کام میں لگایا جاتا ہے۔ منافع کو کارکنوں پر تقسیم نہیں کیا جاتا انجمن امداد باہمی کا مقصد نفع حاصل کرنا نہیں کہا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انجمن امداد باہمی کے اراکین کو تجارتی کاروبار میں شاندار کامیابی ہوتی ہے۔ اور یہ انجمنیں زیادہ کامیاب ثابت ہوتی ہیں۔ آئرلینڈ میں تحریک امداد باہمی کو خاص طور پر کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ آئندہ نسلیں اس تحریک کو زیادہ کامیاب اور بامراد دیکھیں گی۔ عوام کی خدمت کا جذبہ لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے گا۔ اور شہریت کی زندگی میں روح تازہ پیدا ہو جائے گی۔ قومی زندگی میں اخوت اور رواداری کا شاندار اضافہ ہوگا۔ روس میں انقلاب کے بعد سے اس تحریک میں بہت زور پیدا ہو گیا ہے۔ سارا ملک امداد باہمی کے جذبہ سے بیدار ہو رہا ہے اس کے تعلقات دنیا کے مختلف ممالک سے خوشگوار ہوتے جاتے ہیں۔

آج روس میں انجمن ہائے امداد باہمی کا وجود اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ وہ سیاسیات اور جماعت بندی کے برے اثرات سے پاک ہیں۔ اور بالکل غیر جانبدارانہ حیثیت رکھتی ہیں۔ ورنہ زار کی حکومت کے تباہ ہونے کے بعد اور اشتراکیت کی سفاکانہ سرگرمیوں کے نتیجے میں یہ بھی معدوم ہو گئی ہوتیں۔

" امداد باہمی ایک زندہ طاقت ہے۔ جو مزدوروں کے پاس آنا فروخت کر رہی

ہے۔ معمولی دوکانیں چلاتی ہے۔ اسکے گودام قائم ہیں۔اس کے کارخانے موجود ہیں۔اس کے اپنے جہاز موجود ہیں جنکے ذریعے خام پیداوار درآمد کیجاتی ہے۔اسکی بڑی بڑی تھوک فروش سوسائیٹیاں قائم ہیں۔وہ تعلیم کی ترقی میں امداد دے رہی ہے۔کتب خانے قائم کئے گئے ہیں۔تھیئٹر بنائے گئے ہیں۔شفا خانے اور ہوٹل بھی مفید خدمت انجام دے رہے ہیں۔حکومت کے معاملات میں بھی دخل ہوتا جاتا ہے۔یہی کوآپریٹو بنک اور ان کے یونین مستقبل قریب میں مجلس اقوام کا کام کرینگے۔

انجمنہائے امداد باہمی کی تحریک کب اور کیسے شروع ہوئی۔اس کے کیا مقاصد تھے۔اور مختلف ممالک میں اس تحریک کو کن اسباب و اثرات کے ماتحت کامیابی حاصل ہوئی۔اس سوال پر غور و خوض کرنے سے صاف طور پر یہ حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔کہ ہر ملک نے کسی خاص اقتصادی خرابی کا علاج سمجھ کے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔اس اقتصادی خرابی کا علاج بھی ہو گیا۔اور ساتھ ہی ساتھ دوسری شکایات بھی دور ہو گئیں۔انگلستان میں مزدوروں کی تشفی کا حل ہوا۔جرمنی میں دیہاتی زراعت پیشہ طبقہ کی مالی مصیبتوں کا خاتمہ ہوا۔آئرلینڈ ڈنمارک۔ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ میں بہتر طریقہ پر زراعت کا کام شروع ہو سکا ہے مویشی کی پرورش میں ترقی رونما ہوئی ہے۔زراعتی پیداوار بھی اب بہتر قیمتوں میں فروخت ہو رہی ہے۔ان میں دودھ اور مکھن وغیرہ شامل ہے۔اطالیہ میں مشترکہ مزدوری کی انجمنیں اور مشترکہ زراعتی انجمنیں وجود میں آئیں۔اور بنک بڑی کامیابی سے کام کرنے لگے۔جس کے لئے وہاں کے باشندوں کے خاص رجحانات اور قدرتی صلاحیتیں مفید ثابت ہوئیں۔فرانس میں صنعتی انجمنوں کو خاص کامیابی حاصل ہوئی۔یہ بھی وہاں کے باشندوں کی قدرتی صلاحیتوں کا اثر تھا۔

انجمنہائے امداد باہمی ایک صنعتی ملک کے مجلسی مسائل کو سلجھانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔

اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے۔اس سے صاف ظاہر ہے۔کہ امداد باہمی کے اصول کے ماتحت مختلف مقاصد میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔امداد باہمی کے قرضہ سے عوام کو کم شرح سود پر روپیہ حاصل ہوتا ہے۔

انجمن ہائے امداد باہمی کی خرید و فروخت عوام کو دلالی سے بچاتی ہے۔ اور ان کی ضروریات اعلیٰ قسم کی واجبی نرخ پر انکو مہیا کرتی ہے۔

انجمنہائے امداد باہمی کی فروخت امداد باہمی کی فروخت کرنیوالی انجمنوں کی وجہ سے عوام کو انکی پیداوار کی واجبی قیمت مل جاتی ہے۔

امداد باہمی کے کارخانہ جات - یہ کارخانے عوام کو خود پیداوار طیار کر کے بازاروں میں لانے کے قابل بناتے ہیں۔اور خانگی ضروریات کی چیزیں خود طیار کرنیکے قابل کرتے ہیں۔اس مختصر بیان سے امداد باہمی کے کاموں کا حال بالکل صاف طور پر ظاہر ہو سکتا ہے۔ لیکن آئندہ ایسے امکانات ہو سکتے ہیں۔کہ دوسرے کاموں میں بھی انہی اصول سے کام لیا جائے۔ہندوستان میں جرمنی کیطرح قرضہ امداد باہمی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔دوسرے ممالک میں ایسا نہیں ہوا تھا۔یہی وجہ ہے۔کہ حکومت نے اس تحریک کو اپنے ہاتھوں میں لے کر مہاجنوں اور ساہوکاروں کی زیادتیوں کا خاتمہ کرنا چاہا۔ ابھی سترہ سال سے زیادہ اس تحریک کو ہندوستان میں پھیلانے کا موقع نہیں ملا ہے۔اس کتاب کے شائع کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے۔کہ ہم غریب اور افلاس زدہ عوام کے فائدہ کے واسطے امداد باہمی کے ان تجربوں کا بیان کریں۔جو

مختلف ممالک میں اب تک ہو چکے ہیں۔ اور دیکھیں۔ کہ اس طرح ہندوستان کو اس تحریک سے کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ تاکہ یہاں کے اقتصادی حالات بہتر ہو جائیں۔ اور عوام کی مالی حالت اور اخلاقی پستی میں تغیر پیدا ہو۔

فصل اوّل

قرضہ امداد باہمی ریفائیسن اور امداد باہمی کے دیگر طریقے

انیسویں صدی کے وسط میں قرضہ امداد باہمی کے منظم طریقہ کی ابتدا جرمنی میں ہوئی۔ اس تحریک کا آغاز حالات اور واقعات کی بنا پر چنداں اہم نہ تھا۔ مختصر یہ ہے۔ کہ دو شخصوں نے جن میں ایک کا نام ریفائیسن اور دوسرے کا نام شلزے تھا۔ اس تحریک کو امداد باہمی کے اصول پر جاری کیا۔ اول الذکر کی تحریک غریب کسانوں کو قرض دینے کے لئے تھی۔ اور آخر الذکر کی تحریک کا مدعا اہل حرفہ اور قلیل البضاعت دوکانداروں کے لئے قرض فراہم کرنا تھا۔ ذیل میں دونوں طریقوں پر کسی قدر تفصیل سے بحث کیجاتی ہے۔

جرمنی میں ریفائیسن بنک

ریفائیسن (۱۸۱۸ء - ۱۸۸۸ء) نے دیہاتی بنکوں کے قیام کی تحریک ۱۸۴۷ء کے موسم سرما میں شروع کی۔ اسکی ابتدا اسطرح ہوئی، کہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک انجمن قائم کی گئی جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ غلہ اور آلو فراہم کر کے غریب باشندوں کے ہاتھ تھوڑی قیمت پر فروخت کرے۔

یہ اپنی قسم کی پہلی انجمن نہ تھی۔ بلکہ گرانی اور اجناس کی کمیابی و قلت کی صورت میں جرمنی کے اندر اس نوع کی متعدد انجمنیں قائم ہوجاتی تھیں۔ ریفائیس نے پہلی انجمن کے قیام کے دو سال بعد ایک اور گاؤں میں اسی قسم کی دوسری انجمن قائم کردی۔ اس انجمن نے ابتداً مویشی خرید کر غریب زمینداروں کے ہاتھ ارزاں قیمت پر فروخت کرنے شروع کئے۔ لیکن بعد میں زمینداروں نے مویشی کی خریداری کیلئے ضمانت پر قرض دینا شروع کر دیا۔ اس اثنا میں ریفائیس برگو ماسٹر کی حیثیت سے ہیڈس ڈروف سے نیو ویڈ کو تبدیل کر دیا گیا۔ (آخر الذکر قصبہ دریائے رائن کے کنارے واقعہ ہے) نیو ویڈ میں پہنچکر اس نے ایک اور انجمن قائم کردی۔ اس کے خاص مقاصد میں زمینداروں کو جانوروں کی خریداری کیلئے اور غریب کسانوں کو زرعی ضرورتوں کیلئے قرض دینا شامل تھا۔ اس انجمن کے ممبروں میں ہیڈس ڈروف کے نواح میں بودو باش رکھنے والے مرفہ حال اشخاص شامل تھے۔ جو غریب باشندوں کو غیر محدود اور مشترکہ ذمہ داری پر قرض دیتے تھے۔ جن لوگوں کو قرض دیا جاتا تھا۔ انہیں سوسائٹی کے نظم و نسق سے کوئی سروکار نہ ہوتا تھا۔ سوسائٹی کے ممبر انکے اور سرمایہ والوں کے مابین درمیانی اشخاص کا کام کرتے تھے۔ ریفائیس نے ۱۸۶۲ء میں بمقام ابابسین جو سوسائٹی قائم کی اس کی تہ میں مقروضوں کی مشترکہ ذمہ داری کا اصول کارفرما تھا۔ جو نظریہ امداد باہمی کی بنیاد ہے۔ اس سے پہلے شلزے ڈیلش (یہ شخص ڈیلش کا باشندہ تھا جو صوبہ سکسنی کا ایک قصبہ ہے) غیر محدود ذمہ داری کی سوسائٹیاں قائم کرچکا تھا۔ جو اپنے ممبروں کے لئے قرض فراہم کرتی تھیں۔ اور ان میں اہلِ حرفہ غریب مزدور اور تھوڑی پونجی رکھنے والے دوکاندار شامل ہوتے تھے۔ لیکن ریفائیس کے پیش نظر کسانوں کو مدد دینا تھا۔

ریفائیسن کے دیہاتی بنکوں کی خصوصیات

ریفائیسن کے طریقہ پر تفصیلی بحث کرنے سے پہلے مناسب ہوگا۔ کہ ہم "ذاتی ساکھ" کے معنی کو واضح کر دیں۔ جو اس کا اصل الاصول ہے۔

اس جملہ کے معنی سمجھنے کیلئے ہمیں پہلے "ساکھ" کے مفہوم کی توضیح کر دینی چاہیئے بطور اجمال "ساکھ" کے معنی ہیں قرض لینے کی استعداد۔ ساکھ پر جب قرض لیا جاتا ہے تو مقروض ہمیشہ قرض خواہ کو کسی نہ کسی صورت میں اس امر کی کوئی ضمانت پیش کرتا ہے۔ کہ قرض وقت مناسب پر ادا کر دیا جائیگا۔ ضمانت مختلف اقسام کی ہو سکتی ہے۔ اور اسی کی مناسبت سے قرض کی متعدد اقسام کر دی جاتی ہیں۔ اگر یہ ضمانت اراضی۔ مکان یا دیگر مال غیر منقولہ پر مشتمل ہو، تو اسے رہنی قرض کہتے ہیں۔ اگر اثاث البیت جواہرات یا دیگر سامان پر مشتمل ہو، تو [illegible] قرضہ سامان کہلاتا ہے۔ اگر مال منقولہ وغیر منقولہ کی صورت میں نہ ہو تو اُسے شخصی قرض کہتے ہیں، اور اس کا مدار مقروض کی حیثیت عرفیہ اور وسائل آمدنی پر ہوتا ہے۔

کسی شخص کی ساکھ قائم کرنے کے لئے جن اوصاف کا ہونا ضروری ہے، ان میں دیانت، محنت اور کفایت شعاری خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ اور ان اوصاف کی موجودگی میں اسے امداد بصورت زر پانیکا مستحق سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان اوصاف سے متصف شخص کو کسطرح مدد دیجا سکتی ہے۔

ہم جانتے ہیں۔ کہ جو اشخاص ان صفات سے متصف ہوں، انہیں ایسے بازار یا منڈی میں اپنی سیرت کو منظرِ عام پر لانے کا موقعہ شاذ و نادر ہی ملتا ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ کسی شخص کی دیانت اور محنت اسی کی نگاہ میں کچھ قابل قدر ہو سکتی ہے۔ جو اُسے جانتا پہچانتا ہو۔ کسی دُور دست گاؤں کے رہنے والے شخص کے اوصاف

سے قصبہ میں رہنے والے بنکر کو کیا سروکار؟ بینکروں سے اس امر کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اپنے قصبہ میں رہنے والے معمولی حیثیت کے اشخاص سے بھی واقف ہوں۔ فرض کیجئے، کہ کوئی ساہوکار ایسے اشخاص سے واقف بھی ہو، تو کیا وہ ان سے داد وستد کیلئے تیار ہو جائیگا۔ اِن حالات میں ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اور وہ یہ کہ نواح میں رہنے والے ساہوکار ایسے اشخاص کی بیرت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اس داد وستد میں اکثر آخر الذکر فریق کو ہی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ریفائین نے اسی جماعت کی مدد کیلئے امداد باہمی کا طریقہ جاری کیا۔ اور اس کی بنیاد مقروضوں کی اجتماعی ذاتی ساکھ پر رکھی۔ اب ہم ریفائین کے طریقے کی خصوصیات پر بحث کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں ـــ

(۱) صحیح معنی میں امداد باہمی کے اصول پر تنظیم۔ سوسائٹی کے ممبروں کے سوا کسی کو قرض لینے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ البتہ جو لوگ ممبر نہ ہوں، وہ سوسائٹی کے پاس امانت رکھ سکتے ہیں۔

(۲) سوسائٹی کی کارگذاری کیلئے ایک مختصر رقبہ محدود ہوتا ہے۔ قاعدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی ایک بڑے گاؤں کے یا دو تین چھوٹے دیہات کے (جو قریب واقع ہوں) باشندے سوسائٹی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کا دائرہ عمل صرف اس ایک گاؤں یا دو تین دیہات کے رقبہ تک محدود ہوتا ہے۔ اور وہی اشخاص اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جو اِس رقبہ کے اندر سکونت پذیر ہوں۔ ریفائین کی رائے تھی۔ کہ ایک سوسائٹی کا دائرہ عمل صرف اس گاؤں تک محدود رہنا چاہئے۔ جس کی آبادی کم از کم چار سو اشخاص یا زیادہ سے زیادہ دو ہزار اشخاص پر مشتمل ہو۔ دیہات کی انجمنہائے امداد باہمی میں رقبہ کی تحدید اصولی حیثیت رکھتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ کسی خاص ضمانت کی کفالت کی جاتی ہے۔ سوسائٹی کے ممبر ایک دوسرے سے واقف ہیں۔

وہ ایک دوسرے کے وسائل آمدنی اور حیثیت کو جانتے ہیں سو وہ اس امر سے آگاہ ہوتے ہیں۔ کہ کون شخص محنتی ہے۔ کون زراعت کے کام میں زیادہ کوشش کرتا ہے اور کس کے حالات بد سے بدتر ہوتے جاتے ہیں۔ ان حالات میں جب کسی کو قرض دینے کی تجویز کی جاتی ہے۔ تو صرف مقروض کی حیثیت ہی واضح نہیں ہو جاتی بلکہ یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کس حد تک قرض حاصل کرنے کے مستحق ہیں۔ اس اصول کو ملحوظ رکھنے کی بنا پر لائق اور محنتی ممبروں کو کسی خطرہ کے بغیر قرض دے دیا جاتا ہے۔ قرض اکثر حالات میں ضمانتی دستاویزات پر دیا جاتا ہے۔ اور قرضدار کے دوست اور رشتہ دار ہی اسکے ضامن ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اسی گاؤں میں رہتے ہیں۔ اور ان کی مالی حالت کو اچھی طرح معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس امر کی نگرانی کی جاتی ہے۔ کہ جس غرض کیلئے قرض دیا جاتا ہے۔ اُسی کے لئے استعمال کیا جائے۔ سوسائٹی کے عام نظم و نسق کی دیکھ بھال کا فرض بھی ممبر بجا لاتے ہیں۔ یہ فوائد ہیں، جو دیہاتی سوسائٹیوں کے رقبے کو محدود کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ طویل المیعاد قرضوں کے علاوہ ادائے قرض میں سہولتیں اور کسانوں کو دیگر ضروری اشیا کی فراہمی کا جو کام دیہاتی انجمہائے امداد باہمی کر سکتی ہیں۔ وہ بڑے بڑے بنک نہیں کر سکتے۔ جن کا دائرہ عمل وسیع ہوتا ہے۔ جب دراز فاصلے اور بعید مسافتیں حائل ہوں تو انتظامیہ کمیٹی اور مجلس نگراں کے ارکان ان اجلاسوں میں بتعداد کثیر شامل نہیں ہو سکتے۔ دیہاتی سوسائٹیوں تک رسائی بھی باآسانی ہو سکتی ہے۔ اگر رقبہ وسیع ہو تو اس قسم کی شکایات پیدا ہو سکتی ہیں۔ کہ فلاں گاؤں کی کمیٹی یا مجلس نگراں میں کافی نمائندگی نہیں دی گئی۔ محدود رقبہ کے اہم فوائد میں سے یہ بھی ہے۔ کہ ممبر اپنی بچت کو آسانی سے بطور امانت سوسائٹی کے پاس جمع کر سکتے ہیں۔

(۳) سوسائٹی کے تمام قرضوں کے لئے اس کے ممبروں کی غیر محدود ذمہ داری

انجمن ہائے قرضہ کی مالی ذمہ داری انکے ممبروں کی مشترکہ ذمہ داری ہوتی ہے - ان کے سامنے تین طریقے ہوتے ہیں - ان میں سے جس کو چاہیں منتخب کرلیں - غیر محدود - غیر محدود حصہ رسدی ذمہ داری - یا محدود ذمہ داری - جرمنی میں ۹۰ فیصدی سوسائٹیوں نے غیر محدود ذمہ داری کو اختیار کرلیا ہے - غیر محدود ذمہ داری کی سوسائٹی اس کے ممبر ایک حصہ کی عام قیمت ادا کرنے کے لئے سوسائٹی کے تمام کاروبار کی ذمہ داری اس حد تک لیتے ہیں - جو انکی پوری جائداد کی قیمت کے مساوی ہو - (ان سوسائٹیوں میں ایک ممبر صرف ایک حصہ لے سکتا ہے -) اور یہ ذمہ داری انفرادی اور مشترکہ ہوتی ہے - دیوالیہ ہونے کی حالت میں خسارہ تمام ممبروں پر ایک رقم عائد کرکے پورا کیا جاسکتا ہے - جرمن ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی کے ماتحت قرضخواہ کسی سوسائٹی کے ممبروں پر انکی انفرادی حیثیت میں صرف اسیوقت دعوے کرسکتے ہیں - جب کہ مذکورہ بالا عائد کی ہوئی رقم تین ماہ کے اندر ادا نہ کیجائے - اور اس سے زیادہ مدت گذر جائے - عام حالات میں تین ماہ کی مدت اس غرض کے لئے کافی مدت ہوتی ہے - کہ سوسائٹی اپنے قرضخواہوں سے کوئی سمجھوتہ کرلے - بہرحال اگر کوئی قرضخواہ سوسائٹی کے کسی ممبر کے خلاف عدالت سے ڈگری حاصل کرلے' تو اس ممبر کو یہ حق حاصل ہے - کہ سوسائٹی سے اس رقم کا مطالبہ کرے' جو قرضخواہ کو دی گئی ہے - اس کا قرض سوسائٹی کے ذمہ ہوجاتا ہے - اگر سوسائٹی اس قرض کو ادا نہ کرسکے' تو وہ اسکے کسی ممبر یا چند ممبروں کے خلاف دعویٰ دائر کرسکتا ہے -

جرمن ایکٹ مجریہ ۱۸۸۹ء کی رُو سے غیر محدود حصہ رسدی ذمہ داری کی سوسائٹیاں قائم کی گئی ہیں - یہ سوسائٹیاں اول الذکر قسم کی سوسائٹیوں کے مانند ہیں - البتہ ولیہ کے متعلق اسکے اصول اور قواعد ان سے مختلف ہیں - غیر محدود ذمہ داری کی عام سوسائٹیوں میں اگر کوئی قرض وصول نہ ہو - تو قرضخواہ تین ماہ کی مدت گذر جانے کے بعد جیسا کہ

سطور بالا میں مذکور ہؤا۔ کسی ممبر کے خلاف ادائے قرض کیلئے دعویٰ کر سکتا ہے لیکن حصہ رسدی ذمہ داری کی سوسائٹیوں میں قرضخواہ تمام ممبروں پر کوئی رقم عاید کرکے وصول کر سکتا ہے۔ کسی ممبر کے خلاف منفرداً دعویٰ نہیں کر سکتا میکلگن کمیٹی نے اس قسم کی ذمہ داری ہندوستان کی دیہاتی انجمن ہائے قرضہ میں اختیار کئے جانے کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں سفارش کی ہے "اگر غیر محدود ذمہ داری کی تعریف و توضیح ضروری ہو، تو ہم رائے دینگے۔ کہ اس کی نوعیت حصہ رسدی اور غیر محدود ذمہ داری کی ہونی چاہیئے۔ یعنی اگر کوئی سوسائٹی اپنے قرضخواہوں کو واجب الادا رقم ادا نہ کر سکے۔ تو خسارہ حصّوں کی کامل ادائیگی کے بعد (اگر باقی ہو) ممبروں سے انکی جائداد کی پوری قیمت کے تناسب سے ایک رقم عائد کرکے پورا کیا جائے منفرداً ممبروں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کو ممنوع قرار دیدیا جائے۔

محدود ذمہ داری کی سوسائٹیوں میں ہر ایک ممبر اپنے حصہ یا حصص کی ادائیگی کی ذمہ داری کے علاوہ ہر ایک حصّہ پر ایک مقرر اور معیّن رقم کی قراری بھی اپنے سر لیتا ہے۔ اِس رقم کا تعیّن، اور ان حصص کی تعداد جو ایک ممبر لے سکتا ہے سوسائٹی کے ممبروں کے عام اجلاس میں مقرر کی جائے۔ اور رجسٹری شدہ قواعد میں اس کو درج کر دیا جاتا ہے۔

ریفائیسن اور شلزے دونوں غیر محدود ذمہ داری کے پرجوش حامی تھے۔ ریفائیسن کے قائم کئے ہوئے فیڈریشن کی ابتدا سے آج تک وہ تمام انجمن ہائے قرضہ جو اس سے ملحق ہوئی ہیں۔ ان سب کا مدار کار یہی اصول ہے۔ شلزے کے قائم کردہ فیڈریشن نے بھی اِس اصول کو بالکل ترک نہیں کیا ہے۔ اِس کے موجودہ لیڈروں کا یہ خیال ہے۔ کہ غیر محدود ذمہ داری کی انجمنیں محدود ذمہ داری کی سوسائٹیوں سے محض ان حالات کی بنا پر بہتر نہیں ہیں۔ جو کسی خاص مقام میں موجود

عمل - مناسب ہی معلوم ہوتا ہے - کہ جب تک کوئی سوسائٹی اپنے ارتقائی منازل میں کسی خاص مقام پر نہ پہنچ جائے - اُس وقت تک غیر محدود ذمہ داری کو ترجیح دی جائے -

اِس سلسلے میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے - کہ آیا کسی دیہاتی انجمن قرضہ کے ممبر غیر محدود ذمہ داری کی بنا پر عظیم نقصان کے خطرہ کو برداشت نہیں کرتے ہیں - غیر محدود ذمہ داری کی بڑی دیہاتی سوسائٹیوں کے ممبروں کو ممکن ہے کچھ خطرات ہوں - لیکن حقیقت یہ ہے - کہ دیہاتی انجمن ہائے قرضہ کے ممبروں کو نقصان عظیم کا کوئی خطرہ درپیش نہیں ہو سکتا - اس کے اسباب اور وجوہ تلاش کرنے کے لئے چنداں دماغ سوزی کی ضرورت نہیں - دیہاتی انجمن قرضہ کا رقبہ چند دیہات تک محدود ہوتا ہے - اسکے ممبر ایک دوسرے کی سیرت اور حالات سے اچھی طرح باخبر ہوتے ہیں - اور یہ نہیں ہو سکتا، کہ ان کی تمام واقفیت اور خبرداری امور کے سرانجام میں ناکام ثابت ہو - سٹہ بازی یا ایسے کاروبار کو شروع کرنے کا کوئی امکان موجود نہیں ہوتا - جس میں شدید نقصان کا اندیشہ ہو - اس کے علاوہ اکثر سوسائٹیوں کے قواعد و ضوابط میں اِس قسم کے کاروبار کی صریح ممانعت ہوتی ہے - منافع یا تو تقسیم ہی نہیں ہوتا، یا ہوتا ہے تو بہت کم اور مصارف بھی زیادہ نہیں ہوتے - بورڈ اور کمیٹی کے ممبر اپنی جائدادوں کی پوری قیمت کے تناسب سے سوسائٹی کے رُوبرو جوابدہ ہوتے ہیں - اگر کاروباری آدمی کی طرح وہ احتیاط کے طریقوں پر نہ چلیں - اور انکی بے احتیاطی یا ناعاقبت اندیشی سے کوئی نقصان پہنچے، تو اس کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے - اس کے علاوہ ایک اور تحفظ ہے - اور وہ یہ، کہ ہر دو سال کے اندر کم از کم ایک بار سوسائٹی کے حسابات کی جانچ کی جاتی ہے -

حاصل کلام یہ، کہ قرض بطور امداد باہمی کے طریق نے جو اخلاقی اور تعلیمی اثرات پیدا کئے ہیں وہ سب اس غیر محدود ذمہ داری کے اصول کا نتیجہ ہیں۔ چونکہ ذمہ داری غیر محدود ہوتی ہے۔ اسلئے کمیٹی کا فرض ہے۔ کہ صرف ان اشخاص کو ممبر بنائے جن کی سیرت پسندیدہ ہو۔ ایسی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ کہ شراب خواروں۔ قمار بازوں اور فضول خرچ کرنے والوں نے سوسائٹی کا ممبر بننے کی امید میں اپنی بری اور ناستودہ عادتوں کو ہمیشہ کیلئے ترک کر دیا۔ اس کے علاوہ غیر محدود ذمہ داری کی بنا پر ہی کمیٹی اس امر پر اصرار کرتی ہے کہ اس کے ممبر مسرفانہ معاشرتی رسوم کو ترک کر دیں۔ اور روپیہ ایسے کاروبار میں لگائیں جو منافع بخش ہو۔ ایسے معاملات میں جو ضمانت ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق میکلیگن کمیٹی نے حسب ذیل الفاظ میں اظہار خیال کیا ہے "منافع بخش کاروبار میں روپیہ لگانا سود یانتداری۔ محنت۔ ایک دوسرے کی نگرانی۔ غیر متدین اور محنت نہ کرنے والے ممبروں پر اخلاقی اثر ڈالنا۔ اور اتحاد کا جذبہ جو سوسائٹی کے معرض وجود میں آنے سے پیدا ہوتا ہے" یہ سب امور مشترک مقاصد کی حیثیت رکھتے ہیں

(۴) بنک کا کاروباری سرمایہ مندرجہ ذیل وسائل سے مہیا کیا جاتا ہے۔

ا۔ پس انداز کی ہوئی مختصر رقوم جو بنک کے دائرہ عمل کے اندر سے فراہم ہوں یہ رقوم ممبروں کے علاوہ ان اشخاص کی بھی ہوتی ہیں۔ جو سوسائٹی کے ممبر نہ ہوں۔ اول الذکر رقوم پر نسبتاً زیادہ شرح سے سود ادا کیا جاتا ہے۔ تاکہ دوسرے اشخاص کو ممبر بننے کی ترغیب ہو۔ یا یہ رقوم بنک کے دائرہ عمل سے باہر رہنے والے اشخاص کی ہوتی ہیں۔ اس صورت میں یہ لازمی طور پر ان اشخاص کی ہوتی ہیں۔ جو سوسائٹی کے ممبر نہ ہوں۔

ب۔ سنٹرل یا پراونشل بنکوں کے قرضے سود سے بنکوں کے قرضے یا

مختلف افراد سے۔

ج۔ ایک برائے نام سرمایہ حصص جو بنکوں کے پاس ابتداً نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنی مرضی کے خلاف اس کے اجرا کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اِس صورت میں ضرورتیں کم قیمت حصص کے اجرا سے پوری کی جاتی ہیں۔ اور ان پر کوئی منافع نہیں دیا جاتا۔

د۔ دو زائد فنڈ۔ ان میں سے ایک خسارہ کو پورا کرنے کے لئے اور دوسرا سرمایہ محفوظ۔ جو اصلاحات اور ترقی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً توسیع عمارات وغیرہ۔ اِس فنڈ میں سالانہ منافع کا دو تہائی جمع کرنا ضروری ہے۔ یہ فنڈ ممبروں کے درمیان بنک کے ٹوٹ جانے کے بعد بھی تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ اِس صورت میں یہ فنڈ ایک نئے بنک کے اجرا کی امید میں امانت کے طور پر رکھا رہتا ہے۔ اگر کوئی بنک قائم نہ ہو سکے تو امور رفاہِ عام پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بنک کے استحکام میں بہت مدد دیتا ہے۔

(۵) ریفائیسن بنکوں کی پانچویں خصوصیت یہ ہے۔ کہ انکا طریقِ نظم نہایت سادہ اور جمہوری اصول پر مبنی ہوتا ہے۔ عام مسائل کے تصفیہ کا آخری اختیار عام اجلاس کو ہوتا ہے۔ اور اس میں ہر ایک ممبر کو ایک ووٹ کا حق دیا جاتا ہے۔ ہر سال انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ جو عموماً پانچ یا چھ ڈائرکٹروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور ہفتہ وار اجلاس کرتی ہے۔ اس مجلس کی نگرانی کرنے کے لئے ہر سال ایک مجلس نگراں منتخب کیجاتی ہے۔ اسمیں چھ سے لیکر نو ممبر تک شامل ہوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ یا سنٹرل یونین کی طرف سے جو آڈیٹر مقرر ہوتا ہے۔ وہ حسابات کی جانچ کرتا ہے۔ افراد کے رجسٹر امانات کے علاوہ بنک کے تمام کاغذات کا معائنہ ہر ایک ممبر کر سکتا ہے۔ مقامی بنکوں کے عہدیدار کسی معاوضہ کے بغیر کام کرتے ہیں۔ البتہ خزانچی اس سے مستثنیٰ ہے جسے قرض دینے کے معاملہ

میں ووٹ کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ فے نے ریفائیسن بنک کی خصوصیت مندرجہ ذیل جامع الفاظ میں بیان کی ہے۔

"کھیت کے قریب عمارت کے پیچھے ایک کمرہ جو ہفتہ میں دوبار کھلتا ہے اور جس میں صرف ایک ہی شخص (یعنی خزانچی) رونق افروز ہوتا ہے۔"

(۲) پیشگی رقوم کی دو صورتیں ہیں۔ عام قرض، اور چلت حساب آخرالذکر مجموعی رقم کا ایک ثلث ہوتا ہے۔ اور عام قرض کے تناسب سے رُو بہ ترقی رہتا ہے۔ عام قرض کی میعاد چھ ماہ سے لیکر تین سال تک ہوتی ہے۔ اور خاص خاص صورتوں میں اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ قرض بصورت اقساط مع سود یا یکمشت ادا کئے جاتے ہیں۔ بنک کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ چار ہفتہ کا نوٹس دیکر قرض کا مطالبہ کرے جرمنی میں ریفائیسن بنک پراونشل بنکوں کی سرپرستی میں قائم ہوتے ہیں۔ اور صوبجاتی بنک مرکزی بنک کی سرپرستی میں نیشنل فیڈریشن سے ملحق ہوتے ہیں۔ یہ صوبجاتی اور مرکزی بنک مختلف بنکوں کی ضرورتوں کو پورا کرتے رہتے ہیں۔ جس وقت روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مہیا کرتے ہیں۔ اور انکے زائد سرمایہ کو کاروبار میں لگاتے ہیں۔ جرمنی کے کوآپریٹو بنکوں کی تعداد کثیر ڈارمسیڈٹ Darmsadt کے نیشنل فیڈریشن سے ملحق ہے۔ ریفائیسن بنکوں کی خصوصیات باختصار بیان کردی گئی ہیں۔ زرعی قرض کے اس طریقے سے زیادہ دنیا میں اور کوئی طریقہ رائج نہیں۔

بطور اجمال جرمنی کے ریفائیسن بنکوں کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) اپنی سوسائٹی کے تمام قرضوں کیلئے جملہ ممبروں کی غیر محدود ذمہ داری۔

(۲) ممبروں کے ذاتی تعارف کیلئے سوسائٹی کے دائرہ عمل کی حدبندی۔

(۳) صرف ایسے کاروبار کیلئے قرض دینا جو منافع بخش ہو۔

(۴) صرف ممبروں کو قرض دینا۔
(۵) کم قیمت کے حصص۔
(۶) طویل میعاد کیلئے قرض دینا۔ اور اقساط میں وصول کرنا۔
(۷) سوسائٹی کے ممبروں کا ہر سال منفرداً تمام ممبروں کیلئے قرض کی حد مقرر کرنا نیز وصول ہونے والی امانتوں اور قرضوں کا تعین جو سوسائٹی حاصل کرے۔
(۸) منافع سے قطع نظر کرنا۔ سالانہ منافع کی تقسیم (اگر ہو) کا محدود ہونا۔ یہ رقم اُس سُود کی مناسبت سے مقرر کیجاتی ہے۔ جو مقروضوں سے وصول ہوتا ہے۔
(۹) تمام منافع اس ریزور فنڈ میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ جو تقسیم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ فنڈ بحیثیت مجموعی سوسائٹی کی ملکیت ہوتا ہے۔ سرمایہ محفوظ کسی وقت اور کسی حال میں بھی ممبروں کے درمیان تقسیم نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ سوسائٹی کے ٹوٹ جانے پر بھی اسے تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ سوسائٹی کے ٹوٹ جانے کے بعد اسے رفاہِ عام کے کسی کام پر صرف کر دیا جاتا ہے۔
(۱۰) سیکرٹری کے سوا کسی عہدہ دار کو تنخواہ نہیں دی جاتی۔
(۱۱) ممبروں کی اخلاقی اور مادی ترقی کیلئے کوشش کیجاتی ہے۔ جو اشیائے زراعت میں کار آمد ہیں۔ وہ مہیا کی جاتی ہیں۔ زراعتی مشینیں اور آلات ممبروں کو کرایہ پر دیئے جاتے ہیں۔

انجمن ہائے ریفائیسن کا مقصد کس حد تک حاصل ہوا؟

ریفائیسن انجمنہائے قرضہ کا مقصد اپنے ممبروں کی اصلاح اخلاق اور مالی ترقی ہے۔ یہ سوسائٹیاں اپنے ممبروں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے علاوہ ان کی معاشرتی ذہنی اور اخلاقی اصلاح کے لئے بھی سرگرمی اور تندہی

سے جدوجہد کرتی ہیں۔ اکثر سوسائٹیاں اپنے قواعد میں اس امر کی صراحت کر دیتی ہیں۔ کہ منافع میں سے اسقدر رقم ممبروں کی اصلاح اخلاق پر خرچ کی جائیگی۔ ۱۹۰۵ء میں جرمن ریفائین فیڈریشن نے اپنی ملحقہ سوسائٹیوں کی جو تحقیقات کی اسکے نتائج ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) تعلیم عامہ کا معیار بلند کرنے کے لئے۔ ۴۰۵۰ کتبخانے ۲۳۷ مدارس ۹۶ ایوننگ کلب۔ اطفال کیلئے ۳۲ کلب اور دیہات میں ۲۴ ادارے۔ ریڈنگ ہال وغیرہ) قائم کئے گئے۔ فلاح اطفال کیلئے ۱۰۰ مدارس۔ اطفال کیلئے ۱۸۱ سیونگ بنک قائم کئے گئے۔ بیماروں کے لئے۔ ۳۵۷ دیہاتی دائیاں۔ ۲۰ ایمبولینس کور اور سمیریٹن فند۔ آلات جراحی کے ۲۴ سیٹ۔ ممبروں کے عام فائدہ کے لئے۔ وفات کی صورت میں رقوم ملنے کے لئے۔ ۳۲۹ فنڈ مویشی کے بیمہ کیلئے ۱۰۳ فائر بریگیڈ۔ ۹۴ ٹیلیفون سروسیں۔ علاج حیوانات کے لئے ۲۰ دوا خانے مُردوں کے تابوت پہنچانیوالی ۷۰ گاڑیاں۔ بیماری وغیرہ کی حالت میں ۳۵ اشخاص کو مدد دی گئی۔ کسانوں کو ۷۰۰ مشینیں اور دیگر زرعی آلات فراہم کئے گئے۔

جرمنی میں اس تحریک کے نتائج

جرمنی میں تحریک امداد باہمی سے جو نتائج پیدا ہوئے۔ ان کا اندازہ اس حقیقت کے پیش نظر لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۹۰۸ء میں اس ملک کے اندر ۱۴۹۱ ریفائین بنک قائم ہو چکے تھے۔ اور ان کے ممبروں کی تعداد بیس لاکھ کے قریب تھی۔ پہلے دریائے رائن کی وادی میں ریفائین بنکوں کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اس علاقہ میں جو کچھ تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ان کا حال مسٹر ایچ۔ ڈبلیو۔ ولف نے اپنی کتاب "پیپلز بنک" میں تحریر کیا ہے۔ "زراعت میں ترقی ہوئی ہے۔ صنعت اور حرفت کا

حال پہلے سے بہتر ہے۔ غریب کسان۔ تھوک قیمت پر آلات زراعت خرید سکتے ہیں۔ سود خواروں کی سختی کا نام و نشان باقی نہیں۔ اور کسان خود ایک حد تک سرمایہ دار بن گئے ہیں۔ پوسٹ آفس سیونگ بنک کے بجائے وہ سوسائٹی کے بنک میں روپیہ جمع کرنے کو زیادہ اچھا سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ آخر الذکر بنک خود انکا ہی ہے۔ اسکے انتظام میں انکی رائے کو دخل ہے۔ اور وہ ضلع کے جمع شدہ روپیہ کو اراضی کے سیر حاصل بنانے کیلئے قرض دیتا ہے۔ بنک کے زیر ہدایت اسکے ممبر ادائے قرض میں وقت کے پابند ہو گئے ہیں۔ اسلئے کہ بنک عدم پابندی وقت کے سوا دوسری تمام باتوں کو برداشت کرسکتا ہے۔ مسٹر ولف اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں۔ کہ یہ نظارہ بھی کسیقدر دلچسپ ہوتا ہے۔ جب ایک مجسمہ سادگی کسان اپنی پاس بک نکالتا ہے اور نہایت وثوق اور فخر کے ساتھ اسکے اندراجات کی تشریح کر کے یہ بتاتا ہے۔ کہ اس اصول کے ماتحت کاروبار کس طریقہ سے چلایا جا رہا ہے۔

جرمنی میں دیہاتی بنک (شلزے کا نظام)

ریفائیسن نے کسانوں کی ضرورتوں اور طبعی میلان کو پیش نظر رکھکر امداد باہمی کی تحریک جاری کی۔ اور شلزے نے قصبات کے رہنے والوں کی ضرورتوں کی مدِ نظر رکھکر بنک قائم کئے۔ شلزے ڈیلٹس بنک ریفائیسن بنکوں کے برعکس وسیع دائرہ عمل رکھتے ہیں۔ اور ان میں مختلف اہل حرفہ شریک ہوتے ہیں۔ سرمایہ بھی انکے پاس معتدبہ ہوتا ہے۔ اور کافی منافع تقسیم کرتے ہیں۔ انکا عملہ تنخواہ دار ہوتا ہے۔ اور نظم و نسق پر کافی روپیہ خرچ کرتے جاتے ہیں۔ زرعی بنک شاذ و نادر ہی بنکنگ کا کاروبار کرتے ہیں۔ لیکن شلزے بنک اکثر یہ کاروبار کرتے ہیں۔

درحقیقت ان کا کاروبار ریفائیسن بنکوں کی نسبت بنکنگ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

اپنی تعجب انگیز کامیابی کے باوجود شلز ے ڈیلیش بنکوں کا نظام اس درجہ کو نہیں پہنچا کہ اسے نمونہ بنایا جا سکے۔ اکثر بنک دیوالیہ ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی دیوالیہ بنکوں کی تعداد مجموعی تعداد کے دس فیصدی تک پہنچ جاتی ہے۔ ۱۸۸۹ء میں حسابات کی جانچ کو قانوناً لازمی کر دیا گیا۔ اُسوقت سے بنک کم تعداد میں دیوالیہ ہوتے ہیں۔ بڑا حصہ لینے کی لازمی شرط کے باعث غریب طبقے اُس وقت تک ان بنکوں میں شریک نہیں ہو سکتے۔ جب تک کافی رقم جمع نہ کر لیں۔ اکثر بنک جوائنٹ سٹاک کمپنیوں کی صورت میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ لیپزگ بنک کو اس قسم کے بنکوں کی ایک روشن مثال طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورتوں میں مقروضوں اور قرضخواہوں کے درمیان اتحاد مقصد قائم نہیں رہتا۔ اور بڑے کاروبار کو ترجیح دیجاتی ہے۔ چھوٹے کاروبار پر گراں شرح سے کمیشن لیا جاتا ہے۔ امداد باہمی کے اصول سے انحراف کی وجہ یہ ہے۔ کہ غربا کو ان بنکوں میں حصہ لینے کا حق نہیں دیا جاتا۔ اور مقروضوں کے مفاد کا کافی خیال نہیں رکھا جاتا۔ ڈائرکٹروں کو جو کمیشن دیا جاتا ہے۔ اس سے سٹہ بازی کا امکان اور خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس قسم کا کاروبار زرعی بنکوں میں قطعی طور سے ممنوع ہے۔ غیر محدود ذمہ داری کے خطرات ایسی حالت میں جبکہ ذمہ دار اشخاص کو ان معاملات کا جواب دہ نہ بنایا جائے، واضح تر ہو جاتے ہیں۔ سوسائٹیوں کے سابق ممبر اکثر ان مطالبات زر کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔ جو انسے گذشتہ ذمہ داریوں کی بنا پر کئے گئے۔ اسکے برعکس منتظمین کو کمیشن ملتا ہے۔ اسلئے وہ غیر محدود ذمہ داری کے بارے میں ایک حصہ سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔

مسٹر ایف نکولسن نے کافی تحقیق کے بعد یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ شلزے ڈیلیش بنک زراعت کی مفید خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس سے زیادہ خدمت کر سکتے ہیں لیکن غریب کسانوں تک انکے دائرہ عمل کی رسائی بوجوہِ ذیل سے نہیں ہو سکتی ہے۔

(۱) قرضوں کی میعاد کا قلیل ہونا۔

(۲) دائرہ عمل کا وسیع ہونا۔

(۳) اس امر کی نگرانی نہ کر سکنا۔ کہ جس غرض کے لئے قرض لیا گیا ہے۔ اُسکے لئے خرچ کیا جا رہا ہے۔ اور اسطرح قرض کی ایک بڑی ضمانت کھو دینا۔

(۴) مقروض پر تعلیمی اثر نہ ڈال سکنا۔

(۵) معتدبہ منافع کی طلب۔

مسٹر ولف نے چند مثالیں نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ اگر ان بنکوں کا نظم و نسق درست ہو۔ اور ہوشمندی سے کام کیا جائے۔ تو زرعی قرض کی ضرورتیں پوری کی جا سکتی ہیں۔ اِسلئے کہ انکے پاس سرمایہ کافی ہوتا ہے۔ اُنکی ساکھ زیادہ ہوتی ہے۔ اور انکے پاس امانتیں کثرت سے رکھی جاتی ہیں۔ اگر بطور مناسب ان بنکوں کا انتظام کیا جائے۔ تو مطلوبہ میعادوں کے لئے زرعی قرض دے سکتے ہیں عموماً یہ بنک مستحکم بنیادوں پر قائم ہوتے ہیں۔ اور شہرت کے ساتھ سرمایہ بھی کافی رکھتے ہیں۔ ان کا مقصد قیام اہلِ حرفہ کو مدد دینا ہے۔ اور کسان عموماً تنگی کے زمانہ میں قرض لینا چاہتے ہیں۔ جبکہ اہلِ حرفہ قرض کو محدود کر دیتے ہیں۔ ان حالات میں بنک باآسانی اپنے کاروبار کو ایک شعبے سے دوسرے شعبے کی طرف منتقل کر سکتے ہیں۔

دونوں نظاموں کا باہمی فرق

اگر ریفائیسن بنکوں کو شلزے ڈیلیش بنکوں کے مقابلہ میں دیکھا جائے۔ تو چند اہم فرق نظر آئینگے۔ شلزے بنکوں کا دائرہ عمل تنگ نہیں ہوتا۔ حصوں کی قیمت زیادہ رکھی جاتی ہے۔ پندرہ پونڈ سے شاذ و نادر ہی کم ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات ۵۰ پونڈ اور ایک سو پونڈ تک پہنچ جاتی ہے۔ ناقابل تقسیم ریزرو فنڈ نہیں ہوتا۔ قرض عموماً تین ماہ کیلئے دیئے جاتے ہیں۔ اور اسکے بعد انکی تجدید ہوتی ہے۔ اور یکمشت ادا کئے جاتے ہیں۔ کثیر منافع تقسیم ہوتے ہیں۔ بنکنگ کے لئے باضابطہ دفاتر کھولے جاتے ہیں۔ اور دفتر میں کم از کم دو تنخواہ پانے والے مستقل ملازم ہوتے ہیں۔ انتظامیہ کمیٹی انہی پر مشتمل ہوتی ہے۔ مجلس نگراں کے ممبروں کو الاؤنس ملتا ہے۔ یہ بنک صرف بنکنگ کا کاروبار کرتے ہیں۔ اور انکے دفاتر عموماً قصبات میں ہوتے ہیں۔ ریفائیسن بنکوں کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ کبھی دیوالیہ نہیں ہوتے۔ خسارہ سرمایہ محفوظ سے پورا کر دیا جاتا ہے۔ اور ممبروں سے اسکے لئے کسی رقم کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ اس فرق کے پیش نظر ریفائیسن بنکوں کو شلزے بنکوں کے مقابلہ میں بجا طور سے مستحق تحسین قرار دیا جا سکتا ہے۔ سود خواروں کو زرعی علاقوں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ اور کسانوں کو اپنی حالت بہتر بنانے کے لئے ایک اچھا موقعہ دیا گیا ہے۔ لوگوں کو پس انداز کرنے کی رغبت ہوتی ہے۔ انہیں بچت کو مفید طور سے خرچ کرنا سکھایا جاتا ہے۔ جو رقوم بیکار پڑی تھیں۔ انہیں مفید کاروبار میں لگا دیا گیا ہے۔ اتحاد و اتفاق کا جذبہ بیدار ہو گیا ہے۔ اور کسانوں میں کاروباری صلاحیت ترقی کر رہی ہے۔ انہیں نئے خیالات سے روشناس کیا گیا ہے۔ اور اقتصادی اور معاشرتی ترقی کے جدید طریقوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ شلزے نے صرف اہل حرفہ اور تھوڑی پونجی

والے تاجروں کو قرض دینے کے لئے بنک قائم کئے۔ اور ریفائیسن نے صرف زراعت پیشہ اشخاص کی مدد کو پیشِ نظر رکھا۔ دونوں نظام اتحاد، محنت اور اپنی مدد آپ کرنے کے اصول پر مبنی ہیں۔ لیکن ریفائیسن نے منافع کی تقسیم سے قطع نظر کرکے ان میں بے غرضی کا اور اضافہ کر دیا۔ حصوں پر قانون عائد کردہ سود کے علاوہ ریفائیسن کے نظام میں تمام منافع مشترک فنڈ میں رکھ دیا جاتا ہے جسے رفاہِ عام کیلئے خرچ کیا جا سکتا ہے۔

ریفائیسن نے حکومت سے کسی قسم کی رعایت نہیں چاہی۔ اور اسکو اعتماد علی النفس کے خلاف سمجھا۔ یہ امر بحث طلب ہے۔ کہ وہ اس روش کے اختیار کرنے میں کس حد تک حق بجانب تھا۔ ان میں سے بعض بنکوں پر سیاسی اقتصادیات کے ماہرین کا نظریہ "نوزائیدہ صنعت" عائد ہوتا ہے۔ بعض اوقات ابتدا میں سرمایہ کی قلت سے کامیابی مشکوک ہو جاتی ہے۔ خاص ضرورتوں اور حالتوں میں غبن اور بیجا مصرف کے مواقع کے سدباب کے ساتھ حکومت سے قلیل عطیہ لینے کی اجازت دی جا سکتی تھی۔ بہر حال قرین احتیاط یہی ہے۔ کہ حکومت سے زیادہ مدد لینے کی بجائے بہت کم مدد لی جائے۔ اور ریفائیسن بنکوں کی کامیابی کا راز ان کے سخت اصول میں مضمر سمجھا جا سکتا ہے۔ حال ہی میں حکومت جرمنی نے ان میں سے بعض بنکوں کو حسابات کی جانچ وغیرہ میں مدد دینے کے لئے انعامات کی صورت میں کچھ رقوم دی ہیں۔

شلزے نے محنت اور کفایت شعاری کو ساکھ کے لئے لازمی وصف قرار دیا۔ ریفائیسن نے عوام میں ایک بے غرضانہ جذبہ پیدا کیا۔ منافع کو ناقابل تقسیم قرار دے کر اس نے ممبروں اور دیگر اشخاص کے مفاد کے تصادم کو روک دیا۔ اسکی مشکلات شلزے کی مشکلات سے بہت زیادہ تھیں۔ اسلئے، کہ اسے مختصر رقوم

طویل میعاد کیلئے قرض دینے کا مسئلہ حل کرنا تھا۔ اور قرض اُن لوگوں کو دینا تھا جنہیں صاحب جائداد ہونے کے باوجود منافع بصورت اقساط طویل وقفوں اور پُرخطر حالت سے گذر جانے کے بعد ملتا ہے۔

مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہوگا۔ کہ شُلزے ڈیلٹش بنک جوائنٹ سٹاک بنک کے اصول پر قائم ہوتا ہے۔ اور جوائنٹ سٹاک بنک کی مانند ہی وہ اپنا سرمایہ حصص کے ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ اور سرمایہ حصص کو ہی بطور ضمانت ان لوگوں کے پیش کرتا ہے۔ جو اس سے کاروبار کرتے ہیں۔ ایسی سوسائٹی میں ہر ایک ممبر کیلئے ایک خاص قسم کا حصہ خریدنا پڑتا ہے۔ اور ممبر کی ذمہ داری حصہ[1] کے تناسب سے مقرر کی جاتی ہے۔ اگر بنک کو خسارہ ہو۔ تو وہ سرمایہ حصص سے پورا کیا جاتا ہے۔ اِسلئے عوام کو یقین دلانا پڑتا ہے۔ کہ بنک کا کاروبار اِس طرح چلایا جائیگا۔ کہ کوئی خسارہ نہ ہو۔ بصورت دیگر تمام ممبروں کو اسکا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔

اٹلی میں بنک ہائے عوام کا قیام

چونکہ اکثر ممالک عالم میں رفائیسن اور شلزے کے طریقوں کے مطابق بنک

---

[1] ممبروں کی ذمہ داری حصہ کی قیمت یا اس قیمت کے کسی حرف تک محدود کی جاسکتی ہے۔ آخر الذکر صورت میں ہر حصہ کی ایک زائد ذمہ داری بھی ہوتی ہے۔ اور ہر ایک ممبر نہ صرف پورے حصص کی قیمت کی حد تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ بلکہ ایک مزید رقم کے لئے بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ جو قواعد میں ان حصص کے تناسب سے مقرر کی گئی ہو۔ بعض سوسائٹیاں زائد ذمہ داری کو ترجیح دیتی ہیں۔ تاکہ بازار زر میں اُن کی حیثیت زیادہ مستحکم اور ساکھ زیادہ اعلیٰ ہو۔ زائد ذمہ داری سے اِس امر کا مزید یقین ہو جاتا ہے۔ کہ بنک زیادہ مستحکم ہے۔ اور حصہ دار زیادہ غور و تامل سے اس کا نظم ونسق کرینگے۔

قائم ہو چکے ہیں۔ اور اُنہیں روشناس کرانا ضروری نہیں رہا۔ لہذا دیگر ممالک کے زرعی بنکوں کا مختصر بیان کافی معلوم ہوتا ہے۔ اٹلی کی سوسائٹیوں کی تاریخ بہت دلچسپ ہے۔ یہ ملک اپنی سابقہ شان و شوکت کھو چکا تھا۔ باشندے غریب اور ٹیکسوں کے بار سے دبے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت غیر تعلیم یافتہ تھی۔ توہم پرستی اور قدامت پسندی ان کا شعار ہو چکا تھا۔ کاروبار تجارت کی صلاحیت ان کے اندر مفقود تھی۔ اور زراعت اکثر کی معاش کا وسیلہ بنی ہوئی تھی۔ اس بدقسمت ملک میں سودخوار غریبوں کا خون پی پی کر نہال ہو رہے تھے۔ لیکن جس طرح جرمنی میں ہوا اسیطرح اٹلی میں بھی ان مصیبت زدوں کا ایک نجات دہندہ پیدا ہوگیا۔ سائنر لوزاٹی نے امداد باہمی کا طریقہ شلزے ڈیلیش سے سیکھ لیا تھا۔ لیکن اس کی رائے تھی۔ کہ اہلِ اٹلی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اس طریقہ میں بعض تبدیلیاں ضروری ہیں۔ چنانچہ اس نے غیر محدود ذمہ داری کی خدمت کی اور طویل میعادوں کے بعد ادا ہونے والے بڑے حصّوں کی بجائے اس نے چھوٹے حصّے مقرر کئے جو زیادہ سے زیادہ دس ماہ کے اندر ادا کئے جا سکتے ہیں۔ ریزرو کی تعداد میں اضافہ کیساتھ ساتھ وہ حصّوں کی قیمت میں اضافہ کرتا گیا۔ تاکہ ہر نیا ممبر ریزرو میں حاصل ہونے والے حصّہ کی قیمت ادا کرے۔ اگرچہ وہ حصہ نکالا نہیں جا سکتا تھا۔ اُس نے قرار دیا۔ کہ ایک ممبر ایک حصے سے زیادہ دوسو پونڈ تک کے حصص خرید سکتا ہے۔

اِن بنکوں کی کامیابی حیرت انگیز ہے۔ اس سے پہلے ملک میں جو سوسائٹیاں موجود تھیں۔ انہوں نے بنکوں کو قابل قدر مدد دی۔ اور انہیں کے ممبران میں شریک ہوئے۔ ریفائیسن کی طرح لوزاٹی کا مدعا یہ نہ تھا کہ غربا اس کے بنک میں شریک ہوں۔ خصوصاً ابتدا میں اس نے ممبروں کے لئے فیس داخلہ مقرر کی۔ جو علیحدہ

ہونے کی صورت میں واپس نہیں کی جاتی تھی۔قرض عموماً تین ماہ کیلئے دیئے جاتے ہیں۔ اور شاذونادر ہی مزید تین ماہ کیلئے ان کی تجدید ہوتی ہے۔ زرعی قرضوں کی دس بار تک تجدید ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ حقیقت واضح ہے۔ کہ شلزنے ڈیلش بنکوں کی طرح یہ بنک بھی زرعی قرض کی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتے۔ مسٹر ولف کی رائے ہے۔ کہ اگر لوزاتی بنک کسی زرعی علاقہ میں قائم کیا جائے۔ اور وہاں اُسے کسی طرح کاروبار میسر آ سکے۔ تو غریب کسانوں کو بھی قرض دے سکتا ہے۔ (خواہ قلیل مدت کیلئے ہو) لیکن لوزاتی بنک عموماً ایسے مقامات کے لئے زیادہ موزوں ثابت ہوتا ہے۔ جہاں آبادی زیادہ ہو۔

اٹلی میں زرعی انجمن ہائے امداد باہمی بے شمار ہیں۔ اگر کسی سوسائٹی کے ممبر اشیاء کی خریداری کیلئے قرض لینا چاہتے ہیں۔ تو وہ ایک کواپریٹو بنک قائم کر لیتے ہیں۔ یا کسی بنک میں شریک ہو جاتے ہیں۔ جو انہیں ضمانت پر نقد قرض دیتا ہے۔ جو جو قرض حاصل کرتا ہے۔ وہ تمام رقم یا اس کا ایک جزو سنڈیکیٹ کے حوالہ کر دیتا ہے۔ اور آخر الذکر ان اشیا کی خریداری کے لئے جن کے کاروبار میں وہ مصروف ہو۔ اس ممبر کے نام سے حساب کھول دیتی ہے۔ اگر وہ ممبر اس قرض کو کام میں نہ لائے۔ تو اُسے کچھ ادا کرنا نہیں پڑتا۔ مسٹر ولف کے نزدیک یہ طریق کسان کو ان مشکلات میں مدد دیتا ہے۔ جو کواپریٹو سپلائی (ایک دوسرے کو اشیائے ضروری فراہم کرنا) اور زر نقد حاصل کرنے میں پیش آتی ہیں۔ اٹلی کا کسان ہمارے غریب کسانوں کی مانند ساکھ پر خریداری کرتا ہے۔ لیکن بنک سے قرض کا انتظام کرنے کے باعث اسے نقد خریداری کی تمام سہولتیں اور رعائتیں بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ اسے وہ تمام فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ جو باہمی خریداری کی صورت میں قیمت اور خرید کردہ شے کی عمدگی کے متعلق حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو وجہ

اُس نے لیا ہے۔ اُس پر برائے نام سود وصول کیا جاتا ہے۔

دیہاتی بنک

زرعی قرض میں ریفائیسن کے طریقہ کو جو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی ہے اُس کا حال اٹلی کے "وولمبرگ ریفائیسن کی سی اوطلی" سے عیاں ہے۔ ریفائیسن کے اصول کی تائید میں اس کے وجود کو ایک مستحکم دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے ۱۸۸۳ء میں سائنر وولمبرگ نے ریفائیسن کے اصول پر مقام لوریجیا میں پہلا دیہاتی بنک قائم کیا۔ ۱۸۸۷ء میں اس قسم کے ۲۷ بنکوں نے ۲۶۱۱۶ پونڈ وصول اور ۲۵۵۴۰ پونڈ بطور زرعی قرض تقسیم کئے۔ یہ بنک طریق کار میں ریفائیسن بنکوں سے ملتے جلتے ہیں۔ البتہ تین امور میں ان سے مختلف ہیں۔

(۱) اہلِ اٹلی سرمایہ حصص پر اصرار نہیں کرتے۔

(۲) حکومت سے کوئی رقم بطور اعانت نہیں ملتی

(۳) طویل میعاد کے لئے قرض دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ہر تین ماہ کے بعد اُنکی تجدید ہوتی ہے۔ اسطرح مقروض کو اس امر کا علم تازہ ہوتا رہتا ہے۔ کہ جو قرض اُسنے لیا ہے وہ مشروط ہے۔ اگر قرض اس کام پر خرچ نہ کیا گیا، جسکے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ تو اس کی تجدید نہیں کی جاتی۔ غریب کسانوں کو قرض دینے میں ان بنکوں نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ان کا مستقبل روشن اور مستحکم نظر آتا ہے۔

فصل دوم

ہندوستان کے زراعت پیشہ طبقہ پر قرضہ کا بارِ عظیم

اگر ہندوستانی ریاستوں کو برطانوی ہند میں شامل کر لیا جائے۔ تو زراعت پیشہ اشخاص کا تناسب کل آبادی سے ۷۱ فی صدی ہوتا ہے یعنی کل زراعت پیشہ اشخاص کی تعداد ہندوستان میں ساڑھے بائیس کروڑ ہے۔ مذکورہ بالا اعداد و شمار ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ زراعت پیشہ اشخاص کی عام حالت قابلِ اطمینان ہے یا نہیں؟ اس کا جواب نفی میں ہے۔ کسان کی حالتِ زار کا بیان درد انگیز ہے۔ اس کی مصیبتوں کی داستان طویل ہے۔ اس کی ذمہ واریاں سارے جہان سے زیادہ ہیں۔ وہ صدیوں سے مصائب و آلام کا شکار ہوتا چلا آتا ہے۔ مفلس ہو چکا ہے۔ اس کو کھانے کے واسطے روٹی کا ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا۔ اس کی یہ حالت سالہا سال سے بدستور چلی آرہی ہے۔ غرضیکہ زراعت پیشہ طبقہ پستی کی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اور اس کی حالتِ مایوسی و ناکامی ناقابلِ بیان ہے۔

صرف ہندوستان ہی نہیں، بلکہ ساری دنیا کا زراعت پیشہ طبقہ مقروض ہے۔ اس کو قرض لینا پڑتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ کہ جس کو دنیا جانتی ہے۔ لیکن دوسری بات بھی اسی طرح درست اور صحیح ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

دنیا کے معدودے چند ممالک کے علاوہ کسی ملک میں زراعت پیشہ طبقہ کے لئے قرض حاصل کرنا آسان نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انفرادی قرضہ زراعت پیشہ طبقہ کے واسطے ہمیشہ کم تعداد میں لیا جاتا ہے۔ اور بنک اپنا تمام سرمایہ صنعتی اور تجارتی قرضوں پر خرچ کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ زراعت پیشہ طبقہ قرض لینے سے گریز نہیں کر سکتا۔ بلکہ شومئی قسمت سے اکثر کم شرح سود پر آسانی سے قرض بھی میسر نہیں آتا۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے۔ کہ یہ طبقہ قلیل روپیہ لینا چاہتا ہے۔ نیز یہ بدقسمتی ہے۔ کہ تجارت پیشہ طبقہ والے کم شرح سود پر صرف ایک کاغذ کا پرزہ تحریر کر کے قرض حاصل کر سکتے ہیں۔ زراعت پیشہ طبقہ ایسا نہیں کر سکتا اس طبقہ کی املاک فصلوں اور مویشی پر مشتمل ہے۔ جو قرض میں مکفول کیا جا سکتی ہے۔ اور قرض کی ضمانت سمجھی جا سکتی ہے۔ مقبوضہ اراضی بھی ہوتی ہے۔ کھڑی فصلیں ہوتی ہیں۔ آئندہ ہونے والی فصلوں کا بھی خیال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی زراعتی قرضہ لازمی طور پر زیادہ شرح سود پر حاصل ہوتا ہے۔ اور تجارتی قرضہ کم شرح سود پر۔ اس کے وجوہ مندرجہ ذیل معلوم ہوتے ہیں۔

(۱) زراعت پیشہ طبقہ کی جہالت یا کم علمی یا تعلیم کی کمی۔

(۲) شہروں سے فاصلہ جہاں بنک قائم ہیں۔

(۳) غیر تعلیمیافتہ لوگوں میں بنک مختلف مواضعات کے اندر قلیل رقمیں لین دین کے لئے دینا پسند نہیں کرتے۔

(۴) مقروض کی دیانت داری کے متعلق ایک حد تک لاعلمی۔

مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر ہندوستان میں لازمی طور پر زراعت پیشہ طبقہ کو کم شرح سود پر قرضہ دیا جانا چاہئے۔ یہاں زراعت پیشہ طبقہ کی قرضداری عرصہ دراز سے بڑھتی ہوئی خرابی کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ قرضہ اتنا کم شرح سود پر

نہ ہونا چاہئے۔ کہ جس سے فضول خرچی کا خطرہ ہو جائے۔ یا غلط استعمال ہو سکے۔ اس کے لئے مناسب پیش بندیاں کر لینا چاہئے۔ قرضہ کی تشبیہ آگ سے ہو سکتی ہے۔ قرضہ لینا اُسی حالت میں کوئی مفید نتیجہ دے سکتا ہے۔ جبکہ اس پر سخت نگرانی کی جا سکے۔ آزادانہ اور پابندیوں سے پاک قرضہ زراعت پیشہ طبقہ جو تنہائی کی زندگی بسر کرنے کا عادی ایک ظاہری خطرہ ہے۔ ایسا قرضہ جو مختلف اشخاص مجموعی ذمہ داری پر ہر ایک سوسائٹی میں شامل ہو کے حاصل کرتے ہیں۔ جس کے واسطے انکی رہنمائی کی جا سکتی ہے۔ اور ایسا اثر ڈالا جا سکتا ہے۔ کہ جس سے وہ زیادہ ہوشیاری سے صحیح مشورہ کے بعد صرف میں لایا جائے۔ سوسائٹی کی وجہ سے قرضہ لینے والے کو خودداری اور احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور حالات کو بہتر بنانے میں یہ قرضہ طاقتور معاون ثابت ہوتا ہے یہ ضابطہ اور تحریر سکھاتا ہے۔ اس کو ہم قومی ضرورت کہہ سکتے ہیں۔ اس وجہ نہ صرف کم شرح سود پر حاصل شدہ قرضہ بلکہ محفوظ شدہ اور نفع بخش قرضہ زراعت پیشہ طبقہ کے لئے مفید ہے۔ اور جائز کہا جا سکتا ہے۔ اس چیز کی ضرورت ہے۔ کہ زراعت پیشہ طبقہ مفید قرضہ لے۔ جو ضائع نہ ہو سکے۔ ایسا باضابطہ قرضہ لینے والے کو محتاط بنا دے گا۔ اور اس کو قرضہ سے حاصل شدہ رقم کو فضول طریقہ پر خرچ کر ڈالنے کی جرأت نہ ہو گی۔ وہ اس رقم کو بغیر سمجھے ضائع کرنے سے باز رہیگا۔ قرض لینے والے کی مالی حالت ترقی کرے گی۔ صرف بنک ہی زیادہ تعداد میں قائم نہیں کئے جا سکیں گے۔ کوئی تحریک جو صرف آخری مقصد کو پیش نظر رکھ کے کی جائے گی۔ یکطرفہ تحریک کہی جائے گی۔ اور اصلیت کے لحاظ سے نامکمل تحریک سمجھی جائے گی۔

ہندوستان کے زراعت پیشہ طبقہ کی قرضداری کا مسئلہ جو حکومت ہند کو

حل کرنا پڑ رہا ہے۔ ایک دقیانوسی اور پرانا مسئلہ ہے۔ اسکا حل بھی بڑا دشوار ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کا کمیشن جو قحط سالی کے متعلق بنا تھا۔ مذکورہ ذیل الفاظ میں اس مسئلہ کیطرف توجہ دلا چکا ہے۔

ہندوستان کے تمام حصوں سے شہادت فراہم کرنے کے بعد ہم کو معلوم ہوا ہے۔ کہ زمیندار طبقہ کا ایک تہائی بہت زیادہ اور پیچیدہ قرضوں کے بار میں دبا ہوا ہے۔ دوسری تہائی ایسے قرضوں میں پھنسی ہے۔ کہ جو اس کے واسطے قابل ادائی نہیں ہو سکتے۔

کمیشن قحط سالی بابت سنہ ۱۹۰۱ء کی رپورٹ میں اس سے بھی زیادہ خراب حالت بتائی گئی ہے۔ حکومت بمبئی کے چیف سیکرٹری نے شہادت دیتے وقت ہمارے سامنے بیان کیا۔ کہ بڑوچ کی ۲۸ فیصدی اراضی ساہوکاروں کے قبضے میں پہنچ گئی ہے۔ اور کلکٹر احمد آباد کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے ضلعے میں بھی ملکیت سے بیدخلی بڑھ گئی ہے۔ ان تمام بیانات پر غور کرتے ہوئے اور درج شدہ شہادت سے مقابلہ کر کے ہمارا غالب خیال ہے کہ کم از کم بمبئی صوبہ میں ایک چوتھائی کاشتکار اراضی سے بے دخل ہو چکے ہیں۔ اس کا ½ حصہ سے کچھ کم قرضدار نہ تھا۔ باقی کسی حد تک مقروض تھے۔

مسٹر ولیم کرک بڑے زیادہ ہوشیار اور واقف کار اس معاملہ میں تھے۔ انکی رائے کے مطابق ۵۶ سے ۷۰ فیصدی کاشتکار مقروض ہیں۔ مسٹر تھیوڈور ماریسن خیال کرتے ہیں۔ کہ کاشتکار طبقہ کا ⅔ حصہ اوسطاً مقروض ہے۔ اور علی العموم گاؤں کے ساہوکار سے قرضہ لیتا ہے۔ جس کی شرح سود بہت زیادہ ہوتی ہے۔ پہلی رجسٹرار کانفرنس شملہ میں جو سنہ ۱۹۰۶ء میں انعقاد پذیر ہوئی تھی حسب ذیل

اعداد و شمار پیش ہوئے تھے۔ اس سے ہم کو پتہ چلتا ہے۔ کہ ساہوکار زراعتی قرضوں پر حسب ذیل شرح سود لگاتے ہیں۔ جو معمولی کاشتکار اُن سے حاصل کرتے ہیں۔

صوبہ	شرح سود
مدراس	۱۲ تا ۱۵ فی صدی
میسور	۱۲ 〃 〃
بمبئی	۱۲ تا ۱۵ 〃 〃
ممالک متوسط	۱۸ تا ۲۵ 〃 〃
بنگال	۱۸ تا ۲۵ 〃 〃
مشرقی بنگال	۱۸ تا ۲۴ 〃 〃
آسام	۳۷½ 〃 〃
پنجاب	۲۴ 〃 〃
قسمت اودھ و میرٹھ صوبہ متحدہ	۱۲ تا ۱۸ 〃 〃
صوبہ متحدہ کی دوسری قسمتوں میں	۳۷½ 〃 〃

مسٹر اسکولی کی رائے میں سب سے زیادہ شرح سود ڈھاکہ کے ضلع میں ساہوکار اپنے کاشتکار قرضہ داروں سے وصول کرتے ہیں۔ جو یکصد روپیہ پر یکصد پچاس روپیہ سالانہ شرح سود سالانہ ہے۔ معمولی طور پر اس ضلع میں ۲۴ سے ۳۷½ اور ۷۵ فیصدی سالانہ ہوتا ہے۔ مسٹر ایم۔ ایل۔ ڈارلنگ رسالہ "آئرش ایکانومسٹ" میں "پنجاب کوآپریشن" کے متعلق رائے تحریر کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے۔ ۲۶ لاکھ کا قرضہ ۵۰۰ لاکھ ہو گیا تھا۔ دس سال کے عرصہ میں ایک شخص اس کا قرضخواہ ساہوکار دو مہینہ کے قرضہ پر ۳۲ فیصدی سود طلب

کرتا تھا۔ یہ شخص سوسائٹی سے علیحدہ ہو چکا تھا۔ اس شخص نے ۳۳ فیصدی سود ادا کرنے کے لئے پھر سوسائٹی میں داخل ہونا پسند کیا تھا۔ یہ شرح سود دو صدی صدی سالانہ کے برابر ہے۔ مسٹر ولف کی رائے میں ایسے سخت قرضے موجود ہیں جن پر غریب کاشتکاروں سے ۲۵ سے ۷۵ فیصدی بعض اوقات سو فیصدی شرح سود لگائی جاتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ایک رجسٹرار نے ۳۰۴ فیصدی کے قرضے کی مثال پیش کی تھی۔

زراعت پیشہ طبقہ کے لوگ ہندوستان میں زراعتی مقاصد کے علاوہ بھی دوسرے مقاصد کیلئے قرض لیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے خاص مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ قرضہ بھی انہیں ساہوکاروں سے لینا پڑتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ قرضہ کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ اور معمولی کاشتکار برسوں تک اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ مہاجن اسکو تباہ کر ڈالتے ہیں۔ بعض صورتوں میں قرضہ اتنا زیادہ ہوتا ہے۔ کہ ساری کمائی ساہوکار کو دے دینا پڑتی ہے۔ اور بال بچوں کی پرورش اور اپنی خوراک کے واسطے مہاجن سے سود پر قرضہ لینا پڑتا ہے ساہوکار کے پنجے سے چھوٹنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ فصل کے تیار ہونے پر بہت سی صورتوں میں قرضہ کی وجہ سے سستے سے سستے نرخ پر ساری پیداوار مہاجن کو فروخت کر دینا پڑتی ہے۔ جو اس کو تول اور نرخ کے ذریعہ فریب کارانہ طریقہ پر نقصان پہنچاتا ہے۔ جتنا روپیہ وہ پیدا کرتا ہے۔ اُس کا کثیر حصہ سابقہ قرضہ کے سود اور کرایہ ادا کرنے میں ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ فصل تیار ہونے اور تخم ریزی کے زمانے کے درمیان غریب کسان کو ضروریات زندگی کے واسطے جو روزانہ پیش آتی ہیں۔ پھر قرضہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح بھاری قرضوں کا چکر کبھی ختم ہونے کو نہیں آتا۔ وہ قلیل رقمیں ادا کرتا رہتا ہے۔ اور زیادہ مقروض ہوتا جاتا ہے۔

موضع کے کاریگر کی حالت بھی اسی طرح خراب طور زبون ہے۔ جلاہے۔ ملاح۔ آہنگر بھی پرانے قرضوں کے بار سے دبے ہوئے ہیں۔ خام پیداوار خریدکرنے کے واسطے کاریگروں کو بھی قرضہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اور قرضہ ادا کرنے کے لئے صنعت کی بہترین چیزیں جو وہ تیار کرتے ہیں سخت تقاضوں کی وجہ سے کم قیمت پر فروخت کرنا پڑتی ہیں۔ بعض اوقات یہی مہاجن ایسی چیزیں خرید کر لیتا ہے کاریگر کو خوراک۔ لباس۔ ادائی کرایہ زندگی کی ہر ضرورت اور ہر آرائشی سامان کے واسطے قرض لینا پڑتا ہے۔ کاریگر کو سرمایہ قرض لینا پڑتا ہے۔ اور شرح سود زیادہ دینا پڑتی ہے۔ بعض اوقات کافی سرمایہ حسب ضرورت ملتا بھی نہیں ہے۔ سرڈینیل ہملٹن نے ان حالات پر اچھا اظہار خیال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر شخص کو سستے روپے سے کاروبار شروع کرنا چاہئے۔ اور پیداوار زیادہ قیمت پر فروخت کرنی چاہئے۔ اس سے صنعت نفع بخش ہو جاتی ہے۔ لیکن ہندوستانی کاریگر اور زراعت پیشہ مزدور مہنگے روپے سے کام شروع کرتے ہیں۔ اور پیداوار سستی فروخت کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ دو طرفہ نقصان کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ ان کو مفلسی کی زندگی بسر کرنا پڑتی ہے۔ ان کی حالت بہتر ہونے کی امید ذرا بھی باقی نہیں رہتی۔ الٹا بڑی مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے۔"

یہ افسوسناک حالت کفایت شعاری نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ کفایت شعاری کرنا دیہات کے رہنے والے کو نہیں آتا۔ شادی بیاہ کی رسموں میں فضول خرچی کی جاتی ہے۔ بچت کا سامان محفوظ رکھنے کے واسطے ان کے پاس کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ کفایت شعاری اختیار نہیں کر سکتے ان کو کفایت شعاری کے اصول پر عمل کرنا سکھانا چاہئے۔ دیہات کے رہنے والوں میں کفایت شعاری کی سخت ضرورت ہے۔

کفایت شعاری نہ ہونے سے ہمارے گاؤں کے رہنے والے اشخاص مہاجن پر زندگی کا انحصار کر دیتے ہیں۔ بارش اور دھوپ جس طرح ان کے واسطے ضروری ہے۔ اُسی طرح وہ مہاجن کے بھی ضرورت مند ہیں۔ جو ان کا خون چوستا ہے۔ فصلیں تیار ہونے سے قبل مہاجن سرمایہ فراہم کرکے کاشتکار کو دیتا ہے۔ وہ اور اس کے بال بچے مہاجن کی وجہ سے پرورش پاتے ہیں۔ اسی سرمایہ سے ان کے کام چلتے رہتے ہیں۔ مہاجن خاص ضرورتوں میں بھی اُن کی مالی امداد کرتا ہے۔ مویشی مرجاتے ہیں تو دوسرے مویشی خریدنے کو روپیہ دیتا ہے۔ شادی کیواسطے روپیہ دیتا ہے۔ لیکن مہاجن سے روپیہ لینے میں حسب ذیل نقصانات ہیں۔

(۱) قلیل سرمایہ سے مہاجن کام کرتے ہیں۔

(۲) بے گناہ قرضدار کو دھوکہ دینا، اور اُس کی زمین پر قبضہ کرنے کی خواہش۔

(۳) مہاجن چھوٹی اقساط قبول نہیں کرتے۔

(۴) مہاجن غیر مفید یا کم نفع بخش کاموں کے واسطے روپیہ دینے پر رضامند ہوجاتے ہیں۔ قرضدار کو خود غرضی سے تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

ان تمام نقصانات سے بچنے کا ذریعہ امداد باہمی کی قرضہ دینے والی انجمنیں ہے۔ وہ حاجت مند اراکین کے واسطے کافی سرمایہ فراہم کردیتی ہیں۔ وہ رقم چھوٹی اقساط میں وصول کرتی ہیں۔ وہ قرضداروں کے حسابات باضابطہ رکھتی ہیں۔ وہ اپنے اراکین کیساتھ دغابازی سے اراکین کو نقصان نہیں پہنچاتیں۔ علاوہ ازیں اراکین اصول تجارت سے باخبر ہوجاتے ہیں حکومت خود اختیاری کے کاموں کے واسطے ملک کو تیار کرتی ہیں۔

ہندوستان میں ان انجمنوں کے قیام کا حال مفصل طور پر یہاں درج کرنا نامناسب ہے۔ مختلف مدارج سے گذر کر ہندوستان میں اب یہ انجمنیں قائم ہوئی ہیں۔

ہم ان کا مختصر حال آئندہ صفحات میں درج کرینگے۔

فصل سوم

ہندوستان میں ابتدائی تجربے

حکومتِ ہند نے "ولیم ویڈربرن" ڈسٹرکٹ جج پونا کی تحریک پر ۱۸۸۲ء میں حکومت بمبئی سے سفارش کی، کہ وہ تعلقہ پورندہر ضلع پونا میں آزمائشی طور پر ایک زرعی بنک کھولے۔ جو زمینداروں اور کاشتکاروں کو معقول شرائط پر روپیہ (تقاوی) قرض دے۔ مجوزہ بنک کا طریق کار یہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ وہ سرمایہ داروں سے (خواہ وہ ہندوستانی ہوں خواہ یورپین) کم شرح سود پر قرضہ لے۔ اور زراعت پیشہ اشخاص سے کسی قدر زیادہ شرح سود وصول کرے لیکن یہ شرح ساہوکاروں کی شرح سود کے مقابلہ میں بہت کم ہو۔ ان سے قرضہ کی وصولی کیلئے یہی ضمانت کافی سمجھی گئی۔ کہ وہ محنت اور دیانت داری سے کام لیں۔ جو رقم بطور قرض حاصل کریں۔ اس کا ۲۴ فیصدی ادا کر دیں۔ اور جب کبھی اپنے قرضوں میں کچھ رقم دے دیں۔

حکومت نے اس آزمائشی بنک کے لئے حسب ذیل سہولتیں بہم پہنچائیں۔

(۱) منتخبہ علاقہ میں زراعت پیشہ اشخاص کے قرضے معاف کر دیئے جائینگے۔ بشرطیکہ وہ رقوم جو حکومت نے قرض دی ہیں۔ بنک کا روبار شروع کرنے پر

انکی وصولی اپنے ذمہ لے لے۔
(۲) کم ازکم کچھ مدت کے لئے بنک کو اجازت دیجائے گی۔ کہ وہ اپنے قرضے عدالتہائے عالیہ کے ذریعے سے وصول کرے۔
(۳) بعض صورتوں میں بنک کے قرضوں کی وصولی مقدم رکھی جائے گی۔
(۴) کچھ عرصہ تک بنک سے فیس سٹامپ اور دوسرے سرکاری خرچ وصول نہیں کئے جائینگے۔ بنک آزاد تھا۔ کہ وہ ہر اُس شخص کو جو تعلقہ مذکور کے اندر زمین رکھتا ہو۔ ہر ایک مقصد کے لئے روپیہ قرض دے۔ لیکن ضروری تھا۔ کہ قرضوں کی شرح سود کو زیادہ سے زیادہ بارہ فیصدی تک محدود کردے اور دوسرے امور میں حکومت کے مقرر کردہ قواعد وضوابط کی پابندی کرے۔

بہرکیف وزیر ہند نے ان سفارشات کو منظور نہیں کیا۔ جن کا مقصد مجوزہ طریق سے نجی کاروبار کو امداد دینا تھا۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ زراعت پیشہ اشخاص کے پچھلے قرضوں کو معاف کر کے نئے قرضے دینے میں سخت ترین مشکلات حائل ہونگی۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر کسی پرائیویٹ بنک کو حکومت کے دفتر قرضوں کی وصولی میں مدد دینگے۔ تو وہ عملاً سرکاری محکمہ بن جائیگا۔ اور اگرچہ ان قرضوں کی حیثیت نجی ہوگی۔ لیکن وہ سرکاری مطالبات تصور کئے جائینگے۔ اور انکی وصولی میں جو سختی کی جائے گی۔ اس کی وجہ سے حکومت کی ہردلعزیزی کو نقصان پہنچیگا۔ اور اس کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہونگے۔ چنانچہ یہ تجویز ترک کردی گئی۔

یہی معاملہ مدراس میں پیش آیا۔ ۱۸۹۲ء میں حکومت مدراس نے مسٹر الیف۔ اے۔ نکلسن (جو بعد میں سر ہوگئے) کو ہدایت کی۔ کہ وہ مدراس میں زراعتی یا دوسرے قسم کے بنک ہائے اراضی (وہ بنک جو اراضی سے تعلق

رکھتے ہیں) کے قیام کے متعلق رپورٹ پیش کریں۔ چنانچہ وہ سالہا سال یورپ اور امریکہ کی انجمن ہائے قرضہ کے قواعد و ضوابط کی جانچ پڑتال کرتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے اس مسئلہ پر ایک ضخیم رپورٹ پیش کردی اسمیں ہر ایک بات نہایت اچھے طریق پر تحقیق کی گئی ہے۔ اور نہایت گرانقدر معلومات کا ذخیرہ بہم پہنچایا گیا۔ اور زراعتی قرضوں کے مختلف مروجہ نظاموں کا خاکہ پیش کیا گیا۔ بعد میں مسٹر ڈوپرنیکس جو صوبہ متحدہ کے ایک جلیل القدر انتظامی افسر تھے۔ اپنی کتاب "شمالی ہند کے لئے پیپلز بنکس" (بنک ہائے عوام) میں اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالی۔[1]

حکومت اور سرکاری افسر اس تحریک میں بڑی دلچسپی لیتے رہے۔ اور انہوں نے ہندوؤں کی ذاتوں کے نظام، مسلمانوں کے جذبہ اخوت اور جنوبی ہند کی "مجالس ندھی" سے اندازہ لگایا۔ کہ باشندگان ہند امداد باہمی کی تحریک سے قدرتی

[1] اس کے بعد مسٹر ہنری وُلف نے جو برطانیہ میں تحریک امداد باہمی کے سرگرم رہنما تھے۔ ہندوستان میں اس تحریک کی ترقی میں انتہائی دلچسپی لینے لگے۔ اُنہوں نے ان تمام افسروں اور غیر افسروں کے سامنے جو اس سے دلچسپی رکھتے تھے۔ اپنی بیش بہا معلومات اور تجربے پیش کر دیئے۔ اور انجمنہائے امداد باہمی کے ہر ایک رجسٹرار کو ان کے گرانقدر مشورے اور رہنمائی کے لئے ان کا ممنون ہونا چاہئے ہندوستان کے حامیان تحریک امداد باہمی ان کے اس احسان عظیم سے اس طرح سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ انکے نقش قدم پر چلیں۔ امداد باہمی کے سلسلے میں ان کے بتائے ہوئے اصولوں اور اعلےٰ مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور امداد باہمی کی تبلیغ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

لگاؤ رکھتے ہیں۔

مدراس میں "ندھی" مجالس کا آغاز اس طرح ہوا۔ کہ وہاں ایک "صدر کورٹ فنڈ" قائم ہوا تھا۔ جس میں صرف سرکاری ملازمین حصہ لیتے تھے۔ اور یہ نظام غالباً گزشتہ صدی کے نصف میں جاری ہوا تھا۔ "شلزے" اور "ریفائسین" جرمنی میں امداد باہمی کی تحریک جاری کر رہے تھے۔ لیکن امداد باہمی کے حقیقی اصول کو مدراس "گٹوچٹو" سسٹم نے رواج دیا۔ جو عام طور پر جاری تھا۔ آخر الذکر نظام کی بنیاد حسب ذیل تین باتوں پر رکھی گئی تھی۔

(۱) میل جول۔ (۲) اعتماد باہمی۔ (۳) اور دیانتدارانہ معاملہ۔

اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ایک جماعت ایک معینہ مدت کے بعد فی کس ایک چھوٹی رقم بطور چندہ ادا کرے۔ مثلاً ہر ماہ پچاس آدمی پچاس ماہ تک ایک ایک روپیہ ادا کرتے رہیں۔ اور ہر ماہ جو رقم جمع ہو۔ وہ قرعہ اندازی کے ذریعے سے ایک رکن کو دے دی جائے۔ دوسرے ماہ میں یہ رقم کسی دوسرے کو عطا کی جائے۔ اور آئندہ قرعہ اندازی میں ان لوگوں کے نام شامل نہ کئے جائیں۔ جنہیں روپیہ مل چکا ہے۔ اور یہ سلسلہ جاری رکھا جائے۔ تا آنکہ ہر ایک رکن کو پچاس روپیہ کی رقم وصول ہو جائے۔ اس طرح لوگوں کو روپیہ مل جاتا ہے۔ جو چھوٹی اور آسان قسطوں میں واپس کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ مکانات بنانے۔ دوکان جاری کرنے۔ بیل خریدنے اور زمین خریدنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

اس نظام میں ایک ترقی بھی کی گئی ہے بجائے اس کے۔ کہ جمع شدہ رقم مثلاً پچاس روپیہ کو تقسیم کرنے کے لئے قرعہ ڈالا جائے۔ ارکان سے دریافت کر لیا جائے کہ اگر اسوقت آپ کو یہ رقم دی جائے۔ تو آپ کتنا روپیہ چھوڑ نے

کیلئے طیار ہیں - جو زیادہ روپیہ چھوڑے اُسے یہ رقم دے دی جائے - اور یہ روپیہ دوسرے ارکان میں بطور منافع تقسیم کر دیا جائے - مثلاً پچاس روپیہ میں سے ایک رکن دس روپیہ چھوڑنے کے لئے طیار ہے - اور دوسرے ارکان اس سے کم روپیہ چھوڑنے کے لئے طیار ہیں - تو رقم اُسے دیجائے گی جو چالیس روپیہ لینے پر آمادہ ہے - اور دس روپیہ دوسرے ارکان میں بطور منافع تقسیم کر دیا جائے گا -

ندھی نے اس نظام کو مزید ترقی دی - تقریباً ۱۸۵۰ء میں بعض ملازموں نے محسوس کیا - کہ ساہوکار ہمیں تباہ کر رہے ہیں - لہذا انہوں نے ایک ایسا فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا - جس کے ذریعے سے لوگ تھوڑے سود پر روپیہ قرض لے سکیں - اور سات سال کے لئے ایک عارضی انجمن قائم کی - جس کے ارکان نے وعدہ کیا - کہ وہ چار ماہ تک چندہ دینگے - اور قرار پایا - کہ اس مدت کے بعد ہر ۱۰۰ روپیہ کی رقم کے لئے ۱۰۲½ روپیہ ادا کئے جائیں - اس سرمایہ میں ½ فیصدی سود پر قرضے دیئے گئے - اور ادائی قسط میں دیر کرنے والوں کیلئے جرمانہ مقرر کیا گیا - روپیہ حاصل کرنے کیلئے - کوئی چیز گرو رکھنی پڑتی تھی - اور قرضہ تقسیم کرنے کے لئے قرعہ اندازی کی جاتی تھی -

زاں بعد یہ انجمنیں مستقل بنا دی گئیں - یعنی ایک معینہ مدت کے بعد از سر نو حصہ دار بنائے جاتے رہے - اور پرانے حصہ داروں کا معاملہ ختم ہوتا گیا - اسطرح برابر نئے حصہ دار پیدا ہوتے رہے - ان انجمنوں میں امداد باہمی کا اصول کارفرما تھا - یعنی چند آدمیوں کی ایک جماعت کا متحدہ طور پر چندہ کرنا - اور اس میں سے ارکان کو قرضے دینا - اور اسطرح جو نفع ہو - اس سے ارکان کا مستفیض ہونا - قرضہ نہ لینے والے ارکان کو زیادہ نفع حاصل ہونا - اور قرضہ لینے والوں کو تھوڑا نفع ملنا -

کیونکہ وہ قرضے حاصل کرکے پہلے ہی کافی نفع حاصل کر لیتے ہیں۔

ان مجالس "ندھی" کے ارکان میں دیہاتیوں کے بجائے تعلیم یافتہ اور شہری آدمی زیادہ شامل تھے۔ اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ انہیں بہت سی ناکامیاں بھی ہوئیں۔ اور انکی راہ میں بڑی بڑی رکاوٹیں پیدا ہوئیں لیکن باوجود اس کے انہوں نے عظیم الشان کامیابی حاصل کی ۔ ۱۹۳۰ء میں انکے ارکان کی تعداد ۶۰۳ ہزار تک پہنچ گئی۔ اور انکا سرمایہ ۷۵ لاکھ روپیہ ہوگیا۔

بہر نوع ہنوز ہندوستان میں انجمہائے امداد باہمی قرضہ کے متعلق کوئی قانون نہیں بنا تھا۔ اسی اثنا میں سر انتھنی نے (جواب لارڈ کے معزز درجہ پر پہنچ گئے ہیں) ۱۹۰۱ء میں صوبہ متحدہ میں امداد باہمی کی اہمیت اور اُس کی ترقی کے امکانات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے با اثر ارکان کی کمیٹی مقرر کردی۔ تا کہ وہ ہندوستان میں زرعی بنکوں کے قیام کے مسئلہ پر غور کرے۔

اس کمیٹی کے صدر ایڈورڈ لا تھے۔ اور وہ حسب ذیل ارکان پر مشتمل تھی۔ سر فریڈرک نکلسن۔ سر ریفائنڈ فلٹر۔ مسٹر جے ولسن۔ مسٹر ریجینلڈ مرے۔ اور مسٹر ڈپیر بنکس۔ اس کمیٹی نے یکم جون ۱۹۰۱ء کو شملہ میں کام شروع کیا۔ اور ۱۶ سولہ جلسے منعقد کرنے کے بعد ۱۰ جون ۱۹۰۱ء کو منتشر کر دی گئی۔ اس کمیٹی نے اپنی تحقیقات کو امداد باہمی والے بنکوں تک محدود رکھا۔ کیونکہ یورپ میں جن زرعی بنکوں کے ذریعے سے مفلس طبقہ کی حالت درست ہوئی، وہ امداد باہمی کے قرضہ پر مبنی تھے۔

یہ کمیٹی اِس نتیجہ پر پہنچی۔ کہ قرضہ امداد باہمی ملک کے زراعت پیشہ فرقہ کے لئے بیحد مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ اور ان کے اس خیال کی تائید ان رپورٹوں سے بھی ہوگئی۔ جو اس مسئلہ کے متعلق مختلف مقامی حکومتوں

نے پیش کیں ۔

چنانچہ حکومت نے انجمنہائے امداد باہمی کے قیام کا فیصلہ کر لیا۔ اور اس نے ان مسائل پر غور وخوض شروع کر دیا۔ کہ ان انجمنوں کو کس طرح چلایا جائے ۔ انہیں کیا حقوق دیئے جائیں۔ اور یہ کس حد تک مناسب ہوگا۔ کہ حکومت انہیں مالی امداد دے۔ اور ان کی نگرانی کرے ۔

چنانچہ انہوں نے دو طرح کی کمپنیوں کے انتظامات کے لئے دو سکیمیں تیار کیں۔ اور قانونی ضروریات پر غور وخوض کرنے کے بعد حکومت نے ایک مسودۂ قانون تیار کر لیا ۔

فصل چہارم

قانون انجمنہائے امداد باہمی قرضہ ترمیم قانون مذکور اور اُس کے نتائج

سر اڈیورڈ لا کے زیر صدارت ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ تاکہ وہ امداد باہ
کے قانون کا مسودہ طیار کرے۔ اس کا طیار کردہ مسودہ مقامی حکومتوں کو بغرض تنقی
بھیجا گیا۔ اور انکے جوابات پر غور و خوض کرنے کے بعد حکومت ہند نے ۲۳ر اکتو
۱۹۰۳ء کو انجمن ہائے قرضہ کا مسودہ اسمبلی میں پیش کیا۔ سر ڈینزل ابٹسن نے
انجمنوں کا یہ مقصد بتلایا تھا۔ ارکان میں انفرادی کفایت شعاری کی حوصلہ افزا
کرنا۔ ارکان کے درمیان باہمی اشتراک عمل پیدا کرنا تاکہ وہ اپنی مشترکہ
کو ایک دوسرے کی ضروریات اور استطاعت کے گہرے علم مقامی رائے
کے دباؤ کی مدد کیساتھ استعمال کر سکیں۔ سر ڈینزل نے اپنی افتتاحی تقریر
کہا۔ ان کوششوں سے ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ زراعتی ساکھ کو امداد دیجائے
کیونکہ صنعتی ساکھ کے مقابلہ میں اس کا مسئلہ بہت زیادہ اہم اور زیادہ پیچیدہ
لیکن ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اگر اس قانون سے فائدہ اٹھانے کا
کاریگروں اور کم تنخواہ کے ملازمین اور شہر کے دوسرے محدود ذرائع آمدنی
اشخاص کو بھی دیا جائے۔ تو یہ امر نہایت موزوں ہوگا۔ لہذا ان انجمنوں کی دو قسم
قرار دیتے ہیں۔ ایک دیہاتی جس میں کاشتکار شریک ہو سکتے ہیں۔ اور اس

کے ماتحت دولتمند زمیندار نہیں آسکتے) اور دوسری شہری جس میں کاریگر اور دوسرے کم استطاعت اشخاص شامل ہوں- اِن دونوں صورتوں میں یہ امور ضروری ہیں- ارکان چھوٹے اور کم استطاعت آدمی ہوں- کیونکہ ہم یہ قانون سرمایہ داروں کے لئے وضع نہیں کر رہے ہیں- علاوہ ازیں ان کے لئے حسب ذیل شرائط ضروری ہیں- ارکان ایک ہی نواح میں رہتے ہوں- ورنہ وہ ایک دوسرے کے متعلق ایسی معلومات سے محروم رہیں گے جو ترقی کاروبار کے لئے ضروری ہے- جدید ارکان صرف انتخاب کے ذریعے سے شامل کئے جائیں تاکہ ارکان کو باہمی اعتماد حاصل ہو- جس پر امداد باہمی کا اصول مبنی ہے- انجمن سے قرضہ لینے کے لئے یہ بات ضروری ہے- کہ وہ پہلے اس کا ممبر بن چکا ہو- اور اس نے اس حیثیت سے انجمن کے سرمایہ میں اپنا چندہ ادا کیا ہو- کسی جائداد کی کفالت پر روپیہ قرض نہ دیا جائے تاکہ سرمایہ ضائع نہ ہو- اور جلد وصول ہو سکے- انجمن میں ایک ممبر کو انفرادی طور پر جو حقوق حاصل ہوں- وہ محدود ہوں تاکہ کوئی ایک شخص انجمن کے کاروبار پر حاوی نہ ہو سکے- حصے چند شرائط کے ماتحت منتقل کئے جا سکیں- تاکہ حصوں کی خریداری میں مقابلہ کی صورت پیدا نہ ہونے پائے- ہم نے رجسٹریشن کا طریقہ بہت سہل رکھا ہے- بحالت مجبوری انجمن توڑی بھی جا سکتی ہے- لیکن اس صورت میں مقامی حکومت سے اپیل کی جا سکتی ہے- تاکہ فریب دہی یا مصنوعی انجمنہائے امداد باہمی کا ازالہ ہو سکے- جو قانون انجمنہائے امداد باہمی کے تمام فوائد سے فائدہ اٹھاتی ہوں- لیکن اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل نہ کرتی ہوں- نیز دیوالہ کے سلسلے میں بھی سہل قواعد بنائے گئے ہیں- اور دیوانی عدالتوں میں اپیل کا حق دیا گیا ہے-

دیہاتی انجمنوں کی صورت میں، ہم غیر محدود ذمہ داری پر زور دیتے ہیں-

کیونکہ یہ صورت زراعت پیشہ طبقوں کیلئے سب سے زیادہ موزوں ہے۔ جن کیلئے وہ مخصوص ہے اور یہ صورت باہمی اعتماد پیدا کرنے کے لئے بہت زیادہ مؤثر ہے۔ ہم یہ قاعدہ مقرر کرتے ہیں۔ کہ نفع براہِ راست ارکان کے درمیان تقسیم نہ کیا جائے کیونکہ یہ انجمنیں روپیہ کمانے کیلئے نہیں قائم کی جاتیں۔ بلکہ ان کا مقصد ایک دوسرے کی امداد ہوتا ہے۔ نیز یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔ کہ جو روپیہ بچے۔ وہ یا تو "محفوظ سرمایہ" میں جمع کر دیا جائے۔ یا قرضوں کا سود کم کرنے کے کام میں لایا جائے۔ ہم اس بات کی ممانعت کرتے ہیں۔ کہ انجمن بغیر منظوری کے روپیہ قرض نہ لے۔ کیونکہ اکثر اوقات ساہوکار ایک کامیاب سوسائٹی پر قبضہ اور اثر حاصل کرنے کی غرض سے روپیہ قرض میں پھنسانے کیلئے آمادہ ہو جاتے ہیں اس ممانعت کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ سوسائٹی کو ایک حریف سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

ہم چیزوں کی کفالت پر روپیہ قرض دینے کو ممنوع قرار دیتے ہیں کیونکہ امداد باہمی کی بنیاد مادی ضمانت پر نہیں بلکہ شخصی ضمانت پر ہے۔ لیکن ہم اس بات کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ زراعتی پیداوار ضمانت اور روپیہ کے بدلے میں قبول کر لی جائے۔ اور سوسائٹی اسے کسی وقت فروخت کر کے روپیہ حاصل کر لے۔ کیونکہ عام طور پر سوسائٹی مقروض کاشتکار کے بہ نسبت پیداوار کو زیادہ اچھے نرخوں پر فروخت کر سکتی ہے۔

شہری انجمن ہائے امداد باہمی کے متعلق ہم اجازت دیتے ہیں۔ کہ ان کی ذمہ داری محدود کر دی جائے۔ اور نفع تقسیم کر دیا جائے۔ بشرطیکہ محفوظ سرمایہ کافی مقدار میں جمع کیا جا چکا ہو۔ ہم ان انجمنوں کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ کسی ایسی دیہاتی انجمن کو روپیہ قرض دیدیں جو اسی ضلع میں واقع ہو۔

جن کے حالات سے وہ واقف ہو سکتے ہیں۔

ہم اپنی انجمنوں کیلئے یہ آئین مرتب کرنے اور انکے کاروبار کے لئے قواعد ضوابط مرتب کرنے کے بعد انہیں چند خاص اختیارات عطا کرتے ہیں۔ ہم سوسائٹی کے حصوں اور ارکان کے منافع پر بھی قرضوں کے سلسلہ میں قرقی سے مستثنےٰ قرار دیتے ہیں تاکہ سوسائٹی کو استحکام حاصل ہو۔ اور کفایت شعاری کی حوصلہ افزائی ہو۔ ہم انہیں چند خاص قسم کی جائدادوں پر اختیارات دیتے ہیں جو ان سے قرضے حاصل کرکے حاصل یا پیدا کی گئی ہوں تاکہ قرضہ ادا ہو جائے۔ اور ہم یہ قرار دیتے ہیں۔ کہ سوسائٹی کے رجسٹروں میں جو اندراجات ہوں۔ انہیں قاطع شہادت کا درجہ دیا جائے۔ ہم نے گورنر جنرل باجلاس کونسل سے اختیار حاصل کر لیا ہے۔ کہ ہم انجمہائے امداد باہمی کو انکم ٹیکس فیس سٹامپ کے خرچ اور فیس رجسٹری سے مستثنےٰ کر دیں۔ اور ہمارا ارادہ ہے۔ کہ ان اختیارات سے سب سے پہلے فائدہ اٹھایا جائے۔

آخر میں ہم یہ امر لازمی قرار دیتے ہیں۔ کہ سوسائٹی کسی سرکاری افسر سے معائنہ اور حسابات کی جانچ پڑتال کرائے۔ تاکہ بدانتظامی اور فریب دہی کا تدارک ہو سکے۔ اور ممبروں اور عوام الناس کو ان انجمنوں پر بھروسہ ہو جائے۔ اور ہم نے ان خاص اختیارات کو حق بجانب ٹھہرانے کے لئے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے۔ کہ حکومت ان انجمنوں کو جو قرضہ دے۔ وہ اسی طرح واجب الوصول سمجھے جائیں۔ جس طرح لگان کا بقایا واجب الوصول سمجھا جاتا ہے۔ ہم مقامی حکومتوں کو قواعد بنانے کے وسیع اختیارات دیتے ہیں۔ اور سلسلے میں چند ہدایت تجویز کرتے ہیں۔ جن کے ماتحت غالباً ان اختیارات کا استعمال موزوں ہوگا۔ اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہندوستانی کمپنیوں کے قانون کی دفعات

کا ان انجمنوں پر اطلاق نہیں ہو سکے گا۔ جو اس جدید قانون کے رو سے رجسٹری کی جائیں گی۔

۲۵ مارچ ۱۹۰۴ء کا دن ہندوستان کی تاریخ قانون سازی میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس روز انجمن ہائے امداد باہمی کا مسودہ قانون کونسل میں منظور ہوا۔ اس کا مقصد یہ بتایا گیا تھا۔ کہ کفایت شعاری۔ مدد ذاتی۔ اور کاشتکاروں۔ کاریگروں اور کم وسائل آمدنی والے آدمیوں میں امداد باہمی کے جذبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس قانون کے ماتحت مقامی حکومتیں، رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ مقرر کر سکتی ہیں۔ تاکہ وہ اس قانون کے ماتحت انجمنوں کی رجسٹری کریں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ کسی انجمن کے ارکان دس سے کم نہ ہوں۔ اور اس کی رجسٹری کے لئے مقامی حکومت کا خاص حکم حاصل کیا جائے۔ اس قانون میں اس امر کی صراحت کر دی گئی ہے کہ ان انجمنوں میں ایسے اشخاص شامل ہو سکتے ہیں۔ جو ایک ہی قصبہ۔ ایک ہی گاؤں یا ایک ہی علاقہ دیہات کے باشندے ہوں۔ یا اگر رجسٹرار منظور کر لے۔ تو ان میں ایک ہی قبیلہ، طبقہ یا ذات کے آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ انجمنیں یا دیہاتی ہونگی یا شہری۔ لیکن اول الذکر میں ممبروں کا ۴/۵ حصہ کاشتکار اور آخر الذکر میں ممبروں کا ۴/۵ حصہ غیر کاشتکار ہونا چاہیئے۔ دیہاتی انجمنوں کی ذمہ داری غیر محدود ہوگی۔ البتہ خاص صورتوں میں مقامی حکومت کے حکم سے انکی ذمہ داری محدود بھی قرار دی جا سکتی ہے۔ شہری انجمنوں کی صورت میں ذمہ داری محدود بھی ہو سکتی ہے۔ اور غیر محدود بھی۔ اس قانون کے ماتحت دونوں قسم کے ضمنی قاعدے اور ضوابط وضع کئے جا سکتے ہیں۔ دیہاتی انجمنوں کا منافع "محفوظ سرمایہ" میں جمع کیا جائیگا۔ یا شرح سود کم کرنے کے کام میں صرف کیا جائیگا

اور ان ضروریات کی تکمیل کے بعد ممبروں کو "بونس" (انعامات) تقسیم ہو سکیں گے۔ دیہاتی انجمنوں کے منافع کا بھی کم از کم ۱/۴ حصہ "محفوظ سرمایہ" میں جمع ہونا چاہیئے۔ قرضے صرف ممبروں کو ملنے چاہیئں۔ یا بشرط منظوری رجسٹرار ایک دیہاتی انجمن کو انجمن میں ایک ممبر کو جو حقوق حاصل ہیں۔ ان پر اور حصوں کے انتقال پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ خاص اختیارات میں یہ امور بھی شامل ہیں کہ ایک ممبر کے حصے اور سوسائٹی کے دیگر حقوق جو اسے حاصل ہوں۔ وہ نجی قرضوں کے سلسلے میں قرق نہیں کرائے جا سکتے۔ فصلوں اور مویشی وغیرہ کو قرق کرانے کے معاملے میں ان انجمنوں کا حق عام قرضخواہوں کی بہ نسبت فائق سمجھا جائیگا۔ اور حکومت ہند اپنی صواب دید کے مطابق انجمنوں کو انکم ٹیکس فیس سٹامپ اور فیس رجسٹر سے مستثنےٰ کر دے گی۔

اِس قانون میں اِس بات کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ رجسٹرار سوسائٹی کا معائنہ کرے۔ اور حسابات کی جانچ پڑتال کرے۔ اور بصورت مجبوری سوسائٹی توڑ دی جائے۔ اِس صورت میں مقامی حکومت سے اپیل کی جا سکتی ہے۔ نیز مقامی حکومتوں کو اس سلسلہ میں قواعد سازی کے وسیع اختیارات عطا کئے گئے ہیں۔

مذکورہ بالا دفعات وضع کرنے سے حکومت کا مقصد اصلی یہ ہے۔ کہ سوسائٹی کے منتظمین کو ہر ایک صورت میں اپنی سوسائٹی کو ایسے اصول پر جو قانون انجمہائے امداد باہمی کی حدود سے تجاوز نہ کریں۔ انتہائی آزادی کے ساتھ چلا سکیں۔

امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے ارکان کے دلوں میں اِس قانون کی کامیابی

کے متعلق امید و بیم کے جذبات موجزن تھے ۔ چنانچہ آنریبل مسٹر ایڈمسن (جواب سرمارو ے کہلاتے ہیں) نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا تھا۔ ہماری انجمن امداد باہمی کے جہاز کا سلامتی کے ساتھ ساحل کامیابی پر پہنچنا دشوار ہے۔ اسے ایک طوفانی سمندر میں چلنا ہے ۔ اگر وہ ساہوکار کی مخالفت اور ممبروں کی باہمی بے اعتمادی کے تھپیڑوں سے بچ گیا ۔ اور مدد ذاتی اور اشتراک عمل کی جنس گرانمایہ کو کنارے پر صحیح وسلامت لے گیا ۔ تو یہ قانون ان تمام قوانین سے زیادہ اہم ثابت ہوگا ۔ جو اب تک زمینداروں کی اصلاح کیلئے وضع کئے جا چکے ہیں ۔ لیکن ہم اہل یورپ کی اس وقت کی کیفیت دیکھتے ہیں ۔ جو انجمن ہائے امداد باہمی کے قیام کے وقت تھی ۔ اور جس کا ذکر سر فریڈرک نکلسن نے کیا ہے ۔ تو معلوم ہو جاتا ہے ۔ کہ یہ شک بے بنیاد ہے ۔ سر فریڈرک " ارضی اور زرعی بنکوں کی رلپورٹ " کے دوران میں رقمطراز ہیں ۔

فرانس جرمنی اور اطالیہ کے کاشتکاروں کی اکثریت جاہل، وہمی ۔ قدامت پسند ۔ متمدن دنیا سے الگ، نادار اور قلاش ہے ۔ ان کے قبضے میں اراضی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں ۔ جو مختلف جگہوں پر واقع ہیں ۔ سود خوار اس کا خون چوس رہے ہیں ۔ سو نئے طریقوں کو سمجھنے سے قاصر ہے ۔ اور انہیں اختیار کرنے پر رضامند نہیں ۔ خواہ وہ کیسی ہی مفید کیوں نہ ہوں صوبہ رائن جرمنی اور فرانس و اطالیہ کے اندرونی علاقوں کے متعلق ملکی اور غیر ملکی مبصرین کی کتابیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جہاں تک زرعی بنکوں کا تعلق ہے ۔ ان کی حالت صوبہ مدراس کی موجودہ حالت سے بہتر نہ تھی ۔

سنہ ۱۹۰۴ء کے قانون کے نقائص سنہ ۱۹۱۲ء کے قانون کے ذریعہ سے دور کئے گئے

لارڈ کرزن کے تاریخی قانون کی منظوری کے بعد دو سال کے اندر آٹھ سو انجمنیں قائم ہو گئیں ۔ یہ تعداد سال بہ سال برابر بڑھتی رہی ۔ بہت جلد اس قانون کی دفعات جو لازماً محض آزمائشی حیثیت رکھتی تھیں ۔ بعض صورتوں میں پُر عیب اور بعض میں ناکافی ثابت ہوئیں ۔ جب آزادی کے ساتھ سرمایہ حاصل کرنے کی ضرورت پیش آئی ۔ تو مختلف مرکزی انجمنیں وجود میں آگئیں تاکہ وہ ان انجمنہائے قرضہ کو روپیہ دیں ۔ اور ان کی نگرانی کریں ۔ جو علیحدہ علیحدہ کام کرتی ہیں ۔ لیکن سنہ ۱۹۰۴ء کے قانون میں اس بات کی رسمی طور پر اجازت نہیں دی گئی تھی ۔ کہ دوسری انجمنوں کو شامل کر کے متحدہ یا مرکزی انجمنیں بنائی جائیں ۔ دیہاتی اور شہری انجمنوں کا امتیاز عملی طور پر غیر ضروری ثابت ہوا ۔ لہذا اس کے بجائے ایک زیادہ سائینٹفک امتیاز قائم کیا گیا ۔ جو ارکان کی ذمہ داری کی نوعیت پر مبنی ہے ۔ یہ ذمہ داری یا محدود ہوتی ہے یا غیر محدود ۔ پرانے قانون میں انجمن کی امداد باہمی قرضہ کے سوا امداد باہمی کی کوئی اور شکل موجود نہ تھی ۔

ان کمزوریوں اور دوسری چھوٹی خامیوں کو دور کرنے کی غرض سے جن کا علم تجربہ سے ہوا سنہ ۱۹۱۲ء میں ایک نیا قانون منظور کیا گیا ۔ جس کے رُو سے اس تحریک کو وسعت دی جا سکے ۔ اس کی اہم خصوصیات حسب ذیل تھیں :-

اس میں ایسی انجمنہائے امداد باہمی کو بھی رجسٹری کرنے کی اجازت دے دی گئی جن کا مقصد محض قرضہ دینا نہ ہو ۔ دیہاتی اور شہری انجمنوں کی سابقہ تقسیم اڑا دی ۔ اور اس کے بجائے یہ فیصلہ کیا گیا ۔ کہ ارکان کی ذمہ داری کی نوعیت

کی بنا پر انجمنوں کی قسمیں قرار دی جائیں۔ اور اس نے اس امر کو بھی جائز ٹھہرایا کہ یونینوں۔ سنٹرل بنکنگ یونینز۔ اور مرکزی بنکوں کو رجسٹری کیا جائے۔

سنہ ۱۹۱۲ء کے جدید قانون کے اثرات

سنہ ۱۹۱۲ء کے جدید قانون کی منظوری کا فوری اثر یہ ہوا۔ کہ تحریک امداد باہمی میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی۔ پیداوار۔ مویشی کے بیمہ۔ دودھ پہنچانے۔ سوت۔ ریشم اور کھاد خریدنے اور کھیتی باڑی کا سامان اور عام ضروری اشیا مہیا کرنے کے لئے نئی وضع کی انجمنیں قائم ہو گئی ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کی حالت بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ قرضوں کی انجمنوں کی تعداد برابر بڑھ رہی تھی۔ اور ہر سال لوگوں کا اعتماد زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں حکومت نے صورتِ حالات کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اور ۷ اجون سنہ ۱۹۱۴ء کو ایک طویل قرارداد شائع کی (جو اس کتاب کے دیباچے میں نقل کر دی گئی ہے۔) اس میں تمام ترقیات پر تبصرہ کیا گیا۔ اور بتلایا گیا۔ کہ ان سے کیا عملی سبق حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن اس تحریک میں جو بہت زیادہ رقوم لگائی جا چکی تھیں۔ اور آگے چل کر انجمنوں کے مالی انتظامات میں پیچیدگی پیدا ہو جاتی تھی۔ اور معائنہ اور پڑتال حسابات کے اصول غیر قطعی اور غیر یقینی۔ حکومت نے محسوس کیا۔ کہ جبتک اسے اس بات کے متعلق اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ یہ تحریک ایسے اصولوں پر چل رہی ہے۔ جو اقتصادی اور مالی لحاظ سے درست ہیں۔ وہ اس کی مزید ترقی کے لئے امداد نہیں دے سکتی۔ اور اس کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لے سکتی۔

امداد باہمی کی تحریک کے متعلق شاہی کمیٹی کا تقرر!

اس مسئلہ کی تحقیقات کرنے اور رپورٹ پیش کرنے کی غرض سے ۲۰ر اکتوبر ۱۹۲۸ء کی قرار داد کے رو سے سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص کی ایک نمائندہ کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے صدر سر ایڈورڈ میکلیگن بنائے گئے۔ اس کا دائرہ عمل حسب ذیل تھا۔

کمیٹی کا فرض اولین یہ معلوم کرنا ہوگا۔ کہ آیا تحریک امداد باہمی اور خاص کر وہ امداد باہمی جو اعلیٰ مدارج طے کر رہی ہے۔ مالی لحاظ سے مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ اور اگر ایسا نہیں۔ تو اس کی ترقی کے لئے کون کون سی تدابیر ضروری ہیں۔ اس مقصد کیلئے اولاً اہم مسائل کے متعلق تحقیقات ہونی چاہئے۔ مثلاً مرکزی اور صوبجاتی بنکوں کا آئین۔ اور ان کو چلانے کا طریق کار۔ امداد باہمی کے مختلف شعبوں کے باہمی تعلقات۔ ہر قسم کی انجمہائے امداد باہمی کا معائنہ۔ انکے حسابات اور انتظام کی تنقیح اور انتظام۔ سرمایہ محفوظ کا استعمال اور اسے سالانہ حسابات میں ظاہر کرنے کا طریقہ۔ ساتھ ہی حکومت ہند اس امر کی وضاحت بھی ضروری سمجھتی ہے۔ کہ وہ کمیٹی کے دائرہ تحقیقات کو محدود نہیں کرنا چاہتی۔ اور اسے اجازت ہے۔ کہ وہ تحریک امداد باہمی کے جس اہم پہلو کے متعلق چاہے سفارشات پیش کر دے۔

کمیٹی نے چار ماہ تک بڑے بڑے صوبوں کے اہم مرکزوں کا دورہ کیا۔ اور اس دوران میں ۱۳۰ سرکاری و غیر سرکاری گواہوں کی شہادتیں قلمبند کیں۔ اور مختلف قسم کی ۱۳۵ انجمنہائے امداد باہمی کا معائنہ کیا۔ نیز مشترکہ سرمایہ کے بنکوں کے مینجروں اور ایجنٹوں سے ملاقاتیں کیں۔

اس کمیٹی کی رپورٹ ۱۹۱۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ لیکن وہ ہندوستان کی اقتصادی تاریخ میں مدت تک ایک سنہری باب سمجھا جائیگا کیونکہ اس تحریک کا جاری رہنا لازمی ہے۔ کمیٹی کا یہ خیال بالکل درست ہے۔ کہ آگے چلکر اس تحریک کو اسقدر وسعت حاصل ہوگی۔ کہ اس کے سامنے موجودہ وسعت بے حقیقت معلوم ہونے لگے گی۔ اس رپورٹ میں زیادہ زرعی انجمنہائے قرضہ کے معاملات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کی سفارشات کا خلاصہ اس کتاب کے تتمہ میں درج کر دیا گیا ہے۔

۱۹۰۶ء سے ۱۹۲۰ء تک کی ترقیات

مسٹر وولف نے ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے اپنا مضمون اسی طرح شروع کیا ہے۔ ہندوستان میں امداد باہمی کے سحر طراز اثرات سے فی الفور کامیابی حاصل ہو گئی۔ ۱۹۲۱ء کی سرکاری رپورٹ سے ان کے ان الفاظ کی بخوبی تائید ہوتی ہے۔ اس زمانہ میں ہندوستان میں ۴۰۷۷۲ انجمن ہائے امداد باہمی تھیں[1] (ان میں میسور۔ بڑودہ۔ حیدر آباد۔ اور بھوپال کی انجمنیں بھی شامل ہیں) انکے ارکان کی مجموعی تعداد ۱۵۲۱۱۴۸ اور انکا مجموعی سرمایہ ۲۱۴۰۷۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ برطانی ہند میں ہر قسم کی ۳۷۲۵۴ انجمنیں

---

[1] صرف برطانی ہند میں اس کتاب کی تکمیل (مارچ ۱۹۳۲ء) تک برطانی ہند میں انجمنہائے امداد باہمی کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار تک پہنچ جائے گی۔ ان میں سے ۹۰ فیصدی انجمنوں کی سرگرمیاں زیادہ تر زراعتی ہیں۔ ۷ فیصدی انجمن غیر زراعتی اور تین فیصدی سنٹرل بنک یونین اور دوسرے ثانوی اداروں کی شکل میں ہیں۔
شورش کاشمیری کی کتاب ہندوستان میں تحریک امداد باہمی صفحہ ۳۶)

تھیں۔ جن کے ارکان کی تعداد ۱۳۸۱۴ اور سرمایہ ۱۹۶۸۸۶۰۰ ہے۔ اگر ہم مجالس کی اِس تعداد، تعداد ارکان اور مقدار سرمایہ کا سنہ ۱۹۰۶ء کے اعداد کیساتھ مقابلہ کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوجائیگا۔ کہ وہ علی الترتیب ۳، ۱۶۰ اور ۴۰ گنا زیادہ ہوگئے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاتا۔ کہ اِس تحریک کی ترقی کی رفتار اسقدر تیز تھی۔ کہ سر رابرٹ کارلائل کو سب سے زیادہ اِس بات کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ کہ کہیں اس تحریک کی ترقی کی رفتار اِس قدر تیز نہ ہوجائے کہ ہم اسے اپنے قابو میں نہ رکھ سکیں۔ انہوں نے کہا ایک عمدہ انجمن امداد باہمی اُن تیس مجالس سے بہتر ہے۔ جو مستحکم نہ ہوں۔ کیونکہ اگر ایک انجمن کو بھی امداد باہمی کے صحیح اصول پر چلایا جائے۔ تو اس سے نہ صرف اسکے ارکان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ بلکہ اس تمام گرد و پیش کے علاقہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جہاں وہ کام کرتی ہے۔

سر ایڈورڈ میکلیگن نے لکھا ہے۔ کہ تحریک امداد باہمی کی ترقی بہت اچھی اور قطعی حیثیت رکھتی ہے۔ اور مسٹر فری مینٹل نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ کچھ عرصہ تک یہ تحریک برابر ترقی کرتی رہے گی۔ کیونکہ روز بروز اِس تحریک کے فوائد سے زیادہ آدمی واقف ہوتے جاتے ہیں۔ اور انجمنہائے امداد باہمی کے قیام کے سلسلے میں آسانیاں میسر آرہی ہیں۔

لیکن ہندوستانی تحریک امداد باہمی کے بعض بہی خواہوں کا خیال ہے کہ تحریک کی یہ رفتار ترقی بھی کافی تیز نہیں۔ سر ڈینیل ہملٹن نے بنگال پراونشل کو آپریٹو کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے شکایت کی۔ کہ اگر تحریک کی ترقی کی یہی رفتار رہی۔ تو قبل اِس کے کہ یہ تحریک بنگال کے دیہات میں رواج پائے۔ بہت سی نسلیں گذر جائیں گی۔ مسٹر ایسکولی نے بنگال

"اکونامک جرنل" میں ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا کہ ڈھاکہ میں اس تحریک کو جتنی ترقی کرنی چاہیے تھی اس کے مقابلہ میں اسے بہت کم ترقی کی ہے۔ میجر جیک نے بنگال کے ایک ضلع کی اقتصادی زندگی کے بارے جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے سر ڈینیل ہملٹن اور مسٹر ایڈ سے بھی زیادہ اظہار مایوسی کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ تحریک امداد باہمی کی مو رفتار ترقی کے پیش نظر ضلع فرید پور کے قرضوں کا مسئلہ ہزارہا سال کے بعد حل ہوگا۔ سر ڈینیل ہملٹن اور میجر جیک دونوں کی رائے ہے۔ کہ حکومت کو چاہیئے۔ کہ تحریک امداد باہمی کی تبلیغ کیلئے لاتعداد سرکاری ملازمین مقرر کردے۔ اول الذکر کی یہ خواہش ہے۔ کہ صوبہ بنگال کے لئے سو رجسٹرار اور ایک ہزار انسپکٹر ہوں لیکن میجر جیک کے خیال میں ہر ضلع کیلئے دو انسپکٹر ضروری ہیں۔

ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کے ان سچے دوستوں کا جوش لائق تعریف ہے۔ لیکن یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اگر ان کے مشوروں پر عمل کیا جائے تو اس کا کچھ بہت اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ تحریک امداد باہمی کی ترقی دوسری تحریکات کی طرح تدریجی اور پرسہولت ہونی چاہیئے۔ تحریک امداد باہمی کا نخ اسی صورت میں نشوونما پاکر بارآور ہوسکتا ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں امداد باہمی کے فوائد کو اچھی طرح جاگزین کر دیا جائے۔ اور لوگ خود بخود انجمن ہائے امداد باہمی کے قیام کی طرح راغب ہوجائیں۔ ورنہ اکثر صورتوں میں یہ انجمنیں ناکام رہیں گی۔ اور صرصر حوادث کا ایک ہی تھپیڑا انہیں خس وخاشاک کی طرح اڑا لیجائے گا۔ اس سلسلے میں ہمیں میجر وولف کا یہ اصول یاد رکھنا چاہیئے:-

"ایک اچھے بنک کے قیام سے اور بہت سے بنک قائم ہو جائینگے۔ لیکن بُرے بنک لوگوں کو خوف زدہ کر دینگے۔ اور وہ اس طرف نہ آئیں گے۔ جدھر آنے کی ہم انہیں دعوت دیتے ہیں۔ لہذا ہمیں چاہیئے۔ کہ تیز رفتاری کے بجائے مستحکم ترقی کیلئے کوشش کریں۔ بہ جبر رفتار ترقی کو تیز کرنے سے امداد باہمی کے بنیادی اصول کو ضعف پہنچیگا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر رکن اپنی مدد آپ کرے۔ اس سلسلہ میں ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سر ہوریس پلنکٹ نے پچاس کوششیں کیں۔ تب کہیں آئرلینڈ میں امداد باہمی کا پہلا ادارہ قائم ہوا۔ حال ہی میں مدراس میں فوری وسعت کی حکمت عملی پر عمل درآمد کیا گیا۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ زراعتی قرضہ کے لئے جو ۷۰۰۵ مجالس قائم کی گئیں۔ ان میں سے صرف ۲۱۵۸ منافع پر چلیں۔ اور باقی ۴۹۳۰ میں گھاٹا رہا۔ (ملاحظہ ہو مدراس رجسٹرار کی رپورٹ بابت ۲۱-۱۹۲۰ء)"

مدراس بلیٹن آف کوآپریشن (اپریل ۲۳ء) نے اس بیان پر تنقید کرتے ہوئے اس فوری توسیع کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ اس سلسلے میں وہ رقمطراز ہے۔

"ایک حد تک یہ غیر قدرتی توسیع کا لازمی نتیجہ ہے۔ فیصلہ کر لیا جاتا ہے کہ اتنی مدت میں اتنی انجمنیں قائم ہو جانی چاہئیں۔ اور اس مقصد کے لئے ایک کثیر عملہ ملازم رکھ لیا جاتا ہے۔ انہیں بتلا دیا جاتا ہے۔ کہ ہر ضلع میں اتنی انجمنوں کا قیام ضروری ہے۔ اور ملازمین یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب تک حکام کو خوش کرنے کے لئے آپ کے حکم کی تعمیل ضروری ہے۔ لہذا وہ مجالس کی تعداد بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور انہیں مستحکم بنانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتا .... یقیناً اسوقت تحریک امداد باہمی کی ترقی کیلئے انجمنوں

کا کثرت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ جتنی انجمنیں بھی قائم کی جائیں مستحکم ہوں۔

اگر انجمنوں کے استحکام کا شوق خبط کے درجے تک پہنچ گیا۔ تو لوگ ضرورت سے زیادہ محتاط ہو جائینگے۔ جس کی وجہ سے انجمنوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ اور ان میں جلد جلد اضافہ نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ انجمنوں کی تعداد بھی بڑھائی جائے اور ان کی مضبوطی کے لئے بھی جد جہد کی جائے۔ یہ مقصد محض سرکاری افسروں کی تعداد بڑھانے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے یہ امر ضروری ہے۔ کہ لگاتار پرچار کیا جائے۔ اور تعلیم کو ترقی دیجائے۔ حکومت جو سب سے بڑی امداد دے سکتی ہے۔ یا اسے دینی چاہئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

(۱) جہالت کو دور کیا جائے۔

(۲) غیر سرکاری اشخاص سے کام لیا جائے۔

سر ڈینیل ہیملٹن کے الفاظ میں ہندوستانی کاشتکار کے دائیں کندھے پر قرض کا پہاڑ ہے۔ اور بائیں کندھے پر "جہالت کا پہاڑ"۔ تعلیم اسے امداد باہمی سکھائے گی۔ اور امداد باہمی اسے قرضہ کی لعنت سے نجات دلائے گی۔ پس افسروں کی تعداد بڑھانا مفید ثابت نہیں ہوگا۔ بلکہ ٹیچروں اور پرچار کرنیوالوں کی تعداد بڑھانے سے اس کام میں مدد ملے گی۔ جو لوگ اس ملک میں امداد باہمی کی ترقی کے خواہشمند ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ وہ لوگوں میں تعلیمی ترقی اپنا نصب العین بنا لیں۔ ہم جس تعلیم کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس میں نہ صرف ابتدائی عام تعلیم شامل ہے۔ بلکہ اس کا یہ مقصد ہے۔ کہ لوگوں کو امداد باہمی کے اصول اور طریقوں کی تعلیم دیجائے۔ یہ آخر الذکر تعلیم امداد باہمی کے کارکنوں کو دینی چاہئے۔ جو مرکزی غیر سرکاری جمیعت تبلیغ ... یا انجمنوں کی ... کے ...

کام کریں۔

جہاں تک انجمنوں کی تعداد کا تعلق ہے۔ ترقی کافی تسلی بخش ہے۔ لیکن ہندوستانی امداد باہمی کے دوست بجا طور پر شکایت کر سکتے ہیں۔ کہ اب تک اس تحریک نے صرف ایک طرف میں ترقی کی ہے۔ زراعتی انجمنہائے امداد باہمی قرضہ کی تعداد زراعتی بلاقرض انجمنوں کی تعداد کے مقابلہ میں زیادہ ہے برطانی ہند کی ۰۰۴۵۷۲۳ انجمنوں میں سے ۰۰۵۵۲۲۳ دیہاتی زراعتی انجمنہائے قرضہ ہیں۔ جن کی ذمہ داری غیر محدود ہے۔ ہندوستان بہت بڑی حد تک ایک زرعی ملک ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں ۶۱۱۶ انجمنہائے امداد باہمی بلاقرضہ تھیں۔ یعنی زراعتی انجمنہائے خرید و فروخت ۳۲ انجمنہائے پیداوار۔ ۲۰۱ انجمنہائے پیداوار و فروخت ۱۹ زراعتی بلاقرض انجمنیں ۴۷۲ یقیناً یہ اعداد و شمار مایوس کن ہیں۔ ہم نے اس حقیقت کو فراموش کر دیا ہے۔ کہ امداد باہمی کا قرض حصول مقصد کا ذریعہ ہے لیکن مقصد اصلی نہیں۔ ہم کاشتکار کو قرضہ دے رہے ہیں۔ لیکن اب تک ہم نے اس مقصد کیلئے کوئی منظم کوشش نہیں کی۔ کہ وہ اپنی پیداوار کو بڑھائے اور پیداوار کی فروخت کا عمدہ انتظام کرے تاکہ بازار میں اسے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل ہو۔ اکثر اشخاص جو دوسرے ممالک میں تحریک امداد باہمی کے متعلق معلومات رکھتے ہیں اس حقیقت سے واقف ہیں کہ امداد باہمی کے قرض کے ذریعہ سے کاشتکار کی حالت بہت کم سدھر سکتی ہے۔ کاشتکار اپنے "ارزاں" سرمایہ سے پورا فائدہ صرف اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہے۔ کہ وہ اس کو بہترین طریق پر استعمال کرے۔ اور اپنی پیداوار کو ایسی منڈی میں فروخت کرے جہاں اسے زیادہ نفع حاصل ہو۔ بہر نوع اب تک ہر شخص کی توجہ محض امداد باہمی کے قرض کی ترقی پر مرکوز رہی ہے۔ اور دوسری قسم کی بلاقرض زرعی انجمنہائے

امداد باہمی کے قیام سے سخت غفلت برتی گئی ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ آغاز کار ہی سے یہ مقصد پیش نظر رہا ہے۔ کہ معمولی کاشتکاروں کو مناسب قرضے دیئے جائیں۔ جو ہندوستانی سیاسیات کی ریڑھ کی ہڈی ہیں حکومت ہند نے ۱۹۱۴ء میں حسب ذیل قرارداد منظور کی تھی۔

"صنعتی دھندوں کے بہ نسبت زرعی قرضے زیادہ ضروری ہیں۔ اور حکومت کی توجہ زیادہ تر معمولی کاشتکاروں کی امداد پر لگی رہی ہے۔ ہمارے خیال میں حکومت کا یہ طرز عمل درست تھا۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ قرضہ امداد باہمی کے ذریعے سے امداد باہمی کی دوسری اقسام تدریجاً اور قدرتاً ترقی کر جاتی ہیں اب وقت آگیا ہے۔ کہ زیادہ توجہ صنعتی امداد باہمی پر صرف کی جائے۔ اور زرعی نظام کی مختلف شاخوں کی ترقی کے لئے امداد باہمی کے اصول استعمال کئے جائیں۔ اور یہ امر غیر ممکن نہیں۔ کہ آگے چلکر یہ ترقیات ان دیہاتی اداروں سے بھی بازی لے جائیں جو قرضہ دیتے ہیں۔ لیکن امداد باہمی کی دوسری شکلیں ہنوز اپنے ابتدائی مراحل طے کر رہی ہیں۔ اور ان میں امداد باہمی کے اصولوں کو ہنوز بہت کم دخل حاصل ہوا ہے ہندوستان کو زرعی انجمہائے امداد باہمی کی سخت ضرورت ہے۔ خواہ وہ قرضہ دیں یا نہ دیں۔ اور انہیں انجمنوں کی ترقیات کے ذریعہ سے وہ امداد باہمی کی بین الاقوامی دولت مشترکہ میں اپنا مناسب مقام حاصل کر سکے گا۔"

فصل پنجم

زراعتی قرضے کی انجمنیں

اِن انجمنوں کے قیام کے لئے دس ممبروں کی نامزدگی ضروری ہے۔
چھوٹی چھوٹی رقمیں علیحدہ علیحدہ قرض دینا کسی سوسائٹی کے واسطے نفع بخش نہیں ہو سکتا۔ مطلوبہ قرضہ واجبی سود پر مجموعی شکل میں سوسائٹی کے اراکین کو بہ آسانی حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے انفرادی قرضے کی ذمہ داری بھی ممبروں پر یکساں عائد کی جاتی ہے۔ اور ہر ممبر اپنی معمولی زراعت کا کاروبار اس قرضہ کی رقم سے چلا لیتا ہے۔ ہر ممبر اپنی جائیداد کی قیمت کے تناسب سے قرضہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور اپنی جائیداد کے تناسب ہی سے انجمن کے قرضوں کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے مختصر الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ممبران جو قرضہ حاصل کرتے ہیں۔ وہ اپنی غیر محدود ضمانت پر وصول کرتے ہیں۔ تاکہ انجمن کا نقصان نہ ہو۔ اگر ایک ممبر کسی وجہ سے قرضہ ادا نہ کر سکے، تو دوسرے اپنی مالی حیثیت کے لحاظ سے سوسائٹی کا کل قرضہ پورا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ان انجمنوں کو فنڈ حاصل کرنے میں کوآپریٹو بنک سے امداد حاصل کرنی پڑتی ہے۔ جو ذمہ داری سب ممبران کی قرار دی جاتی ہے اس لئے بنک کے علاوہ دوسرے مالدار اشخاص بھی اپنی رقمیں سوسائٹی کے پاس قرض پر دینے جانے کے واسطے جمع کرا دیتے ہیں۔ اور اس کو رفاہِ عام

کا کام بھی کرتے ہیں۔ سوسائٹی کے مالدار ممبران بھی اگر چاہیں۔ تو اپنی بچت کے روپ
اسی طرح سوسائٹی کے پاس جمع کرا دیں۔ اور ضرورت پر خود بھی قرضہ سب ممبران
کی ذمہ داری پر لے سکیں۔ اس طرح جمع شدہ روپیہ یا بنک سے حاصل شد
روپیہ سوسائٹی اپنے ممبران کو مکان کے رہن پر دیتی ہے۔ یا کسی ضمانت پر د
ہے۔ عام طور پر سوسائٹیاں ۱/۲ فیصدی سود پر خود روپیہ لیتی ہیں۔ اور ۷ وغیرہ
سود کی شرح پر اپنے ارکان کو قرضہ دیتی ہیں۔ اس حساب سے ۱/۲ ا پائی فی ر
ماہانہ سود کی شرح ممبران کے واسطے ہوئی۔

کا کاروبار انجام دینے کے واسطے ایک "پنچائت" کا قیام عمل
میں آتا ہے۔ آخری فیصلہ کرنے کا حق ہر معاملہ میں اجلاس عام کو ہوتا ہے۔
جنرل اسمبلی پنچایت کے اراکین کا انتخاب کرتی ہے۔ انجمن بعض اوقات
بنک کے حصے بھی لے لیتی ہے۔ اور اس سے ملحق بھی جاتی ہے۔ اسی قسم کی
مقامی انجمنیں بھی ہو سکتی ہیں۔ جو اس سوسائٹی کو قرضہ دیتی رہیں۔ اور سوسائٹی
ملحق سمجھی جائے۔ (ان انجمنوں کا ذکر علیحدہ ایک باب میں آئیگا) یہ انجمنیں
نفع حاصل نہیں کرتی ہیں۔ قرض لینے اور قرض دینے کی شرح میں تھوڑا ہی
ہے۔ اور یہی اس کا نفع سمجھا جا سکتا ہے۔ اس نفع کی رقم میں سے ۲۵ فیصد
ریزرو فنڈ میں جمع کیا جاتا ہے۔ یہ ایک منظور شدہ قاعدہ ہے۔ بقیہ رقم
کے حصص خریدنے والوں کو نفع کی صورت میں تقسیم ہوتی ہیں۔ اور کچھ رقم
میں خیرات کئے جانے کے واسطے بہ نظر رفاہ عام جمع کر لی جاتی ہے۔ غیر لو
نفع بھی ریزرو فنڈ میں جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اس ریزرو فنڈ کا تمام روپیہ
لمبی مدت کے لئے کوآپریٹو سنٹرل بنک میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ کوآپریٹو
سوسائٹی کا الحاق ہوتا ہے۔ اور روپیہ جمع کرنے سے دو فائدے ہیں۔ ا

یہ ہے۔ کہ سوسائٹی کی ساکھ بنک میں بگڑنے نہیں پاتی۔ موجودہ صورت حالات میں صرف ان بنکوں ہی سے دیہات کی انجمنیں چل رہی ہیں۔ اور تحریک امداد باہمی کا سارا انحصار مواضعات میں انہیں بنکوں پر ہے۔ یہ سوسائٹیاں سود پر حاصل کئے ہوئے روپے ہی سے اپنے اراکین کی زراعت کو پر منفعت بنانے کی کوشش نہیں کرتی ہیں۔ بلکہ ممبران سے بالاقساط روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن اس روپیہ کی تعداد زیادہ نہیں ہوتی ہے۔ یہ روپیہ سود کے بار سے پاک ہوتا ہے۔ اس روپیہ سے دو فائدے ہیں۔ ایک یہ، کہ مالی حالت مضبوط ہو جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ قرضہ لینا اچھا فعل نہیں ہے۔ بلکہ کفایت شعاری کے ذریعے روپیہ پس انداز کرنا زیادہ اچھا ہے۔ مندرجہ بالا بیان سے زرعی قرضہ کی سوسائٹی کی نوعیت کا اظہار کافی اچھی طرح ہوتا ہے۔ لیکن یہ بیان کسی قدر مختصر ہے۔

"مقامی سوسائٹی سے ہی نظام کی حفاظت ہوتی ہے۔ مقامی سوسائٹی ہی وہ پہلی اینٹ ہے، جس پر ساری بنیاد قائم ہوتی ہے۔"

مندرجہ بالا قول مسٹر ولف کا ہے۔ کہ ہندوستان میں مقامی انجمنوں کی تعداد اب ۳۳ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن ہندوستان کی آبادی کے لحاظ سے یہ تعداد بہت ناکافی ہے۔ ۲۲ کروڑ زراعت پیشہ لوگوں کو ان کی زراعت کے کاموں میں مالی امداد دینے کے لئے یہ تعداد زیادہ نہیں ہو سکتی۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں ان سوسائٹیوں کے قیام کی ضرورت کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ یہ اطمینان بخش ہے کہ ان سوسائٹیوں کی تعداد میں اب اضافہ ہو سکے گا۔ تاہم ۶۶۶ زراعت پیشہ انسانوں کی مالی امداد کرنے کے واسطے صرف ایک سوسائٹی قائم ہے۔ ساتھ ہی اس امر کا اعتراف ضروری ہے۔ کہ خاص اسباب سے قطع نظر سوسائٹیوں کی تعداد میں اضافہ امداد باہمی کے ایسے مرکزوں سے شروع ہونا چاہئے

جو پہلے سے قائم ہیں۔ اور واقفیت حاصل کرنے کے بعد صدق دلی سے موجودہ بہترین سوسائٹیوں کے نمونے پر اس کو چلایا جائے۔ ہمدردی باہمی کے اصول پر پورا پورا عمل ہو۔ ضرورت کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔ نئی انجمن بنانیوالوں کو پہلے امداد باہمی کے اصول نہایت ہوشیاری سے سمجھنے کی کوشش کرنا پڑتی ہے۔ محض کاروبار کو ترقی دینے کے خیال سے سوسائٹی بنانا تحریک امداد باہمی کے واسطے پر منفعت ہونے کے بجائے ضرر رساں ثابت ہوتا ہے۔ سوسائٹی صحیح اصول پر قائم ہوئی ہے یا نہیں؟ یہ دیکھنا ابتداءً رجسٹرار کی ذمہ داری میں داخل ہے۔ میکلیگن کمیٹی نے یہی قاعدہ مقرر کیا تھا۔ سوسائٹیوں کے اراکین کو سب سے پہلے تحریک امداد باہمی کے خاص خاص اصول اچھی طرح ذہن نشین کرا دینا نہایت ضروری ہے۔ خاص اصول مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) قرضہ کی سوسائٹی کا مقصد لوگوں کو بچت کرنے کی ترغیب دینا۔ واجبی شرح سود پر قرضہ دینا۔ اور قرضوں سے نجات دلانا ہے۔

(۲) اراکین کا ایک دوسرے سے اچھی طرح واقف ہونا ضروری ہے۔ بدچلن لوگوں کو انجمن میں شامل نہیں کرنا چاہیئے۔

(۳) تمام اراکین پر معمولی طور سے ان رقموں کی ذمہ داری عائد ہونا چاہیئے۔ جو قرض دیجاتی ہیں۔ خواہ جمع شدہ روپیہ میں سے دیجائیں، خواہ بیرونی ذرائع سے۔

(۴) سرمایہ جمع کرنا، اراکین کو قرضہ کی منظوری دینا، وصولی کی نگرانی کرنا، حسابات باقاعدہ رکھے جاتے ہیں یا نہیں یہ دیکھنا انتظامیہ کمیٹی کے فرائض میں داخل ہے۔

(۵) جس مقصد سے قرضہ لیا جائے، اس مقصد کے علاوہ کسی دوسرے مقصد سے قرضہ کی رقم ہرگز ہرگز صرف نہ ہو۔ زراعت کے کاموں جتائی، بوائی، تخم ریزی کے مصارف کے لئے اگر قرضہ لیا جائے۔ تو اس کی میعاد صرف ایک سال ہونی چاہیئے،

مویشی کی خریداری یا آلات کشاورزی کی خریداری کے لئے اگر قرضہ لیا جائے۔ تو اسکی میعاد دو یا تین سال ہونی چاہیئے۔ اور خانہ داری کیلئے اگر قرضہ لیا گیا ہے۔ تو اسکی مدت بھی دو یا تین سال ہونی چاہیئے۔ اگر پرانے قرضوں کے ادا کرنے کے واسطے نقد قرض لی گئی ہے۔ تو ایسے قرض کی ادائی کی میعاد ۵ سال مقرر کی جاسکتی ہے زمین کو آباد کرنے کے لئے بھی قرضے لئے جاتے ہیں۔ ایسے قرضوں کی میعاد بھی ۵ سال مقرر کی جاسکتی ہے۔

(۶) قرضہ کی ادائی مقررہ تاریخ پر ہونی چاہیئے۔ تاریخ کمیٹی کو مقرر کرنا چاہیئے اور نقصان کی شکل میں ہونا چاہیئے۔ محض رجسٹر میں اندراجات کے ذریعہ سے قرضہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔

(۷) ہر سال ایک انتظامیہ کمیٹی کا قیام اور ایک سیکرٹری مقرر کرنا انجمن کے اجلاس عام کا فرض ہے گوشوارہ دیکھنا، حساب کو جانچنا، کمیٹی سے اس کے کام کے متعلق سوالات کرنا۔ جو خرابیاں دیکھی جائیں، انکے متعلق احکام جاری کرنا اجلاس عام کا فرض ہے۔

(۸) تمام منافعے سرمایہ محفوظ میں شامل کئے جاتے ہیں۔

(۹) سرمایہ جمع شدہ رقموں سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو ممبران سے وصول ہوتی ہیں یا کسی سنٹرل بنک سے۔

(۱۰) حکومت کا انجمن کے انتظامات سے تعلق نہیں ہوسکتا۔ رجسٹرار ایک حد تک نگرانی کرتا ہے۔ لیکن ایک انجمن کے تمام ممبران اس کے انتظام کے ذمہ دار سمجھے جاتے ہیں۔ اگر اراکین کامیابی حاصل کرنے کے خواہاں ہیں، تو انکو خود ہی ہر معاملہ پر غور کرنا پڑے گا۔

مندرجہ بالا اصول نہایت آسانی سے ہر شخص کو سمجھائے جاسکتے ہیں۔

جب تک یہ اصول اچھی طرح سے تمام ممبران نہ سمجھ لیں۔ کوئی انجمن کامیابی سے کام نہیں چل سکتی۔ ان اصول کا سمجھ لینا ہر ممبر کا پہلا فرض ہونا چاہئے۔ ہندوستانی دیہاتی قرضہ والی انجمنیں ریفائیسن کے نمونے پر قائم کی گئی ہیں۔ لیکن چند ترمیمیں کر لی گئی ہیں۔ ریفائیسن انجمن صرف ایسے مفاد کے لئے قرضہ دیتی ہیں۔ جن میں نفع کی امید ہو۔ ہندوستان میں ایسا نہیں ہو سکتا یہاں شادی بیاہ پر زراعت پیشہ لوگ بہت زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اور ساہوکاروں کے دام مکر میں پھنس جاتے ہیں۔ اگرچہ اجلاس عام میں قرضہ کی تعداد پر بحث ہو جاتی ہے۔ اور فیصلہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن انتظامیہ کمیٹی دوسرے ضروری مقاصد کے لئے بھی قرضہ منظور کرنے کا حق رکھتی ہے۔ ریفائیسن سوسائٹیوں میں قرضہ منظور کرنے سے قبل ضمانتیں طلب ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس کاروبار میں آسانی پیدا کرنے کے لئے اور اصلی فوائد بہم پہنچانے کے لئے جو ایک بنک سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ غریب کسانوں کے واسطے ضمانت کو التوا میں ڈالا جا سکتا ہے ایسا کرنا تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہے۔ ضمانتوں کی انجمنوں کے منتخب شدہ کسی رکن سے ضمانت حاصل ہے۔ لیکن اکثر اوقات ملتوی کر دی جاتی ہے۔ دستخط سب سے بڑی ضمانت ہے۔ محض دستخطوں پر بھی ہندوستان میں قرضے دیئے جاتے ہیں۔ ساہوکاروں کی وجہ سے مجبوراً ایسا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اکثر وہ بھی محض دستخطوں سے قرضہ دے دیتے ہیں۔ ہندوستان کے دیہات میں یہ ایک عام رواج ہے۔ ریفائیسن انجمنوں میں مالدار اراکین کمیٹیوں اور نگرانی کی انجمنوں میں اکثریت حاصل کر لیتے ہیں۔ ہندوستان میں جمہوری انجمنوں کے اندر ایسا کرنا خودکشی کرنے کے برابر ہوگا۔ کیونکہ فرقہ وارانہ ذہنیت بعض اوقات دوسرے لوگوں کے واسطے تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔

ترمیم شدہ ریفائیسن انجمنوں کے خاص امتیازات ہندوستان میں مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) رقبوں کا چھوٹا ہونا۔

(۲) دیانتدار اور محنتی اراکین کا انتخاب، ہوشیاری کے ساتھ آپس کے طور پر اور ان کا تقرر۔

(۳) کاموں میں صرف ہونے والے سرمایہ کے متعلق مندرجہ بالا اشخاص کی ذمہ داری غیر محدود اور انفرادی ہوگی۔

(۴) داخلہ کی فیس معمولی ہو۔

(۵) قرضہ کی قیمت کم ہو۔

(۶) نفع کچھ نہ دیا جائے۔

(۷) تمام منافع "ریزرو فنڈ" بنانے میں لگا دیا جائے، یا رجسٹرار کی منظوری سے رفاہِ عام کے کاموں میں صرف کیا جائے۔

(۸) تمام عہدیداروں کو حق الخدمت دینا۔

موضع کی زراعتی قرضہ انجمنوں کے نظام کے متعلق اشارات

اچھے نظام کی اہمیت نظام کا نام اعزازی نظام یا مقامی نگرانی کنندہ کے سپرد کیا جانا چاہئے۔ ایک حد تک اس کو تمام سوسائٹیوں کی بہتری اور ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔ دانشمند لوگوں میں سے اس کام کے واسطے کسی کا انتخاب کیا جائے، تو اچھا ہے۔ باثر اور نیک مزاج انسان اس کام کو بہتر طریقہ پر انجام دے سکیگا۔ جو ممبران سے ذاتی طور پر میل جول رکھ سکے۔

جس کو انتظام کرنیوالے افسران سے بھی ربط ضبط ہو۔ جو ہر شخص کو عمدہ مشورہ دے سکے۔ اور اپنی ذمہ داری پر عملی کام کرے۔ ایک سال تک کمیٹی اور سیکرٹری اس شخص کی امداد کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ دس اصول اُوپر بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے مطابق عمل درآمد ہوا ہے، یا نہیں۔ یہ دیکھنا بھی اسی کا کام ہوگا۔

ابتدا میں نظام کو مندرجہ ذیل مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

(الف) عملی طور پر کام کرنے کا پہلا مطالبہ ساری گرم جوشی کو ختم کر دیتا ہے۔

(ب) اس کا بڑا خطرہ رہتا ہے۔ کہ جو روپیہ ایک مرتبہ قرض دیا گیا ہے، کہیں ہمیشہ کیواسطے ضائع نہ ہو جائے۔

(ج) تعلیمیافتہ طبقہ کی بے پروائی۔

اگر دو تین رفاہ عام کا کام کرنیوالے سرگرم کارکن مسلسل پند اور وعظ کہیں، تو وہ کچھ توجہ اس طرف پیدا کرا سکتے ہیں۔

موضع کی انجمن کا رقبہ:۔ صرف ایک گاؤں کے رہنے والے ہی ایک سوسائٹی میں شرکت کر سکتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو، دوسرے گاؤں والوں کو شامل نہ کیا جائے۔ اگر گاؤں بڑا ہو، تو کئی انجمنیں قائم کرنا اچھا ہے۔ ایک ہی بستی کے رہنے والے ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کر سکتے ہیں۔ دوسری بستیوں میں اگر ایک سوسائٹی کے ارکان مختلف بستیوں میں سکونت پذیر ہو سکے تو امداد باہمی کے اصول کے مطابق ان سے سلوک کیا جانا ناممکن ہو جائے گا۔ ایک دوسرے کے صحیح حالات سے آگاہ نہ ہو سکیں گے۔ اور سوسائٹی کا نقصان ہو جائیگا۔ ابتدا میں صرف تین چار ممبروں سے سوسائٹی کا کام بہت اچھا چلتا ہے۔ جرمنی دیہاتی انجمنہائے قرضہ میں ارکین کا اوسط ۹۴ ہوتا ہے۔ ہندوستان

میں یہ اوسط اہم ہے۔
اراکین کا انتخاب:۔ اراکین کا انتخاب چال چلن کے لحاظ سے ہونا چاہیئے ممبروں کو دیانت دار اور سنجیدہ ہونا چاہیئے۔ غریب کسان سوسائٹی کے اچھے رکن ثابت ہوتے ہیں۔ انہیں سوسائٹی میں ضرور شامل رکھنا چاہیئے۔ مختلف پیشہ کے آدمیوں کو ایک سوسائٹی میں شامل کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ محنتی اور جفاکش آدمیوں کو سوسائٹی میں رکھنے سے سوسائٹی نہایت کامیاب رہتی ہے۔
اجلاس عام:۔ سوسائٹی کے انتظامات کی تمام ذمہ داری ممبران کی جنرل باڈی پر ہی رہتی ہے۔ لیکن ایک چھوٹی پنچائت "تفصیلی کام کیواسطے ضروری ہے۔ جس انجمن کے اراکین کی تعداد زیادہ ہو، انجمن کے ہر کام کو خود نہیں کر سکتی معمولی کام کے لئے زیادہ آدمیوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پنچایت کی حیثیت ایک ایجنٹ کی طرح ہوتی ہے۔ عام مجلس کے تمام احکام کی اسکو تعمیل کرنا پڑتی ہے۔ ہر ممبر کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ دیکھتا رہے۔ کہ انجمن کے انتظامات ٹھیک طور پر چل رہے ہیں۔ فرضوں کی ذمہ داری ہر ممبر کے اوپر یکساں عائد ہوتی ہے تحریک امداد باہمی کے بنیادی اصول ہوشیاری کے ساتھ ذہن نشین کرنا ہر ممبر کا ذاتی فرض ہے۔ خاص طور پر ہم نے جو اس کے اصول بیان کئے ہیں، اُن کا یاد رکھنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ کسی قسم کا نقصان نہ ہو۔ کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ محنت اور جانفشانی ہے۔ دوسروں پر بھروسہ کرنے سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی سوسائٹی کے ہر رکن کو چاہیئے۔ کہ وہ سوسائٹی کے کاروبار کو اپنے ذاتی کاروبار سے بھی زیادہ محنت اور جانفشانی سے انجام دے۔ سوسائٹی کے مفاد کو اگر کسی ممبر سے نقصان پہنچ رہا ہو تو اس معاملے میں رعایت کرنا غلطی ہے۔ پنچایت اور اجلاس عام کے سامنے ایسے ممبر کو سوسائٹی سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ تمام ممبران کیطرف سے

بلاخوف دہراس پیش ہونا چاہئے۔ سوسائٹی کے قواعد وضوابط کی رُو سے جو خاص اختیا
عام مجلس کو حاصل ہیں، وہ پنچایت یا کسی دوسری جماعت کو ہرگز منتقل نہیں
چاہئیں خاص اختیارات مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) پنچایت کے اراکین کا انتخاب، اور انکو علیحدہ کرنے کا حق۔
(۲) رجسٹرار انجمن امداد باہمی کی رپورٹ پر غور و خوض کرنا۔
(۳) رجسٹرار کے سالانہ حساب کی رپورٹ پر غور و خوض کرنا۔
(۴) موجودہ قواعد ضوابط کی ترمیم یا تنسیخ۔ یا جدید بائی لاز کا منظور کیا جانا۔
(۵) اراکین میں سے کسی رکن کو علیحدہ کرنے کا معاملہ۔
(۶) پنچایت کے خلاف اگر کسی ممبر کو کوئی شکایت ہو، تو اسکی تحقیق کرنا۔
(۷) مقامی حکومت کے احکامات کی تعمیل۔
(۸) ممبران پنچایت اور انکے رشتہ داروں کو قرضہ دینے کی منظوری۔
(۹) زیادہ سے زیادہ ذمہ داری کا ایک اندازہ مقرر کرنا۔ جو ہر سال سوسائٹی
پر عائد ہوتی ہے۔ سوسائٹی کے ممبران کی جائداد کی حالت کے متعلق۔
(۱۰) سنٹرل بنک یا لوکل (مقامی)، یونین میں نمائندوں کا انتخاب۔
(۱۱) سوسائٹی کا بنک یا یونین سے الحاق یا علیحدگی۔
پنچایت کے اراکین کے انتخاب میں بڑے سوچ بچار اور احتیاط سے کام کرنا
پڑتا ہے۔ بہتر دل و دماغ کے سنجیدہ مزاج انسانوں کا انتخاب عمل میں آنا چاہئے
سوسائٹی کے فنڈس دیہاتی انجمنیں اپنے ارکان سے ایک روپیہ ماہوار کے
حساب سے مبلغ دس روپیہ وصول کرتی ہیں۔ یہ ایک حصہ کی قیمت ہوتی ہے۔
اس کے فوائد بے انتہا ہیں۔ اس انجمن کے منافع میں زیادتی ہوتی ہے۔
اور ریزرو فنڈ میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اسطرح جو رقم جمع ہوتی ہے، وہ سود سے پاک

ہوتی ہے۔ ممبران سوسائٹی کے معاملات میں زیادہ دلچسپی لینے لگتے ہیں۔ امداد باہمی کا یہ مقصد کہ انسانوں کو مالی پریشانیاں لاحق نہوں، اسطرح اچھی طرح پورا ہو سکتا ہے۔ آمدنی کا ایک حصہ بچا کے سوسائٹی کو دینا اور دوسرے ضرورتمند لوگوں کو سوسائٹی سے قرض دلانا اِس طرح ایک پرمنفعت اور خوشگوار کام بن جاتا ہے سوسائٹی کے سرمایہ میں اپنا روپیہ لگانا سوسائٹی کے ممبران کا بہت پسندیدہ طرزِ عمل کہا جا سکتا ہے۔

پنجاب اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے ابتداہی سے حصّوں کی فروخت سے سرمایہ جمع کرنے کا طریقہ اختیار کر لیا تھا مدراس اور برما میں بھی یہی طریقہ رائج تھا دوسرے صوبوں میں حصہ فروخت کرنیوالی انجمنیں اور حصہ نہ فروخت کرنیوالی سوسائٹیاں دوش بدوش کام کر رہی ہیں۔ جو سوسائٹیاں حصص نہیں فروخت کرتی ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ بتائی جاتی ہے۔

بنکوں سے جو قرضہ انجمنیں لیتی ہیں، وہ یا تو تھوڑی میعاد کے واسطے ہوتا ہے یا لمبی میعاد کے واسطے ہوتا ہے۔ جو قرضہ تھوڑی میعاد کیواسطے لیا جاتا ہے اس کا روپیہ فصل پر صرف کیا جاتا ہے۔ اور فصل کے طیار ہونے پر اسکو فروخت کرکے ادا کر دیا جاتا ہے۔ لمبی میعاد کے قرضے زمین کی خریداری کے واسطے لئے جاتے ہیں۔ پرانے قرضوں کو ادا کرنے کے واسطے لئے جاتے ہیں۔ تھوڑی میعاد کے قرضے اگر وقت پر ادا نہ کئے جائیں۔ تو سمجھنا چاہئے، کہ انجمن کا عمداً نقصان کیا گیا ہے، بشرطیکہ فصل خراب نہ ہوئی ہو۔

اس سلسلہ میں آنریبل وزیر زراعت امداد باہمی بنگال کے مندرجہ بیانات خاص طور پر غور و خوض کے محتاج ہیں۔

ہندوستان کے روپیہ کے بازار کے اہم مسائل میں سے یہ بھی ایک

مسئلہ ہے۔ کہ دیہات کے مالیات کو تجارتی مالیات سے کیسے مطابقت ہو سکتی ہے۔ بنگال کا زراعت پیشہ انسان روپیہ کی ضرورت اُسوقت محسوس کرتا ہے۔ جب کلکتہ میں تجارت کا روپیہ بیکار پڑا ہوا ہوتا ہے۔ پراونشل بنک کی مدد سے تحریک امداد باہمی تجارتی صنعتی جماعتوں اور زراعتی جماعتوں کے درمیان توازن پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے:۔

ابتدائی انجمنوں کا سرمایۂ محفوظ

ہندوستان میں ابتدائی انجمنوں کے "سرمایہ محفوظ" کے مصرف کے متعلق متضاد خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ایک فریق کی رائے دوسرے فریق کی رائے کے برعکس ہے سریزرو فنڈ سے مراد وہ سرمایہ ہے۔ جو سال بھر تک دفتر کے اخراجات انتظام برداشت کرنے کے بعد بچ رہے۔ میکلیگن کمیٹی نے اس معاملہ میں یہ سفارش کی ہے کہ جب تک غیر ممبر امانت داروں کے مطالبات پورا کرنے کے لئے مناسب انتظام رکھا جا سکے۔ اسوقت سوسائٹی کو یہ اختیار ہونا چاہیئے۔ کہ زائد رقوم کو کسی کاروبار میں لگا دے۔ میکلیگن کمیٹی کی اس تجویز کو عام طور سے ناپسند کیا گیا ہے۔ اور اس حد تک اس کی مذمت ہو چکی ہے۔ کہ مزید بحث تحصیل حاصل ہوگی۔ یہ خیال کہ ایک سوسائٹی کو بیرونی امداد و اعانت سے بے نیاز ہونے کے لئے کافی سرمایہ جمع کرنے تک اس نوعیت کا "ریزرو فنڈ" رکھنا چاہیئے جذبہ امداد باہمی پر نہیں بلکہ انفرادیت پر مبنی ہے۔ امداد باہمی کا اصول یہ ہے۔ کہ افراد کے لئے یہ مفید ہے۔ کہ وہ ملکر ایک سوسائٹی قائم کریں۔ اور سوسائٹیوں کا فائدہ اس میں ہے کہ جمع ہو کر ایک سنٹرل بنک قائم کر لیں۔ اور سنٹرل بنکوں کے لئے یہ مناسب ہے۔ کہ متحد ہو کر پراونشل بنک کو معرضِ وجود میں لائیں۔ ایسی تمام کوششیں

جن کا مقصد خود مختارانہ سرگرمیاں جاری رکھنا ہو امداد باہمی کی تحریک کو تباہ کرنے والی ہیں
کوآپریٹو فنانس کی بنا پر اس مقولہ کی صداقت کسی کام سے ظاہر نہیں ہو سکتی۔ کہ
اتحاد ہی طاقت ہے "۔ اتحاد باہمی کا یہ منشا نہیں۔ کہ ادارات امداد باہمی ایک
دوسرے جوا رہیں اور خود مختارانہ کام کریں۔ اس تحریک کو قوت اسی صورت
میں ہو سکتی ہے۔ کہ انکا کاروبار اور انکی کامیابی ایک دوسرے کی مدد اور دستگیری
پر منحصر ہو۔ کسی طریق کار کی مناسبت انکے پیش نظر مقصد سے معلوم ہو سکتی ہے۔
وہ مقصد انفرادی خود مختاری ہو، یا ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ اور باہمی امداد سے کام چلانا
بہرحال ریزرو فنڈ کے استعمال پر نظریہ کا اثر ضرور پڑیگا۔

"سرمایہ محفوظ" کی غرض وغایت یہ ہے۔ کہ زراعت میں حوادث ارضی وسماوی
سے جو نقصانات واقع ہوں۔ انکی تلافی کی جا سکے۔ اور ہنگامی ضرورتوں میں جو عام
کاروبار میں لاحق نہیں ہوتیں۔ ان رقوم کو کام میں لایا جا سکے۔ مطالبات پورے
کرنے کے لئے کافی سرمایہ اسی طرح فراہم کیا جا سکتا ہے۔ کہ انجمنیں ملکر
ایک سنٹرل بنک قائم کر لیں۔ اس لئے ہر ایک سوسائٹی کے لئے یہ لازم ہے کہ
اپنے منافع کو سنٹرل بنک کے حصص میں لگا دے۔ اور قیام بنک کے بعد
سوسائٹیاں جداگانہ طور پر اپنے اپنے ریزرو فنڈ اس میں لگا دیں۔ ریزرو فنڈ کا مقصد
اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ سوسائٹی کے دائرہ کار سے باہر لگایا جائے
اور عند الحاجت دستیاب ہو سکے۔ اگر اسے سوسائٹی کے کاروبار میں کاروباری سرمایہ
کے طور پر لگا دیا گیا۔ تو قرض کے سلسلے کی وجہ ضرورت کے وقت بآسانی وصول
نہ ہو سکے گا۔

ذمہ داری کی کونسی صورت اختیار کیجائے

معدودے چند مستثنیات کے سوا ہندوستان کی تمام انجمن ہائے قرضہ

ابتدائی زراعتی غیر محدود ذمہ داری کی ہیں ستاون میں سوسائٹیوں کی نوعیت
ذمہ داری کی تخصیص نہیں۔ نہ ہمارے اپنے ایسے اعداد و شمار ہیں۔ جن سے اس
معاملہ میں عدالتوں کے فیصلے معلوم ہو سکیں۔ آجتک اس ذمہ داری کو عائد کرنے
میں کوئی خاص مشکل پیش نہیں آئی۔ لیکن اگر مستقبل میں ذمہ داری کی تشریح و توضیح
کی ضرورت پیش آئے۔ تو ہمارے نزدیک کنٹری بیوٹری غیر محدود ذمہ داری زیادہ
مناسب ہوگی۔ یعنی اگر کوئی سوسائٹی اپنے قرض خواہوں کو تمام و کمال قرض ادا
کرنے سے قاصر رہے۔ تو حصص کی کامل ادائیگی کے بعد اگر کچھ ایسی کمی ممبران
پر فی کس انکی جائداد کے مطابق ایک رقم عائد کرکے پوری کی جائے۔ قرض خواہ
براہ راست انفرادی طور سے ممبروں کے خلاف جو کارروائیاں کرتے ہیں۔ انہیں
ممنوع قرار دے دیا جائے۔ اب تک غیر محدود ذمہ داری کا یہ مفہوم سمجھا جاتا تھا
کہ جو قرض اس کے ذمہ واجب الادا ہو۔ اسکے لئے جملہ ممبروں کی تمام املاک
ذمہ دار ہیں۔ بعض کم واقفیت رکھنے والے ممبر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دوسرے ممبروں
کے منتے سوسائٹی کا جو قرض واجب الادا ہو اس کے لئے سب ممبروں کی جائدادیں
ذمہ دار ہیں۔ لیکن ذمہ داری کی ہر دو نوعیتوں میں جو فرق بظاہر نظر آتا ہے۔ وہ
حقیقت میں اس سے کم ہے۔ اور انجمنوں کے ممبر جب ذمہ داری کا خیال کرتے
ہیں۔ تو اس کو غیر محدود سمجھتے ہیں۔ اور یہی سمجھکر بخوشی قبول کر لیتے ہیں۔ اس قسم
کی ذمہ داری کا اختیار کرنا۔ جبکہ نقصان کے انسداد کے لئے مناسب تحفظات
تجویز کر لئے گئے ہوں۔ متمول کسان کو علیحدہ نہیں رکھ سکتا۔ اور نہ اسکی بجائے محدود
ذمہ داری اختیار کرنے کے لئے مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ غیر محدود ذمہ داری
کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ممبر اپنی جائدادوں کو منتقل نہ کر سکیں۔ اگرچہ اسطرح ذمہ داری
کی مادی بنیاد غیر معین ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک ایسا نظام جس سے ممبر کی

م موجودہ جائداد پر کوئی خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہو۔ ممکن اصل اور پسندیدہ
ہوگا۔ غیر محدود ذمہ داری کو اس کی موجودہ صورت میں اکثر اشخاص کی توقعات
برعکس عوام نے بے تامل قبول کر لیا ہے۔ اور اس قسم کا ثبوت موجود ہے ملک
لک کے اندر انجمنوں پر مرکزی اداروں اور اسکے باہر مشترکہ سرمایہ کے بنکوں
جو اعتماد کیا ہے۔ بڑی حد تک وہ غیر محدود ذمہ داری کی بنیاد پر قائم کی جائیں۔
اہ ان میں حصص ہوں خواہ نہ ہوں۔ ہر صورت میں تمام ممبروں کی آخری ذمہ داری
محدود ہے۔ سرمایہ حصص کا یہ فائدہ ہے۔ کہ لکوئیڈیشن کی صورت میں اگر یہ سرمایہ
نی ہو، تو خسارہ کی صورت میں اس کو پورا کرنے کے لئے مزید رقوم کی ضرورت
یں نہیں آتی۔

میکلیگن کمیٹی کی رپورٹ

رجسٹریشن:۔ رجسٹری کے لئے صوبہ کی انجمن ہائے امداد باہمی کے رجسٹرار
درخواست دیجاتی ہے۔ اس درخواست پر اٹھارہ سال کی عمر کے کم ازکم دس
ناص کے دستخط ثبت ہونے چاہیں۔

(الف) یہ اشخاص۔ ایک ہی گاؤں قصبہ یا متصلہ دیہات کے رہنے والے ہوں
(ب) ان صورتوں کے سوا جبکہ رجسٹرار کی ہدایت اسکے برعکس ہو۔ درخواست
ار ایک قوم اور قبیلہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور ہم پیشہ ہوں۔ درخواست کیساتھ
سائٹی کے مجوزہ قواعد و ضوابط کی ایک نقل بھی ملفوف کی جائے۔ اکثر حالتوں
یہ بہتر ہوتا ہے۔ کہ رجسٹرار کے دفتر کے شائع کردہ قواعد و ضوابط کو مقامی حالات کے
بق خفیف سی ترمیم کے ساتھ اختیار کر لیا جائے۔ اگر رجسٹرار کو یہ اطمینان ہو جائے
سوسائٹی نے ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۱۲ء کو ماتحت قواعد و ضوابط کی تعمیل کی ہے۔
اسکے قواعد ایکٹ مذکور کی منشا کے خلاف نہیں ہیں۔ تو وہ سوسائٹی اور اسکے

قواعد کو رجسٹرڈ کر سکتا ہے۔ رجسٹرار کا سرٹیفکیٹ اس امر کا کافی ثبوت سمجھا جائیگا کہ سوسائٹی کی باضابطہ رجسٹری ہو گئی ہے۔ بشرطیکہ یہ ثابت نہ کر دیا گیا ہو کہ انجمن کی رجسٹری منسوخ ہو گئی ہے، ہر ایک انجمن کی بنیاد چند خاص اصول پر رکھنی چاہیئے۔ تحریک امداد باہمی کے ابتدائی دور میں انجمنیں بطور آزمائش قائم کی جاتی تھیں۔ اور جہاں کامیابی کے خفیف سے آثار دکھائی دیتے تھے، وہاں تجربات کئے جاتے تھے۔ لیکن اب یہ تحریک اس مرحلہ میں پہنچ گئی ہے۔ کہ اس پالیسی کو خیرباد کہہ دینا ضروری ہے۔ جو کسان سوسائٹیوں میں شریک نہ ہوتے ہوں اور متذبذب ہوں، ان پر شرکت کے لئے زور دینا کسی طرح مناسب نہیں۔ سوسائٹیوں کا کاروبار ترقی کر رہا ہے۔ اور یہ ترقی ہی ہمسایوں کو ترغیب شرکت دے سکتی ہے۔ نئی سوسائٹیاں صرف اسی حالت میں قائم کی جائیں۔ جبکہ مقامی باشندے انکی ضرورت محسوس کرتے ہوں۔ اور متصلہ دیہات کے باشندوں کو امداد باہمی مستفید ہوتے دیکھکر خود بھی اس تحریک سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

ہندوستان کے دیہات میں تحریک امداد باہمی کی راہ میں کیا مشکلات پیش آتی ہیں۔ تحریک امداد باہمی کی تائید کے جوش میں اسکے کمزور پہلوؤں کا نظرانداز کر دینا کسی طرح مناسب نہ ہوگا۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے رجسٹراروں کی رپورٹ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ رجسٹراران مشکلات کو اچھی طرح جانتے ہیں اور اپنی سالانہ رپورٹوں میں انکا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

عوام کی جہالت

انجمنوں کے انتظام میں عوام کی جہالت سدراہ ہے۔ اکثر دیہات میں انجمنوں کے قیام کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ لیکن موزوں سیکرٹری

نہیں ملتا۔ تہاتی یا کلکہارنی کا تقرر اس عہدہ پر مفید نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس صورت میں سوسائٹی کی واجب الوصول رقوم اور سرکاری مالیہ ایک ہی شخص وصول کریگا۔ اور عوام رفتہ رفتہ یہ خیال قائم کر لینگے۔ کہ سوسائٹی بھی حکومت کا قائم کردہ ادارہ ہے۔ متحدہ انجمنوں میں ایک سیکرٹری کے تقرر کی تدبیر بھی کامیاب ثابت نہیں ہوئی۔ متعدد انجمنوں میں کام کرنیوالے سیکرٹری عموماً اپنے دیہات سے باہر کی سوسائٹیوں میں نہیں جانا چاہتے۔ کمیٹی کے ممبروں کو سیکرٹری کے مکان پر طلب کیا جاتا ہے۔ اور حسابات میں واجب الوصول رقوم کی تعداد بڑھتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر انجمن میں صرف سیکرٹری ایک خواندہ آدمی ہو، تو اندیشہ رہتا ہے۔ کہ وہ ملازم کی بجائے آقا بن جائیگا۔

صوبہ بمبئی کی رپورٹ بابت سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء

رجسٹرار بہار و اڑیسہ اپنی رپورٹ میں لکھتا ہے۔ عوام کی جہالت اور بیخبری اس تحریک کی ترقی میں سد راہ ہے۔ اکثر انجمنوں کے تعلیم یافتہ افراد کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ اور ایسے اشخاص بمشکل مل سکتے ہیں۔ جو حسابات کو درست رکھ سکیں۔ موجودہ حالت یہ ہے۔ کہ ممبر یا تو جہالت کی وجہ سے یا اس سبب سے، کہ وہ اپنا فرض نہیں سمجھتے کمیٹی کے کاروبار کی نگرانی کرنے سے قاصر ہیں۔ اور ان لوگوں سے طلب و تقاضا کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ جن کے ہاتھ میں داد و ستد کے اختیارات ہوں۔ اس مشکل کو دور کرنے کی تدبیر اشاعت تعلیم کے سوا کچھ نہیں۔

مجلس منتظمہ کے ممبروں کی خودغرضی

عام ممبروں کی بیخبری اور مجلس منتظمہ کے ممبروں کی خودغرضی کا خطرہ ہر ایک سوسائٹی

کو دبائے رہتا ہے۔ قرضوں کے معاملے میں مجلس منتظمہ کے ممبروں کی خود غرضی آشکار
ہو جاتی ہے۔ جانچ سے بچنے کیلئے 'بےنامی' قرض لئے جاتے ہیں۔ اس خرابی کا انسداد
صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ممبروں کے درمیان امداد باہمی کے جذبات
پیدا ہوں۔ اور انہیں اس تحریک کے اصول کی تعلیم دی جائے۔ (صوبہ بنگال
کی رپورٹ بابتہ ۱۹۱۴-۱۵ء)

خاص اشخاص کو مہربانی کے طور پر قرض دینا، اور بروقت قرضوں کا وصول نہ کرنا۔

بہترین انجمنوں میں اس امر کی طرف توجہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ کہ۔ کہ خاص
اشخاص کو مہربانی کے طور پر قرض نہ دیا جائے۔ اور قرض وصول کرنے میں بیجا تاخیر نہ کیجائے
اور مقروض ممبروں کو دانستہ ادائے قرض سے پہلو تہی کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔
ان مسائل کو ان لوگوں کے ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔ جو تحریک کی برکات کے
متعلق تقریریں کرتے پھرتے ہیں۔ عوام کو اس کے فوائد کا درس دیتے ہیں۔ اور
اور مشکلات کو بیان نہیں کرتے۔ اس خیال کو لوگوں کے دل سے نکال دیا جائے۔
کہ امداد باہمی حکومت کا جاری کردہ کار خیر ہے۔ دکن کی ایک دیہاتی انجمن کی منتظمہ
کمیٹی کے ایک ممبر نے مجھ سے کہا۔ کہ انجمن کے یہ معنی ہیں۔ کہ راؤ صاحب حکومت
کا عطا کردہ روپیہ عوام میں تقسیم کرتے ہیں۔ لیکن اب قسم کی بےخبری شاذ و نادر پائی جاتی
ہے۔ اکثر انجمنیں رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔ اس امر کی توقع کرتی ہیں۔ کہ سنٹرل بنک
سے قرض لیکر اپنے ممبروں کے سابق قرض کو ادا کر دیں۔ میں نے اس قسم کے قرض دینے کی ممانعت
کی ہے۔ جب تک کوئی سوسائٹی ایک سال یا دو سال کی مدت میں اپنی انتظامی
قابلیت ثابت نہ کر دے۔ اور عام زرعی قرضوں کا خاطر خواہ انتظام نہ کر سکے۔ اسوقت
تک اسے مذکورہ بالا غرض کے لئے قرض نہ دیا جائے۔ پہلا سبق یہ ہے۔ کہ ممبر بروقت

قرض ادا کرتے رہیں۔ ساہوکار مقروض سے بر وقت قرض ادا کرنے کی نہ توقع کرتا ہے نہ خواہش رکھتا ہے۔ (صوبہ بمبئی کی رپورٹ بابتہ ۱۹۴۱ء)

پنچوں نے بھی صورتِ حالات سے کافی فائدہ اُٹھایا ہے۔ اکثر یہ ہوتا ہے، کہ چند اشخاص کاروباری سرمایہ کے بڑے حصہ پر متصرف ہو جاتے ہیں۔ جو اُن کی مالی حیثیت سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ یا تو اپنے ذمہ واجب الادا قرض کی اقساط کو ادا ہی نہیں کر سکتے۔ یا دانستہ قرض وصول کرنے میں تاخیر و توقف کرتے ہیں، تاکہ یہ معلوم ہو۔ کہ فصل کی خرابی کے باعث قرض کا ادا کرنا ممبروں کے لئے سخت دشوار ہو جاتا ہے۔ اس طرح متعدد انجمنیں بند ہو چکی ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ سنٹرل بنک کافی نگرانی نہیں کرتے پہلے سوسائٹیاں کافی مقامی تحقیقات کے بغیر قائم ہو جاتی تھیں۔ اور ممبروں کو امداد باہمی کے اصول کا علم نہیں ہوتا تھا۔ ابتدا میں زیادہ اشخاص کو شریک کر لیا جاتا تھا۔ یا ان کی تعداد میں بسرعت اضافہ ہونے دیا جاتا تھا۔ اگر سوسائٹی کے بانی کچھ سمجھتے بھی تھے۔ تو قرض کے طلبگاروں کی کثرت کے سامنے انکی دال نہیں گلتی تھی۔ سوسائٹیوں کو بحال خود چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یا ایسے محرروں کو حساب کی جانچ پڑتال پر مامور کر دیا جاتا ہے۔ جو رجسٹروں پر صرف دستخط کرنا جانتے ہیں یا رشوت لینا۔ عام اجلاس منعقد نہیں ہوتے تھے۔ یا انہیں معدودے چند ممبر شرکت کرتے تھے اور قواعد کے مطابق جو کارروائی ضروری ہوتی ہے۔ اُسے سرانجام نہیں دیا جاتا تھا۔ پنچ اپنے وضع کردہ قواعد کو ہی پڑھتے ہیں بلکہ انکے عدم وجود کی اطلاع بھی نہیں رکھتے۔ سوسائٹیوں کا مالی نظام بھی تباہی کا باعث ہوتا تھا۔ پنچوں کی فراخدلی سے روپیہ دیا جاتا تھا۔ سود سود کو جو قرض دیا جاتا تھا۔ اُسے یہ لوگ اپنے تصرف میں لاتے تھے۔ مگر سوسائٹیاں کسی وجہ معقول کے بغیر قرض ادا نہیں کرتی تھیں تو انہیں مزید قرض دیدیا جاتا تھا۔ اور یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ سوسائٹیاں سنٹرل بنک کی مالی امداد کے بھروسے پر چلتی ہیں۔ اگر انہیں قرض نہ دیا گیا تو وہ مہاجنوں سے قرض لینے پر مجبور ہونگی۔ اور یہ تباہی کا موجب ہوگا۔ اکثر ممبر مہاجنوں سے گراں شرح سود پر قرض

لیکن قرض ادا کرتے تھے بعض اوقات سنٹرل بنک کے غرض بھی ساہوکار سے قرض لے لیتے تھے۔ اور اسی کے ذریعے قرض کی ادائیگی ہوتی تھی۔ عام طور پر یہ دھوکہ کیا جاتا تھا کہ ممبر کے تمام قرض کو وصول شدہ درج کر دیا جاتا تھا۔ حالانکہ سنٹرل بنک کے قرض کو ادا کرنے کیلئے کافی روپیہ فراہم کیا جاتا تھا۔ اور پیشگی مزید رقوم وصول کی جاتی تھیں جتنا روپیہ ممبر کو دیا جاتا تھا۔ اس سے زیادہ حساب میں درج کر دیا جاتا تھا۔ تاکہ میزان صحیح ہو جائے

(بہار و اڑیسہ کی رپورٹ بابتہ ۱۹۱۴-۱۵ء)

ان خرابیوں کا انسداد کس طرح کیا جائے:۔ ان خرابیوں کو دور کرنے کے لئے بڑے بڑے صوبجات میں حسب ذیل ذرائع اختیار کئے گئے ہیں۔

(۱) **محتاط انتظام:۔** کوئی سوسائٹی اس وقت تک رجسٹرڈ نہیں کی جاتی جب تک کوئی ذمہ دار شخص مقامی طور سے تحقیقات نہ کرے۔ تحقیقات عموماً سنٹرل بنک کا ڈائرکٹر یا منیجر کرتا ہے اور اس امر کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ ممبروں کے املاک و اموال کے متعلق بیانات صحیح ہیں اور تمام ممبر امداد باہمی کے اصول عشرہ کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اچھا انتظام کامیابی کا پیش خیمہ ہے۔ اگر سوسائٹی صحیح بنیاد پر قائم کی جائے اور اسکی باضابطہ نگرانی ہوتی رہے نیز زیادہ سرعت سے اسکے دائرہ کار کو وسیع نہ ہونے دیا جائے، تو ناکامی کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔

(۲) **نگرانی اور ہدایات:۔** نگرانی کرنے والے عملے میں اضافہ اور قابل اعتماد ممبروں کے تقرر سے جنکے اختیارات زیادہ وسیع ہیں اچھے نتائج پیدا ہوئے ہیں امداد باہمی کے اصول عشرہ مقرر کر دیئے گئے ہیں اور نظم و نثر میں انکا ترجمہ کر کے کوآپریٹروں کے درمیان تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔

(۳) **عام اجلاس:۔** عام سالانہ اجلاسوں کو مناسب اہمیت دینی چاہیئے اور یہ بات واضح کر دی جائے کہ اکثر انجمنوں میں ڈائرکٹر سپروائزر یا کسی خاص ذمہ دار شخص کی موجودگی بہت ضروری ہے ایسے اشخاص کی عدم موجودگی میں غیر تعلیم یافتہ ممبر پنچائتوں کا انتظام نہیں کر سکتے۔ اور عام اجلاس کی حقیقت ڈھونگ سے زیادہ نہیں رہتی۔ حساب کا نقشہ اور سالانہ حسابات پڑھ کر سنائے جائیں۔ اور یہ دیکھا جائے کہ ممبروں کو انفرادی طور سے کس حد تک قرض دیا جا سکتا ہے تمام ممبروں کے لئے قرض کی ایک عام حد مقرر کر دینا غیر ضروری ہے۔

(۴) **کاروبار کے اصول کے مطابق مالی انتظام:۔** سنٹرل بنکوں کو جذبات کی بجائے کاروباری اصول

کی بنا پر قرض لینا چاہیے ان سوسائٹیوں کو قرض دیا جائے جنکے ممبر کاروبار میں دلچسپی لیتے ہوں اور بروقت قرض ادا کرتے ہوں بدانتظام سوسائٹیوں کو قرض نہ دیا جائے۔ یا پیشگی رقم کی حد مقرر کردیجائے اگر ایسی سوسائٹیوں کو قرض دیا گیا جنکے ممبر بروقت قرض ادا نہیں کرتے ہیں اور کوآپریشن کے اصول عشرہ کو نظر انداز کرتے ہیں تو تمام علاقہ پر انکا برا اثر پڑیگا۔

(۵) لیکویڈیشن اور اخراج وغیرہ۔ جن بدانتظام سوسائٹیوں کو قرض دینے سے انکار کردیا جائے اور وہ اسکے باوجود اپنے حال کو بہتر نہ بنائیں انکے توڑ دیئے جانے کی سفارش کردیجائے ابتک انتہائی تدابیر اختیار کرنے سے پہلو تہی کی گئی ہے! اور یہ سمجھا گیا کہ ان سخت تدابیر سے تحریک بدنام ہوجائے گی لیکن تجربہ سے یہ اصول غلط ثابت ہوا۔ بدانتظام سوسائٹیوں کے قائم رہنے سے برا اثر پڑتا ہے۔ انسپکٹروں اور دیگر کارکنوں کا وقت ضائع ہوتا ہے اور انکا وجود زیادہ مضر ثابت ہوتا ہے۔ ایک یا دو فرض ناشناس ممبروں کے اخراج سے بھی بعض اوقات اچھا اثر ہوتا ہے لیکن یہ ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔

کامیابی کا راز۔ مختصر یہ ہے امداد باہمی قرضہ کی کامیابی کا راز مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنے میں پوشیدہ ہے

(۱) صدر اور سیکرٹری سوسائٹی کے تمام قواعد سے آگاہ ہوں۔

(۲) تمام ممبر امداد باہمی کے اصول عشرہ سے واقف ہوں۔

(۳) انتظام اچھا ہو، ممبروں کو سوچ سمجھکر داخل کیا جائے۔ قرض احتیاط سے دیا جائے۔ قرض کو بروقت وصول کرلیا جائے۔ حسابات صحیح اور درست ہوں۔

(۴) اصول میں اضافہ کیا جائے۔ قرض کی تعداد کم کی جائے۔

(۵) مقامی باشندوں کو امداد باہمی کے فوائد کی تلقین کیجائے۔

(۶) مقامی سرمایہ کو حاصل کرنے کی قابلیت پیدا کی جائے۔

فصل ششم

ہندوستان کے دیہات اور تحریک قرضہ امداد باہمی

تحریک قرضہ امداد باہمی سے دیہات میں زندگی کا ایک تازہ دور شروع ہو گیا ہے۔ غریب اور مفلس کسانوں کی مالی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ ان کے قرضوں کا بار انکے سر سے ہٹ گیا ہے۔ غیر آباد زمینیں آباد ہو گئی ہیں۔ کسانوں کی ذہنی اور دماغی ارتقا میں یہ تحریک بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ معمولی نوعیت کی مدد سے انجمنیں مستحکم بنیاد پر ہو گئی ہیں۔ صنعت و حرفت میں اس تحریک کی بدولت ترقی رونما ہو رہی ہے۔ لوگ ایک دوسرے پر اعتماد کرنے لگے ہیں۔ مختلف اثرات جو اس تحریک کی بنا پر رونما ہوئے ہیں چھ درجوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔

اخلاق۔ تعلیم۔ صفائی۔ معاشرت۔ اقتصادی حالت اور انتظام۔

اس تحریک نے اخلاق پر کیا اثر ڈالا؟

ایک شخص کے قرضے کی ذمہ داری دوسرے شخص پر عاید کئے جانے سے لوگوں کے اخلاق پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے جب ایک فرقہ کے چند افراد ایک انجمن میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص کی تمام ذمہ داری دوسروں پر عائد ہوتی ہے۔ تو بدچلن اور آوارہ مزاج لوگوں کی آزادی باقی نہیں رہتی۔ دوسروں کی وجہ سے انکو خصلت اور خوش اطوار بننا پڑتا ہے۔ وہ لوگ دوسروں کے نقصان کے خیال سے اپنی بری عادتیں ترک کر دیتے ہیں تاکہ کسی کا نقصان نہ ہو۔ کیونکہ ذمہ داری کسی ایک شخص کی نہیں ہے۔ اس لئے سب کو ایمانداری سے کام کرنا پڑتا ہے۔

بداخلاقی اور معاشرت کی خرابی دور ہو رہی ہے۔ لوگوں نے جوا کھیلنا اور شراب پینا چھوڑ دیا ہے۔ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اگر کسی سوسائٹی میں کوئی اس قسم کی بداخلاقی کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو انجمن بطور خود اس کو سزا دیکے اپنا انتظام ٹھیک کرلیتی ہے۔ جو لوگ بدچلن ہیں۔ ان کو انجمن کا رکن بننے سے قبل اپنا چال چلن درست کرنا پڑتا ہے ورنہ وہ سوسائٹی کے ممبر نہیں بن سکتے۔

اس تحریک کا تعلیم پر کیا اثر ہوا!

اس تحریک کا تعلیم پر یہ اثر ہوا۔ کہ تعلیم عام ہو گئی۔ نائٹ اسکول (مدارس شبینہ) قائم ہوگئے ہیں۔ انجمنیں مدارس کو مالی امداد بھی دینے لگی ہیں۔ اور بالغوں کی تعلیم میں بھی ترقی ہو رہی ہے۔

دیہات کی صفائی!

ڈسٹرکٹ بورڈس کو قرضہ باہمی کی انجمنوں سے حفظان صحت کے انتظامات میں کافی امداد ملتی ہے۔ کئی سوسائٹیاں بطور خود کنوؤں کی صفائی کا انتظام کرتی ہیں اور فصلی بخار کو روکنے کی تمام تدابیر عمل میں لاتی ہیں۔ "کونین" اور دوسری دوائیں سوسائٹیوں کی طرف سے لوگوں کو مفت تقسیم کیجاتی ہیں۔

معاشرت کی اصلاح ہو گئی ہے

شادی بیاہ میں انجمنیں لوگوں کو نہایت خوشی سے امداد دیتی ہیں۔ قرضہ صرف تخم خریدنے اور مویشی خریدنے کی غرض سے نہیں دیا جاتا۔ بلکہ دوسری خانگی ضروریات میں بھی سوسائٹی مدد کرتی رہتی ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ لوگ

مہاجنوں سے معمولی ضروریات کو رفع کرنے کے لئے بھی قرضہ نہیں لیتے۔ مہاجن شادی بیاہ کے موقع پر ضرورت سے زیادہ روپیہ دیدیا کرتے تھے۔ اب کفایت شعاری کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

تحریک کے اقتصادی اثرات بھی شاندار ہیں!

سکے جنسِ تبادلہ ہیں۔ سکوں کی کثیر تعداد عرصہ تک صندوقوں میں بند پڑی رہا کرتی تھی۔ اب یہ صورت قائم نہیں ہے سکے صندوقوں میں نہیں رہتے ہیں۔ انجمنوں نے اعتماد حاصل کر لیا ہے۔ اور جمع شدہ روپیہ اب صندوقوں سے نکل کے سوسائٹی کے پاس امانت رہنے لگا ہے۔ جس سے کثیر منفعت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مہاجنوں کے مقابلہ میں انجمنیں کم سود لگاتی ہیں۔ اور اسطرح غریب کسانوں کو کم سود پر ہر وقت روپیہ مل جاتا ہے۔ اور وہ زیربار نہیں ہونے پاتے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ امداد باہمی کی انجمنیں ہر سال کئی کروڑ روپیہ لوگوں کو اُدھار دیدیتی ہیں۔ کم از کم مہاجنوں کے مقابلہ میں صرف سود کی شرح پر کسانوں کو دس روپیہ فی سینکڑہ کا فائدہ ہے۔ اسطرح ہر سال ہندوستان کے غریب کسانوں کا دس لاکھ روپیہ مہاجنوں کے قبضے میں جانے سے بچ رہتا ہے۔

قرضہ باہمی کی تحریک کا منشا صرف غریب کسانوں کو مہاجنوں کا شکار بننے سے بچانا ہی نہیں ہے۔ نہ صرف زراعت پیشہ لوگوں کی بہتری مقصود ہے بلکہ ملک کی صنعت و حرفت اور تجارت کو بھی اس تحریک سے لازمی طور پر فائدہ پہنچا ہے۔ ملک صنعت و حرفت اور تجارت کے میدان میں بھی آگے بڑھ رہا ہے کسانوں کی مالی حالت بہتر ہو جانے کی وجہ سے خورد و نوش کے مصارف کے بعد وہ دوسری ضروریات زندگی پر بھی روپیہ صرف کرنے لگے ہیں۔ اس طرح

صنعت وحرفت کو فروغ پانے کا موقع حاصل ہوا ہے۔ غریب کسانوں کی ضروریات محض خورد و نوش کی اشیاء کی خرید تک ہی محدود نہیں رہی ہیں۔ دوسری چیز یہ ہے۔ کہ عام شرح سود میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس لئے ساہوکار اپنی کثیر دولت غریب کسانوں کو قرض دے کے بھاری سود وصول کرنے کے بجائے ملک کی صنعت وحرفت کو ترقی دینے میں صرف کرنے لگے ہیں۔ ابھی تک زراعت پیشہ لوگوں کو سود پر قرضہ دینے میں ساہوکاروں کو بڑا فائدہ تھا۔ اب یہ صورت قائم نہیں رہی ہے۔ وہ اب لامحالہ اپنا قیمتی سرمایہ دوسری صنعتوں کو فروغ دینے میں لگا رہے ہیں۔

نظام حکومت اور قرضہ امداد باہمی

سنہ ۱۹۱۳ء میں گورنر بنگال لارڈ کارمیکائل نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں فرمایا تھا۔ کہ ہندوستان میں زمانہ قدیم میں ہر چھوٹی سے چھوٹی بستی میں جتنا بہتر انتظام تھا آج کل باقی نہیں رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی تھی کہ اب مواضعات میں ایسے ادارے باقی نہیں رہے ہیں۔ جیسے کہ پہلے تھے بنگال کی حکومت کے انتظامات میں ہر موضع کے باشندے کو دخل ہونا چاہئے اور یہ دخل محض فصلی بخار کی رو سے تحفظ حاصل کرلے کی شکل میں نہیں ہونا چاہئے۔ نہ صرف موضع کی صفائی پر اس کو ختم ہونا چاہئے۔ موضع کے باشندوں کے واسطے صاف اور عمدہ پانی کا انتظام بھی صرف ایک واحد مقصد نہیں ہے۔ بلکہ ان تمام اہم معاملات میں جس کا تعلق ملک کے عام باشندوں سے ہے مقامی جدوجہد کی سب سے پہلے ضرورت ہے۔ اور گورنر صاحب نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ قرضہ باہمی کی سوسائٹیاں ملک کے انتظام میں

بہت زیادہ معاون ہونگی۔ اور بنگال میں قدیم ہندوستان کی طرح پھر امن و سکون پیدا ہو جائے گا۔ ہر موضع کی قرضہ باہمی کی سوسائٹی موضع کے تمام انتظامات میں لوگوں کو متحد اور شریک بنانے میں کامیاب ثابت ہوگی۔ یہاں تک کہ حکومت کا ایک جدید نظام مرتب ہو جائے گا۔ اور ہر گاؤں میں اس موضع کے رہنے والوں کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ یہی نہیں، بلکہ کونسلوں کے انتخابات میں بھی ہر موضع بجائے خود ایک "مرکز" بن جائے گا۔ اور ہر موضع کے نمائندہ جو "ووٹ" کے ذریعہ منتخب ہونگے۔ موضع کی فلاح و بہبود کے ذمہ دار ہوا کرینگے۔ انہیں نمائندوں کو حق ہوگا۔ کہ وہ کونسلوں میں انتخاب کے موقع پر ایسے لوگوں کو انتخاب کریں۔ جو اس کے موضع کی فلاح و بہبود کے خواہاں ہوں۔ اس طرح حکومت کی کوئی کل ایسی نہ رہے گی۔ جس کو مواضعات کے رہنے والے اپنی فلاح و بہبود کے لئے درست نہ کر سکیں، حکومت کی ذمہ داریاں ایک حد تک بہت کم ہو جائیں گی۔ ہر انجمن اپنے موضع میں حکومت خود اختیاری کا ایک نمونہ بن جائے گی۔ اور ہمارے ملک کے ہر باشندے کو ملکی سیاسیات سے ایسی دلچسپی پیدا ہو سکے گی۔ جو آزادی کے لئے لازمی ہے۔ اکثر سوسائٹیاں اپنے نمائندہ صوباتی مجالس قانون ساز میں بھیج رہی ہیں۔ اور انتخابات کے موقع پر ان انجمنوں کی سرگرمی سے انتخابات بہت کامیاب ثابت ہو رہے ہیں۔

حقیقت میں جو لوگ قوم پرست ہیں۔ اور ملک کو غلامی سے

آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ اُن کو تحریک قرضہ امداد باہمی کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اِس تحریک کی بنیاد انسانی ہمدردی پر قائم ہے۔ اور سرگرمی سے اِس تحریک میں حصہ لینا ملک اور قوم کی بہترین خدمت کہا جا سکتا ہے۔

ہماری سیاسی زندگی میں اتحاد اور یگانگت ناپید ہے۔ ہر موضع کی انجمن، صحیح معنوں میں ایک جمہوریت کہی جا سکتی ہے۔ جو فوج، پولیس، عدالت، تعلیمات اور بلدیہ کے فرائض بجائے خود انجام دے سکتی ہے۔

زمانہ قدیم میں جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے۔ ہندوستان میں یہی صورت تھی۔ ہر گاؤں میں ایک آزاد حکومت کی برکتیں اب بھی جلوہ فرما ہو سکتی ہیں۔ اگر یکجہتی اور سچائی کے جذبات کے ماتحت باہمی قرضہ کی تحریک کو شروع کیا جائے، اور اُس میں پوری کامیابی حاصل ہو سکے۔

کاشتکاروں کی تباہ کُن مقروضیت

گذشتہ دس سال کے عرصہ میں تحریک باہمی نے کیا کارنامہ بنایا ہے۔ اِس کا اندازہ میسور کے قرضہ باہمی کی سوسائٹی کی رپورٹ نے خوب لگایا ہے۔

(۱) عملی طور پر قرضہ داری بدستور قائم ہے۔ کوئی نمایاں کمی یا اضافہ نہیں ہوا ہے۔

(۲) اراکین انجمن قرضہ باہمی ساہوکاروں سے بھی قرضہ لے لیتے

ہیں۔ بلکہ زیادہ تعداد ایسے زراعت پیشہ لوگوں کی ملک میں موجود ہے۔ جو ساہوکاروں سے قرضہ لیتے ہیں۔ اور انجمن قرضہ باہمی میں شرکت نہیں کرتے۔

غریب کسانوں کی حالت بدستور ناگفتہ بہ ہے۔ اس کی وجہ رجسٹرار صاحب موصوف کی رائے میں یہ ہے کہ ساہوکار اپنا قرضہ ایک غیر معین میعاد کے لئے دے دیتے ہیں۔ اور بوجہ جہالت . . . . دور اندیشی سے کام نہیں لیتے اور یہ نہیں سمجھتے . . . کہ قرضہ جتنی جلدی ادا کیا جائے گا۔ اتنا ہی کم زیر بار ہونا پڑے گا۔

بعض صورتوں میں یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کہ سود اصل سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور غریب کسان بالکل تباہ ہو جاتا ہے۔ غیر معینہ میعاد تک سود ادا کرتے رہنا بھی فائدہ مند نہیں ثابت ہوتا۔ غریب کسانوں کی زمین اور مکان بھی ساہوکار آخر میں نیلام کرا لیتے ہیں۔ اس کے بعد بھی قرضہ باقی رہ جاتا ہے۔

مسٹر ایم۔ سی ڈارلنگ جو پنجاب کے محکمہ امداد باہمی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کئی سال تک اعداد و شمار مہیا کرتے رہے ہیں۔ ان اعداد و شمار سے زراعت پیشہ لوگوں کی قرضداری کا حال بخوبی عیاں ہوتا ہے۔ "انڈین جرنل آف ریکارڈنگ" میں صاحب موصوف نے ایک مضمون لکھا تھا۔ اس مضمون سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۰۲ء سے سنہ ۱۹۱۷ء تک

پنجاب میں دس کروڑ روپیہ کا قرضے میں اضافہ ہوا تھا۔ اور بہت سی زمینیں ساہوکاروں کے قبضے میں چلی گئی تھیں، اس عرصہ میں جو رقبہ ساہوکاروں کے قبضے سے قرضہ ادا کرنے پر نکل آیا۔ وہ اس رقبے سے کم تھا۔ جو قرضہ کی وجہ سے ان کے قبضے میں چلا گیا۔

صاحب موصوف فرماتے ہیں:۔

زمینوں کا ساہوکاروں کے قبضے سے نکال لینا ایک حد تک کامیابی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اصل سوال تو روپیہ کا ہے۔ زمین قرضے کی وجہ سے ساہوکار کے قبضے میں چلی جاتی ہے۔ اگر زیادہ روپیہ زمین پر قرض لیا گیا ہے۔ اور ادا بھی کر دیا گیا ہے۔ تو یہ ایک حد تک خوشی کی بات ہے۔ کیونکہ زمین روپیہ ادا کرنے پر کسان کے اپنے قبضے میں نہیں آگئی ہے۔ لیکن جو ایک روپیہ زمین کو رہن بالقبض کر کے لیا گیا، اس میں اس روپیہ کا کئی تو اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو زمین کی پیداوار سے حاصل ہوتا ہے اس امر سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ دس سال میں صوبہ پنجاب میں قرضہ کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ چند سال قبل مسٹر ڈارلنگ نے ایسا ہی ایک اور اندازہ لگایا تھا۔ کہ مالکان زمین کے قرضے کی شرح سو روپیہ فی کس ہے۔ اور صرف ستائیس فی صدی مالکان اراضی ایسے ہیں۔ جو مقروض نہیں ہیں۔ انجمن قرضہ باہمی کے اڑتالیس فیصدی

اراکین مقروض نہیں ہیں۔ اور باقی ماندہ لوگ اپنا نصف قرضہ ادا کر چکے ہیں۔

مبلغ دو سو سینتیس روپے فی کس کے حساب سے ارکان انجمن قرضہ باہمی نے مجموعی طور پر قرض ادا کیا ہے۔ یہ ایک شاندار کامیابی کہی جا سکتی ہے۔

حال ہی میں مسٹر ڈارلنگ نے واضح کیا ہے۔ کہ قرضے کیوں لینے پڑتے ہیں؟

یہ ایک پیچیدہ سوال ہے۔ بعض اوقات مزارعین بلاوجہ مقروض ہو جاتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے قرض لیا ہے۔ کچھ نہ کچھ فائدہ سوچا ہی ہوگا۔ بس اسی خیال سے خود بھی قرضہ لے لیتے ہیں۔

دوسری وجہ قرض میں گرفتار ہونے کی عام طور پر نرخوں کی گرانی بھی کہی جا سکتی ہے۔

قرضہ لے کر کسی فائدے پر روپیہ لگانا بھی اکثر پسند نہیں کیا جاتا۔ بلکہ روپیہ فضول طور پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ مختلف اوقات میں مختلف ساہوکاروں سے سود پر قرضہ لیا جاتا ہے۔ اعداد و شمار نہایت مایوس کن ہیں۔

ہندوستان میں اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ صاحب حیثیت اور دولت مند اشخاص بھی کسی نہ کسی وجہ سے ساہوکاروں سے قرضہ لے لینا ضروری سمجھتے ہیں۔

۔یوں کہنا چاہیئے۔ کہ کسی کسان کو نفع ہونے لگتا ہے۔ تو
وہ ساتھ ہی ساتھ مقروض بھی ہوتا جاتا ہے۔ اس سے پتہ
ملتا ہے۔ کہ قرضہ پر لیا ہوا روپیہ ایسے کاموں میں نہیں
لگایا جاتا۔ جو نفع بخش ہوتے ہیں۔

بعض صورتوں میں آمدنی کا قرضے سے تناسب بھی
دیکھا جانا ضروری ہے۔ تاکہ قرض داری کا صحیح اندازہ ہو
سکے۔ آخر میں یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ انجمن قرضہ باہمی جتنا قرضہ
دیتی ہے۔ اس کی ساری رقم کسی مفید کام میں لگائی
جاتی ہے۔

قرضہ کی اہم شرائط

مسٹر ڈارلنگ کا مقولہ بڑی دانشمندی پر
مبنی ہے۔ کہ

قرضہ ریت کو سونے میں تبدیل کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ
قرضہ لینے والا جفاکش ہو۔ اور اپنا تمام کام خود کرے
لیکن اگر وہ سست اور کاہل ہے۔ تو قرضہ سونے کو بھی ریت
میں تبدیل کرنے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ بلا ضرورت
لیا جائے۔ اسی وجہ سے انجمن قرضہ باہمی کے ارکان کو
قرضہ ان کی خواہش پر نہیں دیا جانا چاہیئے۔ اور
وقت مقررہ پر اس کی ادائی ہونی چاہیئے۔ یہ بھی

انجمن کا خاص اور ضروری قاعدہ ہے۔ دیانت داری اور کفایت شعاری کے ذریعہ سے قرضہ امداد باہمی کی تحریک سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

امداد باہمی کی انجمنیں قرض داری کی مصیبت سے بچانے کا واحد ذریعہ ہیں۔ اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھنے والے زراعت پیشہ اصحاب بھی پریشانیوں میں گرفتار نہیں ہونگے۔

قرضہ کسے دیا جائے؟

قرضہ ہمیشہ اُس شخص کو دیا جانا چاہیئے۔ جو وصول شدہ رقم کو کسی ایسے کام میں صرف کرے۔ جس سے اس کو معقول فائدہ ہو سکتا ہو۔

یہ تحریک قرضہ باہمی کا خاص اصول ہے۔ قرضہ کے اعداد اور شمار جمع کرتے وقت نہایت ہوشیاری سے کام لیا گیا ہے۔

"سیمپلنگ" (انتخاب نمونہ) کا طریقہ اس سلسلہ میں مفید اور بے حد مفید معلوم ہوتا ہے چند خاص افراد کے قرضہ کا حساب جانچنا ایک ایسی تدبیر ہے۔ جس سے تمام صوبہ کی حالت کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تحریک قرضہ

ا ہمی کا میاب ہو رہی ہے ۔ اس کا ثبوت یہ
ہے ۔ کہ ساہوکاروں سے اب قرضے کم لئے
تے ہیں ۔

اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ ساہوکار اس طرف
خیال نہیں کرتے ۔ کہ ان سے قرض لیا ہوُا روپیہ
مفید کام میں صرف کیا جائے ۔ جو کثیر منافع
حاصل ہو ۔ اس میں قرض لینے والے کا فائدہ
سوچنا ساہوکار کا کام نہیں ہے ۔

امداد باہمی کے حامی

جو لوگ تحریک امداد باہمی کو ترقی دینے کے
خواہشمند ہیں ۔ انہیں لازم ہے ۔ کہ ان اصولوں
سختی کے ساتھ پابندی کریں ۔ اگر ان کو نظرانداز
کر دیا جائے گا ۔ تو سخت پیچیدگیاں پیدا ہو
جائیں گی ۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے ۔ کہ قرضہ لینے والے
روپیہ صرف کرنے میں احتیاط سے کام نہیں
لیتے ۔ اور اسے ایسے کاموں میں صرف نہیں
کرتے ۔ جو بہت زیادہ مفید اور نفع بخش
ہوا ۔

اِس خرابی کو دور کرنے کی خاص طور پر کوشش ہونی چاہیئے - کیونکہ اُن کا یہ طرزِ عمل نہایت خطرناک ہے -

فصل ہفتم

انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ سے کوآپریٹو زرعی بنکوں کا موازنہ

آنریبل سرڈی واچا نے "انڈین جرنل آف اکنامکس" کے پچھلے پرچہ میں اس تجویز کی تائید کی ہے کہ حکومت سے کچھ مدد لے کر زرعی بنک قائم کیے جائیں۔ مضمون نگار کی رائے ہے کہ زرعی بنک ہی کسانوں کی مقروضیت کے عقدہ دشوار کو حل کر سکتے ہیں۔ اور موجودہ نوعیت کی انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ خواہ کتنی ہی تعداد میں قائم کر دی جائیں اُن سے کچھ فایدہ نہ ہوگا کسانوں کو قرض سے سبکدوشی کرنے کا مقصد ان کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس امر کے ثبوت میں کہ بنک کسانوں کو قرض کے بار سے سبکدوش کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ مصر کے زرعی بنک کی مثال پیش کی گئی ہے۔ سرڈنشا جیسے خیر خواہ خلق کی رائے اس باب میں نہایت صائب ہے۔ اور اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔

مضمون مذکورہ بالا میں ایک جگہ تحریر ہے۔ کہ نئی طرز کی انجمن ہائے امداد باہمی کے فوائد اور نقصانات پر بحث کرنا اس پرچہ کے دائرہ اغراض و مقاصد سے خارج ہے۔ لیکن ہم یہ پیشنگوئی کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ سوسائیٹیوں کا طریق کار۔ آئین اور وہ اقتدار جو حکومت کو ان پر حاصل ہوگا۔ عنقریب ان کے حق میں پیغام فنا ثابت ہونے والا ہے۔ بیچنگی تقاوی تقسیم کرنے اور دکن کے مزارعین کو مدد دینے کی جد و جہد کا برا انجام ہوا ہے۔ زرعی انجمن امداد باہمی کا سرڈی واچا کی پیش کردہ تجویز کے متعلق رائے قائم کرنے سے پہلے زرعی بنکوں کی تاریخ پر ایک نظر ڈالنی چاہیئے۔ اس تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ کہ ان بنکوں کی وجہ سے زرعی قرضہ اس حد تک کم ہو سکتا ہے۔ کہ کوآپریٹو بنکوں کا وجود چنداں ضروری نہ رہے۔ اب

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مصری بنک نے اس معاملہ میں کس حد تک کامیابی حاصل کی اور مسٹر ڈ نشا ملپا کی تجویز اس سے کہاں تک مشابہت رکھتی ہے۔ نیز یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا کواپریٹو یونین اور سنٹرل بنکوں سے وہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی جس کا حصول مجوزہ زرعی بنک سے مقصود ہے۔ اس کے بعد ان دشواریوں پر غور و خوض کرنا چاہیئے۔ جو ان بنکوں کے قیام کے سلسلہ میں پیش آتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی غور طلب ہے۔ کہ آیا امداد باہمی سے دوسرے اخلاقی اور مالی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں جن کی توقع محض زرعی بنکوں سے نہیں کی جا سکتی۔

اس نصب العین پر کہ کسانوں کو ایک بار ہمیشہ کیلئے قرض سے سبکدوش کر دینا چاہیئے۔ اعتراض وارد کیا جا سکتا ہے۔ تمام اقتصادی معاملات پر ایک قاعدہ حاوی ہے اور اس کی موجودگی میں کسی جماعت کو قرض سے ہمیشہ کے لیئے سبکدوش کر دینا ممکن نہیں خصوصاً زراعت پیشہ طبقہ کو جو اکثر فصل کی خرابی اور قحط کی مصائب کا ہدف بنا رہتا ہے۔ یہ مقصد اسی طرح ممکن العمل جسطرح جائیداد کی مساوی تقسیم کا سوشلسٹ نصب العین۔ حقیقت یہ ہے کہ اموال و املاک کی مساوی تقسیم کے بعد املاک کی غیر مساوی تقسیم کیطرف رجحانات از سر نو پیدا ہو جائینگے۔ قرضوں کی تنسیخ کی تجویز کی نسبت تمام قرضوں کی ادائگی کی تجویز قدرے کم غلط ہے۔ غربا کی مانند مقروضوں کو بھی ہمیشہ سوسائٹی کا جزو لاینفک سمجھنا چاہیئے

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ زرعی بنکوں کی تاریخ سے کیا نتیں حاصل ہوتا ہے مصری بنک کے مسئلہ پر بعد کو بحث کی جائیگی۔ حقیقت یہ ہے کہ زرعی بنکوں کی تاریخ انجمن ہائے امداد باہمی سے بہت مفید سبق حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے ہوا اب مصر کے جدید تجربات کے یہاں تک محدود نہیں۔ دنیا کے کثیر التعداد ممالک میں ایسے بنک موجود ہیں جن میں نہ صرف انفرادی زرعی بنک بلکہ ان کے نظام قائم ہیں۔ لیکن انہوں نے کسی جگہ

بھی زرعی قرضوں کو منسوخ نہیں کیا نہ انجمن ہائے امداد باہمی کو غیر ضروری بنایا۔ یہاں چند مثالوں سے واضح ہو جاویگا۔ جرمنی میں متعدد زرعی بنک موجود ہیں۔ اور ایسی انجمنیں بھی قائم ہیں جو زرعی پیداوار کو   لے کر قرض دیتی ہیں۔ عام طور سے ان سوسائٹیوں کی تعریف و توصیف کیجاتی ہے۔ مسٹر ہیرک (سابق گورنر   ) نے ان کے متعلق حسب ذیل رائے ظاہر کی ہے۔ "پرشیا کی سوسائٹیاں منتظم اور نظام کے معاملات میں کامل سمجھی جاتی ہیں۔ اگر انہیں عہد حاضرہ کی ضرورتوں کے مطابق منتظم کر دیا جائے تو وہ چھوٹے اور بڑے مزارعوں پر طویل میعاد کے قرض دینے کیلئے بہترین طریقوں میں شمار ہو سکتی ہیں" (۱)

ان انجمنوں کے علاوہ زرعی بنک متعدد اور کثیر موجود ہیں۔ ایسے بنک بھی ہیں جو ضمانت کے طور پہ بہترین اراضی پیش کرنے والوں کے لئے اور ان شرح سود پر روپیہ بہم پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں۔ اور ایسے بنک بھی ہیں جو اراضی کو بہترین بنانے کے لیئے قرض دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ جنرل کمیشن اور رینٹ چارج بنک بھی ہیں۔ جرمنی میں زرعی بنکوں کی اور اقسام بھی ہیں سیونگ بنک۔ اور مشترکہ ادارات اور دوسرے مختصر بنک کسانوں کو ان کا گوشہ مال خرید کر مدد دیتے ہیں۔ یہ تمام ادارات کسانوں کی روزی رسانی کا کام کرتے ہیں اور مختلف اقسام کے بنک مزارعین کی مختلف ضرورتیں پوری کرنے کیلئے قائم کیئے گئے ہیں لیکن کیا ان تمام ادارات نے زرعی قرضوں کو ختم کر دیا۔ یا انجمن ہائے امداد باہمی کی ترقی کو روک دیا ہے۔ اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ جرمنی نے دیہاتی کواپریٹو تحریک کو انتہائے کمال پر پہنچا دیا ہے۔ ملک میں کواپریٹو سوسائٹیوں کی تعداد سترہ ہزار سے زیادہ ہے۔ پروفیسر ...... کا بیان ہے۔ جرمنی میں چھوٹے اور اوسط درجہ کے مزارعوں کے مالکوں کو رینفائین کواپریٹو بنک بھی قرض بہم پہنچاتے ہیں۔

یہ او فضل بنکوں نے جرمنی اور آسٹریا کے باشندوں کو جو گراں قدر فوائد پہنچائے ہیں ان کا انسداد منظور نہیں ہے۔ لیکن حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ سرکاری بنک ہیں۔ اور

ان کی غرض قیام منافع کا حصول نہیں ۔ اس کے علاوہ انجمن ہائے امداد سے مقابلہ نہیں کرتے بلکہ امداد دیتے ہیں۔ کوآپریٹو بنک ذاتی یا مختصر میعاد کے لیئے قرض دیتے ہیں۔ اور پراونشل بنک رہن پر روپیہ دیتے ہیں۔ یا اراضی کی حالت بہتر بنانے کیلیئے طویل المیعاد قرض دیتے ہیں۔

فرانس میں بھی نصف صدی سے زرعی بنکوں کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ فرانس کے زرعی بنک ایک اعلیٰ نظام کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ کریڈٹ فونسیر [illegible] کر اس کی وجہ سے اہم رعایتیں حاصل ہو گئی ہیں۔ جن میں علیحدگی کا حق بھی شامل ہے۔ لیکن ان بنکوں کی پسندیدگی نے فرانس کو تحریک امداد باہمی کی حمایت سے باز نہیں رکھا۔ اور امداد باہمی کے متعلق فرانس کے تجربات باقی ممالک کیلیئے مشعل راہ ثابت ہوئے۔ ابتداً فرانس نے کوآپریٹو تحریک کو مرکزی نظام کے ماتحت لانے کی حکمت عملی اختیار کی۔ لیکن وہ ناکام ثابت ہوئی ۔ اس کے بعد عدم مرکزیت کو حقیقی اصول قرار دے دیا گیا۔ اور اس کے بعد سے جو نظام قائم ہوئے ہیں وہ کسانوں کی قوت کے لیئے قائم کیئے گئے ہیں۔ جو اپنی خبر گیری آپ کر سکتے ہیں۔ پیش نظر اصول یہ ہے کہ کسانوں کو ان کے گھروں کے نزدیک قرض کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں اس مسئلے کے متعلق مشر مورین رقمطراز ہیں۔ ابتداً فرانسیسی مدبرین کی رائے تھی کہ زرعی قرض کا انتظام ایک بڑے سنٹرل بنک کے ذریعہ قائم کیا جا سکتا ہے ۔ مرکزی بنک اپنی شاخوں کو روپیہ بہم پہنچائیگا ۔ لیکن جب حکومت فرانس نے زرعی قرض کا کام اپنے ہاتھ میں لیا تو اس کی بنا بالکل جداگانہ اصول پر رکھی تھی یہ فیصلہ کیا گیا کہ دیہاتی قرض کا نظام چھوٹی سے چھوٹی جماعت کے ساتھ قائم کیا جائے اور ہر ایک زراعتی ۔ کوآپریٹو سوسائیٹی اپنا کریڈٹ بنک علیحدہ قائم کرے۔ اور اسے اپنی سرگرمیوں سے ترقی دے ۔ مدبر اسبق جمہ فرانس سے علاوہ یہ سبق ہے۔ کہ بڑے پیمانہ پر سرکاری مدد کوآپریٹو نظام کے لیئے ایک بار گراں ہے

فرانس میں دو اقسام کے کواپریٹو کریڈٹ بنک ہیں۔ وہ جنہیں بلاواسطہ حکومت سے مدد ملتی ہے۔ اور وہ جو اپنے سرمایہ سے کاروبار کرتے ہیں۔ آخر الذکر کے بنک بہت کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ مسٹر ہیرک رقمطراز ہیں "فرانس میں کواپریٹو بنکوں کو بڑے پیمانہ پر جو سرکاری مدد دی گئی وہ باعتبار نتائج ناکام ثابت ہوئی"۔ زراعت پیشہ جماعت کی مشکلات کا حل بیرونی اشخاص نہیں کر سکتے۔

اٹلی میں بھی زرعی بنکوں کا نظام قائم ہے۔ لوزیٹی نے نئی قسم کے پیپلز بنک قائم کیے۔ اور وولمرگ نے جدید طرز کے دیہاتی قرض کے اداروں کی بنیاد رکھی۔ جو اٹلی کے حالات کے اعتبار سے زیادہ موزوں ہے۔ اس وقت اٹلی میں ریفائسن نظام کی طرز پر دو ہزار سے زیادہ کواپریٹو بنک موجود ہیں۔ آسٹریا۔ ہنگری۔ روس۔ رومانیا اور یورپ کے تقریباً تمام ممالک میں زرعی اور کواپریٹو بنک پہلو بہ پہلو قائم ہیں۔ اور آخر الذکر بنک ہر ایک ملک میں نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ جاپان میں بھی زرعی بنکوں کی تعداد کم نہیں۔ سنٹرل لینڈ کریڈٹ بنک کے علاوہ ہوم مقامی بنک ہیں۔ سگھالین۔ فارموسا۔ اور کوریا میں بھی زرعی بنک قائم ہیں

زرعی بنکوں کی عظیم الشان ترقی نے جاپان کو انجمن ہائے امداد باہمی کے وجود سے بے نیاز نہیں کیا۔ اس ملک میں امداد باہمی ایک قدیم صورت میں موجود تھی۔ اسے "ہوتوکوشا" کہتے تھے۔ لیکن جاپان نے ۱۹۰۹ء سے یورپ کی تحریک امداد باہمی کو منظور کر لیا۔ تین سال میں اس نے حیرت انگیز ترقی کی ۱۹۱۲ء میں ۹۳۲۹ کواپریٹو سوسائیٹیاں معرضِ وجود میں آ چکی تھیں۔ ان کے ممبران کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ اور تیس فیڈریشن موجود تھے۔ جاپان میں چار قسم کی کواپریٹو سوسائیٹیاں ہیں۔ جو قرض دینے۔ اور پیداوار فراہم کرنے اور فروخت کرنے کا انتظام کرتی ہیں۔ ریشم کی پیداوار کے علاقہ میں تین فروخت کرنے والی سوسائیٹیوں نے ۱۹۱۲ء میں سترہ لاکھ کا مال فروخت کیا۔ پروفیسر سیلگمن رقمطراز ہیں جاپان میں امداد باہمی

کہ عظیم الشان ترقی حاصل ہونے والی ہے یہ ترقی ان لوگوں کے لیے خاص طور سے دلچسپی کا موجب ہوگی۔ جو ہندوستان میں اس تحریک کی نشر و اشاعت اور ترقی کی کوشش کر رہے ہیں۔
زرعی بنکوں کی تاریخ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ قرض کی مانگ اس سے زیادہ ہے۔ جتنا کہ کوآپریٹو زرعی بنک بہم پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی سرمایہ قرض کی ایک مقدار معین کو زرعی اغراض کیلئے منتخب کیا جا سکتا ہے۔ زرعی اغراض میں لگے ہوئے سرمایہ اور دیگر کاروبار میں لگے ہوئے سرمایہ کے درمیان ایک تناسب ہے جسے ہم اسے مساوات کہہ سکتے ہیں ہاں اور یہ غیر اغلب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخر الذکر کو کم کر کے اول الذکر کو بڑھایا جا سکے۔ اس کی ایک روشن مثال پروفیسر ریپ نے بیان کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے
"یورپ میں سازگاری حالات کے باوجود فارم ڈنبیچر بونڈ کی فروخت دوسری ضمانتوں کی وجہ سے مشکل ہوتی ہے۔ یعنی صنعت و حرفت میں مقابلہ کے باعث زرعی بنک کافی سرمایہ فراہم نہیں کر سکتے"۔ "مارکٹ آف لینڈ شیفنٹ آف بیلے رقمطراز ہیں"۔ "صنعت و حرفت کی ترقی نے ایسی حالت پیدا کر دی ہے کہ بونڈ حسب سابق عام طور سے قبول نہیں کیے جاتے عہد حاضر میں ان مشکلات کو روکنا ماضی کی نسبت زیادہ دشوار ہو گیا ہے"۔
غرض ہم دیکھتے ہیں کہ زرعی بنک جو روپیہ بہم پہنچاتے ہیں اس کی تعداد مانگ سے بہت کم ہوتی ہے۔ اور ان بنکوں کے ذریعہ زرعی قرض کو ختم کر دینا سراسر خارج از بحث ہے۔

مذکورہ بالا مثالیں پیش کرنے کے بعد ہم مصر کے زرعی بنک کے اس تجربہ پر غور کرنا چاہتے ہیں جس پر سر ڈنشا واچا کے استدلال کا مدار ہے۔ مصر اور سوڈان کی انتظامی رپورٹ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ مصر کے عہدہ دار خود مصری بنک کے تجربہ کو صرف ایک حد تک کامیاب سمجھتے ہیں۔ ۱۹۰۲ء کی رپورٹ میں درج ہے۔ "جب میں یہ کہتا ہوں کہ مصر میں کسی حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ تو میرا یہ مطلب ہوتا ہے کہ نئے نظام کے

ماتحت یہ ثابت ہو چکا ہے کہ فلاحین (کسان) قرض لینے کیلئے مضطرب ہیں۔ اور قرض دینے اور وصول کرنے کا انتظام ظاہراً ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے کہ اس نظام کی کامیابی کا آخری اعلان کیا جائے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ فلاحین بحیثیت عمومی اپنے نئی ساکھ سے فائدہ اٹھا کر تباہ کن شرح سود پر قرض نہیں لے رہے ہیں "۱۹۳۱ء کی رپورٹ میں شکایت درج ہے۔ کہ دس فیصدی کی شرح سود بہت زیادہ ہے۔ اس لیئے کہ فلاحین عام طور پر اس سے کم تر شرح پر مقامی ساہوکاروں سے قرض حاصل کر لیتے ہیں"

معرکا زرعی بنک جس طریقہ سے قرض دیتا ہے وہ بھی خالی از وقت نہیں۔ مسٹر راف رقمطراز ہیں "اس سے قرض لینے والوں کے احوال کی زندگی کا امتناع لازم آتا ہے حالانکہ مصر جیسے ملک میں یہ خود قرض لینے والوں کے مفاد کے لیئے ضروری ہے "

اس طرح جو روپیہ قرض لیا جاتا ہے وہ مناسب نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے ضایع جاتا ہے۔ قرض کے کواپریٹو نظام کے ماتحت فلاحین جو قرض لیتے ہیں وہ البتہ ایسے مصارف میں نہیں لایا جاتا جن سے منافع کی امید نہ ہو۔ خدیولا کالج کے پروفیسر اوفیتین اپنی کتاب موسومہ "آرگنائزیشن اکونومک ایٹ فنانسیر ڈل ایجپٹ" میں رقمطراز ہیں۔ "معر کا زرعی بنک بڑی مقدار سرمایہ تقسیم کرتا ہے۔ آخر اس کا فائدہ؟۔ اکثر و بیشتر روپیہ ایسے کاموں پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ جن سے زراعت کو تعلق نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی دعوت پہ۔ یا کسی نوجوان کو فوجی خدمت سے مستثنیٰ کرانے کیلیئے" اسی مسئلہ کے متعلق مزید تحریر ہے۔ "بنک کی فنانشل کونسل یہ حقیقت تسلیم کرتی ہے۔ کہ اکثر مقروض جو بر وقت قرض ادا نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ روپیہ کو غیر مفید کاموں پہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ان حالات میں بھی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ روپیہ صرف منافع بخش کاروبار میں لگانے کیلیئے قرض دیا جاتے۔ لیکن ایک بنک کے لیئے یہ مشکل ہے کہ دو لاکھ پچاس ہزار مقروضوں کے

احوال کی نگرانی کا انتظام کرے اور یہ دیکھے کہ انہوں نے قرض لیکر روپیہ کہاں کہاں خرچ کیا۔ اس مشکل کا حل اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ سے بنک اور کسانوں کے درمیان توسط کا کام لیا جائے۔ ان کی دسوسائیٹیوں کی) گارنٹی بنک کو نقصان کے خطرہ سے محفوظ رکھے گی۔ اور اس کی مداخلت کے باعث کسان کو وہ قرض نہ دیا جائیگا جو اس کے لیئے مفید نہ ہو۔ مسٹر ازفین اور دیگر اہل الرائے اشخاص کا خیال ہے کہ کواپریٹو سوسائیٹی کی انتظامیہ کمیٹی یہ فرض بجالاسکتی ہے۔ اس کے ممبر مشترکہ ذمہ داری کے باعث ایک دوسرے کے مفاد سے وابستگی رکھنے کے علاوہ باہمی واقفیت بھی رکھتے ہیں۔ اور قرض کے مصارف کی نگرانی کر سکتے ہیں"

بہرحال سوال یہ ہے کہ آیا مصر کا زرعی بنک فلاحین کے قرض کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ؟۔ یعنی کسی کی مدد کے بغیر مصر کا زرعی بنک اپنی کوشش سے اس قدر روپیہ فراہم نہیں کر سکتا۔ کہ فلاحین کی ضرورت کے لیئے کافی ہو۔ جن کی تعداد بہت زیادہ ہے"۔ لارڈ کچز نے ۱۹۱۳ء میں مالیات مصر کے متعلق جو رپورٹ پیش کی تھی اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کے کسان قرض کے بارگراں سے دبے ہوئے ہیں۔ لارڈ کچز نے فلاحین مصر کے قرض کی تحقیقات کے لیئے ایک کمیشن مقرر کیا اور اس کی رپورٹ کی بنا پر یہ رائے ظاہر کی کہ ملک کے مفلس ترین کسان قرض کے بارِ گراں سے دبے ہوئے ہیں"۔ البتہ جب سے بنک کھلا ہے۔ اس وقت سے ان کے احوال میں بہتر تبدیلی رونما ہو گئی ہے۔

اس کے بعد یہ سوال غور طلب ہے۔ کہ مصر کے زرعی بنک کی کامیابی نے انجمن ہائے قرضہ کو غیر ضروری بنادیا ہے۔ ؟۔ اس سوال کا جواب بھی نفی میں ہے۔ مسٹر راف رقمطراز ہیں " قرض کی درخواستیں اس کثرت سے وصول ہوتی ہیں۔ کہ بنک روپیہ کی مانگ کو پورا نہیں کر سکتا " ۱۹۱۱ء میں مصر کے اندر پہلی کواپریٹو سوسائیٹی قائم ہوئی تھی۔ تسہیل اشاعت

میں مدد دینے کیلئے کوئی قانون موجود نہیں ۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ تحریک رو بہ ترقی ہے۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں ۹۰ کواپریٹو سوسائٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔ لارڈ کچنر نے اس تحریک کے متعلق اظہار استحسان کیا تھا چنانچہ ۱۹۱۳ء کی انتظامی رپورٹ میں حسب ذیل الفاظ موجود ہیں "مصر میں کواپریٹو نظام کی کامیابی اس سے حاصل ہونے والے فوائد کا امکان ان تجربات سے واضح ہوتا ہے۔ جو مختلف دیہات میں کئے جا چکے ہیں زراعتی بنک کے قائم ہونے سے دیہاتی پنچائیتوں کی ترقی میں بہت آسانی ہو گئی ہے۔ اگر انجمن ہائے امداد باہمی دیہات میں جو کاروائی کریں گی وزارت مذکور اس کی اچھی طرح نگرانی کر سکے گی۔ ان سوسائٹیوں کی کامیابی کا مدار ادنیٰ شرح سود سے قرض حاصل کرنے پر رہے گا۔ ادنیٰ شرح سود سے روپیہ حاصل کرنے کا طریق بہتر یہ ہے کہ سود کمپنیوں کے اصول کے مطابق قانونی بنیاد پر سوسائٹیاں قائم کر لی جائیں ۔ اور اپنے مالی حالات کی نگرانی وزارت مالیات پر چھوڑ دیں۔ ان اغراض کے قانون نافذ ہوتے ہی ملک کی زراعتی زندگی میں امداد باہمی کے اصول کا اطلاق شروع ہو جائے گا جب دیہاتی سوسائٹیوں کی مالی اور انتظامی حالت قابل اعتماد ہو جائے گی ۔ اسوقت وہ غریب کسانوں کو ان سے گرانقدر مدد دے سکیگی"

حقیقت یہ ہے کہ اب مصری عہدہ داروں کا خیال انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کے متعلق بالکل بدل گیا ہے۔ مصر کے مشیر مال نے ۱۹۱۳ء کے بجٹ پر جو نوٹ تحریر کیا اس میں حسب ذیل رائے ظاہر کی "زراعتی قرض کے مصرف اعدہ کے متعلق بہترین ضمانت وہ ہے جو کہ کواپریٹو نظام پیش کرتا ہے"۔ لارڈ کچنر نے مشیر مال کی اس رائے کی تائید مندرجہ ذیل الفاظ سے کی "مجھے اپنے مشیر مال کی رائے سے کامل اتفاق ہے بیس سال تک زراعتی بنکوں اور سرکاری قرضوں کا تجربہ کرنے کے بعد حکومت مصر کواپریٹو بنکوں کی تائید کر رہی ہے ۔ اسے حامیان امداد باہمی کی زبردست فتح سمجھنا چاہیئے

بہر حال اگر مصر کے زرعی بنک کو اس سے بھی بڑی کامیابی حاصل ہوتی تو اس سے سر ڈنشا
کے استدلال کو قوت نہیں پہنچ سکتی تھی۔ ان دونوں تجاویز میں فرق عظیم ہے۔ سر ڈنشا یہ
چاہتے ہیں کہ ہندوستانی سرمایہ دار مجتمع کر کے پراونشل بنک قائم کر دیں۔ لیکن ان بنکوں
کی نوعیت پرائیویٹ ادارے کی ہوگی۔ مصر کا زرعی بنک حکومت کی زیر نگرانی ہے۔ اس
کے ½ حصص نیشنل بنک کی ملکیت ہیں۔ جسے حکومت سے قریبی تعلق ہے۔ لیکن
سر ڈنشا کا یہ مقصد نہیں ہے۔ وہ اعتماد علی النفس کے جذبۂ انفرادی سے سرشار ہو کر
کہتے ہیں "صرف پرائیویٹ کاروبار کی ضرورت ہے"۔ اس کے علاوہ مصر کا زرعی بنک
یورپین سرمایہ داروں کا قائم کردہ ہے۔ لیکن سر ڈنشا کی رائے ہے کہ پراونشل بنک
مقامی سرمایہ سے قائم کیے جاویں۔ نظر بحالات موجودہ یہ دو تجاویز اصلاً اور اصولاً مختلف
ہیں اور ایک کی کامیابی اور ناکامی دوسرے کے مستقبل پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

اب ہم اس بحث کے جزو ثانی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس امر کو پر زور
دلائل سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ زرعی بنک کی سکیم میں جو فوائد ہیں وہ سب کوآپریٹو
کریڈٹ کے نظام میں مضمر ہیں۔ آخر الذکر نظام سنٹرل اور پراونشل بنکوں کے ذریعہ باہر
سے ضروری سرمایہ فراہم کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سنٹرل بنک قرض دینے والے
کو بہتر ضمانت پیش کر سکتے ہیں۔ اس لیے زرعی بنکوں کی حمایت تو حکومت کی مجوزہ ضمانت
سے ہی ہوتی ہے۔ کوآپریٹو سنٹرل بنکوں کو حکومت کی گارنٹی کے علاوہ مقامی بنکوں اور ان
کے ممبروں کی مشترکہ ذمہ داری بھی مدد دیتی ہے۔ اس کی روشن مثال اٹلی کے کوآپریٹو نظام
میں ملتی ہے۔ ۱۹۱۳ء میں اٹلی کے کوآپریٹو بنکوں کے سرمایہ اور ریزرو کی تعداد ٥
تھی۔ اور امانتوں کی میزان .... تھی۔ ان میں سے اکثر امانتیں بیرونی اشخاص
کی تھیں۔ پرشیا میں کوآپریٹو بنکوں کے سرمایہ کا ½ حصہ غیر ممبروں سے حاصل کیا جاتا ہے

اور ہندوستان میں سنٹرل کوآپریٹو بنکوں کا نصف سے زیادہ سرمایہ اس طرح حاصل کیا جاتا ہے۔ لیکن سنٹرل کوآپریٹو بنکوں کے دوسرے وسائل بھی ہیں ضرورت کے مطابق بیرونی سرمایہ کو فراہم کرنے کے علاوہ کوآپریٹو نظام کفایت شعاری کی تلقین بھی کرتا ہے۔ اور اس طرح نیا سرمایہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس سے پہلے موجود نہ تھا۔ زرعی بنک صرف موجودہ سرمایہ کو منتقل کر سکتے ہیں۔ لیکن کوآپریٹو بنک نیا سرمایہ پیدا کرتے ہیں اور زراعت پیشہ طبقہ کو کفایت شعاری اور خود اعتمادی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر کسانوں کو بچت کی تعلیم نہ دی جائے گی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کثیر المقدار غیر زرعی سرمایہ زرعی قرض کا بار کم کرنے کے لیے خرچ کرنا پڑیگا۔ چونکہ زرعی قرض کا بار ہلکا کرنے کیلئے مصر کو لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہے اس لیے ہندوستان کو اس سے بھی زیادہ سرمایہ کی احتیاج ہوگی۔

جو لوگ اس تجویز کی تائید کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں بنکنگ کو چند سال میں اس قدر ترقی دے دی جائے کہ زرعی بنکوں کا وجود باقی نہ رہے۔ وہ بنکنگ کی توسیع میں پیش آنے والی مشکلات کا صحیح تخمینہ نہیں کرتے بنکنگ کی تاریخ مظہر ہے کہ مستحکم مالیات کی رفتار ترقی لازمی طور سے سست ہوتی ہے۔ ہندوستان کو بنکنگ کی غیر معمولی ترقی کے نتائج کا تجربہ حال ہی میں ہو چکا ہے۔ مجوزہ زرعی بنکوں کے سرمایہ اور ڈبینچروں کے لیے لاکھوں روپیہ درکار ہوں گے۔ مالیات کے علم کے تدریجی ارتقا اور وسیع پیمانہ پر محفوظ طور سے کاروبار چلانے کے لیے جس دیانت داری کی ضرورت ہے۔ اسے ہم دائرہ بحث سے خارج کرتے ہیں۔ بنکنگ کی توسیع کی صورت میں ایک پسماندہ و نا ترقی اور قدامت پسند ملک سے یہ توقع قائم کرنی پڑے گی کہ مالیات اور وسائل کے انتظام کے متعلق بے نظیر قابلیت کا اظہار کرے یہ امر زبردستی فرض کر لیا گیا ہے کہ زرعی بنکوں کے قائم ہوتے ہی مہاجن اپنا تمام سرمایہ انہی میں لگا دیں گے۔ اس کے برعکس کوآپریٹو بنکوں اور یونینوں نے مقامی اندوختہ اور مہاجنوں کے سرمایہ کی فراہمی

شروع کر رکھی ہے۔ اس لیئے کہ مقامی اداروں کی حیثیت میں انہیں وہاں افتادہ پراونشل بنکوں کی نسبت مقامی سرمایہ فراہم کرنے میں زیادہ آسانی ہے۔

اب ان مشکلات کا بیان کیا جاتا ہے جو نان کوآپریٹو زراعتی بنکوں کے قیام کی راہ میں حائل ہیں۔ مسٹر ڈنشا کی تجویز ہے کہ ہندوستانی سرمایہ داروں کو ہر ایک صوبہ میں پراونشل بنک قائم کر دینا چاہیئے۔ اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ بنک کسانوں سے بہت دور واقع ہوں گے۔ اور انہیں یہ تحقیق کرنے میں بڑی دقت پیش آئے گی کہ آیا خاص کسان یا کوئی مخصوص سکیم اس لائق ہے کہ قرض دیکر اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ روس کی مثال سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کوآپریٹو بنکوں کو جب وسیع اضلاع میں کام کرنا پڑا تو اس قدر فائدہ نہ پہنچا سکے۔ جسقدر ان سے توقع کیجاتی ہے۔ وسیع اضلاع میں کام کرنے والے بنک مقروضوں کے احوال کی تحقیق نہیں کر سکتے۔ ہندوستان میں قبضہ اراضی کے متعلق جو قوانین نافذ ہیں ان کی پیچیدگی کے باعث زرعی بنکوں کو کاروبار میں دشواریاں پیش آئیں گی۔ ہندوستان کے بعض حصوں میں اراضی کسانوں کی ملکیت ہے۔ بعض میں یہ صورت نہیں ہے...... اور بعض میں ایس کو مالکانہ حقوق رکھنے والی جماعت کا راز سمجھا جاتا ہے۔ ان حالات میں زرعی بنک قرضوں کے لیئے جو ضمانتیں لیں گے۔ وہ بلحاظ قیمت ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوں گی۔ بعض صورتوں میں ضمانت کھیت کی قیمت برابر ہوگی بعض میں اس کی قیمت صفر کے برابر ہوگی۔ اور قرض کا نظام مختلف النوع حالات میں قائم کرنا پڑے گا۔ یکسا نظام حالات سے اس درجہ مطابق نہ ہوگا جو امداد باہمی کی صورت میں ممکن ہے۔

مسٹر ڈنشا کی اس تجویز کے خلاف بھی احتجاج ہو سکتا ہے۔ کہ زرعی بنکوں کے دیئے ہوئے قرض کے اصل یا سود کو جمع کرنے کے لیئے ایک محاصل لگایا جائے سر فریڈرک نکلسن کی رائے ہے کہ:- اس سے اس طاقت کا اختیار غصب کرنے

کی عادت توی ہو جائیگی جسے حکومت کہتے ہیں اور جو اپنے غیر محدود ذرائع اور افراد کے قرضوں کو نظر انداز کرنے کی استعداد کے لیے مشہور ہے۔ نیز اس سے ٹیکس کلکٹر کے فرائض میں امین یا ناظر کے فرائض کا اضافہ ہوگا؛ بار بار قرضخواہ کی حیثیت یا اس کے بھیس میں اپنے حکومت کے وقار اور مقبولیت میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ ٹیکس کلکٹر کسانوں کو ان کے املاک و اموال قرق کر لیے جانے کی دھمکیاں دے دے کر قرض وصول کرے گا۔ اور ان مسلسل دھمکیوں اور قرقیوں کے باعث کسان نیم دیوالیہ کی حالت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اور آخر ان کے متعلق یہ اعلان کر دیا جائیگا کہ وہ اپنے معاملات کا آپ انتظام کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ تقاضائے پیہم کسانوں کے تنزل کا سبب ہو جائیگا۔

انجمن ہائے امداد باہمی کسانوں کے بار قرض کو ہلکا کرنے کے علاوہ زراعت وصنعت کو امداد بھی دیتی ہیں۔ جو زرعی بنکوں کے پروگرام کے دائرہ کار سے خارج ہے۔ انجمن ہائے امداد باہمی سے مزارعین کو جو امداد پہنچانے میں ان کے متعلق مسٹر ہیرک رقمطراز ہیں: انجمن امداد باہمی اور ایک عام بنک کی شرح سود میں جو فرق ہے۔ وہ اس وجہ سے ہے کہ اول الذکر انجمن اپنے کارکنوں کو بڑی تنخواہیں نہیں دیتا۔ نہ منافع میں بیرونی اشخاص کو شریک بناتا ہے۔ مصارف کی کمی سے بجٹ کے علاوہ انجمن امداد باہمی نواح میں کاروباری مرکز کا بھی کام دیتا ہے۔ اور یہ فائدہ پہلے فائدہ سے بھی زیادہ اہم ہے۔ وہ ممبروں کے لیے بحیثیت مجموعی خرید و فروخت کرتا ہے۔ (ریفائیزن نمونہ کی انجمنوں کے اصول پر) اس طرح انہیں تھوک قیمت پر اشیا مل جاتی ہیں۔ اور وہ دلالوں کو کمیشن دیئے بغیر اپنا مال فروخت کر دیتے ہیں۔ یا فرانسیسی سنڈیکیٹ کی طرح انجمن قرضہ کے ممبر مذکورہ بالا اغراض کے لیے

دوسری انجمنیں قایم کر لیتے ہیں"۔ اِس بیان میں یہ اضافہ کیا جا سکتا ہے کہ خالص زعیت کے کیاپریٹو بنک ہی مختلف مقامی حالات سے مطابقت پیدا کرنے کی حیرت انگیز استعداد رکھتے ہیں امداد باہمی کی گزشتہ تاریخ سے یہ ادعا اچھی طرح ثابت ہوتا ہے۔ اس تحریک نے صرف مزارعین کو مدد دینے کی استعداد ہی ظاہر نہیں کی ہے۔ بلکہ دوسری جماعتوں کو بھی مختلف ضرورتوں کے پورا کرنے میں مدد دی ہے۔ غیر قرضہ انجمن ہائے امداد باہمی صنعت وحرفت اور تجارت کو مختلف طریقوں سے مدد دے رہی ہیں امداد باہمی کے اصول کی بنا پر بیشمار انجمن ہائے بیمہ۔ اور دودھ کی انجمن ہائے بہم رسانی۔ انجمن ہائے فروخت اور کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی انجمنیں قایم ہو چکی ہیں" زرعی بنک" یقیناً ان سب جماعتوں کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتے۔

امداد باہمی کے ذمہ جو اخلاقی تعلیمی اور سیاسی ترقی ہوتی ہے۔ وہ زراعتی بنکوں سے نہیں ہو سکتی۔ سوئٹزرلینڈ کی مثال مظہر ہے کہ امداد باہمی کی اخلاقی تعلیم کا دائرہ کس حد تک وسیع ہو سکتا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں امداد باہمی ضرورت کی تحریک سے معرض وجود میں نہیں آیا بلکہ مزارعین کو اخلاقی تعلیم دینے کے لیے جاری کی گئی۔ تاکہ وہ اپنے بنکر آپ بن جائیں۔ اور باہم ایک دوسرے کے ذمہ دار ہوں۔ امداد باہمی کے متعلق سیاسی نقطہ نگاہ سے لارڈ کارمائیکل نے حسب ذیل خیالات ظاہر کیے ہیں "مستقبل میں یہ سوسائٹیاں اُن دیہاتی اداروں کی قائم مقام بن جائیں گی جو کبھی ہندوستان میں موجود تھے۔ اور یہ پیشگوئی صحیح نکلی جیسا کہ مجھے یقین ہے۔ تو اس سے ملک کے نظم ونسق میں بہتر تبدیلی کا رونما ہونا لازمی ہے"۔ مسٹر وی سی لین اپنی

مسئلہ کے متعلق رقمطراز ہیں "اب عام طور سے یہ حقیقت تسلیم کیجاتی ہے کہ کسی دیہاتی انجمن کے کامیاب ہونے کے یہ معنی ہیں کہ تعلیم اور حکومت خود اختیاری کی راہ میں مزید پیش قدمی کی گئی ہے"۔ ان بیدار مغز مدبرین نے یہ حقیقت معلوم کرلی ہے کہ آیندہ سیاسیات عالم میں لارکزیت اور فیڈریشن دو اہم اصول کار فرما ہوں گے۔ اور سنٹرل اور پراونشل کوآپریٹو سوسائٹیاں ہر دو شعبوں میں بہترین نظام کی مثال پیش کرتی ہے۔

اجتماعی سیاسیات کو ایک تندرست جسم کی مانند صحیح و سلامت خلیوں سے مرکب ہونا چاہیئے۔ کوآپریٹو کاروبار۔ دیہاتی نظام کے ان گیسوں کے درست کرنے کی ایک موثر دوا ہے جن سے ملک مرکب ہوتا ہے۔

تحریک امداد باہمی کو "نوقایم شدہ" یا "نو پیدا" کہنا صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ قرضہ امداد باہمی کی قدامت ثابت کرنے کے لیئے کافی ثبوت پیش کیے جاسکتے ہیں۔ ہندوستان میں صدیوں سے یہ نظام موجود تھا۔ روس میں بھی کسی نہ کسی شکل میں یہ نظام موجود رہا ہے۔ جنوبی سلاواز خصوصاً کروٹس میں یہ آج سے صدہا سال پیشتر امداد باہمی کی تحریک موجود تھی۔ جاپان۔ سویڈن اور سوئٹزرلینڈ کی تاریخ قدیم سے بھی امداد باہمی کے وجود کا پتہ چلتا ہے۔ غرض صدہا سال کے تجربات سے انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کے فوائد ثابت ہوگئے ہیں۔

اصولاً اس بحث کو مندرجہ ذیل الفاظ میں قلمبند کیا جاسکتا ہے۔ زرعی بنکوں کی تاریخ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ زرعی قرضوں کو ختم کرسکتے ہیں یا انجمن ہائے امداد باہمی کو غیر ضروری بناسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سرڈنشا کی پیش کردہ تجویز مصری تجویز کے سراسر منافی نہیں۔ اور آخر الذکر نے جو کامیابی حاصل کی ہے اسے اول الذکر کی کامیابی کے لیئے طلمود دلیل

پیش نہیں کیا جا سکتا حقیقت یہ ہے کہ حکومت خود امداد باہمی کے اصو
کی حامی ہوگئی ہے ۔ نیز یہ کہ پراونشل کوآپریٹو بنک اور یونین مزارعین
مدد کے لیے بیرونی سرمایہ حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ان
کی موجودگی میں دوسرے پراونشل بنکوں کا قیام غیر ضروری معلوم ہوتا ہے
اس کے علاوہ بحالات حاضر کفایت شعاری کے محرکات کی عدم موجود
یہ امر غیر اغلب معلوم ہوتا ہے کہ بنکنگ کی توسیع سے ہندوستان کا زرعی
کم ہوجائیگا۔ نیز یہ کہ زرعی بنکوں میں وہ اوصاف نہیں ہوتے جو تعلیمی ا
سیاسی ترقی کے لیے انجمن ہائے امداد باہمی سے مخصوص ہیں۔ اسی ا
بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ زراعتی .... بنک کسی حد تک
مدد تو دے سکتے ہیں لیکن انجمن امداد باہمی کے قائم مقام نہیں
ہوسکتے۔

فصل ہشتم

انجمن ہائے گودام غلہ۔ یا۔ دھرم گولا

کواپریٹو بنک ہائے غلہ زراعتی انجمن ہائے امداد باہمی کے زمرہ میں شامل ہیں۔ فرق یہ ہے کہ آخر الذکر روپیہ اور قرضہ کی داد و ستد کا کام کرتی ہیں اور اول الذکر .... زیادہ تر زراعتی کاروبار کرتے ہیں۔ یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ جرمنی کی غلہ فروخت کرنیوالی سوسائیٹیوں اور ہمارے غلہ کے بنکوں میں بڑا فرق ہے۔ اول الذکر سے جرمنی کے کسانوں کو حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) اناج کو صاف کرنے سکھانے اور مختلف اقسام کو ملانے اور بازار میں آسانی سے فروخت ہونے کے لائق بنانے کی سہولتیں۔

(۲) مانگ کے مطابق اناج کو بازار میں پہنچایا جاتا ہے تاکہ قیمت کم نہ ہو جائے۔ بالفاظ دیگر غلہ کے ذخائر محفوظ رکھے جاتے ہیں

(۳) کسانوں کے لیئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ اپنے صاف شدہ غلہ کی ضمانت پر قرض حاصل کر سکیں۔

(۴) دلالوں کو کمیشن یا تو بالکل نہیں دیا جاتا۔ یا اس میں کسی حد تک کمی کر دی جاتی ہے۔ اور مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے میں جو مصارف

ہوتے ہیں اُن میں بھی تخفیف کیجاتی ہے۔

جرمنی کی انجمن ہائے ذخائرِ غلہ میں انجمن ہائے امداد باہمی فروخت زرعی کے اوصاف زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اور ہمارے دھرم گولے درحقیقت غلہ کی انجمن ہائے قرضہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

دھرم گولوں کی فروخت اور اُن کے اغراض۔ مزارعین کی ناداری کیوجہ سے اکثر یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ فصل کے فوراً بعد اناج کو فروخت کرنے کیلئے مجبور ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت قیمتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ غلہ فروخت کرکے وہ لگان اور مہاجن کا قرض ادا کرتے ہیں۔ اور اسقدر اناج گھر میں نہیں رکھ سکتے کہ کچھ آیندہ فصل تک ان کے خاندان کی بسر اوقات کے لیے کافی ہو۔ فصل کے ... ہونے کے تین یا چار ماہ بعد قیمتیں چڑھنے لگتی ہیں۔ لیکن فائدہ مزارعین کی بجائے غلہ کے تاجروں کو ہوتا ہے۔ غریب ترین کسانوں کا ذخیرہ اناج مئی کے اخیر میں ہی ختم ہوجاتا ہے۔ اور وہ آیندہ فصل تک مہاجن سے شرح سود پیشگی قرض لیکر بسر کرتے ہیں۔ اگر وہ صرف تین ماہ تک اپنے اناج کو روک سکتے تو اچھی قیمت پر فروخت کرنے کے بعد بھی اسقدر بچ رہتا کہ ساہوکاروں سے التجا کیئے بغیر آیندہ فصل تک بے غل وغش زندگی بسر کرسکتے۔ بنک ہائے غلہ کا مقصد یہ ہے کہ کسان اپنے اناج کو روک سکیں اور اچھی قیمت پر فروخت کریں اور ممبروں کو تخم ریزی اور بسر اوقات کیلئے وہاں پہنچائے جائیں اور قحط وخرابی فصل کی حالت میں اپنے محفوظ ذخیرہ سے مدد دی جائے۔

دھرم گولے کا طریق کار۔ فصل کے ایام میں ایک سوسائٹی قایم کیجاتی ہے۔ ہر ایک ممبر نقد یا جنس کی صورت میں فیس داخلہ ادا کرتا ہے۔ اعلے اختیارات سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی کو حاصل ہوتے ہیں۔ اجلاس عام

کی ہدایت کے ماتحت سوسائٹی کے انتظامی امور کا اختیار انتظامیہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ انتظامیہ کمیٹی ایک ممبر کو سکرٹری اور ایک ممبر کو گولا دار منتخب کرتی ہے سیکرٹری اور گولا دار کے فرائض حسب ذیل ہیں

(۱) حسابات مرتب کرنا۔ اور ہر اجلاس کمیٹی کے پیش کرنا۔

(۲) اناج وصول اور تقسیم کرنا کمیٹی کی ہدایت کے مطابق) کمیٹی کی ہدایت کے بغیر اناج تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔

(۳) گولا کی ایک چابی اپنے پاس رکھنا۔ دوسری چابی کمیٹی کے قبضہ میں رہے گی

کمیٹی انجمن کا کاروبار چلانے کے لیے دھان چندہ کے طور پر وصول کرتی ہے۔ اور سوسائٹی کی طرف سے دھان قرض لے سکتی ہے۔ اور بطور امانت جمع کر سکتی ہے۔ اور مخصوص حالات میں زر نقد بھی قرض لیا جاتا ہے تاکہ اسے دھان کی صورت میں ادا کر دیا جائے۔ ہر ایک ممبر کو دھرم گولے کے ذخیرہ میں دھان داخل کرنے پڑتے ہیں (بشرطیکہ عام اجلاس انجمن کے مفاد کے پیش نظر اس غرض کے لیے ہدایت کرے اجلاس عام عموماً ایک شرح مقرر کر لیتا ہے جس کے مکانی چندے لیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی توقع رکھی جاتی ہے کہ سوسائٹی کے ممبر شراذھ۔ شادی۔ ولادت وغیرہ اور اس قسم کی دوسری تقریبوں میں دھرم گولا کو بصورت نقد یا جنس برضائے خود چندہ عطا کریں گے۔ چندہ زر نقد ہو تو اسے فیس داخلہ میں محسوب کر لیا جاتا ہے یا دھان کی صورت میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

بنگال میں دھرم گولے۔ پہلا آذ مائشی دھرم گولہ ۱۹۲۰ء میں رائے پربتی شنکر چودھری نے جمری گنج ضلع دیناج پور (بنگال) میں جاری کیا تھا

رلتے پر بھی شنکر چاہتے تھے کہ رعایا سے فی مزارع دس سیر دھان کے حساب سے بطور چندہ جمع کر لیا جائے۔ ایک اچھی فصل کو اس تجویز پر عمل کرنے کے لیے منتخب کیا گیا۔ گاؤں کے اکثر کسانوں نے اس تحریک کی تائید کی اور ایک پنچایت نامزد کی گئی۔ خوشی سے چندہ دینے والوں کی فہرست مرتب ہوئی۔ اور چندہ میں اسی من دھان جمع ہوا۔ جس کی قیمت ایک سو پانچ روپیہ تھی۔ جمع شدہ دھان کو ایک کھتے میں بند کر دیا گیا۔ جو بانی تحریک نے اس غرض کے لیے تعمیر کیا تھا۔ یہ دہرم گولا اپنے قیام کے وقت صحیح معنی میں کوآپریٹو ترغیب نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ دوسرے اصول پر مبنی تھا۔ اس کا سرمایہ ان چیزوں پر مشتمل تھا۔ جو دیہاتیوں نے برضائے خود دیئے تھے۔ یا متصلہ دیہات کے باشندوں نے عطا کیے تھے۔ اس ذخیرہ میں سے جوئی گنج اور دوسرے متصلہ دیہات کے باشندوں کو مناسب شرح سود پر دھان قرض دیا جانے لگا۔ سرمایہ سال بسال سود کی افزائش کے ساتھ بڑھتا رہا۔ اور دہرم گولے کا کاروبار بھی سرمایہ کی افراط کے ساتھ ترقی کرتا رہا۔ ان نرم قواعد کے باوجود اس ادارہ نے خاطرخواہ ترقی کی اور ۱۹۱۴ء میں۔ بانی کی رائے سے ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی کے ماتحت رجسٹرڈ ہو گیا۔ تاکہ انتظام اور نگرانی کی حالت پہلے سے بہتر ہو جائے۔

۱۹۱۵ء میں اس دہرم گولے کے مصارف و محاصل کا جو گوشوارہ شائع ہوا تھا۔ اس سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مختصر ادارہ نے اسی من دھان سے کاروبار شروع کر کے اکیس سال میں کسقدر ترقی کی اور اب اس سے تعداد و اور ضرورت مند کسانوں کو کتنی گرانقدر بدول سہولت ہے گوشوارہ حسب ذیل ہے۔

	پائی	آنہ	روپیہ
نقد موجود	—	۰	۹۶۳
۶۳۶۶ من ۱/۲ ۶ سیر دھان قرض دئے گئے	—	۱۰	۴۱۵۰
سود بصورت جنس ۱۸۱ من ۱/۲ ۳۶ سیر ۱/۲	—	۴	۴۰۹
نقد پیشگی جو وصول ہونے والے ہیں	۰	۱۰	۲۳۱
	۴ ۱/۲	۲	۶۶۶۳

بانی تحریک نے جوئی گنج کے تجربہ کی کامیابی دیکھ کر ۱۹۰۰ء میں بمقام شایت گڈھ تیوتا۔ اور راحت پور (ضلع ڈھاکہ) میں دھرم گولے جاری کیے۔ ہر دو مقامات میں محدود سے چند دیہاتی دھرم گولوں میں شریک ہونے کے لیے مستعد ہوئے اور اپنے چندے بصورت جنس ادا کر دیئے۔ ان دونوں دھرم گولوں میں دھان کی صرف قلیل مقدار جمع ہو سکی۔ لیکن شایت گڈھ تیوتا کے دھرم گولے میں جن کسانوں نے پہلے سال چندہ نہیں دیا تھا۔ انہوں نے تیسرے سال چندہ دیا اور ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء میں اس کی کارگذاری دیکھ کر مطمئن ہو گیے۔ پہلے سال ۹ من دھان جمع ہوا تھا۔ چھ سال میں اس کی مقدار ۲۸۱ من ہو گئی۔ بنکورا میں بھی اسی قسم کے دو بنک ہائے غلہ موجود ہیں تالانگر بنک غلہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۲ء میں قایم ہوا تھا۔ بنکورا کے ایک کلکٹر نے اس کو پچاس روپیہ عطا کیے تھے۔ اور ممبروں نے اکیس من دھان بطور چندہ دیا تھا۔ مہاراجہ ادھیراج بردوان کے علاقہ کے دو گاؤں تالانگرا اور تالانگا اس بنک میں شامل ہو گیے۔ تالانگر اسوسائیٹی نے چند ہی روز بعد نقد و جنس قرض دینا شروع کر دیا۔ بیس فیصدی جنس پر اور بارہ فیصدی زر نقد پر سود لیا جاتا تھا۔ قرض صرف ممبروں کو دیا جاتا تھا۔ جن کی تعداد

۴۴ تھی۔ سوسائٹی دسمبر ۱۹۰۷ء میں باضابطہ رجسٹری ہو گئی۔ بنک کے مددگار نہ
فرائض کی وجہ سے کاروبار میں پیچیدگیاں پیدا ہونے لگیں۔ اور عہدہ دار
حسابات مرتب کرنے میں دقت محسوس کرنے لگے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا
کہ بنک یا تو بنک غلہ کی حیثیت سے قائم رہے یا زرِ نقد کی داد و ستد کا
کام کرے۔ غور و خوض کے بعد آخری صورت کو ترجیح دی گئی۔

بنوریا انجمن غلہ اپریل ۱۹۰۶ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس کے ممبروں
کی تعداد ۲۶ تھی۔ سرمایہ ½۱۴۶ من دہان پر مشتمل تھا۔ (جو ممبروں نے داخلہ کی
فیس کے طور پر دیا تھا۔) اس سے پہلے جو چندے ہو چکے تھے ان میں سے
کلکٹر نے پچاس روپیہ عطا کیے۔ اس رقم سے دہان خرید لیا گیا۔ اور کل ذخیرہ
بطور قرض ممبروں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور انجمن نے اطمینان بخش طور سے
کاروبار شروع کر دیا۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں اس کی رجسٹری ہو گئی۔ اب ہر
ایک نئے ممبر سے فیس داخلہ کے طور پر بیس سیر دہان وصول کیے جاتے
ہیں۔ انجمن نے ۱۹۱۲ء میں اپنا گولا بنایا۔ سود پچیس فیصدی کی شرح
سے وصول کیا جاتا ہے۔ فی الحال اس کے ممبروں کی تعداد ایک سو سے
زیادہ ہے اور کاروباری سرمایہ ساٹھ من دہان پر مشتمل ہے

ضلع مناپور (بنگال) میں بھی اسی قسم کی سوسائٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔ صوبہ
بمبئی بہار اور اڑیسہ میں بھی ایسی سوسائٹیاں موجود ہیں جو مارچ اور ستمبر کے
درمیان کسانوں کو غلہ بطور پیشگی دیتی ہیں اور بصورت جنس ۲۵ فیصدی کے
اضافہ آئندہ فصل میں وصول کر لیتی ہیں۔ ان سوسائٹیوں کے حسابات صاف
اور مختصر ہوتے ہیں اور کھیتوں میں اناج کو بند کرنے پر کچھ زیادہ دقت اور خرچ
نہیں ہوتا۔ چندوں میں مشکل پیش آتی ہے

بنک ہائے غلہ کے فوائد رائے پرتی شنکر نے دھرم گولوں کے متعلق ایک مختصر رسالہ تصنیف کیا ہے اس میں غلہ کے بنکوں کے حسب ذیل فوائد بتلائے ہیں

(۱) دھرم گولا ہر ایک گاؤں میں مقامی وسائل سے قائم کیا جا سکتا ہے

(۲) ہر ایک ممبر سے جسقدر وہاں لیا جاتا ہے وہ سالانہ پیداوار کا ایک جنسی جزو ہوتا ہے اس لئے اس کے ادا کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہو سکتی

(۳) دھرم گولے کا خرچ بھی زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ گوالدار کے علاوہ پنچایت کے کارکن بلا معاوضہ کام کریں گے اور گاؤں میں ہمہ اوقات ایسے لائق اشخاص مل سکینگے جو بنکوں کا انتظام کر سکیں

(۴) روپیہ کی داد و ستد کرنے والے بنکوں سے کبھی کبھی بہت زیادہ قرض لے لیا جاتا ہے۔ لیکن بنک ہائے غلہ کی صورت میں اس کا امکان نہیں

(۵) دھرم گولا میں کافی ذخیرہ ہو جانے کے بعد نئے دھان کے بدلہ پرانا دھان دیدیا جائے گا اور اس طرح وہ بیماریاں نہ پھیلنے پائیں گی جو نئے دھان کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں

(۶) ضرورت کے اوقات میں دھرم گولا سے کسانوں کو کھانے کیلئے غلہ دیا جائے گا اور اسطرح وہ اپنے اناج کو بہتر قیمت پر فروخت کر سکیں گے۔

(۷) دھرم گولا گاؤں کی پبلک کی ملکیت ہوگا اس لئے کسی شخص کو ذخیرہ کے فروخت کرنے کا اختیار نہ ہوگا اور ملک میں غلہ کا ذخیرہ ہمہ اوقات موجود رہے گا۔

(۸) اگر ملک کے طول و عرض میں دھرم گولے قائم ہوگئے تو ان کے قیام

سے نہ صرف کسانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ بلکہ زمینداروں اور حکومت کو فائدہ ہوگا۔ قحط اور خرابی فصل کی حالت میں کسانوں کو مدد دی جاتی ہے اس کی ضرورت باقی نہ رہے گی

(۹) چونکہ دھرم گولوں کے انتظام کے لئے دیہاتی ہی پنچایتیں مقرر کریں گے اس لئے انہیں اس معاملہ سے زیادہ دلچسپی ہوگی اور انتظام درست رکھنے کی کوشش کریں گے

(۱۰) خرابی فصل کی حالت میں بڑی مشکل ان کسانوں کو غلہ پہنچانے میں پیش آتی ہے جو ایسے دیہات میں رہتے ہیں جہاں ریل اور جہاز کا گذر نہیں۔ ان بنکوں کے قیام سے یہ مشکل بھی دور ہو جائے گی۔

فصل نہم

غیر زرعی یا شہری انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ

غیر زرعی انجمن ہائے قرضہ کا قیام۔ ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کے آغاز سے پہلے بھی شہری یا غیر زرعی انجمن ہائے امداد باہمی کے قیام کی ضرورت تسلیم کرلی گئی تھی۔ ۱۹۰۱ء میں قرضہ امداد باہمی کے سلسلہ کے اجرا پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے بحث و تجسس کے بعد ایک رپورٹ مرتب کی مندرجہ ذیل پیراگراف اسی رپورٹ سے ماخوذ ہے

"ہماری رائے ہے کہ حکومت کی جدوجہد صرف خالص زرعی سوسائیٹیوں کے قیام میں حوصلہ افزائی تک محدود نہیں رہنی چاہئے۔ اٹلی کے کواپریٹیو بنک پہلے قصبات میں قائم ہوئے تھے اور ان کے نتائج کے پیش نظر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کواپریٹیو اصول پر قائم کرنے والی سوسائٹیوں کے قیام میں مدد کرنی چاہئے۔ ان سوسائٹیوں سے دو فائدے حاصل ہونگے اول یہ کہ یہ سوسائٹیاں پوسٹ آفس سیونگ بنک کی نسبت کلرکوں اور پیشہ وروں کو بچت اور کفایت شعاری کی زیادہ ترغیب دے سکیں گی۔ دوسرے یہ کہ اٹلی میں شہری سوسائٹیاں دیہاتی بنکوں کو روپیہ قرض دیتی ہیں اور اس کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہندوستان میں شہری سوسائٹیاں دیہاتی سوسائٹیوں کو روپیہ قرض نہ دیں"

ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی ۱۹۰۴ء پیشتر اسی کمیٹی کی سفارشات

پر مبنی ہے۔ اس میں دو قسم کی سوسائٹیوں کو تسلیم کیا گیا ہے زرعی اور قصباتی۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر کے ممبروں کا ⅘ حصہ کسانوں پر مشتمل ہوتا ہے اور آخر الذکر کے ممبروں کا ⅘ حصہ غیر زراعت پیشہ اشخاص پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس توضیح سے ظاہر ہے کہ حکومت ہند تحریک امداد باہمی کے آغاز سے ہی جانتی ہے کہ غیر زرعی قرضہ امداد باہمی کے دوش بدوش ترقی کرے یا کم از کم اسے ترقی کرنے کے لئے ہر ایک ممکن سہولت بہم پہنچائی جائے۔ بہر حال یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیے کہ امداد باہمی کی تحریک سے ہندوستان میں بڑی غرض یہ تھی کہ زراعت پیشہ طبقہ کو مدد دی جائے نتیجہ یہ ہے کہ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء میں ۹۰ ۲۰ ۳۲ زرعی اور ۴۰۰۰ غیر زرعی انجمن ہائے قرضہ قائم ہو چکی تھیں۔

وقت آ گیا ہے کہ غیر زرعی انجمن ہائے قرضہ کی ترقی کیلئے زیادہ سرگرم پالیسی اختیار کی جائے۔ قصبوں میں اہل قرضہ قرض پر جو سود ادا کرتے ہیں وہ اس سود سے کم نہیں ہوتا جو کسانوں سے وصول کیا جاتا ہے اجناس کی قیمتوں کے بڑھنے۔ مکانات کے تنگ اور مضر صحت ہونے تنخواہوں کے باقی رہنے تعلیم اور معیار زندگی کے بلند ہونے سے صنعتی مشکلات بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور ہماری رائے ہے کہ ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے جو منظم کوشش کی جائے (خواہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کا قیام ہو یا تنظیم کی کوئی اور صورت ہو) اس کی تائید کرنی چاہیئے اس کے ساتھ ہی ہم یہ امر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ زیادہ تعداد میں زرعی سوسائٹیوں (جن میں دوسرے طبقوں کے افراد شامل نہ ہوں) کے قائم ہونے کا یہ مطلب ہے کہ روپیہ کی مانگ اور ادائیگی سال کے ہر ایک موسم میں یکساں نہیں رہتی بلکہ اس کے لئے چند فصلیں

مختص ہیں۔ اس کی وجہ سے سنٹرل بنک مال کے چند مہینوں میں منافع بخش طور سے اپنے سرمایہ کو نہیں لگا سکتے۔ شہری جماعتوں اور خصوصاً ادنیٰ درجہ کے کاریگروں کو جو سرکاری عہدہ داروں کے متعلق ان کی تعزیری یا عدالتی حیثیت کے سوا کچھ واقفیت نہیں رکھتے۔ حکومت کے اس شعبہ سے روشناس کرانے میں اور بھی فوائد ہیں جسے دوسرا سر مفید سمجھیں گے۔ ان مصالح کے پیش نظر ہم سفارش کرتے ہیں کہ غیر زراعت پیشہ جماعتوں میں بھی امداد باہمی کو رواج دیا جائے اور اس کی اچھی طرح نگرانی کی جائے۔

میکلیگن کمیٹی کی رپورٹ

غیر زرعی کریڈٹ سوسائٹیاں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے صوبجات میں قائم ہو چکی ہیں ان کی تعداد ۵۰۴ ہے اور ان میں سے زیادہ تر غیر محدود ذمہ داری کی ہیں میکلیگن کمیٹی نے ان سوسائٹیوں کی ذمہ داری کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ایسی حالت میں جب کہ خوشحال ہوں۔ مقامی حالات کے باعث ایک دوسرے کے حال سے بے خبر نہ رہ سکیں اور سرمایہ حصص اس کاروبار کے لئے کافی ہو جو شروع کیا گیا ہے۔ سوسائٹیوں کی ذمہ داری محدود رہنی چاہیئے۔ بصورت دیگر اس کا غیر محدود رہنا مناسب ہوگا۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ ایسی سوسائٹیوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں زرعی سوسائٹیوں کی نسبت سنٹرل بنکوں کو زیادہ احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیئے اس لئے کہ کوآپریٹیو تحفظات نے کافی ترقی نہیں کی ہے ممبر عموماً مختلف مقامات میں سکونت رکھتے ہیں یا نقل سکونت کرتے رہتے ہیں اس کی وجہ سے باہمی نگرانی نہیں ہو سکتی اور قرض وصول کرنے میں دشواریاں پیش آتی ہیں اکثر سوسائٹیوں کے حالات انہیں خالص کاروباری طریقے اختیار کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور وہ

اس اصول کو نظر انداز کر دیتی ہیں جو ان کے مشاغل میں کار فرما ہونا چاہیئے حسابات عموماً اسقدر پیچیدہ ہوتے ہیں کہ عام ممبر انہیں سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اس کے برعکس بعض سوسائٹیاں عام دیہاتی سوسائٹیوں سے چند معاملات میں بہتر ہوتی ہیں جسقدر ان کے ممبر زیادہ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اسی قدر انتظام اور حسابات درست اور صاف ہوتے ہیں۔ بچت کو جمع کرنا زیادہ ممکن ہوتا ہے مختصر المیعاد قرض اور ماہانہ اقساط میں ادائیگی کا انتظام زیادہ آسانی سے ہو جاتا ہے

ہندوستان کے مختلف حصوں میں ان انجمنوں کی جو اقسام پائی جاتی ہیں ان میں سے ہم تین اہم مقام کا ذکر کرتے ہیں

(۱) طبقہ متوسط کے شہری بنک

(۲) تنخواہ پانے والوں کی سوسائٹیاں

(۳) غریب جماعتوں کی سوسائٹیاں فرقہ وارانہ سوسائٹیاں۔

طبقہ متوسط کے اربن (شہری) بنک۔ ان سوسائٹیوں کے ممبر بیشتر طبقہ متوسط کے افراد ہوتے ہیں۔ یہ معقول رقوم کے حصص جاری کرتے ہیں اور محدود ذمہ داری پر مبنی ہوتے ہیں۔ عوام اور اپنے ممبروں سے زر کا لین دین کرتے ہیں۔ ممبر صرف ان اشخاص میں سے منتخب کئے جاتے ہیں جو ایک قصبہ کے باشندے ہوں اور ان بنکوں کی جوائنٹ سٹاک بنکوں سے بہت قریبی مشابہت ہوتی ہے حصص اکثر منافع کی غرض سے لئے جاتے ہیں اور روپیہ بھی کبھی کسی منافع بخش تجارت میں لگانے کے لئے قرض لے لیا جاتا ہے ان بنکوں کی قدر و قیمت اس فائدہ کی وجہ سے نہیں ہے جو ان سے کواپریشن کو پہنچتا ہے ان کے ممبر صرف جوائنٹ سٹاک بنکنگ کے کاروبار کا علم حاصل کر سکتے ہیں اپنے اصول کار کی بنا پر یہ سوسائٹیاں کواپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے ماتحت رجسٹرڈ کئے جانے کا استحقاق

نہیں رکھتیں لیکن میکلیگن کمیٹی کی رائے ہے کہ جس مقام پر جوائنٹ سٹاک بنکنگ کی سہولتیں میسر نہ ہوں تو وہاں ان کا وجود فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ کمیٹی نے حسب ذیل خیال ظاہر کیا ہے۔

"شمالی ہند میں جو تجربات ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کی برائے نام نگرانی کے ماتحت بنکنگ ادارات کو معرض وجود میں آنے اور کاروبار کی اجازت دینے کی پالیسی خطرناک ہے۔ لیکن ہماری رائے ہے کہ شہری انجمن ہائے امداد باہمی طبقہ اعلیٰ اور متوسط کو عام بنکنگ کے کاروبار کو سمجھنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ جہاں عام جوائنٹ سٹاک بنکنگ کی سہولتیں میسر نہ ہوں وہاں اُن کا وجود مفید ثابت ہو سکتا ہے اور ہمارے نزدیک اُن کے قیام میں حوصلہ افزائی کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا"۔ اربن بنک شہروں اور مضافات کے قصبوں میں سرمایہ کی تنظیم کے سلسلہ میں مفید کام کر سکتے ہیں اور قلیل البضاعت صناعوں اور تاجروں کو بھی مدد دے سکتے ہیں۔ جو دیہاتی انجمن ہائے قرضہ نے زراعت پیشہ جماعت کو دی ہے۔ ہندوستان میں ان کی کثرت کا سبب یہ ہے کہ بڑے بڑے جوائنٹ سٹاک بنکوں کی شاخیں شہروں میں بہت کم ہیں۔ اکثر مقامات میں اس طرز کی انجمنوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے جنوبی اور مرکزی کمشنریوں میں کوئی جوائنٹ سٹاک بنک موجود نہیں اہل حرفہ اور طبقہ متوسط کے افراد کو عندالضرورت مناسب شرح سود سے قرض ملنا سخت دشوار ہوتا ہے نہ ایسے ادارات موجود ہیں جن میں وہ اپنے اندوختوں کو حفاظت کے یقین کے ساتھ جمع کر سکیں

تنخواہ پانے والوں کے لئے انجمنیں۔ زرعی انجمن ہائے امداد باہمی بآسانی قائم کی جا سکتی ہیں اس لئے کہ ان کے ممبر ضمانت کے طور پر اپنی اراضی۔ مکانات اور مویشی کو پیش کر دیتے ہیں اس کے علاوہ ایک موضع میں سکونت پذیر ہونے کی

وجہ سے وہ ایک دوسرے کے احوال سے واقف ہوتے ہیں اور مشترک غیر محدود ذمہ داری قبول کر لیتے ہیں۔ قصبوں میں بہت کم لوگ جائداد غیر منقولہ کے مالک ہوتے ہیں اور آبادی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے واقفیت نہیں رکھتے لہذا انجمن ہائے امداد باہمی سرمایہ حصص اور محدود ذمہ داری کی بنا پر قائم کی جاتی ہیں سرمایہ حصص ممبر اپنی بچت میں سے جمع کرتے ہیں۔ پبلک سے جو امانتیں اور قرض حاصل کئے جاتے ہیں وہ اسی سرمایہ کی گارنٹی پر حاصل کئے جاتے اہل حرفہ اور قلیل البضاعت تاجروں کے لئے یہ سکیم بہت آرام بخش اور سودمند ہے ان لوگوں کے پاس کچھ اندوختہ ہوتا ہے جس سے سوسائٹی میں حصے خرید سکتے ہیں۔ لیکن تنخواہ پانے والوں کی بڑی جماعت کیلئے یہ موزوں نہیں۔ خواہ وہ سرکاری ملازم ہوں یا ریلوے اور پرائیویٹ کارخانوں میں یہ لوگ ایک مقررہ ماہانہ تنخواہ پاتے ہیں اور زائد آمدنی نہیں رکھتے اگر کسی تنخواہ دار کے پاس مصارف کے بعد ایک یا دو روپیہ باقی رہ جائیں تو مدت دراز کے بعد کسی کواپریٹو سوسائٹی میں دس روپیہ کا حصہ خرید سکیگا۔

تنخواہ دار جن لوگوں سے قرض لینا چاہتا ہے انہیں اس کے سوا کوئی ضمانت پیش نہیں کر سکتا کہ "میں اس پر بحال رہوں گا اور تنخواہ ملتی رہے گی" موت یا برخاستگی کی صورت میں وہ ذریعہ معاش سے محروم ہو جائیگا۔ اس کا تبادلہ کسی ایسے مقام پر ہو سکتا ہے جہاں قرض خواہوں کو قانونی چارہ جوئی میں دشواریاں ہوں۔ جو شخص اسے قرض دیتا ہے یہ تمام مشکلات اس کے پیش نظر ہوتی ہیں اور وہ نسبتاً گراں شرح سود پر قرض دیتا ہے۔ تنخواہ پانے والوں کو بھی علاج اور شادی و غمی کی رسوم کیلئے روپیہ کی اسیطرح ضرورت پیش آتی جسطرح دوسرے اشخاص کو لیکن انہیں قرض گراں شرح سود سے ملتا ہے جب ایک بار وہ مقروض ہو جاتے ہیں تو اس سے کبھی سبکدوش نہیں ہوتے۔ جہاں تک بچت کرنے کا تعلق ہے پرائیویٹ

کارخانوں میں کام کرنے والوں کے لئے کوئی پراویڈنٹ فنڈ نہیں ہوتا تنخواہ پانے والے ایک یا دو روپیہ ماہانہ پس انداز کرسکتے ہیں اور بنک ایسی قلیل رقوم کو خاطر میں نہیں لاتے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب تک سرمایہ کا کوئی خاص انتظام نہ ہو تنخواہ پانے والوں کیلئے پس انداز کرنا سخت مشکل ہے

عام حالات پر غور کرنے کے بعد یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ تنخواہ پانے والوں کے لئے کس طرز کی کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیاں قائم کرنی چاہئیں۔ اوّل یہ کہ سوسائٹی کی بنا کفایت شعاری پر ہونی چاہیے اس لئے کہ یہی ساکھ کی بنیاد ہے کفایت شعاری کا تقاضا ہے کہ ہر ایک ممبر ماہانہ ایک رقم پس انداز کرے اور سوسائٹی کے سرمایہ میں اضافہ کرے۔ بنگال میں ایک روپیہ فی حصہ ماہانہ اقساط کی صورت میں وصول کرنے کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے بمبئی میں اس کے لئے حسب ذیل طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

ہر ایک ممبر سوسائٹی ماہانہ اقساط کی صورت میں حسب ذیل شرح سے روپیہ ادا کرے گا

تنخواہ	چندہ روپیہ	آنہ	پائی
ایک روپیہ سے پندرہ روپیہ تک	—	۸	۰
۱۶ سے چالیس تک	۱	۰	۰
۴۱ ،، اسّی تک	۲	۰	۰
۸۰ ،، ۱۰۰ سو تک	۴	—	۰

چندہ کی ادائیگی پر اسے ایک مطبوعہ رسید ملیگی جب اس کے پاس دس روپیہ کی رسیدیں ہو جائیں گی انہیں سوسائٹی میں پیش کر دے گا۔ وہ ان رسیدوں کو منسوخ کرکے دس روپیہ کے حصہ کا سرٹیفکیٹ جاری کر دے گی اس سرٹیفکیٹ

پر تاریخ درج ہوگی اور حصہ دار اس تاریخ سے منافع کا مستحق ہوگا جس تاریخ کو اسنے اوّلین قسط ادا کی تھی اگر کوئی ممبر چاہے تو ان رسیدوں کو جو دس روپیہ سے کم کی نہیں ہیں سوسائٹی میں اپنے واجب الادا قرض کی ادائیگی کے لئے پیش کر دے۔

اگر مذکورہ بالا طرز کی انجمنیں قائم کرنے کی ضرورت تسلیم کر لی جائے تو اس کے حامی جمع ہو کر صلاح مشورہ کر لیں۔ تنخواہ پانے والے عوام کی نسبت ایک سخت نظام کے ماتحت ہوتے ہیں اور اس لئے یہ امر قرین دانش ہے کہ سوسائٹی ایک یا دو عہدہ داروں کا تعاون حاصل کرے اور یہ اس حالت میں اور بھی ضروری ہے جب کہ سوسائٹی کسی ایک فرم یا صیغہ کے ملازموں تک محدود ہو ماتحت ملازم جب یہ دیکھیں گے کہ ہمارے افسر بھی سوسائٹی میں حصہ لے رہے ہیں تو وہ قواعد کی زیادہ پابندی کریں گے۔ عموماً یہ عہدہ دار اپنے ماتحت ملازموں کے ساتھ سوسائٹی کے کسی انتخاب لبطور امیدوار کھڑے ہونے کے لئے رضامند نہ ہوں گے اس ضمنی قواعد میں یہ تشریح کر دی جائے ان افسروں کو بلحاظ منصب عہدہ دار سمجھا جائے گا۔ بعض حالات میں وہ سوسائٹی کو پے بلز (Pay bills) کی صورت میں روپیہ ادا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اس طرح عدم وصول کا خطرہ کم ہو جاتا ہے لیکن اس صورت میں جب کہ اس کا انتظام نہ ہو سکے۔ صیغہ کا افسر اعلیٰ اپنے ماتحت ملازموں پر ادائیگی قرض کے لئے دباؤ ڈالنے کا وعدہ کر سکتا ہے افسروں کی مدد حاصل کرنے کے بعد دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ چالیس معزز ملازموں کو سوسائٹی کا ممبر بننے اور حصص خریدنے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ سوسائٹی کو قرض کا بار ہلکا کرنے کے لئے ابتدا میں معتدبہ سرمایہ لگانے کی ضرورت ہوگی۔ سرمایہ باہر سے ہلکا کیا جا سکتا ہے مگر اس شرط سے کہ ادا شدہ سرمایہ حصص کی مقدار کافی ہو تاکہ

اس پر ساکھ کی بنیاد رکھی جا سکے۔ لہذا ایسے افراد کی ضرورت ہے جو پانچ سے لے کر دس حصص تک کے خریدار بن سکیں۔ غریب اشخاص کو ممبر بنانے میں زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے اسلئے کہ ان کی حقیقی ضمانت اور کفالت نہایت حقیر ہو گی اور سوسائٹی کو بیشتر ان کی دیانت داری اور کفایت شعاری پر اعتماد کرنا پڑے گا نیز یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ ملازم ایک ہی مقام میں رہتے ہیں یا کسی وسیع علاقہ میں متفرق طور سے بود و باش رکھتے ہیں ان کے چندوں اور ماہانہ قسطوں کو صدر دفتر میں پہنچانے کے لئے کوئی رسید موجود ہے۔ یا سب کمیٹیوں کا قائم کرنا ضروری ہے۔ اس تحقیقات کے بعد انجمن کے بانیوں کو ابتدائی جلسہ منعقد کرنا چاہیے مشورہ کے بعد ضمنی قواعد و ضوابط مقرر کئے جائیں۔

تنخواہ داروں سے معاملہ کرنے میں انجمنوں کو جو دشواریاں آتی ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ ملازم ایک جگہ سے دوسری جگہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور دوسرے یہ کمیٹی میں بھی ممبروں کے درمیان مساوات قائم نہیں رہتی۔ چونکہ وہ ایک صیغہ یا ایک کارخانہ میں ملازم ہوتے ہیں اس لئے انہیں سوسائٹی میں شامل ہونے کے بعد بھی اپنے عہدوں اور مرتبوں کا خیال رہتا ہے اسطرح زیادہ اثر و رسوخ رکھنے والے ممبر اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے گرانقدر رقوم بطور قرض حاصل کر لیتے ہیں لہذا ایک ایسی سوسائٹی کو جو انہی کے ماتحت ملازموں پر مشتمل ہو ادائیگی میں بہت روپیہ وصول کرکے بہت تنگ کر سکتے ہیں۔ اگر کسی صیغہ کا افسر اعلیٰ (سوسائٹی کا ممبر ہو یا نہ ہو) سوسائٹی کے کام کی نگرانی رکھے اور کوئی ایسا قاعدہ وضع ہو جائے کہ اس سے تنخواہوں میں سے ایک رقم ماہانہ قرض میں وصول کی جا سکے تو بہت اچھا ہو۔ میکلیگن کمیٹی کی رائے ہے کہ اگر اس قسم کی سوسائٹیاں اپنے ممبروں ہی کے لئے پوسٹ آفس انشورنس فنڈ میں بیمہ کرانا لازم قرار دیدیں تو اس سے کفایت شعاری کی ترغیب میں بھی کامیابی ہو

اور انہیں بہتر ضمانت بھی حاصل ہو سکے

یہ امر واضح کیا گیا ہے کہ انجمن ہائے ملازمین میں کچھ ایسی خصوصیات ہیں کہ ان کے باعث انتظام بہتر ہو سکتا ہے اور امداد باہمی کے جذبہ کو ترقی دی جا سکتی ہے اوّل یہ کہ وہ ہم جنس اور ہم پیشہ اشخاص پر مشتمل ہوتی ہیں اور ان کے ممبر ایک ہی معاشرتی درجہ رکھتے ہیں ایک ہی آقا کے ملازم ہوتے ہیں اور روزانہ کام میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہتے ہیں ایسے اشخاص کے درمیان کواپریٹو تحریک آسانی سے کامیاب ہو سکتی ہے۔ نیز عہدہ دار اور افسران سوسائٹیوں کو بہت مدد دے سکتے ہیں اس کے علاوہ ماہانہ تنخواہوں میں سے قرض کی ادائیگی کے لئے رقوم محسوب کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔ ممبروں کے لئے یہ شرط کہ آقاؤں کو تنخواہوں میں سے قرض کے مطابق ایک رقم وضع کرنے کا اختیار دے دیں (اگرچہ نصب العین کے مطابق نہیں) مفید ثابت ہوئی ہے اور خود انہوں نے یہ حقیقت تسلیم کر لی ہے کہ ہمیں اس سے دیانتداری کے ساتھ ہر وقت قرض ادا کرنے میں مدد ملتی ہے ع۱

تنخواہ دار ملازموں کے لئے اس قسم کی سوسائٹیاں۔ تجارتی۔ سرکاری اور ریلوے دفاتر میں بکثرت قائم ہو گئی ہیں۔ کلکتہ میں اس قسم کی سوسائٹیوں کی تعداد چالیس سے زیادہ ہے بعض ممتاز سوسائٹیوں کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

ایسٹرن انڈین ریلوے ایمپلائیز سوسائٹی۔ بنگال ناگپور ریلوے ایمپلائیز اربن بنک۔ پوسٹل کواپریٹو کریڈٹ سوسائٹی۔ دی ایسٹرن بنگال ریلوے کے ملازمان کی انجمن کلکتہ کارپوریشن کواپریٹو کریڈٹ سوسائٹی اور ٹریزری بلڈنگس کواپریٹو سوسائٹی ان میں سے بعض انجمنوں کے ممبروں کی تعداد ایک ہزار سے بھی زائد ہے اور بعض سوسائٹیوں کا کاروباری سرمایہ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ ہے۔ ۳۱ر جون ۱۹۲۱ء

ع۱ بنگال بہار اڑیسہ کواپریٹو جرنل جلد ۶۔ ع۱۔ صفحہ ۲۶

کو کلکتہ کے اربن بنکوں کی تعداد ۳۴ تھی اور سرمایہ ۳۴ لاکھ سے زیادہ تھا۔ اس میں سے تقریباً گیارہ لاکھ اداشدہ سرمایہ حصص تھا۔ ممبروں کی امانتوں کی قیمت ۱۱ لاکھ سے سوا تھی۔ ۱½ لاکھ ریزروفنڈ تھا۔ پبلک کی امانتوں کی قیمت ¼۹ لاکھ تھی قرض کی تعداد ۳۴ لاکھ تھی اس میں سے صرف ۲۸۱۲۱ روپیہ کی وصولی کی تاریخیں گذر چکی تھیں رجسٹرار بنگال اپنی سالانہ رپورٹ میں رقمطراز ہے "کوئی شخص ان سے بہتر اعداد وشمار نہیں نکال سکتا۔ کلکتہ کی انجمن ہائے قرضہ کی مالی حالت مستحکم ہے اور ۲۲ ہزار دفتری ملازموں کو ان سے مدد ملتی ہے اور کابلی سودخواروں کے پنجہ حرص وطمع سے محفوظ رکھکر ۳۴ لاکھ سے زیادہ پس انداز کر لیتے ہیں" ان اشخاص کو قرضہ امداد باہمی کی بدولت متحدہ کوشش کی قدر وقیمت معلوم ہوگئی ہے اور انہوں نے دوسرے شعبوں میں کوآپریٹیو سرگرمیوں کا اظہار شروع کر دیا ہے۔ کلکتہ کے اربن بنکوں کے نمائندوں نے ایک کانفرنس منعقد ... نے فیصلہ کیا کہ کلکتہ میں انجمن ہائے امداد قرضہ کے ممبروں کے لئے ایک کوآپریٹیو سٹور قائم کیا جائے۔ اس تجویز کو کانفرنس میں پیش کرتے ہوئے مسٹر جے ٹی ڈونوون رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی بنگال نے کہا آپ نے کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹیوں کو کامیاب بنا دیا ہے۔ آج سے دس یا پندرہ سال پہلے کون پیشگوئی کر سکتا تھا کہ آپ کا سرمایہ سنہ ۱۹۲۰ء میں پچیس لاکھ کے قریب ہو جائیگا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم اس عمارت کی بنیاد رکھ رہے ہیں جو کریڈٹ ارگنائزیشن سے بھی بڑی ہوگی اور —— تقسیم اجناس کے متعلق جو کوآپریٹیو تحریک اس وقت شروع کی گئی ہے۔ وہ غالباً کوآپریٹیو کریڈٹ کے شاندار کارنامے کو بھی مات کر دیگی"۔ مسٹر جے ٹی ڈونوون کی یہ پیشگوئی سٹور کے قائم ہو جانے کی صورت میں یقیناً صحیح ثابت ہوتی۔ لیکن بعض وجوہ سے اس سلسلہ میں کوئی مزید کارروائی نہیں کی گئی۔ غالباً سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ کلکتہ جیسے شہر میں

کسی مرکزی سٹور سے تمام ممبروں کے درمیان مطلوبہ اجناس تقسیم کرنے کیلئے گرانقدر
مصارف برداشت کرنے پڑتے۔ لیکن یہ مشکل ایسی نہیں جس پر قابو نہ پایا جاسکے شہر
کے مختلف حصوں میں برانچ سٹور قائم کرکے اسکو حل کیا جاسکتا ہے۔ کلکتہ میں
سٹور کی کامیابی کے بہت امکانات ہیں۔ اس سے شہری بنکوں کے ممبر بہت مستفید
ہوں گے۔ مجوزہ سٹور مضافات کی "سپلائی اینڈ سیل سوسائیٹیز" (اجناس بہم پہنچانے اور
اور فروخت کرنے والی انجمن) کی ایجنسی بھی کرسکتا ہے اور انہیں کمیشن پر مطلوبہ اجناس
بہم پہنچا سکتا ہے اس طرح ترقی کرتے کرتے بنگال کا واحد تھوک فروش ادارہ بن سکتا ہے۔
بہار اڑیسہ کے کواپریٹو اب تک کلکتہ کو اپریٹو سٹور کے قیام کی خبر سننے کیلئے گوش
بر آواز ہیں وہ اشیاء مطلوبہ اسی کے توسط سے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اپنا مال
بھی اسی کے ذریعہ فروخت کرنا مفید سمجھتے ہیں۔ لہٰذا مجوزہ سٹور کو جلد قائم کرنے
کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے

ابھی کلکتہ میں سنٹرل اربن بنک کے قیام کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی اور
اس وجہ سے نہیں کی گئی کہ اس شہر کے شہری بنکوں کو سرمایہ کی دقت کا سامنا نہیں
ہوا۔ امانتیں بڑی کثرت سے جمع ہوتی اور ان کا کاروباری سرمایہ بڑھتا رہا۔ لیکن
چند روز سے بازار زر میں مالی مشکلات کے رونما ہوتے۔ قیمت اجناس بڑھ جانے
اور سود کی شرح گراں ہو جانے سے ان بنکوں اور خصوصاً نو قائم شدہ بنکوں کو امانتیں
حاصل کرنے میں دشواریاں پیش آرہی ہے۔ لہٰذا وقت آگیا ہے۔ کہ کلکتہ میں سنٹرل
اربن بنک کے قیام کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور و خوض کیا جائے جو ابتدائی شہری
انجمنوں کے لئے توازن قائم رکھنے والے مرکز کا کام دے سکے سنٹرل اربن بنک
ان سوسائٹیوں کی مشکلات کو حل کردے گا۔ جن کا سرمایہ بے کار پڑا ہوا ہے اور یہ
سرمایہ ان سوسائٹیوں کے حوالہ کیا جائیگا۔ جنہیں اس کی ضرورت ہے اگر کسی

انجمن کو اس کی ضرورت نہ ہوگی تو بنک اس کو اپنے ڈائرکٹروں کے مجوزہ کاروبار میں لگا دے گا۔ کلکتہ میں ابتدائی شہری بنکوں نے مسلمہ تجارتی بنکوں اور پوسٹ آفس سیونگ بنکوں سے حسابات کھول رکھے ہیں کواپریٹو سرمایہ تجارتی کاروبار میں لگا دیا گیا ہے۔ اگر سنٹرل اربن بنک معرض وجود میں آجائے اور اس کا الحاق بنگال پراونشل کواپریٹو فیڈریشن سے ہو جائے تو آخر الذکر کی مالی حالت زیادہ مستحکم ہو سکتی ہے اور کواپریٹو سرمایہ تحریک امداد باہمی کی تقویت پر خرچ کیا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں ہماری تجویز ہے کہ بنگال پراونشل کواپریٹو فیڈریشن کے قواعد و ضوابط میں ایسی ترمیم کر دی جائے کہ کلکتہ کے اربن بنک اس سے ملحق ہو سکیں۔

صوبہ بمبئی میں بھی تنخواہ داروں کی متعدد انجمنیں معرض وجود میں آچکی ہیں ان میں سب سے بڑی گریٹ انڈین ریلوے (جی۔آئی۔پی۔آر) ایمپلائیز سوسائٹی اس کے ممبروں کی تعداد ۵۷۳۳ اور کاروباری سرمایہ ۴۲۴۷۵۰ روپیہ ہے۔ بمبئی بڑودہ اینڈ سنٹرل انڈیا ریلوے کواپریٹو سوسائٹی کے ممبروں کی تعداد ۴۷۰۴ ہے اور کاروباری سرمایہ ۲۱۱۶۴۵ روپیہ ہے ان دونوں سوسائٹیوں کے نظم و نسق کی نگرانی صدر دفتروں سے ہوتی ہے اور ممبروں کے قرض پے بلز (pay bills) سے وصول کئے جاتے ہیں سنٹرل ٹیلیگراف آفس سوسائٹی بمبئی کے ممبروں کی تعداد ۲۰۴ اور کاروباری سرمایہ ۱۲۹۸۰ روپیہ ہے بمبئی پوسٹل سوسائٹی آج سے چند سال پیشتر رجسٹرڈ ہو چکی ہے اس کے ممبروں کی تعداد ۴۰۰ ہے اور کاروباری سرمایہ دس ہزار۔ ان سوسائٹیوں کا نظم و نسق بہت اچھا ہے ان کی کامیابی کی وجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے عہدہ داران کے کاروبار سے ذاتی دلچسپی رکھتے ہیں

بہار اڑیسہ میں اس قسم کی سوسائٹیوں کی تعداد روز افزوں ہے ۱۹۲۱ء کے آخر میں ۴۸ سوسائٹیاں موجود ہیں اور ان کے ممبروں کی تعداد ۵۵۰۸۱ تھی۔ کاروباری

سرمایہ ۸۱۴۰۲۵ روپیہ تھا اور ادا شدہ سرمایہ حصص ۵۴۸۸۱۶ روپیہ تھا اور اس یو۔پی اور پنجاب میں تنخواہ داروں کی سوسائٹیاں سال بہ سال زیادہ ہوتی جارہی ہیں پنجاب میں این ڈبلیو۔آر سوسائٹی کے ممبروں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے اور کاروباری سرمایہ ۱۱½ لاکھ روپیہ ہے۔

تنخواہ داروں کی انجمنوں میں قرض بیشتر ان اغراض کے لئے دیئے جاتے جن سے منافع نہیں ہو سکتا۔ یعنی شادی۔ شرادھ۔ قدیم قرض کی ادائیگی۔ مصارف علاج وغیرہ۔ لیکن اس کے باوجود سوسائٹیاں کامیاب ہوتی ہے اس وجہ سے کہ ان کے ممبر تعلیم یافتہ افراد ہوتے اور وہ امداد باہمی کے اصول کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ان میں سے بعض سوسائٹیاں اپنے کاروبار کا حلقہ اشیا ضروری کی خرید و فروخت تک وسیع کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن خلط اغراض مختلفہ مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔ عام طور سے اس کی اجازت نہ دینا ہی بہتر ہوگا۔ لیکن ان کے اشیا کی مشترک خریداری کے فائدہ سے اس طرح بہرہ مند ہو سکتے ہیں کہ اپنی ضرورتوں کے مطابق مشترکہ خرید اشیائے ضروری کے لئے پیشگی رقوم جمع کر دیں اور ان کا حساب جدا رکھا جائے۔ کریڈٹ سوسائٹی پر کسی حال میں بھی خرید اشیاء کی ذمہ داری عائد نہ ہونی چاہیئے۔

غربا کے لئے سوسائٹیاں۔ کارخانوں کے مزدور۔ ممار۔ ڈرائیور۔ خاکروب اور خانگی ملازم بھی عموماً مقروض رہتے ہیں۔ سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی۔ پونا۔ اور دیٹ کمیٹی بمبئی نے ان جماعتوں میں امداد باہمی کی ترویج کے لئے جو جد و جہد کی اس کے نتائج بہت حوصلہ افزا ہیں۔ ان جماعتوں کے احوال زندگی پر غور و خوض کرنے کے بعد سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کے ممبر اس نتیجہ پر پہنچے ان جماعتوں کو موجودہ زبوں دلانے کی واحد تدبیر یہ ہے کہ ان کی مالی حالت کو بہتر بنا دیا جائے اس مقصد کے پیش کے پیش نظر مذکورہ بالا جماعتوں میں ۱۹۱۳ء میں تین سوسائٹیاں قائم کی گئیں اور ان

نتائج اس وقت تک حوصلہ افزا ہیں ۲½ سال میں اس قسم کی چودہ انجمنیں قائم ہو چکی ہیں قاعدہ طور پر ایک سوسائٹی کے ممبر وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو ایک رقبہ پر بستے ہوں اور ہم قوم و ہم پیشہ ہوں۔ ممبر ایک یا زیادہ حصوں کی خریداری کے لیے متعدد اقساط میں چندہ دیتے ہیں اور پس انداز رقوم جمع کرنے کے لئے بھی ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے سوسائٹی غیر ممبروں سے قرض اور امانتوں کی صورت میں سرمایہ فراہم کرتی ہے اور جسقدر جلد ممکن ہوتا ہے اپنے ممبروں کے قرض ادا کر دیتی ہے۔ ترک شراب خواری۔ فوائد کفایت شعاری اور کواپریشن کے منافع کے متعلق لکچروں کا انتظام اس سکیم کی خصوصیات میں داخل ہے۔ ان سوسائٹیوں کے کام کی نگرانی تنخواہ دار انسپکٹر کرتے ہیں۔ حکومت نے اس تحریک کی تقویت کی خاطر پانچ سو روپیہ سالانہ کی رقم منظور کی ہے جو تین سال تک ملتی رہے گی۔ چودہ سوسائٹیوں کے ممبروں کی تعداد ۴۰۰ کے قریب ہے اور ان میں اکثر قرض سے بالکل سبکدوش ہو چکے ہیں۔ فی کس مزدوروں کے قرض کا اوسط تین سو روپیہ کے قریب ہے انہیں سود خواروں کا ۱۱۰۰۰۰ روپیہ دینا تھا اب صرف ۸۷۹۴۴ روپیہ باقی ہے جو سود خواروں نے مفاہمت سے سوسائٹیوں کے نام منتقل کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سود ایک آنہ فی روپیہ ماہوار کی بجائے گھٹا کر ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار کر دیا گیا ہے۔ سوسائٹیوں نے ممبروں کا باقی قرض ادا کرنے کے لئے ۸۷۹۴۴ روپیہ پیشگی دیئے ہیں۔ اس میں ڈھائی سال کے اندر ممبروں نے ۴۰۰۸۳ روپیہ ادا کر دیا ہے ان سوسائٹیوں کی وجہ سے قرض کی تعداد نصف رہ گئی ہے اور باقی پر مناسب شرح سے سود ادا کیا جا رہا ہے۔ جن ممبروں نے باقی قرض ادا کرنے کے لئے سوسائٹیوں سے روپیہ لیا ہے۔ وہ اپنی زندگیوں کا بیمہ کرا چکے ہیں اور ۲۵۰ روپیہ فی بیمہ کے حساب سے ۷۴۲ بیمے کئے گئے ہیں۔ ایک کوآپریٹو دسپنسری قائم کی گئی اور مدارس شبینہ کا افتتاح عمل میں آ چکا ہے۔ بمبئی کی طرح

ہندوستان کے دوسرے بڑے شہروں میں جہاں کارخانے ہیں۔ اس قسم کی سوسائٹیاں قائم کی سکتی ہیں اور خصوصاً کلکتہ اور ہوڑاہ میں جہاں میونسپلٹیوں کے قلیل المشاہرہ ملازم اور مزدور بے رحم کابلی سودخواروں کے پنجہ میں پھنسے ہوئے ہیں

مدراس میں اس قسم کی انجمنوں کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے اس صوبہ کے تین اضلاع میں مزدوروں اور پسماندہ اقوام کے لئے ۲۵۰ سوسائٹیاں قائم ہیں ۱۹۳۰-۳۱ء کے آخر میں میونسپلٹیوں کے خاکروبوں کی ۴۸ سوسائٹیاں تھیں ان میں صرف خاکروب ہی شامل ہوسکتے ہیں۔ اکثر سوسائٹیوں میں صدر میونسپلٹی اور دیگر عہدہ دار انتظامی امور کے متعلق سرگرمی سے دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں

ان سوسائٹیوں کو قیام کے بعد متواتر مدد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ان کی مدد اور رہنمائی کا کام کسی ہمدرد بنی نوع انسان یا کسی معاشرتی انجمن کو کرنا چاہیئے۔ ان سوسائٹیوں کے بانیوں کو فائدہ ہوتا ہے! اس لئے کہ عموماً یہ جماعتیں امداد باہمی کے اصول کو سمجھنے اور سیکھنے کی کوشش کرتی ہیں اور دیانتداری سے بروقت قرض ادا کردیتی ہیں۔ مسٹر ڈیونبک رقم طراز ہیں کہ ادنیٰ ترین آدمی بھی اعلیٰ درجہ کے دیانتدار اور خوددار بن سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اعلیٰ طبقہ کا کوئی فرد ذاتی طور سے ان کی مدد اور حوصلہ افزائی کرے"۔ چونکہ ان سوسائٹیوں کے ممبر اپنی زبوں حالی اور جہالت کے باعث سوسائٹیوں کا نظم ونسق تربیت حاصل کئے بغیر نہیں چلاسکتے اور خصوصاً حسابات کی درستی طویل تعلیم وتربیت کے بغیر نہیں کرسکتے اس لئے میکلیگن کمیٹی کی رائے ہے کہ حکومت جس طرح رفاہ عام کے دوسرے اداروں کو مدد دیتی ہے اسی طرح ان سوسائٹیوں کو کلرک ملازم رکھنے کے لئے مدد دے۔

فصل دہم

امداد باہمی اور زراعت

ہندوستان مختصر مقبوضات۔ قلیل سرمایہ اور محدود گھریلو صنعتوں کی سرزمین ہے گھریلو صنعتوں کی ترقی اور تنظیم پر تحریک امداد باہمی کے اصول عائد کرنے کے مسئلہ سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم امداد باہمی کے اصول سے زراعت کو ترقی دینے کے مسئلہ پر بحث کرتے ہیں۔ ہزارہا سال سے زراعت ہی ہندوستانیوں کی اکثریت کا پیشہ رہی ہے اس سے پہلے کسی فصل میں ہم ہندوستان کی رعایا کے مسئلہ مقروضیت پر بحث کر چکے ہیں اور یہ ثابت ہوگیا ہے۔ کہ زراعت پیشہ جماعتوں کی ترقی میں جو مشکلات سد راہ ہیں وہ کواپریٹو جد و جہد سے بڑی حد تک دور کی جاسکتی ہیں۔ لیکن ہندوستان کی ترقی کی راہ میں صرف کسانوں کی مقروضیت ہی حائل نہیں اور بھی دشواریاں ہیں ترقی کی راہ کاشتکاروں کی جہالت نے محدود کر رکھی ہے۔ تعلیم و تربیت کے بغیر (علمی یا عملی) اندھا دھند زراعت کے دقیانوسی طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔ روزافزوں علم نے سائنس کو مزارعین کا ایک مستعد خادم بنادیا ہے۔ لیکن ہندوستانی کسان اس کی خدمات سے مستفید نہیں۔ بہرحال اس کے یہ معنی نہیں کہ جہالت کی وجہ سے وہ نئے طریقوں اور جدید اصولوں کو سمجھ نہیں سکتے۔ سرکاری زراعت گاہوں کے تجربات نے انہیں یقین دلا دیا ہے کہ جدید آلات کشاورزی مفید ہیں اور نئی کھادیں اراضی کو سیر حاصل بنادیتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود۔ جہالت۔ حد سے زیادہ احتیاط۔ قدامت پسندی

اور قسمت پرستانہ نقطۂ نگاہ اور پست معیارِ زندگی کے باعث وہ جدید آلات جو کھاد اور نئے تخم کو استعمال کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں اگر ان کے دماغوں کے تاریک گوشوں میں جدید علوم کے مبادیات کی ہلکی سی روشنی بھی پہنچ جاتی تو وہ نئی ایجادات کو بآسانی تسلیم — اور کھیتی میں نئے طریقوں کو بخوشی اختیار کریں۔ حکومت بنگال شعبہ زراعت و تعمیرات عامہ کے متعلق حال ہی میں جو ریزولیوشن شائع کیا ہے اس میں اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ زراعت پیشہ اور (دیہاتی کسانوں کے بچوں) کو فن زراعت کے ابتدائی اصول کی باضابطہ تعلیم دینے کے لئے ایسے مدارس کا قائم کیا جانا ضروری ہے جن کے مصارف زیادہ نہ ہوں۔ یہ مدارس ایسے مقامات میں قائم کئے جائیں گے کہ کسانوں کے بچے بآسانی ان میں پہنچ سکیں۔ ہر ایک زرعی مدرسہ ایک محدود رقبہ کے متعلمین کے لئے ہوگا۔ ان مدارس میں کم سے کم خرچ پر تعلیم حاصل کی جا سکے گی۔ نصاب دو سالہ ہوگا تعلیم عملی دی جائے گی۔ لیکن ابتدائی کورسوں سے حاصل کئے ہوئے علم کو تازہ رکھنے کے لئے طلبا کو نوشت و خواند بھی سکھائی جائے گی۔ خواندگی کے لئے صیغہ کے افسر کی مرتبہ زرعی پرائمر (صوبہ کی زبان میں) مقرر ہوگی۔ نصاب میں زراعت۔ مویشی کی نگہداشت حفظِ صحت۔ مساحت کے ابتدائی اصول۔ پیمائش۔ آہنگری۔ نجاری اور کسانوں کی کثیر الوقوع احتیاجوں کے متعلق ضروری معلومات کو شامل کیا جائے اس کے علاوہ طلسمی لالٹینوں اور نقشہ جات کے ذریعہ طلبا کو کواپریٹو کریڈٹ۔ ترقی زراعت اور دیہات میں صفائی اور اصول حفظ صحت پر عمل کرنے کے متعلق سبق دیئے جائیں گے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ ان کے دماغوں پر زیادہ بار نہ پڑے اور ذہن تیز ہو جائیں۔ تمام مضامین کی تعلیم ابتدائی اصول کے مطابق ہوگی اور نصاب کو اس طریقہ سے مرتب کیا جائے گا کہ طالب علم کسان کی حیثیت اختیار کرنے کے بعد اس سے فائدہ اٹھا سکے

عملی تجربات کیلئے ہر ایک سکول کیلئے علیحدہ اراضی ہوگی اور اس میں تمام

کام طلبا ہی کریں گے (تعلیم کے پہلے سال مشترک قطعہ میں اور دوسرے سال جداگانہ قطعات میں)۔ اس کے علاوہ ان کا فرض ہو گا۔ کہ مدرسہ کی عمارت کی مرمت کریں اور درس گاہ کو صاف رکھیں۔ کاہلی اور تن آسانی کی بُری عادتوں سے طلبا کو بچایا جائے گا۔ اور چٹائیوں کے سوا ان کے بیٹھنے کیلئے سکول میں کوئی فرنیچر نہ ہو گا

سکول کا ہیڈ ماسٹر اس علاقہ میں زراعت کے متعلق مظاہرات کا فرض بھی ادا کرے گا۔ اور ہر ایک مدرسہ میں ایک مرکز مظاہرہ ہو گا۔ جہاں مقامی کسان زراعت کی ترقی کے اسباب و آلات کو بآسانی دیکھ سکیں اور ان کی قدر و قیمت سمجھیں۔ ہر ایک مدرسہ میں متصلہ دیہات کے باشندوں کے لئے لیکچروں کا انتظام کیا جائیگا۔

ان مدارس میں داخلہ کے لئے یہ شرط ہو گی۔ کہ طلبا پرائمری تعلیم حاصل کر چکے ہوں تندرست و توانا ہوں۔ اور ان کی عمر تیرہ چودہ سال سے کم نہ ہو۔ لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ ان مدارس سے زیادہ عمر کے لڑکے بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اس سکیم کے مجوزین کی رائے ہے۔ کہ نصاب تعلیم خواہ کیسی ہی ابتدائی نوعیت کا ہو لیکن اس کی مدت دو سال سے زیادہ ہونی چاہئے۔ اس صورت میں اس کا اثر پائیدار اور مستقل ہو سکتا ہے۔ چونکہ یقین ہے کہ بنگالی کسان اپنے بچوں کو اسقدر مدت تک باہر رکھنے کے لئے رضامند نہ ہوں اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ پہلے سال کی تعلیم کو جہانتک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ مکمل کر دیا جائے۔ تاکہ طلبا پہلے ہی سال میں اس سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ نصاب ان کسانوں کے بچوں کے لئے زیادہ موزوں ہو گا۔ جو اپنے چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں زیادہ مصارف برداشت کئے بغیر نئے طریقوں سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ زراعت کی مبادیات (ابتدائی اصول) کے متعلق اس میں تمام ضروری امور موجود ہونگے۔ دوسرے سال زراعت کی اعلیٰ تعلیم ہو گی اور اس میں طلبا کو گڑ بنانا۔ مرغی خانہ قائم کرنا۔ ترکاریوں کی کاشت کرنا۔ اور مکھن بنانا سکھایا جائے گا اور اس تعلیم میں ان سہولتوں کا لحاظ رکھا جائے گا جو

مقامی طور سے میسر آسکتی ہیں۔ نصاب ان طلبا کے لئے بھی موزوں ہوگا۔ جو بڑے پیمانے پر کاشت کرنا چاہتے ہوں سادہ ترقی وار آلات اور بہترین کھادوں کا طریق استعمال بھی بتایا جائے گا۔

مذکورہ بالا سکیم بہت اچھی ہے اگر اسے جامہ عمل پہنایا گیا تو اس سے ملک میں زراعت کی ترقی کا نیا دور شروع ہو جائے گا۔ یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ اس عقدہ کو حل کرنے کے لئے سرکاری مدد کی ضرورت ہے یہ مقصد انفرادی جد و جہد یا کواپریٹو سوسائٹیوں کی کوشش سے پورا نہیں ہو سکتا۔ بعض سوسائٹیوں نے ممبروں کے بچوں کی تعلیم کی خدمت اپنے ذمہ ہمت پر فرض کر لی ہے وہ تعلیم کے مصارف اپنے قلیل منافع سے برداشت کر رہی ہیں۔ ان سوسائٹیوں کا ایثار لائق تحسین و آفرین ہے اور ضرورت ہے کہ ملک کے طول و عرض میں سوسائٹیاں اس کی تقلید کریں۔ لیکن یہ سوسائٹیاں حکومت کی مدد کے بغیر زیادہ کام نہیں کر سکتیں۔ کسانوں کی جہالت کو دور کرنے کی موثر کوشش صرف حکومت ہی کر سکتی ہے اور اسی کی کوشش سے زرعی اصلاح کا عظیم الشان کام انجام پا سکتا ہے

یہ فرض کر لیجئے کہ ہندوستان کے کسانوں کی مقروضیت اور جہالت دور ہو گئی۔ لیکن کیا اس سے آراضی کی زرخیزی اور ان کی خوشحالی میں بھی اضافہ ہو جائے گا؟ اس کا جواب نفی میں ہے۔ کسان جسمانی طور سے کمزور ہیں۔ دقیانوسی آلات کشاورزی استعمال کئے جاتے ہیں۔ آبپاشی کی سہولتیں کم ہیں۔ مواشی قحط زدہ اور فاقہ کش اراضی یکجا اور زرخیز نہیں۔ خراب تخم بوئے جاتے ہیں۔ پیداوار کو بازار میں بھیجنے کے لئے آسانیاں میسر نہیں۔ زرعی پیداوار کو فوری فروخت سے بچایا نہیں جا سکتا۔ تمام منافع مہاجنوں اور مارواڑی دلالوں کی جیبوں میں جا رہا ہے ان حالات میں زراعت کو منافع بخش پیشہ کس طرح بنایا جا سکتا ہے۔ غریب کسان تیلی کے بیل کی طرح دن گھومنے کے بعد شام

کو بھی اسی جگہ ہو گا۔ جہاں سے روانہ ہوا تھا۔ ان مشکلات کو کوآپریشن سے رفع کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس کی کامیابی ہوتی ہے اور ہندوستان میں اس کے عظیم امکانات موجود ہیں۔ اگرچہ یورپین ممالک میں قرضہ امداد باہمی نے زراعت کی ترقی میں بہت مدد دی ہے لیکن زراعت نے اس کی نسبت دوسرے طریقوں سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے۔ ان طریقوں کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

(۱) اشیائے مطلوبہ کی مشترک خرید۔ (اشیائے مطلوبہ سے وہ تمام چیزیں مراد ہیں جو خانگی اور زرعی ضرورتوں میں کام آتی ہیں) اور ممبروں میں انہیں تقسیم کرنا۔

(۲) قیمتی آلات کی مشترک خرید۔ یہ آلات سوسائٹی کی ملکیت سمجھے جاتے ہیں اور ممبروں کو انفرادی طور سے کرایہ پر دیئے جاتے ہیں۔

(۳) ممبروں کی پیداوار کی مشترک فروخت۔

(۴) ممبروں کی پیداوار کو بازار بھیجنے کیلئے مشترک طور سے تیار کرنا اور تیاری کے بعد مشترک طور سے فروخت کر دینا۔ ان تمام سرگرمیوں سے کسانوں کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اول الذکر اور چہارم طرز کی سوسائٹیوں نے حیرت انگیز کامیابی حاصل کی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان میں یہ سرگرمیاں منافع بخش ثابت ہونگیں زراعت اور بافندگی کی مانند دوسری گھریلو صنعتوں کو ان سے بہت فائدہ پہنچے گا۔

کوآپریٹو اصول سے زراعت میں درکار ہونے والی اشیا کی خرید۔ تخم۔ کھاد۔ اور چارہ کی خریداری میں کسان دلالوں کو گرانقدر رقوم ادا کرتے اور یہ دلال ان اشیائ کو تھوک فروشوں اور بنانے والوں سے براہ راست خریدتے ہیں۔ سادہ لوح کسان اجناس و اشیاء کے وزن اور قسم کے معاملہ میں دھوکہ کھاتے ہیں۔ ممبروں میں تقسیم کرنے کے لئے اشیائے ضروری کی مشترک خریداری میں متعدد فوائد مضمر ہیں۔ اول یہ کہ سوسائٹی تھوک نرخ پر اشیاء خریدتی ہے اور تھوک نرخ پر خریداری سے جو فائدہ ہوتا

ہے وہ ممبر زادار کی جیبوں میں جاتا ہے یا انجمن ۔ کو حاصل ہوتا ہے بصورت دیگر یہ منافع کو غیر حاصل ہوتا۔ دوسرے چونکہ سوسائٹی کثیر مقدار میں اجناس خریدتی ہے اس کے تاجر اس سے معاملہ کرنے کے لئے مضطرب ہوتے ہیں اور افراد کی نسبت اس کا زیادہ لحاظ کرتے ہیں۔ سوسائٹی یہ اصرار کر سکتی ہے کہ اجناس مطلوبہ اچھی قسم کی ہوں اور زراعت میں قسم اجناس کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ تیسرے سوسائٹی کے کارکن خریداری اجناس کے لئے منڈی میں جاتے ہیں۔ جہاں اجناس کی قیمتیں مقابلہ کی وجہ سے معلوم ہوتی رہتی ہیں اگر کوئی کسان کسی ساہوکار سے تخم خریدے گا۔ تو اسے صحیح بازاری قیمت معلوم نہ ہو سکے گی۔ چوتھے چونکہ سوسائٹی کثیر تعداد میں اجناس طلب کرتی ہے اس لئے اسے محصول بھی کم دینا پڑتا ہے اگر ان اجناس مختلف اشخاص متفرق طور سے منگائیں تو محصول یقیناً زیادہ ادا کرنا پڑے گا۔ پانچویں اپنی مستحکم مالی حالت کے باعث سوسائٹی اشیاء و اجناس مطلوبہ کو ہر وقت خرید سکتی ہے۔

زراعت میں درکار ہونے والی اشیا کو مشترک طور سے خریدنے کے لئے جو سوسائٹیاں قائم کی جاتی ہیں ان کے متعلق یہ دقت محسوس کی جاتی ہے۔ کہ سال بھر میں ایک یا دو بار اظہار سرگرمی کرتی ہیں (ان ایام میں جن کے ممبروں کو اجناس درکار ہوں) اور باقی ایام میں عملاً ان کا کوئی وجود نہیں رہتا۔ اس لئے ممبر خریداری کے سوا ان کے معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ اور ممبروں کے دلچسپی نہ رکھنے سے اکثر سوسائٹیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جب تک ان کے ممبر خرید کردہ اشیا کو استعمال نہ کریں اس وقت تک روپیہ بھی ان سے وصول نہیں ہوتا۔ مثلاً جو شخص کھاد خریدتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ فصل کے ہونے تک مجھے کچھ روانہ کرنا پڑے گا۔ ان حالات میں سوسائٹیاں ان تھوک فروشوں کا قرض بروقت ادا نہیں کر سکتیں۔ جن سے وہ اجناس و اشیا خریدتی ہیں" (رایل سمتھ گورڈن "کواپریٹو فار فارمرز" صفحہ ۱۷۱)

ان حالات میں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ زراعت میں درکار ہونے والی اشیا کے علاوہ خانگی ضرورت کی اشیا بھی بہم پہنچائی جائیں۔ اس سلسلہ میں ایک انتباہ کی خاص ضرورت ہے اور وہ یہ کہ اصلاحی اور صوبجاتی انجمن اسے ضروریات زراعت سوسائٹیز کی عدم موجودگی میں مقامی ابتدائی انجمن بہم رسانی کو خانگی ضرورتوں میں کام آنی والی اشیا کے متعلق گاؤں کے کفایت شعار اور سادہ زندگی بسر کرنے والے سود خوروں سے مقابلہ کرنا سخت دشوار ہوگا۔ اگر سپلائی سوسائٹیاں مختلف مقامات میں قائم اور ایک دوسرے سے ملحق ہوں تو مصارف میں کفایت ہو سکتی ہے اور ہر ایک سوسائٹی مقامی تاجروں کے مقابلہ میں اشیا فروخت کر سکتی ہے

"تنظیم دیہات آئرلینڈ" کا فاضل مصنف رقمطراز ہے۔ ڈنمارک کے اضلاع میں جو انجمن ہائے فراہمی اشیا قائم ہیں ان کے ۸۰ فیصدی ممبر کاشتکار ہیں اور خانگی ضرورت کی اشیا کا بہم پہنچانا ان کی تجارت کا نمایاں پہلو ہے۔" جن ممالک کے کسان مختلف قطعات اراضی میں کاشت کرتے ہوں۔ وہاں اس طرز کی سوسائٹیاں کامیابی سے چلائی جا سکتی ہیں"۔ ہندوستان ایسا ہی ملک ہے لیکن موجودہ دیہاتی زندگی کو دیکھتے ہوئے یہ امید نہیں جا سکتی کہ چند منتخب علاقوں کے سوا اس قسم کی جداگانہ انجمن ہائے پیداوار کامیاب ہو سکتی ہے۔ انکی کامیابی کا امکان ڈنمارک جیسے ملک میں ہے جس کے کسان تمام دنیا کے ممالک کے کسانوں سے بہتر تعلیم و تربیت یافتہ ہیں۔ لیکن ہندوستان کے حالات سراسر مختلف ہیں۔ مسٹر لیف رقم طراز ہیں۔ جرمنی میں جہاں ہندوستان کے مماثل حالات موجود ہیں رفایئسن نے ڈنمارک والوں کے خلاف ایک جداگانہ طریق اختیار کیا۔ اس نے مختصر "پیرش سوسائٹیوں" میں اس نے اردلی سوسائٹی کو تہر کارۂ (جس سے ایک خدمت لی جا سکے) بنا دیا اس سوسائٹیوں کے فرائض میں بہم رسانی اشیا کو نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ جاپانیوں کے دیہاتی کواپریشن میں بھی قرض کی بہم رسانی کے ساتھ

سوسائٹیاں خرید و فروخت کا کام کرتی ہیں

آئرلینڈ۔ جرمنی۔ اسٹریا۔ بلجیم۔ سپین اور جاپان میں انجمن ہائے قرضہ بہم
اشیا کا کام کرتی ہیں۔ ہندوستانی۔ دیہات کے تعلیم یافتہ اور ذہین اشخا
یہ رائے دیتے کہ ڈنمارک کی ایک مقصد رکھنے والی سوسائٹیوں کو بجائے
اور جرمنی کی سوسائٹیوں کی طرز پر سوسائٹیاں قائم کی جائیں جو ترقی زراعت
علاوہ مشترک خرید و فروخت کا کاروبار کرتی ہیں۔ ہندوستان کے دیہات
لئے ان کا وجود ہی زیادہ موزوں ہوگا۔

اس مسئلہ کے متعلق ماہرین کی رائے میکلیگن کمیٹی کی رپورٹ سے واضح
ہمارے نزدیک غیر قرضہ زراعتی انجمن کی اکثر اقسام کو تخم اور آلات بہم پہنچانے
انجمنوں میں شامل وجذب کر دینا بہتر ہوگا۔ درحقیقت اب بھی متعدد انجمن
جو انجمن ہائے امداد باہمی کے نام سے موسوم ہیں بہم رسانی اشیاء کا کام کرتی ہیں
اس کاروبار کا جداگانہ حساب رکھتی ہیں صوبہ متوسط میں اس طرز کی سوسائٹیاں کا
میں بہتر تخم تقسیم کرتی ہیں۔ اس امر کے فیصلہ میں کام کے لئے ایک مرکز مقرر ک
سنٹرل بنک کو سپرد کر جائے۔ ان اغراض و مقاصد پر منحصر ہوگا۔ جو پیش نظر
جائیں۔ ہمارے نزدیک یہ مناسب نہیں معلوم کہ سوسائٹیاں جو اجناس و اشیا
کرتی ہیں ان کی مالک خود بن جائیں۔ بہتر یہی ہے کہ وہ کمیشن پر اجناس و اشیاء
کی خرید و فروخت کرے یا کسی اور نظام کے ماتحت جس کی رو سے اس کا فرض
فروخت تک محدود ہو نقصان اور نفع کے ذمہ دار ممبر سمجھے جائیں۔

ہندوستان میں مدراس کے اندر جرمنی۔ آسٹریا۔ بلجین اور ہسپانیہ
کے مطابق ایسی انجمن ہائے قرضہ قائم کی گئی ہیں۔ جو بہم رسانی اشیا کا کاروبار
ہیں اور رائفائزن کے اصول پر مبنی ہیں۔ اس طریق کے متعلق مسٹر ایف آر ہنگوٹ

نے بمبئی کوآپریٹو کوارٹرلی (دسمبر ۱۹۳۸ء) میں حسب ذیل خیالات ظاہر کئے ہیں
جب کسی گاؤں میں کسی جنس کی مشترک (کوآپریٹو) خرید کی تجویز کی جائے تو پنچایت کا
فرض ہے کہ ہر ایک ممبر سے ایک گوشوارہ حاصل کرے کہ اسے وہ جنس کس مقدار
میں درکار ہے اور اس کے ساتھ ہی اس سے وعدہ بھی لیا جائے کہ جنس مطلوبہ
کے گاؤں میں پہنچ جانے کے بعد وہ مقدار مطلوبہ کو وصول کرے گا۔ اور اس کی
قیمت ادا کرے گا (نقد یا سوسائٹی سے اس کی خریداری کے لئے قرض لیکر) بشرط
ضرورت قرض کی دادوستد جنس مطلوبہ کے منگانے سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے
اجناس مطلوبہ کی تھوک خریداری کیلئے فرمائش کردی جاتی ہے اور سنٹرل
بنک کے ذریعہ قیمت کی ادائیگی عمل میں آتی ہے۔ جنس مطلوبہ وصول ہوتے ہی تقسیم
کردی جاتی ہے۔ بعض اوقات چند سوسائٹیاں مشترک طور
پہ کثیر مقدار میں اجناس منگالیتی ہیں اور اس طرح مزید آسانی ہو جاتی ہے۔
کبھی یہ کارروائی نگرانی کرنے والی مقامی یونین (جس سے سوسائٹی ملحق ہو) کے
توسل اور توسط سے کی جاتی ہے۔ اکثر اوقات ایک مخصوص علاقہ کی انجمنیں
مستقل تجارتی انجمن کی صورت اختیار کرلیتی ہیں۔ اس کے حصص خریدتی ہیں اور حصص
کے لئے ہی کاروبار کرتی ہیں۔ ان تجارتی انجمنوں کے پاس معتدبہ اداشدہ سرمایہ
حصص ہوتا ہے۔ یہ سرمایہ کبھی صرف انجمنوں سے فراہم کیا جاتا ہے اور کبھی
افراد اور انجمنیں ملکر حصص خریدتی ہیں۔ بعض اوقات عام اربن انجمن امداد باہمی
(جو کریڈٹ سوسائٹیوں کو ممبر کی حیثیت سے شامل کرلیتی ہیں اور ان کے ساتھ
ایجنسی کا کاروبار کرتی ہیں) تجارتی انجمنوں کی صورت اختیار کرلیتی ہیں۔ ان تجارتی
انجمنوں کا فرض ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی ملحقہ سوسائٹیوں سے انڈنٹ حاصل کریں
اور ان کی اشیائے مطلوبہ کو کثیر تعداد میں مشترک طور سے خریدیں۔ انجمن تجارتی عملہ

رکھ سکتی ہے اور دیہاتی پنچات کی نسبت تجارت کا بہتر تجربہ رکھنے والے اشخاص کی خدمات سے مستفید ہو سکتی ہیں! امداد نہ پانے والی انجمن ہائے قرضہ کے مقابلہ میں ان کا کاروبار زیادہ آسانی اور خوش اسلوبی سے چلتا ہے۔ مسٹر ہنگوے رقمطراز ہیں۔ صوبہ مدراس کے اندر ۱۹-۱۹۱۸ء میں اس قسم کے کاروبار نے نمایاں ترقی کی۔ ترقی کی بڑی وجہ یہ ہوئی۔ کہ خانگی ضرورت کی اشیا گراں ہو گئیں۔ دو سو دیہاتی سوسائٹیوں نے تقریباً تین لاکھ کا کاروبار کیا اور ممبروں کو ۶۰ ہزار روپیہ (۲۰ فیصدی منافع ہوا۔ جو اشیا بہم پہنچائی گئیں ان میں چاول۔ نمک۔ تخم۔ گھاس لیٹ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ یہ تجارت جاری ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ عا اس کی توسیع کا اندازہ ذیل کے تخمینہ سے کیا جا سکتا ہے۔ صوبہ مدراس کی دیہاتی سوسائٹیوں میں ایک لاکھ ستر ہزار اشخاص شامل ہیں اور اس تخمینہ میں کوئی مبالغہ نہیں۔ کہ ہر ایک ممبر تقریباً دو سو روپیہ کی اشیا گاؤں کے

عا لیکن مدراس کی تازہ ترین رپورٹ (۲۱-۱۹۲۰ء) سے ظاہر ہے کہ دوران سال میں اطمینان بخش کام نہیں ہوا۔ لارنس ہلیٹن آف کوآپریشن (اپریل ۲۲ء) رجسٹرار کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ ٹریڈنگ یونینوں اور سٹوروں کی بڑی مشکلات پیش آئیں اگرچہ کاروبار تقریباً بدستور جاری رہا۔ لیکن اکثر انجمنوں کو خسارہ ہوا۔ خسارہ کی وجہ یہ تھی کہ جن اشیا کا ذخیرہ کر لیا گیا تھا۔ ان کی قیمتیں کم ہو گئیں۔ لیکن اکثر حالات میں نقصان بدنظمی اور ممبروں کی خودسری کی وجہ سے ہوا۔ دو سال پیشتر جب چاول گراں ہو گیا تھا۔ تو اکثر انجمنوں نے برما کا چاول منگانے کے لئے سہولتیں حاصل کیں۔ لیکن گذشتہ کوآپریٹو سال میں برما کے چاول کی ضرورت پیش نہ آئی۔ اس وجہ سے کریڈٹ سوسائٹیوں کا تجارتی کاروبار بہت کم ہو گیا۔ کریڈٹ سوسائٹیوں کی نسبت زرعی اور غیر زرعی سٹوروں (باقی برصفحہ ۱۵۱)

باہر سے خرید تا ہے - جو امداد باہمی اصول کے مطابق مشترک طور سے خریدی جا سکتی ہیں - اگر ہر ایک ممبر یہ اشیا امدادی طور سے خریدے اور کاروبار ایسے طریقہ سے کیا جائے کہ اس میں دس فی صدی سے زیادہ بچت نہ ہو تو امداد کرنے والوں کو ۴۳ لاکھ روپیہ سالانہ کا منافع ہو سکتا ہے۔ بصورت دیگر یہ رقم دلالوں کی جیبوں میں جاتی ہے۔ مستقل قریب میں یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے اور اس کے اصول میں کوئی مشکل نظر نہیں آتی۔ اگر تمام کریڈٹ سوسائٹیاں ٹریڈنگ سوسائٹیوں کے ماتحت کام کریں اور آخرالذکر ایک یا ایک سے زیادہ ہوں اور وہ مرکزی تجارتی انجمنوں کے ماتحت کر دی جائیں تو کاروبار نہایت سرعت سے روبہ ترقی ہو سکتا ہے۔

جو نتائج مدراس میں حاصل ہوئے ہیں وہ ہندوستان کے ہر ایک صوبہ میں حاصل کئے جا سکتے ہیں - اگرچہ نگرانی کرنے والی انجمنوں کی عدم موجودگی کے باعث رفتار ترقی سست ہو گی - بہر حال منتخب علاقوں میں اس نظام کا تجربہ کرنا چاہیے اگر یہ کامیاب ہو جائے تو اس سے ترقی کی نئی راہ کھل جائے گی۔ اور کسان ان گرانقدر رقوم کی ادائیگی سے بچ جائینگے - جو دلالوں کو ادا کی جاتی ہیں۔ اگر برطانی ہند کی ۲۲۵۰۰ کریڈٹ سوسائٹیوں کے دس لاکھ ممبر پراونشل ہول سیل ٹریڈنگ سوسائٹیاں قائم کر لیں اور یہ سوسائٹیاں ایک آل انڈیا ہول سیل سے ملحق ہو جائیں تو مسٹر ڈنگلوٹے کے تخمینہ کے مطابق ہر سال دلالوں کی جیبوں سے دو کروڑ روپیہ کی رقم نکال کر دیہاتی کوآپریٹروں کی جیبوں میں ڈالی جا سکتی ہے

(صفحہ ۵۰ کے نوٹ کا باقی حصہ) کا انتظام سخت دشوار ہے اور وہ اکثر ناکام رہتے ہیں - ان کی ناکامی سے ہمت ہارنے کی بجائے زیادہ احتیاط اور دوراندیشی سے کام کرنا چاہیے۔

انجمن ہائے امداد باہمی نے قرض کی داد و ستد کے ساتھ بہم رسانی اشیا کی طرف جو رجحان ظاہر کیا ہے اس کے علاوہ ایسی سوسائٹیاں بھی سرگرم کار رہی ہیں۔ جنکا مقصد زراعت میں درکار ہونے والی اشیا کا بہم پہنچانا ہے۔ کھاد تخم اور آلات کشاورزی بہم پہنچانے کے لئے جداگانہ سوسائٹیاں معرض وجود میں آ چکی ہیں۔ ہندوستان میں ان سوسائٹیوں نے جو ترقی کی ہے ذیل میں اس کا حال درج کیا جاتا ہے

کھاد فراہم کرنے والی انجمنیں

کھاد کے بغیر کوئی فصل اچھی نہیں ہوتی اور عام قاعدہ یہ ہے کہ کھاد کی افراط سے منافع کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہذا ہر کسان کو کھاد کی فراہمی کے مسئلہ پر غور کرنا پڑتا ہے۔ تمام فصلوں کے لئے گوبر اچھی کھاد ہے اور سستی بھی۔ جہاں تک ممکن ہو اسے ایندھن کے طور پر کم استعمال کیا جائے اور اس کی زیادہ مقدار کھیتوں میں ڈالنے کے لئے محفوظ رکھی جائے۔ لیکن ان اعلیٰ درجے کی فصلوں کے لئے۔ جنہیں آب پاشی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کھاد دینا زیادہ مفید ہے مصنوعی کھاد ارزاں دستیاب نہیں ہوتی۔ اسلئے کہ یہ کثیر مقدار میں خرید کی جاتی ہے اور فاصلہ دراز سے آتی ہے۔ اس کے علاوہ استعمال سے پہلے چند روز تک اس کا ذخیرہ رکھنا پڑتا ہے مصنوعی کھاد کی تجارت دلالوں کے ہاتھ میں جو تاجرانہ ہتھکنڈوں کے خوگر میں یہ لوگ زیادہ قیمت وصول کرتے ہیں۔ کم تولتے ہیں۔ خراب قسم کی کھاد بہم پہنچاتے ہیں اور قیمت کے علاوہ کمیشن بھی لیتے ہیں کسانوں کو نقصان پہنچا کر خود فائدہ اٹھاتے ہیں

کھاد بہم پہنچانے والی انجمن ہائے امداد باہمی کا مقصد یہ ہے کہ دلالوں کے

ہاتھ سے اس تجارت کو نکال لیا جائے اور جو منافع فی الحال ان کی جیبوں میں جارہا ہے۔ وہ کسانوں کو پہنچایا جائے۔ اس قسم کی انجمنیں قائم کرنا۔ کچھ مشکل نہیں اس کے بانیوں کو چاہیئے کہ پہلے ان لوگوں تعداد معلوم کریں جو اس میں شامل ہو سکتے ہیں اور جسقدر کھاد انہیں درکار ہو اس کا تخمینہ بھی کر لیا جائے۔ کھاد کی مقدار معلوم کرنے کے بعد قیمت کا اندازہ آسان ہے۔ انجمن کو ابتداء میں اسی قدر سرمایہ کی ضرورت ہوگی جو مطلوبہ مقداریں کھاد کی خریداری کے لئے کافی ہو۔ چونکہ انجمن کے سکرٹری کے انتظامی اختیارات وسیع ہونگے اور وہ فاصلہ دراز پر کھاد کی خریداری کرے گا۔ اس لئے دوسرے ممبر مشترک اور غیر محدود ذمہ واری نہیں لے سکتے۔ یہ بہتر ہوگا کہ پانچ پانچ یا دس دس روپیہ کے حصص جاری کر دیئے جائیں اور ذمہ واری حصص کی موجودہ قیمت تک محدود رکھی جائے۔ جو لوگ انجمن میں شرکت کا وعدہ کریں ان سے اقرار نامے لکھائے جائیں۔ اور ½ ۶ سود فیصدی پر امانتیں ( ) طلب کی جائیں۔ جس وقت کاروبار شروع کرنے کیلئے کافی سرمایہ فراہم ہو جائے انجمن کو رجسٹرڈ کرانے کے لئے درخواست دے دی جائے۔ ڈائرکٹروں پر اچھی اور موزوں کھاد خریدنے کی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ مناسب موسم میں کھاد خریدیں اور اس بازار سے خریدیں جہاں سب سے زیادہ سستی کھاد مل سکے۔ کھاد کی قیمت پر غور کرتے وقت محصول اور ذخیرہ کے رکھنے کے مصارف بھی پیش نظر رکھے جائیں۔ کھاد کی قیمت ادا کرنے سے پہلے چند تھیلوں کو کھول کر دیکھ لیا جائے کہ آیا کھاد نمونہ کے مطابق ہے۔؟ مثلاً رینڈی کی کھلی کا نمونہ سخت اور ٹھوس تھا۔ لیکن تھیلے کھولنے پر بھربھری اور بکھر جانے والی کھلی برآمد ہوئی۔ یا نمونہ تازہ اور اچھا تھا۔ لیکن تھیلوں میں سے پیوندی ہوئی کھلی برآمد ہوئی۔ اس کے علاوہ ڈائرکٹروں کو

چاہیے کہ مناسب قسم کی کھاد خریدیں۔ جس زمانہ میں ریندڑی کی کھلی گراں ہو اس زمانہ میں تازہ کھاد یا کسی اور قسم کی کھلی کا خریدنا بہتر ہوگا۔ بشرطیکہ وہ فصل کے لئے مفید ہو۔ انجمن کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگرچہ بازاری نرخ سے کم قیمت پر کھاد فروخت کرنا سہل ہے۔ لیکن اسے کھاد کی بہم رسانی کے مصارف بھی ادا کرنے ہیں۔ یہ کاروبار ایک حد تک قیاسات پر مبنی ہے لیکن جب کھاد کی آئندہ قیمت کے متعلق شک ہو تو ڈائرکٹروں کو وہ طرف اختیار کرنی چاہیے جس میں نقصان کا اندیشہ نہ ہو

صوبہ بمبئی میں چند کھاد بہم پہنچانے والی سوسائٹیاں موجود ہیں اور ان کی رفتار اطمینان بخش ہے۔ ریندڑی اور دیگر اقسام کی کھلیاں بطور کھاد بکثرت استعمال کی جارہی ہیں۔ بمبئی کی تمام انجمنیں تقریباً دس ملین پونڈ کھاد خریدتی ہیں۔ جن علاقوں میں نیشکر کی کاشت ہوتی ہے ان میں کھاد کی مانگ زیادہ ہے۔

مقامی کریڈٹ سوسائٹیاں۔ ان سوسائٹیوں کو مالی مدد دیتی ہیں۔ کیونکہ انہیں کھاد کی خریداری کے لئے نقد روپیہ میسر آجاتا ہے۔ اس لئے کثیر منافع ہوتا ہے اور قلیل سرمایہ سے بڑے پیمانہ پر کاروبار کرسکتی ہیں۔ مدراس میں۔ تنجور ڈسٹرکٹ کوآپریٹیوز سوسائٹی کھاد کی تقسیم کا مرکز بن جائے گی۔ ضلع کی تمام انجمنیں اس سے کھاد حاصل کیا کرینگی۔ وہ ہڈی کی کھاد اور فلور فاسفیٹ تیار کرتی ہے اور بازاری نرخ سے کم پر فروخت کرتی ہے

تخم بہم پہنچانے والی سوسائٹیاں۔ انجمن ہائے قرضہ کی کامیابی کے باعث اکثر مقامات میں اچھا تخم بہم پہنچانے کے لئے انجمن ہائے امداد باہمی قائم ہوچکی ہیں۔ ان کے طریق کاروبار میں مقامی حالات کے باعث بہت اختلاف ہے۔ اس کام کو انجمن ہائے قرضہ بھی کرسکتی ہیں۔ اور کریڈٹ سوسائٹیوں کی یونین بھی انجام دے

سکتی ہیں نیز علیحدہ انجمنیں بھی قائم کی جا سکتی ہیں۔ مانی پوری زراعتی انجمن پیداوار آخر الذکر قسم کی انجمن ہے۔ یہ انجمن نہ صرف ممبروں کو بلکہ علاقہ کے تمام کسانوں کو تخم بہم پہنچاتی ہے ایک سال میں اس نے ۲۰۹ من پوسا گندم تقسیم کیا اور ۷۷ من آئندہ سال تقسیم کرنے کے لئے ذخیرہ کیا۔ پنجاب میں امریکن کپاس کے نمونہ کی بہم رسانی کے لئے متعدد سوسائٹیاں موجود ہیں۔ جنوبی ارکاٹ میں دیہاتی کوآپریٹو اگریکلچرل سوسائٹی مفید کام کر رہی ہے۔ کمبوڈیا کپاس کے بنولے اور مونگ پھلی کا تخم بہم پہنچاتی ہے۔ برار میں یونین تخم نمایاں ترقی کر رہی ہیں۔ ان میں دس یا دس سے زیادہ کسان شریک ہوتے ہیں اور صیغہ زراعت کے بہم رسانندہ اعلیٰ تخم تقسیم کرتے ہیں ہر ایک یونین کے صدر کو بہترین کپاس "رززیم" کے بنولے اکولہ کے سرکاری فارم سے بھیجے جاتے ہیں اور دوسرے ممبر صدر سے تخم حاصل کرتے ہیں۔ دوسرے کسان یونین کے ذخیرہ سے تخم خریدتے ہیں۔ کپاس کی کاشت کے علاقہ میں ۳۶ یونین ہیں۔ ان میں سے ۲۱ رجسٹرڈ انجمن ہائے امداد باہمی ہیں۔ ہردوئی (یو۔ پی) کی نان کریڈٹ سنٹرل اگریکلچرل سپلائی سوسائٹی بہترین تخم اور آلات بہم پہنچانے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ اس ممبروں میں زرعی ابتدائی انجمنوں کے ارکان اور ضلع کے دوسرے کسان شامل ہیں۔ نومبر ۱۹۳۰ء میں اس کی رجسٹری ہوئی تھی۔ یہ انجمن اب تک ۶۰۲۴ من پوسا گندم اور ۹۹ من بنولے فروخت کر چکی ہے۔ (یہ تخم صیغہ زراعت سے حاصل کئے گئے تھے) دو ماہ کی مختصر مدت میں اس نے دو ہزار روپیہ سرمایہ محفوظ میں کر دیئے اور ۵۵۰ روپیہ دوسرے فنڈ میں جو قیمتوں کی کمی بیشی کے متعلق۔ سال کے ختم ہونے کے بعد سے اس میں ۴۲ ترجیحی اور سوسائٹی کے حصہ دار شامل ہو چکے ہیں۔ گذشتہ سال کے آخر میں اس کا کاروباری سرمایہ ۷ ہزار روپیہ تھا فصل خریف میں اس نے ۸۲ من تخم تقسیم کیا اور اس کے

فصل ربیع میں تقسیم کرنے کے لئے ایک ہزار من یوسا گندم موجود تھا۔ دو سو من کھاد فروخت کی گئی۔ اور چند مشینیں کسانوں کو کرایہ پر دی گئیں۔

جہاں تک بہترین تخم اور کھاد کی تقسیم کا معاملہ ہے بہار اور اڑیسہ کے سنٹرل بنک نہایت مفید کام کر رہے ہیں ان کے پروگرام میں۔ بہترین تخم کی بہم رسانی۔ منافع بخش فصلوں کی کاشت اور نسل کشی کے سانڈوں کی ترغیب شامل ہے۔ سنٹرل بنکوں کی زرعی سرگرمیوں کا حال واضح کرنے کے لئے ہم نوادا سنٹرل بنک کی کارگذاری بیان کرتے ہیں۔ اس نے ۱۹۲۱ء میں ۱۶۸ من یوسا گندم سوسائٹیوں کو تقسیم کیا۔ مونگ پھلی کی کاشت سے اس کے ممبروں کو ۱۴ روپیہ فی ایکڑ کا منافع ہوا۔ حالانکہ پہلے "کرتھی" کی کاشت سے صرف ۲۵ روپیہ فی ایکڑ منافع ہوتا تھا۔ سال کے دوران میں بارہ سوسائٹیوں نے مونگ پھلی کی کاشت شروع کر دی ہے اور اب ایک سو چالیس ایکڑ سے زیادہ رقبہ زیر کاشت ہے اس سے عام حالات میں ۲۸۰۰ من پیداوار کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔ بنک نے مختلف اقسام کی نیشکر کا تجربہ بھی کیا ہے اور یہ نتیجہ نکالا کہ آسٹریلین قسم کی نیشکر سے ایک ایکڑ میں ۶۵ من گڑ حاصل ہو سکتا ہے۔ حالانکہ مقامی قسم کی نیشکر سے اس کا اوسط ۴۴ من فی ایکڑ سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ ممبروں نے اسٹریلین نیشکر کو دوسری اقسام سے بہتر پایا اور اب بڑے پیمانہ پر اس کی کاشت کرنا چاہتے ہیں دوسرے بنکوں نے بھی کثیر مقدار میں یوسا گندم اور بنولے تقسیم کئے

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ سنٹرل بنکوں کے لئے یہ کس حد تک جائز ہے کہ قرض کی داد و ستد کے ساتھ تخم کی تقسیم کا کاروبار بھی شروع کریں! اس سلسلہ میں مسٹر ولف رقمطراز ہیں "یہ غلط مقصد نہ صرف غیر آئینی ہے۔ بلکہ خطرناک بھی ہے۔ غلط مقاصد و اغراض سے بدنظمی اور ابتری کا دروازہ کھلتا ہے اس

جو تحریص عام طور پر ہوتی ہے۔ (ہندوستانیوں کو بنیوں اور مہاجنوں سے کام پڑتا ہے۔ اس لئے وہ اس سے اچھی طرح واقف ہیں) وہ یہ کہ خریدار پر ضرورت سے زیادہ خریدنے کے لئے زور دیا جاتا ہے۔ اور اس کے اظہار مجبوری پر یہ کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ قرض دینے کے لئے بنک موجود ہے" مسٹر ولف کی رائے ہے کہ ہندوستانیوں کو سنٹرل بنکوں سے تخم کھاد بہم پہنچانے والی انجمنوں کا کام نہیں لینا چاہیئے بنک اپنے ذمہ بہت بڑا مقدار کام فرض کر لیتے ہیں جو ان کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ انہیں لائق اشخاص کثیر تعداد میں نہیں مل سکتے جو بورڈ کے فرائض بجالانے کے لئے کافی فرصت رکھتے ہوں۔ اکثر یہ شکائتیں سننے میں آتی ہیں کہ ان بنکوں کا انتظام عموماً افراد کے اختیار میں ہوتا ہے۔ ان کے دوش پر فرائض کا زیادہ بار ڈالنا مناسب نہیں۔ انہیں بنکوں کا کاروبار کرنے دیجئے تاکہ وہ اسے اچھی طرح کر سکیں۔ بہم رسانی تخم و اشیا کا کام دوسری انجمنوں کے لئے چھوڑ دیجئے"۔ لیکن جب تک دوسرے لوگ اس میدان میں قدم نہ رکھیں اور بورڈ میں کام کرنے کے لئے بے غرض اشخاص میسر نہ آسکیں۔ اس وقت تک سنٹرل بنک قرض کی داد و ستد کے ساتھ بہم رسانی تخم و کھاد وغیرہ کا کام کر سکتے ہیں۔ بہار و اڑیسہ کی مثال اس معاملہ میں مشعل کا کام دے سکتی ہے۔

بہر حال اس حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہیئے کہ بہار و اڑیسہ میں جو کامیابی ہوئی وہ اصول کے زراعتیوں کے تعاون کی بدولت ہوئی انجمنہائے امداد باہمی کے رجسٹرار نے اس معاملہ میں حسب ذیل رائے ظاہر کی ہے "صیغہ زراعت کے عہدہ داروں کی مدد اور اصلاح کے بغیر یہ صیغہ زیادہ مفید کام نہیں کر سکتا تھا محکمہ استحکام باہمی کو اس کام میں بہترین معاون اور مددگار سمجھا جا سکتا ہے"

محکمہ اتحاد باہمی کے توسل اور توسط سے صیغہ زراعت مفید ترین اقطاع کے پسماندہ کسانوں کے ساتھ تعلق قائم کرسکتا ہے۔ صیغہ زراعت کا ڈپٹی ڈائرکٹر یا انسپکٹر زراعت سنٹرل بنک کے ڈائرکٹروں کو مشورہ اور عملی مدد دیتا ہے ان مشوروں سے تقریباً ایک ان انجمنوں کو آگاہ کر دیا جاتا ہے اور ہر ایک انجمن ہیں میں ممبر ہوتے ہیں۔ سنٹرل بنک کو بہترین تخم دیدیئے جاتے ہیں اور وہ موزوں انجمنوں کو تقسیم کر دیتا ہے۔ زراعت پیشہ جماعتوں میں اصلاحی تحریک کی اشاعت کے لئے اس طرح کچھ زیادہ وقت درکار نہیں ہوتا۔ اور صیغہ زراعت جو نئے تجربات کرنا چاہتا ہے۔ اسمیں کوئی خاص مشکل پیش نہیں آتی اب یہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ انسپکٹر زراعت کی حیثیت رکھنے والے اشخاص کی تعداد زیادہ ہو اور وہ سنٹرل بنکوں کے توسط سے عام کسانوں کو مفید مشورہ دیتے رہیں۔ ہندوستان کے کسانوں کی قدامت پسندی ضرب المثل ہے۔ وہ کسی بات پر یقین نہیں کرتا مگر اسپر جو اپنے معتمد علیہ شخص کی زبانی سنے اب سنٹرل بنکوں پر کسانوں کو کافی اعتماد پیدا ہو گیا ہے اور ان کے مشورے جلد قبول کر لئے جاتے ہیں

(بہار و اڑیسہ کے رجسٹرار کی رپورٹ بابت ۲۱-۱۹۲۰ء)

ان دونوں صیغوں کی متحدہ و مشترکہ جدوجہد کی ضرورت اسقدر واضح ہے کہ اس کے ثابت کرنے کے لئے کسی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں۔ دونوں صیغوں کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانی کسانوں کا حال بہتر ہو اور ان کی متحدہ کوششوں سے یہ مقصد جلد تر اور با آسانی حاصل ہو سکتا ہے۔

آلات کشاورزی بہم پہنچانے والی انجمنیں انگلستان اور آئرلینڈ

میں آلات کشاورزی بہم پہنچانے کے لئے کثیر التعداد انجمنیں قائم ہو چکی ہیں۔ ورا کثر انجمنیں صرف یہی کام کرتی ہیں۔ اصول یہ ہے کہ انجمن اپنے سرمایہ سے آلات خرید لیتی ہے اور ممبروں کو عندالضرورت کرایہ پر دیتی ہے۔ کرایہ کی شرح اس مقصد کے پیش نظر مقرر کی گئی ہے کہ انجمن کو فائدہ کی رقم سے آلات کی قیمت وصول ہو سکے کرایہ کی رقوم وصول ہونے کے بعد جنرل فنڈ میں جمع کر دی جاتی ہیں۔ اور اس سے دوسرے ضروری آلات خرید لئے جاتے ہیں۔ اس طرح چند سال کے اندر بعض انجمنوں کے پاس کافی آلات جمع ہو گئے ہیں اور یہ سکیم نہ صرف مالی نقطہ نگاہ سے مفید ثابت ہوئی ہے۔ بلکہ اس نے ممبروں کو گرانقدر فوائد پہنچائے ہیں اور وہ کم لاگت سے وسیع رقبوں میں قیمتی اجناس کی کاشت کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں عام طریقہ یہ ہے کہ صیغہ زراعت سنٹرل بنکوں کے پاس چند آلات جمع کر دیتا ہے ابتدائی انجمنوں کو دے دیتا ہے تاکہ وہ ممبروں کو ان کے طریق استعمال اور فوائد سے آگاہ کریں۔ بعض اوقات یہ آلات فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ یا کرایہ پر دے دیئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ممبروں کو قیمت باقساط ادا کرنے کی شرط پر دیدیئے جاتے ہیں۔ اس طریقہ سے چند آلات جن کی قیمت زیادہ نہیں مثلاً مسٹن ہل عام سے زراعت میں رواج پذیر ہو گئے ہیں۔ پنجاب جالندھر۔ گورداسپور اور ہوشیارپور کے یونین بنک فروخت کے لئے آلات کشاورزی کا ذخیرہ رکھتے ہیں۔ بنگال میں بھی یہی انجمنیں لئے امداد باہمی کے ذریعہ کسانوں کو جدید آلات کا استعمال سکھایا جا رہا ہے۔ (کھاد اور تخم وغیرہ کا بھی) کولھوں کے کارخانوں اور کارخانوں کو چلانے کے لئے ان کی انجمنوں کی کامیابی کا بھی وسیع امکان ہے۔

اراضی کو یکجا کرنے والی انجمن ہائے امداد باہمی اگر انجمن امداد باہمی کی معرفت کسانوں کو دخانی یا موٹر ہل بھی بہم پہنچا دیئے جائیں تو وہ ان آلات سے اراضی کے منتشر و متفرق ہونے کے باعث فائدہ نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ ہندوؤں کے قانون وراثت نے اراضی کو تقسیم در تقسیم کے معرض میں ڈال دیا ہے۔ پروفیسر جیونس ۱؎ اس سلسلہ میں رقمطراز ہیں ۔۔۔ "قطعات اراضی کا متفرق ہونا خرابی کا سبب اور ہندوستان کے متعدد مقامات میں ترقی زراعت میں سد راہ ہے" ڈاکٹر ہیرالڈمین ۲؎ رقمطراز ہیں کہ اراضی کی تقسیم در تقسیم اور متفرق کھیتوں کی کاشت سراسر موجب نقصان ہے۔ چھوٹے چھوٹے متفرق کھیتوں میں مشینوں سے کام نہیں لیا جا سکتا اور وہ طریقے اختیار نہیں کئے جا سکتے۔ جن سے کاشت میں لاگت کم آتی ہے۔

یورپ کی طرح یہاں کوئی قانون رائج نہیں جس کی رو سے باپ کی وفات پر فرزند اکبر مالک اراضی ہوتا ہے اور چھوٹے بھائیوں کو اراضی کا معاوضہ دے دیتا ہے۔ ہندوستان میں جو رجحان پایا جاتا ہے اس کے باعث اراضی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہوتی چلی جا رہی ہے اور ترکہ کے متعلق تمام ورثا ہر قسم کی اراضی میں حصہ دلائے جانے کا دعوے کرتے ہیں اور انہیں گاؤں کے مختلف اطراف میں چھوٹے چھوٹے متفرق کھیت مل جاتے ہیں۔ اس تفریق و تقسیم کی خرابیاں ظاہر و باہر ہیں۔ مسٹر ایچ کیلورٹ انجمن ہائے امداد باہمی پنجاب نے اس خرابی کے انسداد

۱؎ بلیٹن نمبر ۹ آف دی اکانومک ڈیپارٹمنٹ آف دی یونیورسٹی آف الہ آباد۔

۲؎ لینڈ اینڈ لیبران دکن دیہ فصل سوم

نے کے لئے ایک تدبیر سوچی اور اس کے پیش حسب ذیل سکیم مرتب کی ہے [۱]

ہر ایک مالک اراضی کو اراضی کے یکجا کئے جانے کے لئے رضامندی کا اظہار ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی گاؤں کی اراضی کو از سر نو تقسیم کیے جانے کی تائید کرنا بھی لازم ہے۔ مالکان اراضی کے اظہار رضامندی کے بعد ہر ایک مالک اراضی کو یہ اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ وہ ثنائی مالکان اراضی تقسیم کی جو تجویز کریں گے۔ اسے قبول کروں گا۔ اور تبادلہ میں جو اراضی مجھے دی جائے گی۔ اس پر قبضہ کے لئے اپنی اراضی سے دست بردار ہو جاؤں گا اور اس سلسلہ میں جو قضیہ پیدا ہو گا اسے ثالثوں کی عدالت میں پیش کروں گا۔ اس طرح جو قبضہ دیا جائے گا۔ وہ صرف کاشت کی اغراض کے لئے چار سال کے واسطے ہو گا۔ اس مدت کے اختتام پر سابق قبضے بحال ہو جائیں گے۔ لیکن صرف اسی صورت میں جب کہ مالکان اراضی جدید اراضی کو مستقل طور سے اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے متفقہ اعلان رضامندی کریں۔ جو لوگ ان شرائط پر عمل کرنے کے لئے آمادہ ہوں اراضی کو یکجا کرنے کے لئے انجمن قائم کر سکتے ہیں۔

اجلاس عام تقسیم کی طرز اور طریق پر بحث کرے گا اور ان اصول کا فیصلہ کرے گا۔ جن کا ملحوظ رکھا جانا ضروری ہے۔ اس میں قسم اراضی۔ سابق اراضی کا بحال رکھنا اور یہ امر بھی شامل ہے۔ آیا درختوں وغیرہ کا معاوضہ اجرت زر نقد ادا کر دینا مناسب ہو گا۔؟ اختلاف آرا کی صورت میں ریزولیوشن صرف اس وقت واجب التعمیل ہو گا۔ جب کہ ممبروں کی دو تہائی تعداد

---

[۱] مضمون اگریکلچرل جرنل آف انڈیا جلد ۱۸ حصہ اول کے ایک مضمون عنوان کو اپریٹو کنولیڈیشن آف ہولڈنگس ان دی پنجاب سے ماخوذ ہے

اس کی موئد ہو۔ اگر دو تہائی ممبر اس کی تائید نہ کریں۔ تو کوئی اور طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔ یا انجمن ٹوٹ جائے گی۔ جب طرز تقسیم کا فیصلہ ہو جائے۔ تو مجلس منتظمہ اس کے مطابق تقسیم کے لئے ایک سکیم مرتب کرے گی اور یہ سکیم جنرل میٹنگ میں پیش کی جائے گی اگر ممبروں کی دو تہائی تعداد نے اسے قبول کر لیا تو باقی ممبروں کے لئے قبول کرنا لازم ہو جائے گا۔ بصورت دیگر اسے مسترد کر دیا جائے گا۔ سکیم کے منظور ہونے کی صورت میں ممبروں کا فرض ہوگا کہ سابق اراضی سے دست بردار اور نئی اراضی پر قابض ہو جائیں۔ جس ممبر کو کوئی شکایت ہو۔ وہ ثالثی میں پیش کرے۔ جو ممبر اس طرح اراضی کا تبادلہ کریں انہیں نئی اراضی پر صرف چار سال تک کاشت کا حق حاصل ہوگا۔ اس اثنا میں ممبر اس اراضی کو مستقل طور سے اپنے قبضہ میں رکھنا چاہیں وہ اس کے لئے مناسب کارروائی کر سکتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اگر سب نہیں تو اکثر ممبر چار سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی نئی اراضی کو مستقل طور سے قبضہ میں رکھنے کی خواہش کا اظہار کرے گا۔ چار سال کے بعد ممبروں کو فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ آیا پرانی اراضی پر قبضہ کریں یا تبادلہ کی کوئی نئی سکیم بنائیں۔ یا نئی اراضی کی مدت کاشت میں توسیع کریں۔ اگر کوئی متفقہ فیصلہ نہ ہو سکے تو قدیم اراضی سابق مالکوں کے حوالے کر دی جائے! اور انجمن پانچ سال کے بعد خود بخود ٹوٹ جائے گی۔ پانچواں سال قضیوں کے فیصلہ کے لئے ہے"

ہم نے مسٹر کیلورٹ کی سکیم کا طویل اقتباس اس لئے پیش کیا ہے۔ کہ قارئین اس سکیم کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ اس سکیم کے موجد نے وہ عقدہ دشوار حل کر دیا ہے۔ جس کے وا کرنے سے مختلف ممالک کے واضعان قوانین عاجز ہو رہے تھے۔ اس سکیم کی بنیاد رضاکارانہ آمادگی پر ہے۔ جبر ایسے معاملات میں ہمیشہ

ناکامی کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سکیم صرف چار سال کی مدت تک کاشت کرنے کے لئے اس کے بعد مالکان اراضی اپنی سابق اراضی پر قابض و متصرف ہوجائیں گے۔ غالب خیال یہ ہے کہ ناتعلیم یافتہ اور شکی مزاج ہندوستانی کسان اس کی زیادہ مخالفت نہ کریں گے۔ اراضی کے یکجا ہونے کے فوائد چار سال میں اچھی طرح معلوم ہوسکتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۲۱ء کے آخر تک اراضی کو یکجا کرنے کے لئے ۶۹ انجمنیں۔۔ پنجاب میں رجسٹرڈ ہوچکی تھیں اور ان کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ ۱۹۵۲ اشخاص جو ۱۰۹۰۸ کھیتوں ۸۱۰۰ ایکڑ اراضی رکھتے تھے اب صرف ۲۰۷۱ قطعات میں اسقدر اراضی رکھتے ہیں۔ پہلے ہر ایک کھیت کا رقبہ تقریباً ۳/۴ ایکڑ تھا۔ اب چار ایکڑ ہے" یقیناً یہ نتیجہ بہت حوصلہ افزا ہے۔ اور دوسرے صوبجات کے کواپریٹروں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے تاکہ زراعت کی ترقی کی راہ سے ایک سنگ گراں دور ہو"

مسٹر کیلورٹ رقمطراز ہیں۔ اقتصادی فوائد کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنا ہنوز قبل از وقت ہے۔ خوشحالی کا قصر ایک دن میں تعمیر نہیں ہوسکتا بہر صورت جو اطلاعات موصول ہوچکی ہیں۔ اُن سے تبدیلی کے آثار واضح ہوتے ہیں۔ ایک گاؤں میں اس سکیم کے ماتحت فصل پر نگہبان رکھنے کی ضرورت باقی نہیں اور اس سے مصارف میں معتدبہ کمی واقع ہوگئی۔ غازی کوٹ میں اراضی کے یکجا ہونے سے لگان بڑھ گئی، اس لئے کہ کسان بڑے بڑے قطعات کی نگہداشت اور کاشت کو چھوٹے چھوٹے متفرق کی نسبت آسان سمجھتے ہیں۔ مذکورہ بالا موضع میں اس سکیم کے ماتحت اراضی کے ایسے قطعات بنائے گئے ہیں جنہیں ایک کنوئیں سے سیراب کیا جاسکے۔ پہلے کھیتوں کا رقبہ ۳/۴ ایکڑ ہوتا تھا۔ اب چار ایکڑ کا اوسط ہے۔ اول الذکر رقبہ کے لئے کنواں تعمیر نہیں کیا جاسکتا۔ اور

آخر الذکر رقبہ کی آبپاشی کے لئے کنواں بنایا جا سکتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اس گاؤں میں چھ کنوئیں از سر نو تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ بڑے کھیتوں میں نہر کے پانی پر جو تھوڑا خرچ ہوتا ہے متفرق چھوٹے چھوٹے کھیتوں کی آبپاشی کے لئے پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں سے بہم پہنچایا جاتا ہے۔ اور راہ میں اس کی کثیر مقدار ضائع ہو جاتی ہے۔ اراضی کے یکجا ہونے کی صورت میں پانی کے ضائع ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ ایک اور موضع میں یہ تجویز کی جا رہی ہے کہ نئے قطعات اراضی کے بعض حصوں میں ثمردار نخل لگائے جائیں۔ ایک اور موضع میں اراضی کے یکجا ہونے کے بعد مالکان اراضی نے مسٹن ہل خرید لئے ہیں یہ ہل چھوٹے چھوٹے کھیتوں کے لئے موزوں نہیں البتہ بڑے کھیتوں میں اچھا کام دیتے ہیں"۔

امید ہے کہ ان نتائج سے انجمنوں کے ممبر اراضی کے یکجا ہونے کے فوائد کو اچھی طرح سمجھ لیں گے ایک گاؤں میں انجمن ... کامیاب ہو تو دوسرے گاؤں میں بھی انجمن بن جائے گی۔ مسٹر کیلورٹ کو امید ہے کہ سال رواں ۱۹۲۳ء میں ایک سو یا ایک سو پچاس دیہات کی اراضی اس سکیم کے ماتحت از سر نو تقسیم ہو جائے گی۔ مسٹر کیلورٹ نے ہندوستانیوں کو بتا دیا ہے۔ کہ تقسیم اراضی کی تجویز قوت سے عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ مسٹر کیلورٹ کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے میں چند افسروں نے نہایت استقلال اور سرگرمی سے کام لیا ہے۔ دیہاتیوں کو جو شکوک و شبہات تھے دور کر دیئے گئے ہیں اور جو باتیں ان کے فہم سے بالاتر تھیں انہیں واضح کر کے سمجھا دیا گیا ہے۔ اس طرح پنجاب میں ترقی زراعت کے لئے ایک نئی راہ کھل گئی ہے۔ پنجاب نے اچھی ابتدا کی ہے کیا دوسرے صوبجات اس کی تقلید نہیں کریں گے؟

آبپاشی کی انجمن ہائے امداد باہمی۔ اگر آب پاشی کی سہولتیں بہم نہ پہنچائی جائیں تو ترقی زراعت کی تمام تدابیر بے سود و بے حاصل ثابت ہونگی۔ یو۔ پی میں امداد باہمی کے اصول کی بنیاد پر آب پاشی کی چند تدابیر اختیار کی گئی ہیں ان میں سے ایک کنور کوآپریٹو سوسائٹی ہے جو سلطان پور میں گومتی ندی سے پانی حاصل اور تقسیم کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ گومتی سے جو پانی حاصل کیا جاتا ہے اس سے دو یا تین ملحقہ انجمنوں کے ممبروں کے کھیت سیراب ہوتے ہیں اس تجویز کو جامہ عمل پہنانے میں جو ابتدائی مصارف ہوئے وہ یو۔ پی کی حکومت نے برداشت کئے اور بصورت اقساط انہیں انجمنوں سے وصول کر لیا۔ اور انجمنوں نے اپنے ممبروں سے رقبہ زیر آبپاشی کی وسعت کے مطابق روپیہ وصول کیا۔ مسٹر اے۔ سی چٹرجی سابق رجسٹرار انجمن ہائے باہمی یو۔ پی نے انڈین جنرل آف اکانومکس میں اس سکیم کے متعلق حسب ذیل خیالات ظاہر کئے ہیں۔

اگر یہ تجویز کامیاب ہوگئی جیسا کہ امید ہے تو مختلف علاقوں میں دریاؤں اور ندیوں سے پانی حاصل کرنے کے لئے انجمنیں قائم ہو جائیں گی اور ذخائر آب سے اپنے ممبروں اور دوسرے کسانوں کو پانی بہم پہنچائیں گی۔ ان انجمنوں کی تنظیم بہت آسان ہوگی۔ بشرطیکہ ان کے ممبر قرض کی انجمنوں کے بھی ممبر ہوں۔ اس صورت میں ان سے واجب الوصول رقوم وصول کرتے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے گی۔ اس قسم کی انجمنیں کنوئیں سے انجن کے ذریعہ پانی حاصل کرنے کے لئے بنائی جا سکتی ہیں۔ لیکن پانی نکالنے کے انجن صرف ان کنوؤں میں لگائے جا سکتے ہیں۔ جن میں ذخیرہ آب کافی ہو اور صرف ان علاقوں میں جہاں ایسے کنوئیں بنائے جا سکیں۔ عام کسانوں کے لئے پمپنگ

انجمنوں کے مصارف برداشت کرنا ممکن نہیں۔ البتہ چند کسان ملکر انجمن لگا سکتے ہیں۔ چند مغربی اضلاع بلند شہر وغیرہ میں یہ تحریک شروع ہوگئی ہے اور انجمن ہائے قرضہ نے ابتدائی کام شروع کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مستقبل قریب میں کنوؤں سے پانی بہم پہنچانے اور تقسیم کرنے کے لئے انجمنیں قائم کی جائیں گی۔

بنگال میں آب پاشی کی پہلی انجمن مقام کھیلر ضلع مدناپور سنہ ۱۹۱۶ء میں قائم ہوئی۔ اس کے قیام کی تحریک دو کامیاب دیہاتی انجمنوں نے کی تھی اور انہی کی کوشش سے یہ معرض وجود میں آئی۔ اس انجمن کا مقصد یہ تھا کہ ایک قدرتی چشمہ کا بند بنایا جائے اور اس کے رکنے سے جو پانی جمع ہو اسے نالیاں بنا کر کھیتوں میں پہنچایا جائے۔ بند کی تعمیر پر جو خرچ ہوا وہ ممبروں کے حصص سے برداشت کیا گیا۔ اس بند کی تعمیر سے اس علاقہ کی ایک بڑی ضرورت پوری ہوگئی اور ممبر انجمن کے کام کے بہت مداح ہیں آب پاشی کی انجمنوں کے قیام کے مسئلہ نے حال میں امتیازی اہمیت اختیار کر لی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے بنکورا (بنگال) میں اس قسم کی انجمنوں کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے ضلع بنکورا میں کئی ایک انجمنیں آب پاشی مقصد سے قائم ہورہی ہیں۔ ان کے مصارف کا تخمینہ تین لاکھ کے قریب ہے سالبندھ اریگیشن سوسائٹی دریائے برنیموری پر بند کی تعمیر کے لئے قائم ہوئی تھی اس بند کی تعمیر سے تقریباً چھ ہزار بیگھے اراضی کی آبپاشی ہونے لگی ہے حکومت بنگال نے اس انجمن کو تیس ہزار روپیہ قرض دیا تھا۔ اس ضلع میں متواتر کئی فصلیں خراب ہوچکی تھیں۔ چنانچہ کسانوں نے یہ حقیقت سمجھ لی ہے کہ آبپاشی کے ذرائع کا وجود اور ان کو درست حالت میں رکھنا زراعت کے لئے ضروری ہے بعض انجمنیں

قدرتی چشموں پر بند بناتی ہیں۔ لیکن اکثر سوسائٹیاں آب پاشی کے لئے تالاب کھدوا رہی ہیں۔

بنگورا میں آب پاشی کی انجمنوں کے مقاصد قواعد وضوابط میں اس طرح درج کئے گئے

(۱) آب پاشی۔

(ب) ذخائر آب کھود کر یا کاٹ کر بنانا۔ نہریں۔ نالیاں اور بند تعمیر کرنا اور آب پاشی کے لئے دیگر سہولتیں بہم پہنچانا

(ج) اراضی کی آبپاشی کیلئے جدید آلات خریدنا

(د) مذکورہ بالا مقاصد کے حصول میں مدد دینے کیلئے دیگر کارروائیاں کرنا

(ہ) یہ انجمنیں محدود ذمہ داری کی بنیاد پر قائم کی جاتی ہیں لیکن اس غرض سے کہ وہ قرضخواہوں کو مناسب ضمانت پیش کرسکیں۔ ممبروں کے حصص کی قیمت کے ایک جز پر ذمہ داری مقرر کردی جاتی ہے۔

(۲) ممبروں کے لئے حصص کی تعداد اس مقصد سے مقرر کی جاتی ہے کہ تمام مصارف موصول ہوسکیں

(۳) ممبر جو حصص خریدتے ہیں ان کی تعداد اراضی کے اس رقبہ پر منحصر ہے جو سیراب ہوگا۔

(۴) جن انجمنوں کے ممبر ایک قسط میں حصص کی پوری قیمت ادا نہیں کرسکتے ان کے قواعد میں یہ تشریح کردی جاتی ہے کہ آب پاشی کی سکیم امانتوں اور قرضوں سے چلائی جائے اور قرضوں کو باقساط وصول ہونے والے حصص سے ادا کردیا جائے۔

(۵) قرضخواہوں کو اس امر کا اطمینان دیا جاتا ہے کہ ممبروں کے پاس ادائے

قرض کے لئے کافی املاک واموال ہیں۔

(۹) پایہ تکمیل کو پہنچی ہوئی سکیموں کے برقرار رکھنے کے لئے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے یا اس کے مصارف کے لئے جداگانہ رقوم وصول کی جاتی ہیں

آبپاشی کی تحریک کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ انجمنیں بہت زیادہ احتیاط کے ساتھ قائم کی جائیں۔ خصوصاً تعمیرات کے مصارف کا تخمینہ زیادہ احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ جن کی غرض سے انجمنیں قائم کرنے کی تجویز ہو۔ کسی ایسے ایگریکلچرل انجنیر کے نہ ملنے کی صورت میں جو اپنا پورا وقت دے سکے احتیاط کے ساتھ تخمینہ کرنے میں بہت دشواریاں پیش آتی ہیں۔ حکومت بنگال نے حال ہی میں ایک اگریکلچرل انجنیر مقرر کیا ہے اور اس کے تقرر سے یہ مشکلات تقریباً رفع ہو جائیں گی۔ بنکورا میں آبپاشی کی انجمنوں کو مالی مدد دینے کے لئے ایک سنٹرل کواپریٹو اریگیشن بنک قائم ہو گیا ہے۔

مسٹر جی ایس دت کلکٹر بنکورا جن کی کوشش سے بنکورا میں نظام امداد باہمی کی تحریک کامیاب ہوئی ہے رقمطراز ہیں

"قحط کی مصیبت کو دور کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آئندہ تین یا چار سال میں ضلع کے اندر آب پاشی کے تین ہزار تالابوں کی خاطر خواہ مرمت ہو جائے اور جو ندیاں اس کی حدود میں بہتی ہیں ان کے بند بنا کر پانی کے ذخیرے بنا لئے جائیں"۔

یہ بہت بڑا کام ہے لیکن اہل بنکورا اپنے کلکٹر مسٹر جی۔ ایس دت کی رہنمائی میں جو کوشش کر رہے ہیں وہ ضرور کامیابی سے ہمکنار ہو گی۔ مسٹر دت مزید رقمطراز ہیں

اُس سلسلہ میں امداد باہمی سے جو کارروائی کی جاچکی ہے اس کا اثر حیرت انگیز ہے اس اظہار میں کوئی مبالغہ نہیں کہ پانچ ماہ کی قلیل مدت میں باشندگان ضلع کا نقطہ نظر ہی بدل گیا ہے۔ جس مقام میں آبپاشی کی انجمنیں قائم ہوگئی ہیں وہاں افتراق و نفاق کی جگہ اشتراک عمل کا جذبہ پیدا ہوگیا ہے اور مایوسانہ تقدیر پرستی کی بجائے سرگرمی عمل اور نئی زندگی کے آغاز کی مسرت کارفرما ہے۔ دیہات کی اصلاح اور زراعت پیشہ جماعتوں کی بہبودی کیلئے نظام امداد باہمی کے حیرت انگیز نتائج دوسرے ممالک کی سرگرمیوں سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے ہم امریکہ کی تحریک آبپاشی کا حال بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ہیرالڈ یاول "زراعت میں امداد باہمی" کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔ کہ ریاست متحدہ امریکہ کے اندر ۱۹۱۹ء میں رقبہ زیر آبپاشی تقریباً چودہ ملین ایکڑ تھا اور اس میں ⅓ رقبہ کی آبپاشی کواپریٹو سرگرمیوں کی رہین منت تھی۔ مجھے یقین ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تحریک امداد باہمی کے نتائج صنعت و حرفت کے کسی شعبہ میں اسقدر نمایاں نہیں جسقدر آبپاشی میں ہیں"۔

کواپریٹو فارمنگ۔ ایگریکلچرل کواپریشن میں باشندگان اٹلی نے کواپریٹو فارمنگ کا اضافہ کر دیا ہے۔ اس طریقہ کی ابتدا امیلیا میں بیکاروں کی تعداد کم کرنے کے لئے کی گئی تھی اور رلومبارڈی میں اس سے یہ مقصد تھا کہ کاشتکار اور حکومت کے درمیان لگان کے محصولوں کا وجود باقی نہ رہے۔ اس سلسلہ میں دو قسم کی انجمنیں معرض وجود میں آچکی ہیں ایک انفرادی طرز کی اور دوسری اجتماعی دونوں قسم کی انجمنوں میں۔ انجمن اپنے ممبروں کی کاشت کیلئے اراضی لگان پر دیتی ہے یا خریدتی ہے ایک طرز کی انجمن میں ہر ایک ممبر

اپنے قطعہ میں خود کاشت کرتا ہے اور انجمن کو لگان نقد یا بصورت جنس ادا کر دیتا ہے۔ دوسری طرز کی انجمن میں انفرادی قبضہ کی اجازت نہیں یا صرف مقررہ حد تک ہے ممبر انجمن کے مینیجر کے ماتحت معین تنخواہ پر کام کرتے ہیں اور پیداوار جمع کی جاتی ہے۔ یہ اجتماعی طرز ہے اور دوسری جس کی کثرت ہے کیتھولک۔ اجتماعی کاشت ان مقامات میں ہوتی ہے جہاں زراعت کا کام مزدوروں سے لیا جاتا ہے اور انفرادی کاشت ان علاقوں میں ہوتی ہے۔ جہاں لگان پر کاشت کا دستور ہے۔

فارم کا انتظام اجتماعی نوعیت کا ہو تو ایسوسی ایشنوں کے ممبر مزدور ہوتے ہیں۔ اگر انتظام منقسم ہو تو مختصر قطعات اراضی کے مالک۔ لومباڈی کے بالائی حصہ کے علاوہ۔ یہ لوگ زیر کاشت اراضی میں سکونت نہیں رکھتے ان دیہات اور قصبات میں رہتے ہیں جو فارم سے کم دمیش فاصلہ پر واقع ہوں ان انجمنوں کے پٹہ کی مدت ۹ سے ۲۰ سال تک ہوتی ہے۔ اور جو اراضی پٹہ پر لی جاتی ہے وہ حکومت کی ملکیت ہوتی ہے یا کارپوریشن کی یا افراد کی۔ ضروری سرمایہ اکثر قرض ہی لیا جاتا ہے۔ جنوبی اٹلی میں زرعی قرض دینے والے اداروں سے اور شمال میں جہاں اس قسم کے ادارے کم ہیں۔ مختلف طریقوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ان اداروں سے جو کوآپریٹو اصول پر قرض دیتے ہوں سرمایہ داروں سے۔ زرعی پیداوار کے خریداروں سے۔ فارم رکھنے والی ایسوسی ایشنوں سے زر پیشگی کی صورت میں۔ یا خود ایسوسی ایشن کے ممبروں سے بشرطیکہ وہ تنخواہوں کی وصولی میں تاخیر و توقف کو گوارہ کریں۔

زراعت کے علاوہ یہ ایسوسی ایشن دوسرے کاروبار بھی کرتے ہیں تاکہ ممبروں کو مزید فائدہ پہنچے۔ اشیا و اجناس کی مشترک خرید و فروخت کی

جاتی ہے۔ زراعت میں کام دینے والی مشینیں فروخت کی جاتی ہیں۔ پنیر بنا کر بیچا جاتا ہے۔ باہمی بیمہ کیا جاتا ہے اور زرعی اغراض کے لئے قرض دیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا اقتصادی سرگرمیوں کے علاوہ اجتماعی طرز کے ایسوسی ایشن معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ ممبروں کے فائدہ کے لئے ٹیکنیکل سکول قائم کئے جاتے ہیں۔ بچوں کے لئے تربیت گاہوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ لکچروں کے ذریعہ فن زراعت اور دیگر فنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ حکومت اٹلی نے دیکھ کر کہ بیکاری کے عقدہ کو حل کرنے میں ان ایسوسی ایشنوں نے بہت مدد دی ہے ایک قانون نافذ کر دیا ہے جس سے مزدوروں کی انجمنوں کو سرکاری اراضی حاصل کرنے میں بہت آسانیاں ہو گئی ہیں ع۱

اجتماعی طرز کی انجمنیں جن کا انتظام منقسم ہوتا ہے ایک قطعہ اراضی کو نو سال یا زیادہ سے زیادہ بارہ سال کے لئے پٹہ پر لیتی ہیں۔ ہر ایک ممبر (تمام زراعت پیشہ اور مختصر قطعات میں کاشت کرنے کے خوگر ہوتے ہیں) کو اس کی ضرورت کے مطابق ایک قطعہ دیدیا جاتا ہے۔ قطعات کا رقبہ ۱½ ایکڑ سے دس ایکڑ تک ہوتا ہے اس قطعہ میں اسے بذات خود کاشت کرنی چاہیئے۔ کسی دوسرے شخص کو لگان پر نہیں دینا چاہیئے ممبر لگان ادا کرتا ہے اور اراضی کا غلط استعمال نہ کرے تو پٹہ کی مدت کے ختم ہونے تک اپنے کام کو بے غل وغش جاری رکھ سکتا ہے۔ پٹہ کی مدت کے اختتام پر تقسیم اراضی پر نظر ثانی کی جاتی ہے۔ اگر ایک خاندان کے پاس زیادہ اور دوسرے کے

ع۱ کوآپریٹیو فارمس کے متعلق مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مضمون بعنوان "کلکٹو فارمس" جو "انٹرنیشنل ریویو آف اکنامکس" کے مئی د سنہ ۱۹۲۸ء کے پرچہ میں شائع ہوا تھا۔

پاس تھوڑی اراضی ہو از سر نو تقسیم کر دی جاتی ہے ایک ممبر عام آلات کشاورزی و مویشی خود بہم پہنچاتا ہے۔ لیکن چارہ کاٹنے اور اناج کو صاف کرنے والی قیمتی مشینیں انجمن سے کرایہ پر حاصل کی جاتی ہیں۔ تخم۔ کھاد اور دیگر زرعی اشیا لاگت کی قیمت پر مہیا کی جاتی ہیں اور امداد باہمی کے اصول سے زرعی پیداوار کو فروخت کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔

انفرادی طرز کے فارم کامیاب ثابت ہوئے ہیں اور زراعت پیشہ جماعتوں کا کوئی طبقہ ایسا نہیں جو کسی نہ کسی شکل میں ان سے مستفید نہ ہوتا ہو مسٹر ایم۔ ایل ڈارلنگ اپنی کتاب کواپریشن ان جرمنی۔ اٹلی اینڈ آئرلینڈ میں رقمطراز ہیں۔

دیہات میں کواپریٹو سسٹم کی بنیاد کے لئے دیہاتی بنکوں کی نسبت میرے نزدیک اس طرز کی انجمنیں زیادہ مفید ثابت ہوں گی۔ مزارع کو اس سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ محتاج بیان نہیں اور مالک اراضی خواہ اسکا مملوکہ اراضی کا رقبہ وسیع ہو یا مختصر، بھی اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔ مختصر مقبوضات والوں کو یہ طریق کار زیادہ محنت اور ہوشیاری سے کاشت کا پیغام دیتا ہے۔ ایک اچھے کواپریٹو فارم سے انہیں کار آمد تجربات ہو سکتے ہیں اور اس کے ساتھ خرید و فروخت کی وہ آسانیاں میسر آ سکتی ہیں جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتیں۔ وسیع قطعات اراضی کے مالکوں کو اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ زمینداروں کو دیوتا سمجھنے کا وہ زمانہ گذر گیا جب ان کے ماتحت خوف اور احترام سے خدمت گذاری کا اپنا پیدائشی فرض جانتے تھے۔ پنجاب میں کواپریٹو فارموں کے نظام پر مبنی نو آبادی قائم کی جا سکتی ہے۔ پنجابی کو اچھا کسان بنانے کے لئے غالباً اس سے بہتر طریقہ نہیں بن سکتا اسکے علاوہ اسے اپنی اراضی کو بہتر بنانے

کی ترغیب بھی ہوگی جو اب مالکیت سے ہوتی ہے ع۱

رومانیہ اور فرانس میں اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ فرانس میں یہ تحریک سنہ ۱۹۰۸ء میں شروع ہوئی تھی۔ فرانس میں جنگ عظیم سے پہلے اس طرز کی اکثر انجمنیں انگوروں کے باغات کے لئے قائم کی گئی تھیں (زراعت کی قسم باہمی امداد کاروبار کے لئے زیادہ موزوں) ثمر فروشی کے لئے جو باغات لگائے جاتے ہیں امداد باہمی کے طریقہ کا تجربہ ان میں بھی کیا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں بمقام فونٹینی ایک انجمن اس غرض کے لئے بارہ ہزار فرانک کے سرمایہ سے قائم ہوئی اب اس کے پاس ۴۴ ہزار فرانک محفوظ بچت موجود ہے۔ ہندوستان میں کواپریٹو فارمنگ کا طریقہ آج تک صرف بنگال اور برما میں اختیار کیا گیا ہے ترمیم شدہ کواپریٹو سوسائیٹز ایکٹ سنہ ۱۹۱۲ء کے نافذ ہونے کے چند روز بعد سر ڈی۔ ایم ہملٹن نے ینگ مینز زمینداری سوسائٹی قائم کی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وسیع قطعات اراضی میں کواپریٹو فارمنگ کے تجربے کے لئے اراضی حاصل کی جائے۔ سوسائٹی نے سر ڈی ہملٹن کے فارم واقعہ گوسابہ (سندربن) میں پانچ سو بیگھہ اراضی شکمی پٹہ پر لی ہے۔ اس میں سے دو سو بیگھہ دو نوجوانوں کو لگان پر دے دی گئی ہے۔ جو ۲ روپیہ ۸ آنہ فی بیگھہ کے حساب سے ادا کرتے ہیں اور سوسائٹی دو روپیہ فی بیگھہ کے حساب سے سر ڈی ہملٹن کو ادا کرتی ہے باقی اراضی مقامی کسانوں کو لگان پر دیدی گئی ہے۔ سوسائٹی نے سندربن میں کیلہالی کا قطعہ اراضی بھی چالیس سال کے لئے پٹہ پر لے لیا ہے اس میں سے ایک ہزار بیگھہ اراضی اپنے لئے مخصوص کر لی ہے اور آٹھ سو بیگھہ چار

ع۱ ایم ڈبل ڈارلنگ کی کتاب موسومہ کوآپریشن اِن جرمنی۔ اٹلی اینڈ آئرلینڈ۔ صفحہ ۱۲

ممبروں کو دیدی ہے۔ باقی پانچ ہزار بیگھہ سات اشخاص کو بیس ہزار کا پریمیم حاصل کرنے کے بعد نکمی پٹہ پر دیدی ہے۔ انجمن نے ان اشخاص کو ممبر تسلیم کر لیا اس لئے کہ وہ اپنے باضابطہ ممبروں کو زراعت کے لئے اراضی پٹہ پر لینے کی ترغیب نہیں دے سکتی تھی۔ سوسائٹی کی مالی حالت اچھی ہے۔ لیکن اس کے بانیوں کا جو مقصد تھا۔ اس کا حصول ہنوز دور ہے (سوسائٹی اس مقصد سے قائم کی گئی تھی کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو زراعت کی ترغیب دیکر طبقہ متوسط کے بیکاروں کی تعداد کم کی جائے)

برما میں کوپارٹنرشپ ٹیننسی سوسائٹیاں (ٹائلی طرز کے کواپریٹیو فارم بہ تبدیلی نام) زیادہ کامیاب ہوئی ہیں۔ ان سوسائٹیوں کا مقصد یہ ہے کہ جو علاقے نئے آباد ہوتے ہیں ان میں زراعت کی دشواروں کو کم کر دیا جائے ایک تجربہ علاقہ کنڈ وان باد (ضلع نتھاواڈی) میں کیا گیا ہے ایک محفوظ جنگل کو صاف کرکے زراعت گاہ بنائی گئی ہے اس علاقہ کا رقبہ ۳۲ ہزار ایکڑ ہے آراضی کسانوں اور مختلف افراد کو وہاں آباد ہونا چاہئے پٹہ پر دی جاتی ہے۔ سوسائٹی میں سرمایہ حصص نہیں ہوتا زمین توڑنے کے مصارف حکومت سے زرعی پیشگی رقوم کی صورت میں لئے جاتے ہیں روپیہ انجمنوں کو عام شرح سود پر دے دیا جاتا ہے اور وہ اپنے زیادہ شرح سود پر دے دیتی ہیں زائد سود اور مالیہ کی رقم کے علاوہ جو لگان وصول کرتی ہے اسے ریزرو فنڈ میں رکھا جاتا ہے۔ چند سال کے اندر اس فنڈ میں معتدبہ رقم جمع ہو جائے گی تیرہ نوآبادیاں قائم ہو چکی ہیں۔ ہر ایک نوآبادی کی سوسائٹی علیحدہ ہے۔ اور نوآبادکاروں کی ضرورتوں کے لئے کافی روپیہ قرض دے دیا گیا ہے یہ تجربہ نہایت دلچسپ ہے اس لئے کہ زراعت کے کوحل سسٹم اور ر۔

کواپریٹو اصول کو جمع کر دیا گیا ہے ۔ بظاہر اس وقت تک یہ تجربہ کامیاب ثابت ہو رہا ہے ۔

کواپریٹو فروخت اور زرعی پیداوار کو بازار میں بھیجنا

اب تک جس طرز کی قرضہ دینے والی زراعتی انجمنوں کا ذکر ہوا ان کا مقصد یہ تھا کہ بہتر طریقہ سے کی جائے لیکن جب تک بہتر کاشت کے فوائد دلالوں کو حاصل ہوتے رہیں گے کسان اس کے ثمرہ سے بدستور محروم رہیں گے ۔ جب تک زرعی پیداوار کی فروخت کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو اس وقت تک زراعت کی کارروائی کو مکمل نہیں سمجھا جا سکتا ۔ اچھے طریقہ سے کاشت کے ساتھ بہتر کاروباری اصول اختیار کرنا بھی ضروری ہے اگر کسان کواپریٹو سرگرمیوں سے پورے طور پر مستفید ہونا چاہتے ہیں ۔ تو انہیں اپنی زرعی پیداوار کی مشترک فروخت کا انتظام بھی کرنا چاہئے ۔ مسٹر ولف اپنی قابل قدر کتاب "کواپریشن ان انڈیا" میں رقمطراز ہیں :۔ کہ یک رخی کواپریشن خواہ قرض کے متعلق ہو خواہ تقسیم اجناس اشیا کے متعلق مشکلات سے خالی نہیں جب تک اسے تمام شعبوں پر جاری نہ کر دیا جائے یہ اندیشہ رہتا ہے کہ اس کے پورے فوائد حاصل نہ ہو سکیں گے اور نہ ایک جماعتی تحریک کی صورت اختیار کرے گا ۔ اقتصادی زندگی کے مختلف پہلو ایک دوسرے سے اسقدر پیوستہ ہیں کہ جب تک ایک کو ترقی نہ دی جائے دوسرا مدارجِ ارتقا طے نہیں کر سکتا ۔ یورپین ممالک میں اگریکلچرل کریڈٹ کے پہلو بہ پہلو زرعی پیداوار کی فروخت کے لئے سوسائٹیاں قائم کی جاتی ہیں اور کسانوں کے استعمال کے لئے آلات اور کھاد وغیرہ بہم پہنچائے جاتے ہیں ۔

ہندوستان میں زرعی پیداوار کو بازار میں بھیجنے کا خاطر خواہ نظام موجود نہیں اور اس باب میں یہ دوسرے ممالک سے پسماندہ ہے۔ دلال کسانوں کو محروم کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور بعض حالات میں اس کی پیداوار کی قیمت بھی گھٹا دیتے ہیں۔ مسٹر کینگ اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں کہ ہندوستانی کسان ان لوگوں سے اپنے تئیں محفوظ رکھنے میں شاذ و نادر ہی کامیاب ہوتا ہے۔ جو اس کے ساہوکار بھی ہوتے ہیں اور اس کی اجناس بھی فروخت کرتے ہیں یہ لوگ کسانوں کو زرعی پیداوار دوسری جگہ فروخت کے لئے نہیں لیجانے دیتے۔ فصل کے بعد ہی اجناس کی قیمتیں کم ہو جاتی ہیں چونکہ کسانوں کے پاس سرمایہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ قیمتوں کے چڑھنے کا انتظار نہیں کر سکتے جہاں جہاں فصلوں پر پیشگی رقوم دی جاتی ہیں۔ وہاں کسانوں کو گراں شرح سود ادا کرنی پڑتی ہے اور وہ مجبور ہوتے ہیں کہ اپنی پیداوار کو قرض خواہ کے توسط سے فروخت کریں۔ دلال اپنی پوزیشن کا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ چونکہ پیداوار کی فروخت کو کئی مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہر مرحلہ میں اس کی قیمت کا ایک حصہ کم ہو جاتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ دلال عموماً اجناس کو مخلوط کرتے اور دوسری ناجائز تدابیر پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ان ہتھکنڈوں سے بچنے کیلئے غریب کسان صرف یہی کر سکتا ہے کہ اپنی زرعی پیداوار کی قیمت گھٹا دے اس کے بعد اس کے لئے فائدہ باقی رہ سکتا ہے۔ ان حالات میں صرف یہی کافی نہیں کہ ہندوستانی کسان کو کواپریٹو طریق سے قرض بہم پہنچا دیا جائے۔ ضرورت یہ ہے کہ اسے مذکورہ نقصانات سے محفوظ رکھا جائے۔ ان نقصانات سے بچانے کے لئے کواپریٹو فروخت کے سوا کوئی طریق کارگر نہیں ہو سکتا۔

کیلیفورنیا میں اس قسم کے کواپریشن نے بہت

ترقی کی ہے عا۔ وہاں کی سوسائٹیوں کے حالات کا مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ کسانوں کو زرعی پیداوار کی فروخت کرنے والی سوسائٹیوں سے حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(ا) کسانوں کا وقت بچ رہتا ہے۔

(ب) زرعی پیداوار آسانی منڈیوں تک پہنچا دیا جاتا ہے

(ج) کاروباری واقفیت نہ رکھنے والوں کے فائدہ کے لئے شرائط پر معاملہ کیا جاتا ہے۔

(د) جو منافع دلالوں کو ہوتا ہے وہ کواپریٹو سوسائٹی کو ہوتا ہے۔

(و) اجناس کو مختلف مقام میں تقسیم کرکے بہتر قیمتیں حاصل کی جاتی ہے

(س) تھوک طریقہ پر اجناس فروخت کرنے کے لئے بہتر خریداروں سے معاملہ کیا جاتا ہے۔

(ص) دیانت داری سے معاملہ اور بہتر اجناس فروخت کرنے کی شہرت حاصل کی جاتی ہے۔

ان سوسائٹیوں کو اپنے مدارج ترقی میں جو تجربات ہوئے ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کے قائم کرنے میں چند اصول کا مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ ممکن ہے کہ چند سوسائٹیاں کچھ مدت تک کامیابی سے چلتی رہیں اور ان اصول پر سختی سے عمل پیرا ہوئے بغیر اپنا کاروبار مفید طریقہ سے جاری رکھیں لیکن کامیابی کی مقدار کا انحصار ان اصول کو ملحوظ کرنے کی حد پر ہوگا۔ پروفیسر

عا اس موضوع پر ڈبلو ڈبلو کیبر لینڈ پی۔ ایچ۔ ڈی پروفیسر آف اکانومکس یونیورسٹی منیسوٹا نے "کواپریٹو مارکٹنگ" کے نام سے گرانقدر کتاب تصنیف کی ہے۔

جے ڈبلو لاڈ نے حسب ذیل اصول بتائے ہیں۔

(۱) بازار میں پیداوار بھیجنے والے سوسائٹی کی تنظیم اس وقت زیادہ آسانی سے ہو سکتی ہے۔ جب کسی صنعت میں مصروف ہونے والے اشخاص کو اس میں اصلاح و ترقی کی ضرورت محسوس ہونے لگے

(۲) اگر کسی صنعت کی حالت اسقدر غیر تسلی بخش نہ ہو کہ سوسائٹی کے قیام کے بعد اس کو نمایاں ترقی دینا خارج از امکان ہو۔ تو سوسائٹی سکون و جمود کی وجہ سے کالعدم ہو جاتی ہے۔ یا بیرونی مفاد کے حملوں کی تاب نہ لاکر ٹوٹ جاتی ہے

(۳) ایک جنس یا اہم اجناس اسقدر مقدار میں ہوں کہ ان کو لاری پر لاد کر منڈی میں لے جایا جا سکے اور اس غرض کے لئے ممبروں سے اسقدر رقم وصول کی جا سکے کہ ادائیگی محصولات کے بعد کچھ بچ رہے۔

(۴) سوسائٹی ایسے اشخاص پر مشتمل ہو جن کے مفاد یکساں ہوں اور صرف انہی اشخاص کو ممبر بنایا جائے۔ جو اپنی پیداوار کو بازار میں بھیجنا چاہتے ہوں۔

(۵) سوسائٹی کے کاروبار میں مالی امداد کے لئے خاص شرط مقرر کر دی جائے۔

(۶) ممبروں کے درمیان ان کے فرستادہ مال کی مقدار کے تناسب کے مطابق منافع تقسیم کر دیا جائے۔

(۷) اس قسم کی باضابطہ قائم شدہ سوسائٹیوں میں حق رائے دہی خواہ افراد کی مقدار پیداوار پر منحصر ہو۔ خواہ ذخیرہ کے حصص پر دونوں میں کوئی فرق نہیں سمجھا جاتا۔

(۸) باغات کی پیداوار بازار میں بھیجنے کے متعلق جو سوسائٹیاں قائم کی جائیں

بہتر یہ ہے کہ وہ باہم ملحق ہوں۔ یہ طریقہ ایک بڑی انجمن قائم کرنے سے بہتر ہے۔ اس فیڈریشن میں ہر ایک مقام کی سوسائٹی کو نمائندگی کا حق دیا جائے اور تمام ملحقہ سوسائٹیوں کے درمیان مساوات قائم رکھی جائے۔

(۹) ہر ایک سوسائٹی کو انتظامی قابلیت رکھنا اور کاروبار میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ انہیں رفع کرنے کے طریقوں سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

(۱۰) اجناس کی خرید و فروخت اور تقسیم کے طریقے پیداوار کی نوعیت اور مقدار کے مطابق اختیار کئے جائیں

(۱۱) ممبر قواعد کے پابند ہوں اور ایک دوسرے پر کاروبار میں اعتبار کریں اس کے بغیر کوئی کواپریٹو ادارہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔[۱]

جو لوگ ہندوستان میں کواپریٹو مارکٹنگ ایسوسی ایشنیں قائم کرنا چاہتے ہیں مذکورہ بالا اصول انکی رہنمائی کے لئے کافی ہیں۔ اس وقت تک ایسی سہل سوسائٹیاں قائم کرنے کی بہت کم کوشش کی گئی ہے۔ جو ممبروں کو انکی زرعی پیداوار کی فروخت میں مدد دیں اور بازار میں ان کے مال کو بہتر طریقہ پر فروخت کریں برما میں اس قسم کی سوسائٹیاں بکثرت ہیں اور قرض کی داد و ستد کے علاوہ رنگون کے تھوک تاجروں کے ساتھ اپنے ممبروں کے ہاں فروخت کرتی ہیں۔ ان سوسائٹیوں کے قیام نے دلالوں کے وجود کو غیر ضروری بنا دیا ہے۔ اور جو منافع پہلے دلالوں کی جیبوں میں جاتا تھا۔ وہ کسانوں اور زرعی پیداواروں کے خریداروں کو حاصل ہوتا ہے۔ دلالوں یا ایجنٹوں کی تعداد میں کمی ہو جانے سے

---

[۱] یہ عبارت انٹرنیشنل ریویو آف ایگریکلچرل اکانومکس کے ایک مضمون سے ماخوذ ہے جو کواپریٹو مارکیٹنگ کے عنوان سے جون سنہ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں شائع ہوا تھا۔

کاروبار کی رفتار بڑھتی ہے۔ منافع جلد ملتا ہے اور کسانوں اور سوداگروں کے درمیان بہتر سمجھوتا ہو جاتا ہے۔ برمائی تمام انجمن ہائے فروخت عارضی ادارات میں جو ایک سال کے بعد ختم ہو جاتے ہیں اور ان کا روبار اس سے زیادہ مدت تک جاری نہیں رہتا۔ چند سوسائٹیاں البتہ مستقل حیثیت رکھتی ہیں اکثر فصل کاروبار کے بعد ٹوٹ جاتی ہیں۔ سوسائیٹوں کی عمر کی کوتاہی کے باعث ایسا ہوشیار عملہ میسر نہیں آسکتا جو انتظامی امور میں مہارت رکھتا ہو۔ یہ سوسائٹیاں سرکاری عہدہ داروں کا آسرا تکتی ہیں۔

بمبئی میں کاٹن سیل سوسائٹیوں کی ترقی کا بہت امکان ہے۔ خصوصاً ان کسانوں میں جو اپنا مال ٹوکروں (تھیلوں) میں بند کر کے بازار میں لے جاتے ہیں اور دلال کی معرفت فروخت کرتے ہیں۔ مسٹر کیٹنگ نے بمبئی کواپریٹو کوارٹرلی (۱۹۱۸ء) میں ایک مضمون شائع کیا ہے اور اس میں یہ بتایا ہے کہ جنوبی مہاراشٹر میں کپاس فروخت کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

"ایک کسان اپنی کپاس ٹوکروں میں بند کر کے لے جاتا ہے۔ کپاس کے بنانے میں بے احتیاطی کی جاتی ہے ہر ایک تھیلے میں تین سو یا چار سو پونڈ وزن ہوتا ہے۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ دلال ٹوکروں کی تعداد لکھ لیتا ہے اور ہر ایک ٹوکرے (تھیلے) پر کسان کا نام لکھ دیتا ہے۔ کسانوں کے ٹوکرے جدا جدا نہیں رکھے جاتے بلکہ ایک جگہ انبار کر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات کوئی ہوشیار دلال کسی ایک گاؤں کے ٹوکروں کو علیحدہ رکھ دیتا ہے۔ اور اچھے مال کی وجہ سے ان کی اچھی قیمت حاصل کرتا ہے۔ جس قدر کپاس بازار میں لائی جاتی ہے۔ اسی قدر فروخت نہیں ہو جاتی۔ چھوٹے بازاروں میں بیرونی خریداروں کی آمد پر ہفتہ میں ایک یا دو بار خریداری ہوتی ہے۔ جب دلال کو

کافی مقدار میں کپاس مل جاتی ہے۔ اور کوئی خریدار نکلتا ہے۔ تو وہ تمام مال کو فروخت کر دیتا ہے۔ خریداروں میں یا تو کپاس کا مستقل کاروبار کرنے والے ہوتے ہیں۔ یا کارخانوں اور بیرونی ملک مال بھیجنے والی فرموں کے ایجنٹ۔ عموماً کسان کا کام صرف اسی حد تک ہوتا ہے کہ گھر سے کپاس لاکر دلال کی دوکان میں ڈال دے۔ تلائی اس کی غیر حاضری میں ہوتی ہے۔ نہ قیمت اس کے سامنے طے ہوتی ہے۔ وہ دلال کو تمام اختیارات تفویض کر دیتا ہے۔ یا اپنے فائدے کو اس کے رحم پر چھوڑ دیتا ہے۔ اب سوال ہے کہ کسان یہ جانتے ہوئے کہ دلال ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے اور اپنا مال اسے سونپ دیتے ہیں۔ اس کا جواب۔ حقیقت یہ ہے کہ کسان اس کے سوا اور کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ اور کچھ نہ کر سکنے کی وجوہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) اکثر کاشتکار کاروبار کے اصول سے ناواقف ہوتے ہیں۔ وزن کی جانچ نہیں کر سکتے اور قیمت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔

(۲) کاشتکار تھوڑا تھوڑا مال بازار میں لاتے ہیں اور خریدار زیادہ مقدار میں خریدنا چاہتے ہیں۔

(۳) دلال کسانوں کو فصلوں پر پیشگی روپیہ دے دیتے ہیں۔ اور یہ شرط ٹھہراتے ہیں کہ اپنے مال کو ہمارے توسط سے فروخت کرنا پڑے گا۔

(۴) دلال اسی شرط پر کسانوں کو بوریاں بھی پیشگی دے دیتے ہیں۔

دوسرے مال فروخت کرنے والی ایجنسی کی عدم موجودگی میں دلال کسانوں کے لئے ناگزیر ہیں۔ اس میں شک نہیں ایک منظم انجمن فروخت بیشہ (امدادی) ان تمام فرائض کو بجا لا سکتی ہے۔ کپاس بھی بازار میں پہنچ سکتی ہے

اور ایسی حالت میں جو خریداروں کو پسند ہو۔ دیانتداری کے لئے شہرت پیدا کر سکتی ہے اور اچھا مال بہم پہنچانے کے باعث مشہور اور نیک نام ہو سکتی ہے۔ سیل سوسائٹی کا انتظام اچھا ہوتا ہے اور کسانوں سے اسقدر کمیشن وصول کیا جائے۔ جو انتظامی مصارف کو برداشت کرنے کے لئے کافی ہو۔

مسٹر ڈکیننگ کی رائے ہے کہ کام قدرتی طور سے بازار اور دیہات میں منقسم ہوگا۔ فصلوں پر پیشگی رقوم دینا اور ٹاٹ کے بورے بہم پہنچانا دیہاتی انجمن ہائے قرض کا کام ہے اور انہی انجمن ہائے قرض کے ذریعے کسانوں پر اس امر کے لئے زور دیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ بازار میں اچھا اور صاف ستھرا خالص مال لائیں۔ بازار کا کام بازار میں ہی کرنا چاہیے۔ لیکن دیہاتی سوسائٹیاں اور کسان سوسائٹی پر نگرانی رکھیں اور اسے اپنا کام سمجھیں۔ ورنہ باہمی ساکھ پیدا نہ ہوگی۔ ۱۸ء میں ضلع بمبئی میں چار انجمن ہائے کپاس قائم ہوئیں۔ یہ سوسائٹیاں حسب ذیل اجناس خرید کر بہم پہنچاتی ہیں۔

(۱) محکمہ زراعت کے بہم رسانیدہ بنولے۔

(۲) وہ بنولے جو سوسائٹی کی نگرانی میں کپاس اوٹنے سے نکلے ہوں اسکے علاوہ اور کسی قسم کے بنولے نہ رکھے جاتے نہ تقسیم کئے جاتے ہیں۔

کپاس کو بولی دے کر فروخت کرنے کا طریقہ ایسا اچھا ہے کہ اس کی نسبت دوسرے کسی طریقہ سے مال کی زیادہ قیمت وصول نہیں ہو سکتی۔ کمپوڑیا اکشن سیل میں جو کامیابی ہوئی (ضلع دھارولد میں) اس کو دیکھ کر جاہل اور ناواقف کسان بھی اکشن سیل میں اپنا مال بھیجنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ ابتدا میں صرف بھوڑیا کاٹن اکشن سیل کے ذریعہ فروخت کی جاتی تھی۔ لیکن حال میں دھارولد

ہبلی اور گدگ کی سیل سوسائیٹیوں کھا کاٹن کو بھی نیلام کے ذریعہ فروخت کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اس طرح فروخت کرنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ اور بازار کی موجودہ قیمت کی نسبت ۵ اسے ۲۵ فیصدی تک زیادہ قیمتیں وصول ہوئیں۔ خریدار بھی مطمئن ہیں اس لئے کہ سوسائٹیاں کپاس کی عمدگی صفائی اور دوسری خوبیوں کے پیش نظر مختلف مقام میں منقسم کر دیتی ہیں۔ خریداروں کے زیادہ قیمت دینے سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں سوسائٹی کی درجہ بندی کے خلاف کوئی اعتراض یا شکایت نہیں۔ کپاس کی قسم کو خالص رکھنے کے لئے درجہ نہایت ضروری ہے۔ جب ایک کسان دیکھتا ہے۔ کہ ہمسایہ کی کپاس درجہ "اے" میں رکھی گئی ہے اور میری کپاس کو درجہ "بی" حاصل ہوا ہے۔ تو آئندہ کپاس چننے اور بھرنے میں ہمسایہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

بمبئی میں روئی فروخت کرنے والی انجمنوں نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ بنگال میں بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ انجمن امداد باہمی کاشتکاراں کو اگاڈن کی مثال اس سلسلہ میں موجود ہے۔ جو ½ ۱ میل مربع میں پیدا ہونے والی فصلوں کا کاروبار کرتی ہے اور اس غرض کے لئے ہر سال حکومت سے اجازت نامہ لیتی ہے۔ فصل لائسنس سے اگائی جاتی ہے اور لائسنس سے ہی فروخت کی جاتی ہے۔ سوسائٹی درحقیقت پیداوار کی واحد اجارہ دار ہے اور مقررہ قیمت پر مال فروخت کرتی ہے اس لئے ہر سال لاکھوں روپیہ منافع ہوتا ہے۔ ممکن ہے وہاں بونے اور سن کی کاشت کرنے والی سوسائٹیوں کو واحد اجارہ داری کی رعایت نہ مل سکے اور ان کے منافع کی تعداد لاکھوں تک پہنچے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ کسانوں کو سائنٹفک طریقہ سے فصلوں کا لگانا اور دور کرنا بتائینگی۔ اور وہ اپنی مالی حالت کو بہتر بنا سکیں گے۔ دلالوں کی ضرورت

مال فروخت کرنے کی باقی نہ رہے گی اور مشترک فروخت کے ذریعہ بہتر قیمتیں وصول کی جا سکیں گی۔ بنگال میں دو کوئیوں کی کپاس کو فروخت کرنے کا طریقہ تقریباً یہی ہے۔ جو مسٹر کیننگ نے بیان کیا۔ مسٹر جے۔ ٹی ووڈون نے ۱۹۱۵ء میں تحریر کیا تھا کہ "سن کی کاشت کے علاقہ میں دو سال کے تجربات سے مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ غریب کسانوں کو سن کی فروخت میں تیس فیصدی کا نقصان رہتا ہے۔ اس غرض کے لئے کواپریٹو سوسائٹیاں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ کواپریشن سے دلالوں کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ اور کسانوں کو سن کی فروخت سے کافی منافع حاصل ہو سکے گا" جیوٹ سیل سوسائٹیاں قائم کرنے میں خاص دقت یہ ہے۔ کہ سن کے کاروبار کی بنیاد بیشتر قیاس آرائی! اس وجہ سے قیمتوں میں بہت اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے اور اس سے کواپریٹو فروخت میں خسارہ کا اندیشہ رہتا ہے۔ ان حالات میں جو سوسائٹیاں سن کی فروخت کام کریں ان کی مالی حالت بہت مستحکم ہونی چاہیئے۔ تاکہ بازار میں اپنے مال کی فروخت کو روک سکیں اور قیمت کی کمی کے زمانہ میں اسے گودام میں ذخیرہ کر سکیں۔ بھاری نقصان سے بچنے کے لئے اسکے سوا کوئی چارہ نہیں اس سلسلہ میں کچھ کارروائی اس وقت کی جا سکتی جب کہ سیل سوسائٹیاں بڑے بڑے خریداروں سے پیشگی معاہدات اور قیمت کا ایک وصول کر لیں اس وقت تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں انسے معلوم ہوتا ہے کہ صرف کمار کمار یارا ضلع رنگ پور میں سن فروخت کرنے والی ایک انجمن قائم ہوئی ہے لیکن جنوبی کنارا کی انجمن ہائے باغبانی سے زرعی پیداوار کو کواپریٹو طریق سے فروخت کرنیکی بہترین مثال ملی ہے۔ یہ سوسائٹی سپیل اور دیگر زرعی پیداوار اپنے ایجنٹ متعینہ بنگلور کی وساطت سے فروخت کرتی ہے

ایک سال میں اس نے چار لاکھ کا کاروبار کیا۔

ضلع کی زائد زرعی پیداوار کو بازار میں بھیجنے کا جو عقدہ تھا اسے پنجاب کی دوکانات امداد باہمی" نے حل کر دیا ہے۔ لائل پور جیسے اضلاع میں جہاں کسان مقامی مزورقوں سے زیادہ کپاس۔ گندم۔ اناج اور زرعی اجناس پیدا کرتے ہیں۔ کاروبار زراعت میں مہارت خصوصی کی بدولت ایک نئی تدبیر اختیار کی گئی ہے۔ زائد پیداوار منڈیوں میں جمع کر دی جاتی ہے (ان منڈیوں میں آڑھتیوں یا کمیشن ایجنٹوں کی دوکانیں ہوتی ہیں۔ تقریباً یہ سب غیر زراعت پیشہ ہوتے ہیں۔ ان دو کانوں سے تھوک خریدار ان اجناس کو خرید کرنے جاتے ہیں) اور یہاں سے دیگر مقامات (واقعہ ہند و بیرون ہند) کو جاتی ہیں۔ اس ذخیرہ میں متعدد کسانوں کی پیداوار شامل ہوتی ہے اور اس کاروبار کرنے کے لئے متعدد دلال پیدا ہو گئے ہیں ہر ایک دلال جدا گانہ کام کرتا ہے۔ اور اس کام کے عوض کسانوں سے ایک معتدبہ رقم وصول کی جاتی ہے۔ آخر کار کاشتکاروں کو احساس ہو گیا۔ کہ فروخت کا یہ طریق مضر اور خراب ہے اور بازار میں مال بھیجنے کے مصارف ایک ایسی کواپریٹو سوسائٹی کے قیام سے بہت کم کئے جا سکتے ہیں۔ جو تقسیم منافع کے اصول پر مبنی ہو۔ یہ منافع ہر ممبر کو اس کے کاروبار کی مقدار کے مطابق دیا جائے۔ (ذخیرہ پر موجودہ شرح سود کے مطابق منافع ادا کرنے کے بعد) اس تجویز کے مطابق دسمبر ۱۹۲۷ء میں بمقام لائل پور ایک امداد باہمی کی کمیشن شاپ قائم کی گئی۔ اس کے ممبروں کی تعداد ۴۲ تھی۔ ان میں دس سوسائٹیاں ہیں اور باقی افراد۔ سرمایہ حصص جو پورا ادا کر دیا گیا تھا۔ اس کی تعداد ۴۰۰۰ روپیہ تھی۔ منڈی میں ایک دوکان کرایہ پر لی گئی اور گودام اور مستقل مکان کے لئے ۱۸ ہزار روپیہ کی جگہ خرید لی گئی۔ گودام کی عمارت عالی شان ہے اور تقریباً

ختم ہو چکا ہے۔ (دسمبر ۱۹۲۱ء) اور اس کے بعد جلد ہی مکان کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ سرمایہ حصص (سنہ ۱۹۲۱ء) میں ۲۶۰۰۰ روپیہ ہے اور ممبروں کی بڑھ کر ۸۸ ہو گئی ہے۔ اور اس چودہ سوسائٹیاں ہیں۔ تقریباً چار لاکھ روپیہ کا مال اس کے توسط سے فروخت کیا جا چکا ہے۔ اور تمام مصارف برداشت کرنے کے بعد ۱۵۴۶ روپیہ خالص منافع ہوا ہے۔ مصارف ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ کے قریب ہیں۔ اس کے قواعد کی رو سے منافع کا ¼ حصہ ریزرو میں جمع کرنے کے بعد ملازموں کو بونس دیا جا سکتا ہے۔ جس کی مقدار تین ماہ کی تنخواہ سے زائد نہ ہو اور سرمایہ حصص پر منافع جس کی مقدار فیصدی سے زیادہ ہو باقی میں سے ممبروں کو ان کے کاروبار کے تناسب سے منافع (dividend) تقسیم کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ پیداوار کی ایک خاص مقدار جو سال بھر میں ایک چار جنرل میٹنگ میں مقرر کی جائیگی کمیشن شاپ کے ذریعہ فروخت کریں۔ اس وقت تک سرمایہ جمع کرنے کا مقصد پیش نظر رہا ہے اور کوئی منافع یا ریبیٹ (rebate) نہیں تقسیم کیا گیا۔ ضمنی قواعد کی رو سے ممبروں کی اس پیداوار کی قیمت کا ۷۵ فی صدی حصہ پیشگی دیا جا سکتا ہے۔ جو دوکان میں فروخت کی غرض سے لائی جائے۔ عملہ میں ایک منیجر اور ایک اسسٹنٹ منیجر ہے۔ یہ دونوں چیف ڈائرکٹر اور منیجنگ کمیٹی کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ مجلس منتظمہ یا منیجنگ کمیٹی کا انتخاب جنرل میٹنگ (عام اجلاس) میں ہوتا ہے۔ کمیٹی کے اجلاس عموماً ماہانہ ہوتے ہیں۔ دوکان آٹھ آنہ فی صدی کمیشن وصول کرتی ہے (اس پیداوار پر جو فروخت ہو جائے) حالانکہ منڈی میں عام طور سے بارہ آنہ فی سیکڑا کمیشن لیا جاتا ہے۔ جہاں تک وزن کشی صفائی اور دیگر مصارف کا تعلق ہے۔ اس کے لئے دوکان ۳ روپیہ ۹ آنہ فی سینکڑہ وصول کرتی ہے۔

اور یہ رقم دوسرے دکانوں کے مقابلہ میں کم ہے۔ عارضی بائیکاٹ اور مختصر کاروبار کے باوجود معتدبہ منافع ہوتا ہے۔ مسٹر ڈبلو ڈبلو پاول ایک مضمون کے دوران میں رقمطراز ہیں (بمبئی کواپریٹو کوارٹرلی جون ۱۹۲۲ء)

"دیہاتی سوسائیٹوں سے اشتراک عمل کرکے وہ قرض کے اس مضر نظام کو توڑ دینے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ جس پر آڑھتیوں اور دیہات کے خریداروں کا کاروبار منحصر ہے۔ اور جس کی وجہ سے لائل پور جیسا خوشحال اور زرخیز ضلع پنجاب کے تمام اضلاع سے زیادہ زیر بار قرض ہے۔ اس غرض کو کواپریٹو طریق سے حاصل کرنے کے نتیجہ میں دیگر کاروباری اور معاشرتی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ انفرادیت کا جذبہ نابود ہو جائے گا اور کسان جلسوں میں ایک دوسرے سے ملکر ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کر سکیں گے۔ کاروبار کے طریقے سیکھیں گے اور تاجرانہ ذمہ داری کو محسوس کریں گے۔"

انجمن ہائے امداد باہمی کی کامیابی کے امکانات برطانی ہند کے ہر ایک صوبہ میں یکساں موجود ہیں۔ بمبئی میں کپاس۔ بنگال میں دھان اور سن۔ پنجاب میں گندم اور سنگترہ ان میں ہر ایک کے کاروبار کے لئے انجمن ہائے فروخت قائم کی سکتی ہیں۔ مسٹر کالورٹ نے اگریکلچرل جرنل آف انڈیا میں "کواپریٹو مارکیٹنگ" کے موضوع پر ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ اس کے دوران میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ پنجاب میں سنگتروں کے کاروبار کے لئے کوئی سوسائٹی موجود نہیں

"اس صوبہ میں اعلیٰ قسم کا سنگترہ جو مالٹا کے نام سے مشہور ہے بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اسے بازار میں بھیجنے اور فروخت کرنے کا کوئی نظام نہیں چونکہ پھلوں کی درجہ بندی نہیں کی جاتی اس لئے مالکان باغات درختوں

کی نگہداشت اور غور و پرداخت کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ثمر دار درختوں کو مناسب کھاد نہیں دی جاتی جس سے بہترین پھل پیدا ہوں۔ سنگتروں کی فروخت کے لئے بڑی بڑی منڈیاں تلاش نہیں کی جاتیں اس وجہ سے پیداوار جسقدر ہونی چاہیے اس سے بہت کم ہوتی ہے۔ مالکان باغات پھلوں کو درختوں پر ہی فروخت کرتے ہیں۔ اور ان کی قیمت لے کر مطمئن ہو جاتے ہیں سنگتروں کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی تدبیر نہیں کی جاتی۔ اگر چھلکا سخت ہونے کے باعث وہ دیر تک اصل حالت میں رہ سکتے ہیں اور تمام فصل ایک بار ہی فروخت کے لئے بازار میں بھیجدی جاتی ہے ''اگر کیلیفورنیا کی پھلوں کی انجمن ایشن کے طرز پر ان کی فروخت کے لئے سوسائٹیاں قائم کی جائیں تو یہ کاروبار حیرت انگیز طریقہ سے ترقی کر سکتا ہے'' اسی طرح پنجاب میں گندم اور یوپی میں روغنی اجناس کی فروخت کرنے والی سوسائٹیوں کے لئے کامیابی کے وسیع امکانات موجود ہیں لیکن ان صورتوں میں گرین ایلیویٹرز (ذخیرہ ہائے غلہ) کی تعمیر اور نگہداشت ناگزیر ہوگی۔ سسکیچیون کے کوآپریٹو ایلیویٹروں کی مثال سے اس معاملہ میں بہت سبق مل سکتا ہے۔

سسکیچیون کوآپریٹو ایلیویٹر کمپنی کے معرض وجود میں آنیکی وجہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

صوبجاتی حکومتوں سے جو درخواستیں کی گئیں ان کے پیش نظر ۱۹۱۰ء میں ان اسباب کی تحقیق کے لئے ایک رائل کمیشن مقرر کیا گیا جو غلہ کی تجارت پر اثر انداز ہیں۔ کامل تحقیق و تفتیش کے بعد کمیشن نے سفارش کی کہ اناج کی تجارت کے لئے کسانوں کی ایک سوسائٹی قائم کی جائے۔ اور اس غرض

کے لئے ایک قانون نافذ کر دیا جائے۔ حکومت اسے قرض سے مدد دے اور اس کا انتظام حصہ داروں کی منتخب کردہ جماعت کے ہاتھوں میں ہو کمیشن نے سفارش کی کہ جن اضلاع میں ایلیویٹر قائم ہوں ان کے کسانوں سے سرمایہ فراہم کیا جائے۔ آخرالذکر کا فرض ہوگا۔ کہ مجوزہ ایلیویٹروں کی لاگت کے علاوہ سرمایہ کا پندرہ فی صدی حصہ زر نقد کی صورت میں جمع کر دیں۔ نیز یہ رائے ظاہر کی گئی کہ مجوزہ ایلیویٹروں میں ہر دس ہزار بشل (۲۲ سیر کے پیمانہ کا نام ہے) وزن کے لئے حصہ داروں کے زیر کاشت اراضی کا رقبہ کم از کم دو سو ایکڑ ہونا چاہئے۔ رقبہ کاشت مقرر کرنے سے یہ مدعا تھا کہ ایلیویٹروں کا کامیابی سے جاری رہنا یقینی ہو جائے۔ ان شرائط پر عمل کئے جانے کے بعد حکومت غیر ادا شدہ سرمایہ کا ۸۵ فیصدی جلد بطور قرض پیشگی عطا کرے گی اور اسے بیس سالانہ اقساط میں وصول کیا جائے گا۔ اور پانچ فی صدی سالانہ سود وصول کیا جائے گا۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے موسم بہار میں کمیشن کی سفارشات پر مبنی ایک قانون نافذ کر دیا گیا اور گرین گروورز ایسوسی ایشن کو مجلس منتظمہ نے تنظیم کا ابتدائی کام شروع کر دیا سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء تک اس کاروبار میں جو ترقی ہوئی کو وہ مندرجہ ذیل گوشوارہ سے واضح ہوگی

سال	حصہ داروں کی تعداد	ایلیویٹروں کی تعداد	کتنے بشل گندم ذخیرہ کیا گیا	کتنے بشل گندم فروخت کیا گیا
سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء	۲۰۹۷	۴۶	۳۲۲۹۱۰۰۰	....
سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء	۸۹۹۲	۱۲۷	۱۲۸۹۹۰۳۰	۲۱۷۶۱۶۸۶

سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء	۱۳۱۵۶	۱۹۲	۱۹۴۶۵۲۹۰	۱۹۲۹۰۵۳۱
سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء	۱۴۷۴۲	۲۱۰	۱۳۷۶۴۶۵۲	۱۳۶۴۲۸۰۷
سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء	۱۸۰۷۷	۲۳۰	۳۹۰۸۹۰۰۰	۳۹۹۷۳۰۰۰
سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء	۱۹۲۱۷	۲۵۸	۳۲۲۰۹۷۲۵	۳۲۵۱۸۸۲۶
سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	۲۰۶۸۳	۲۹۸	۲۵۹۹۴۵۵۲	۲۶۵۵۴۲۷۷

امداد باہمی کی انجمن ہائے فروخت

متذکرہ انجمنوں کے فوائد بیان کرنے کے ساتھ ہی ان مشکلات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جو ان کی کامیابی کی راہ میں حائل ہیں اس کے لئے ہمیں ان ملکوں کے واقعات سے سبق لینا چاہیئے۔ جہاں اس قسم کی سوسائٹیاں بکثرت قائم ہو چکی ہیں۔ ایگریکلچرل گزٹ آف کینیڈا ۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء مختلف مضمون نگاروں نے مختصر مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا ان میں بتایا گیا تھا۔ کہ مختلف صوبجات میں ایگریکلچرل کواپریٹو سوسائٹیاں کن وجوہ سے ناکام رہیں

تقریباً ہر ایک مضمون نگار نے یہ رائے ظاہر کی کہ سوسائٹیاں خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کے باعث ناکام ہوئیں۔ حسن انتظام کے نہ ہونے کی شکایت

ان سوسائٹیوں سے مخصوص ہے۔ جو پیداوار فروخت کرنے کے لئے قائم ہوتی تھیں۔ بازار میں کامیابی سے خرید و فروخت کرنے کے لئے چند سال کا تجربہ درکار ہوتا ہے۔ سیل منیجر عموماً سوسائٹی کے ممبروں میں سے منتخب کیا جاتا ہے۔ اور اسے کاروبار کا کوئی تجربہ نہیں ہوتا۔ قابل اور ہوشیار فروخت کرنے والے قلیل تنخواہوں پر میسر نہیں آسکتے اگر بہترین اشخاص کی خدمات سے فائدہ اٹھانا منظور رہے تو زیادہ تنخواہیں دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

جو شخص پرائیویٹ کاروبار میں کامیاب رہا ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ کواپریٹو ایسوسی ایشن کے نظم و نسق میں بھی کامیاب ہو جائے! اس لئے کہ سوسائٹی کا کاروبار دوسری نوعیت کا ہوتا ہے۔ دوسری بڑی وجہ ناکامی کی یہ ہے کہ ممبر وفاداری نہیں کرتے۔ ایسی مثالیں بہت ہیں کہ سوسائٹی ایک ممبر کی غداری کے باعث ناکام ہو گئی۔ ایک مغربی ریاست میں ایک کواپریٹو سوسائٹی کے ممبروں نے اس فصل کا صحیح تخمینہ کر لیا۔ جس میں انہیں مہارت خصوصی تھی اور بازار کی قیمت کا اندازہ کر کے ایک خاص قیمت پر تمام فصل فروخت کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ کسی بیرونی ایجنسی نے ان میں سے ایک ممبر کو ترغیب دی اور وہ تحریص کا شکار ہو کر کم تر قیمت پر پیداوار فروخت کرنے کے لئے رضامند ہو گیا۔ نتیجہ یہ کہ پیداوار کی فروخت سے منافع نہ ہوا اور سوسائٹی کا شیرازہ بکھر گیا۔ ممبروں کی ناتجربہ کاری! یا غداری کے علاوہ سوسائٹیوں کو ان لوگوں کی مخالفت سے بھی نقصان پہنچتا ہے۔ جن کے مفاد پر ان کی (سوسائٹیوں کی) سرگرمیاں اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ لوگ سوسائٹی کی غلطیوں کو تشہیر کر کے ممبروں میں بے اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔ اور انہیں سوسائٹی کی امداد سے دست کش ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔

بعض سوسائٹیاں اس وجہ سے ناکام ہوتی ہیں۔ کہ ممبر انجمن کے کاروبار میں دلچسپی نہیں لیتے۔ بعض مقامات میں سوسائٹیاں اس وقت قائم کی گئیں جب ان کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اور لوگوں کو اپنی پیداوار کی فروخت سے تسلی بخش منافع ہو رہا تھا۔ وہی سوسائٹیاں کامیاب ہوتی ہیں۔ جو ممبروں کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے معرض وجود میں آئیں۔ کوآپریشن کی تحریک ضرورت کے احساس کے نتیجہ میں پیدا ہونی چاہیئے۔ ممبروں کے دلچسپی نہ لینے کے بھی مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔ حصوں کی قیمت کی کمی کو بھی اس میں دخل ہے ہر شخص سوسائٹی سے اسی قدر دلچسپی رکھتا ہے۔ جس قدر سرمایہ اس میں لگاتا ہے۔ جو سوسائٹیوں میں حصص خریدنے کے لئے ممبروں کو گرانقدر رقوم خرچ کرنی پڑتی ہیں۔ انہیں بہتر امداد اعانت حاصل ہوتی ہے اور کم قیمت کے حصص رکھنے والی سوسائٹیوں کی نسبت ممبران سے زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ ممبروں کے دلچسپی نہ رکھنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ سوسائٹیاں وقتاً فوقتاً مال منگواتی ہیں۔ اور مستقل ذخیرہ نہیں رکھتیں۔ جن سوسائٹیوں کے پاس مستقل ذخیرہ ہوتا ہے۔ انہیں بہترین امداد حاصل ہوتی ہے۔ بعض ایسوسی ایشنوں میں کاروبار ایک مختصر جماعت کے ہاتھوں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے دوسرے ممبر اس سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے۔ بعض سوسائٹیاں اس وجہ سے ناکام ہوئیں کہ انہوں نے محدودے چند ممبروں سے کاروبار چلانے کی کوشش کی۔ ان سوسائٹیوں کا کاروبار اس قدر مختصر ہوتا ہے۔ کہ اس میں منافع نہیں ہو سکتا یہ صحیح ہے کہ بعض کوآپریٹو سوسائٹیاں مختصر پیمانہ پر قائم کی گئیں اور کامیاب ثابت ہوئیں۔ لیکن عموماً ایک ضلع کے کسانوں کے لئے یہ بہتر ہوتا ہے۔ کہ علیحدہ کاروبار کرنے کی بجائے پہلے سے قائم شدہ سوسائٹی میں شریک ہو

جائیں۔ بہ خلاف ازیں ایسی مثالیں بھی ہیں کہ سوسائٹیاں زیادہ بڑے پیمانہ پر یہ کاروبار شروع کرنے کے باعث ناکام ہوگئیں۔ ان سوسائٹیوں نے کافی سرمایہ فراہم اور ضروری تجربہ حاصل کرنے سے پہلے وسیع پیمانہ پر کام شروع کر دیا تھا۔

بعض انجمنیں اس وجہ سے ناکام ہوئیں کہ انہوں نے قیاسات کی بنا پر کاروبار کیا۔ چونکہ ایک کوآپریٹو سوسائٹی کو کامیابی کے لئے فوری نتائج دکھانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے قیاس کی بنا پر ترغیب ہوتی ہے اور ممبر انتظار کرنے کے تیار نہیں ہوتے۔ اور کاروبار کے استحکام و استقلال سے پہلے ہی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔

بعض اوقات سوسائٹیوں کو یہ خیال دامنگیر ہوتا ہے۔ کہ ابتدائے کار میں ہی اچھے منافع کی امید ظاہر کریں۔ لیکن اس کا نتیجہ برعکس نکلتا ہے اور ان کا شیرازہ منتشر ہو جاتا ہے۔ سوسائٹیاں پیداوار کی فروخت میں عام تجارتی نرخ قیمت کم کرنے کے مجبور ہوتی ہیں۔ یا ممبروں کی پیداوار کی قیمت عام بازاری قیمتوں سے بڑھا دیتی ہیں۔ دونوں صورتوں میں بیرونی اشخاص مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ اور سوسائٹی کو توڑنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ تھوڑے منافع پر کام کرنے خاص اور ہنگامی ضرورتوں کے لئے کوئی رقم پس انداز نہیں کی سکتی۔ محفوظ ترین طریقہ یہ ہے۔ کہ پیداوار کو عام بازاری قیمت پر فروخت کیا جائے اور منافع کا ایک جزو ریزرو فنڈ میں جمع کرنے کے بعد باقی ممبروں میں تقسیم کر دیا جائے۔

تعلیم کی کمی

انجمن ہائے امداد باہمی کی ناکامی کا ایک

سبب کسانوں کی جہالت بھی ہے۔ اونٹاریو میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جن اضلاع میں چند کسان زراعت کالج میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں ان میں انجمن ہائے امداد باہمی آسانی سے قائم کر لی جاتی ہیں اور جن اضلاع کے کاشتکار غیر تعلیمیافتہ ہیں ان میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

بعض صورتوں میں مقامی حالات سوسائیٹیوں کی کامیابی میں سدِ راہ ہوتے ہیں۔ بعض اضلاع کے کسان ایک دوسرے سے بدگمان ہوتے ہیں اور ان کے باہم کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔

تیاری کے بعد پیداوار کی مشترک فروخت

دیگر ممالک میں یہ امداد باہمی کی ——— امتیازی خصوصیت ہے۔ انگلستان اور آئرلینڈ کواپریٹو سوسائیٹوں میں یہ زیادہ نمایاں ہے۔ اور ان کو کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ متعدد کسان دودھ کو بازار میں بھیجنے کے لئے سوسائٹی قائم کر لیتے ہیں۔ بڑی بڑی عمارتیں بنائی جاتی ہیں اور جدید ترین آلات عموماً قرض سے لئے جاتے ہیں۔ تمام دودھ فیکٹری میں لایا جاتا ہے۔ اور وہاں جدید ترین عملی طریقوں سے مکھن بنایا جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے تاجروں کو تھوک کے طور پر فروخت کر دیا جاتا ہے۔ مکھن فروشی کے کاروبار میں مشترکہ فروخت کے مذکورہ بالا فوائد کے علاوہ یہ نکتہ خصوصیت سے یاد رکھنے لائق ہے۔ کہ قیمتی مشینوں کے ذریعہ دودھ سے مکھن نکالنے میں کم لاگت ہے اور بہت سہولت رہتی ہے۔ مکھن سازی کے کارخانہ میں جسقدر اچھا اور سستا مکھن تیار ہو سکتا ہے اس قدر ارزاں عمدہ مکھن انفرادی طور سے کوئی کسان اپنے فارم میں نہیں بنا سکتا

مکھن سازی کے جدید ترین آلات کی خریداری عام کسانوں کی دسترس سے بالاتر ہے۔

ہندوستان میں بھی انہی اصول کے مطابق مکھن سازی کے کارخانے جاری کئے جا سکتے ہیں۔ بعض اشیا کی تیاری کے لئے یہاں بھی اسی قسم کے طریقے کامیابی سے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ قیمتی مشینوں سے روئی بنادٹنے دھان کو صاف کرنے اور اس قسم کے دوسرے کام لئے جا سکتے ہیں۔ اور پیداوار کو دنیا کی منڈیوں میں بھیجنے کے لائق بنایا جا سکتا ہے۔

برما کے حامیانِ امدادِ باہمی نے پیداوار کو بازار میں بھیجنے کے لئے تیار کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ برما کی کواپریٹو تحریک کی تاریخ میں ہہلنگ کواپریٹو جنری اور ریٹ لائنگل کواپریٹو پیڈی مل کا نام جلی حروف سے لکھا جائے گا بمبئی میں کواپریٹو جننگ اور پریسنگ سوسائٹیاں قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ (ان مقامات میں جہاں کواپریٹو سیل سوسائٹیاں موجود ہیں) بہار اڑیسہ میں کواپریٹو آئلی اور پیڈی ملز جاری کرنے کی تجویزیں کی جا رہی ہیں۔ دیگر صوبجات میں بھی اس قسم کی جدوجہد کی جا رہی ہے۔ اگرچہ ہنوز کوئی قابلِ ذکر نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

زرعی خرید و فروخت کی انجمن ہائے امدادِ باہمی

آخر میں ہم ایسی سوسائٹیوں کا ذکر کرتے ہیں جو خرید اور فروخت کا کام کرتی ہیں۔ اس قسم کی سوسائٹی اپنے ممبروں کو زرعی اور خانگی ضرورت کی اشیا بہم پہنچاتی ہے۔ اور اس کے لئے بہت تھوڑا کمیشن وصول کرتی ہے۔ جس طرح منفرد اشخاص کے لئے خرید و فروخت کی سوسائٹیاں قائم کرنا مفید ہے۔ اسی طرح

سوسائیٹیوں کے لئے صوبائی زرعی تھوک فروش انجمن سے ملحق ہوجانا منافع اور سہولت کا موجب ہوگا۔ اگرچہ فی الحال اس الحاق کی امید نہیں کی جاسکتی لیکن ہمیں اپنا مقصد واضح طور سے سمجھ لینا چاہیے تاکہ ہماری جدوجہد اس امر پر مرکوز رہے۔ اور اس کے جلد حاصل کرنے کی کوشش کی جاسکے ہماری رائے ہے کہ ہر ایک بڑے صوبہ میں پراونشل ایگریکلچرل ہول سیل سوسائٹی قائم کی جائے۔ اور یہ سوسائٹی آئرلینڈ کی ایگریکلچرل ہول سیل سوسائٹی کے اصول پر مبنی ہو۔ آخرالذکر سوسائٹی کا مقصد یہ ہے کہ ملحقہ سوسائٹیوں کو کم ازکم قیمت پر اشیاء ضروری بہم پہنچائی جائیں اور بڑے قرضوں کی گارنٹی کے ساتھ ان کی پیداوار کم سے کم کمیشن بازار میں فروخت کردی جائے۔ آئی۔ اے ڈبلو۔ ایس کا کاروبار بڑی سرعت سے وسعت پذیر ہے خوردہ فروشی کے صیغے بنکنگ ڈیپارٹمنٹ اور دیگر تجارتی صیغے قائم کردیے گئے ہیں۔ ممبروں کو تمام اشیاء ضروری بہم پہنچائی جاسکتی ہیں۔ اوران کی زرعی پیداوار، مکھن انڈے اور شہد وغیرہ کم سے کم کمیشن پر فروخت کردیتے جاتے ہیں۔ ہول سیل نے دوسرے کاموں کے علاوہ کسانوں کے لئے گارنٹی کی ہوئی کھاد کی قیمت پچاس فی صدی کم دی ہے۔ آئرلینڈ میں یہ پہلا ادارہ ہے جو اپنے بہم رسانیدہ تخم کے خالص ہونے کی گارنٹی دیتا ہے۔ اور اس طرح اس نے آئرلینڈ تخم کی تجارت کی کایا پلٹ دی ہے۔ یہ سوسائٹی کم ازکم قیمت پر مواشی کا چارہ، اور جدید ترین آلات بہم پہنچاتی ہے۔ اور آہنی آلات وظروف کا کافی ذخیرہ رکھتی ہے۔ اور بہت کم کمیشن پر ممبروں کی پیداوار بازار میں فروخت کرتی ہے اس غرض کے لئے اس نے انگلستان کے تمام بڑے شہروں میں اپنے ایجنٹ مقرر کر رکھے ہیں اس نے آئرلینڈ کی زراعت میں

انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اگر اسی طرز کی سوسائٹیاں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے صوبجات میں قائم کر دی جائیں (لیکن اس سے پہلے صوبائی خرید و فروخت کرنے والی سوسائٹیوں کا قائم ہونا ضروری ہے) تو امید ہے کہ ہندوستانی کسانوں کی مالی حالت بہتر ہو جائے گی۔ ہر ایک صوبہ میں صیغہ زراعت اور امداد باہمی کو ابتدائی اور انجمن ہائے تھوک فروش بیک وقت قائم کرنے کی متفقہ جدوجہد کرنی چاہیئے اس کوشش کی کامیابی سے ہندوستان میں زراعت کا دور جدید شروع ہو جائے گا۔ ملک کے ہر ایک گوشہ میں زرعی خرید و فروخت کی ابتدائی اور ثانوی انجمنیں قائم کر دی جائیں جو کسانوں کو تخم کھاد۔ ہل اور مواشی کی حالت بہتر بنانے میں مدد دیں۔ ان پیداوار کو بہترین منڈیوں میں فروخت کریں اور نئی اجناس بونے کی ترغیب دیں۔ ہمیں یقین ہے کہ صوبائی زراعتی انجمن ہائے تھوک فروش صرف ضروری اشیا کی بہم رسانی کا کام نہیں کریں گی۔ بلکہ وقت مناسب پر اپنے کارخانے بھی قائم کریں گی۔ ہر صوبہ میں اگریکلچرل ہول سیل سوسائٹیاں قائم ہو جائیں گی اور ایک مرکزی زراعتی انجمن تھوک فروشی سے ملحق ہو کر وہ عظیم الشان کام کریں گی جس سے دنیا وقف حیرت اور انگشت بدنداں ہو جائے گی مرکزی زراعتی انجمن تھوک فروشی کے قیام کے بعد ہندوستان انٹرنیشنل کواپریٹو ٹریڈ کی سکیم میں اپنا حصہ ادا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ لیکن آہ۔ اس خواب خوش آیند کی تعبیر ایک نامعلوم مستقبل سے وابستہ ہے۔

دودھ اور مکھن بہم پہنچانے والی انجمنیں

خالص دودھ اور ڈیریوں کی دوسری پیداوار کو مناسب قیمتوں پر حاصل

کرنے میں جو دشواریاں ہیں ان کی وجہ سے کواپریٹو ڈیری سوسائٹیاں قا
کرنے کا سوال زیر غور آگیا ہے۔ ہندوستان میں اکثر اوقات یہ فرض
لیا جاتا ہے کہ دودھ کی بہم رسانی کو بہتر بنانے کے لئے شہروں میں ایک
کمپنیوں اور افراد کی ضرورت ہے جو جدید طریقوں سے بڑے پیمانہ پر
کریں۔ مکھن سازی سے ان کارخانوں میں جن کا مقصد اپنی ضرورت کے
دودھ حاصل کرکے بازار میں بھیجنا ہے اور ان کارخانوں میں جو دلالوں
حیثیت میں دودھ کی بہم رسانی کا کام کرتے ہیں۔ اور دیہات سے خر
نئے طریقوں کے مطابق بازار بھیجتے ہیں۔ فرق ہے اور اس کی توضیح
ضروری معلوم ہوتی ہے۔ جو کارخانے شہروں میں واقع ہوں وہ دیہا
میں سکونت رکھنے والے کسانوں کے مقابلہ میں ارزاں دودھ بہم نہیں
سکتے۔ ارزاں دودھ دیہات میں ہی دستیاب ہو سکتا ہے۔ جہاں ک
دودھ دینے والے مواشی کو قدرتی حالات میں رکھتے ہیں۔ دوسرے ممالک
شہروں کو دیہات سے ہی دودھ بہم پہنچتا ہے۔ گرم ممالک میں ایک م
سے دوسرے کو دودھ بھیجنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ لیکن ریاست ہا
متحدہ امریکہ میں اس مشکل کو دور کر دیا گیا ہے۔ اور ہندوستان میں بھی پونا
بمبئی کو (۱۱۹ میل کے فاصلہ پر) دودھ اچھی حالت میں بھیجا جاتا رہا ہے۔ مناسب ا
نہ ہونے کی وجہ سے اس کام میں دقت پیش آتی ہے۔ صوبہ بمبئی کے بڑے شہر
میں دودھ کی بہم رسانی کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی قائم کی گئی
ذیل میں اس کی رپورٹ کا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ اس سے واضح ہ
کہ کواپریٹو سوسائٹیاں اس معاملہ میں کس قدر مفید کام کر سکتی ہیں۔

یہ حقیقت ظاہر ہے کہ دوسرے ملکوں میں انجمن ہائے امداد باہمی

ڈیری کے کاروبار کو بہت ترقی دی ہے۔ ہندوستان میں بھی اس قسم کی سوسائٹیاں مفید کام کرسکتی ہیں۔ دودھ بہم پہنچانے والوں کو مالی امداد دینے۔ دودھ فراہم کرنے اور مویشی کے لئے اشتراک طور پر چارہ خریدنے میں کواپریٹو سوسائٹیوں کا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ انجمن امداد باہمی مختصر پیمانہ پر قریب کے بازار میں دودھ بھیجنے کا کام مختصر پیمانہ پر کرسکتی ہے۔ لیکن اس امر میں شک کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ آیا وہ بعید مسافتوں پر بھی دودھ بھیجنے میں کامیاب ہوگی یا بڑے پیمانہ پر دودھ کا کاروبار کرسکے گی۔ اس لئے کہ اس میں زیادہ احتیاط اور سرگرمی کی ضرورت ہے۔ اور جہاں ذاتی مفاد نہ ہو۔ وہاں اس کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ کواپریشن کو سہولت کا نعم البدل نہیں سمجھا جاسکتا اگر سہولت اور عمدگی کار مطلوب ہو تو کاروبار اس پیمانہ پر کیا جائے کہ اسکے متعلق سے منظم عملہ رکھا جاسکے اس سوال کا جواب کہ کواپریٹو سوسائٹیوں کو اس معاملہ میں کس حد تک حصہ لینا چاہئے یہ ہے جہاں تک سہولت اور عمدگی کار کو ملحوظ رکھا جائے وہ وہ اس میں حصہ لے سکتی ہیں"۔

یہ حقیقت یاد رکھنی چاہئے کہ دودھ بھیجنے اور خریدنے کے درمیان جس قدر اشخاص اور ایجنسیاں زیادہ ہوں گی اسی قدر دودھ کی قیمت زیادہ ہوتی جائے دودھ کی ارزانی کا راز اس امر میں پوشیدہ ہے۔ کہ اصل فائدہ دودھ بھیجنے والے کو پہنچے۔ یورپ میں کواپریٹو ڈیری کے متعلق ایک یہ مسئلہ بھی زیر بحث ہے کہ آیا مکھن۔ پنیر اور کریم کی تیاری میں کواپریٹو طریقے اختیار کرنا مفید ہوگا؟ ہندوستان میں یہ سوال زیر غور ہے۔ کہ بڑے بڑے شہروں میں دودھ کی بہم رسانی کو کس طریقہ سے بہتر بنایا جائے۔ دودھ میں جو ملاوٹ کی جاتی ہے۔ اسے کس طرح روکا جائے۔ موجودہ مقدار کو مویشی کی بہتر پرداخت اور پرورش سے بڑھایا

جائے چارہ اور چراگاہوں کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں اور دودھ بیچنے والوں کو مواشی کی بہتر تربیت و نگہداشت کی ترغیب دی جائے۔ اب ہم چند ڈیری سوسائٹیوں کا حال بیان کرتے ہیں۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں کامیابی سے سے چل رہی ہے۔

بنارس کوآپریٹو ڈیری سوسائٹی

مضافات بنارس میں آج سے دس سال پیشتر محدود ذمہ داری کی بنیاد پر ایک ڈیری قائم کی گئی تھی اس کے ممبر ریہر (پیشہ ور شیر فروش) ہیں۔ اس کے ممبروں کی ایک کریڈٹ سوسائٹی جداگانہ قائم ہے (غیر محدود ذمہ داری کی بنا پر) ڈیری کی عمارت بنارس سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس میں مواشی کے لئے ایک آرام دہ شیڈ اور چارہ کے لئے ایک محفوظ گودام بنا ہوا ہے شہر میں اس نے متعدد دوکانیں کرایہ پر لے رکھی ہیں۔ جہاں دودھ فروخت ہوتا ہے۔ سرمایہ حصص فراہم کیا گیا ہے اور کچھ بطور قرض ایک ایسے زمیندار سے لیا گیا ہے۔ جو رفاہ عام کے کاموں سے دلچسپی رکھتا ہے۔ نیز سنٹرل کوآپریٹو بنک بنارس سے کچھ رقم حاصل کی گئی ہے۔ مواشی ممبروں کی ملکیت ہیں جو ایک مقرر قیمت پر سوسائٹی کے دودھ فروخت کرتے ہیں اور سوسائٹی اس دودھ کو نقد قیمت پر فروخت کر دیتی ہے۔ اس ڈیری کا کاروبار ابتدا میں اچھا رہا لیکن ہر سال منافع کی مقدار کم ہوتی گئی۔

دودھ کی مقدار چارہ کے قحط کے باعث وقتاً فوقتاً کم ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے ممبر اس قرض کو بروقت ادا نہیں کر سکتے جو مواشی کی خریداری کے لئے دیا جاتا ہے۔ قرض ادا نہ کر سکنے کے باعث نئے مواشی خریدنے

کے لئے مزید روپیہ نہیں ملتا۔ دودھ کو لاریوں میں بھیجنے کی تجویز پر غور کیا گیا لیکن یہ تجویز اختیار نہیں کی گئی۔ اس وجہ سے ہر روز اس قدر مقدار میں دودھ کا بہم پہنچانا غیر یقینی ہے۔ جو لاری کا کرایہ ادا کرنیکے کافی ہو۔

لکھنؤ کوآپریٹو ڈیری سوسائٹی

یہ سوسائٹی چند سال پیشتر غیر محدود ذمہ داری پر لکھنؤ میں قائم ہوئی تھی اس کے متعلق تفصیلات کوآپریشن کمیٹی کی رپورٹ کے ایک ضمیمہ میں درج ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سوسائٹی کے ممبروں کی تعداد چالیس ہے۔ ممبر ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ امیدوار دودھ دینے والے مواشی کا مالک ہو اور لکھنؤ میں دودھ اور ڈیری کی دوسری پیداوار فروخت کرنے کا کام کرتا ہو۔ انتظامیہ کمیٹی سات ممبروں پر مشتمل ہے۔ چار ممبروں کو سوسائٹی منتخب کرتی ہے اور تین ممبر ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بنک لکھنؤ نامزد کرتا ہے۔ (یہ بنک سوسائٹی کو مالی مدد دیتا ہے تمام آخر الذکر میں ڈپٹی کمشنر لکھنؤ بھی شامل ہے۔ کمیٹی کے اجلاس ماہانہ ہوتے ہیں ہر ایک ممبر کے لئے ایک حصہ خریدنا ضروری ہے۔ اور اس سے زیادہ حصص خریدنے کی اجازت ہے لیکن ان کی مقدار پچاس سے بیش نہ ہو) ہے ان کی تعداد کا فیصلہ سوسائٹی اپنی عام حالت کے پیش نظر کرے گی۔ حصص بیس بیس روپیہ کے ہیں جو بیس ششماہی مساوی اقساط میں ادا کئے جاتے ہیں۔ کاروباری سرمایہ کی ہدایات حسب ذیل ہیں

سرمایہ اداشدہ	۱۴۹۴
ڈسٹرکٹ بنک سے قرض	۱۱۴۰
لکھنؤ میونسپلٹی سے قرض	۶۰۰۰
کل	۲۶۲۴ روپیہ

جہاں تک سرمایہ حصص تعلق ہے ۱۴۴ حصص کی قیمت ششماہی اقساط کی صورت میں ادا کی جارہی ہے۔ جوں جوں ممبروں سے روپیہ وصول ہوتا جا رہا ہے ڈسٹرکٹ بنک کا قرض ماہانہ اقساط میں ادا کیا جارہا ہے۔ بلدیہ لکھنؤ نے سوسائٹی کو ۵ فی صدی شرح سود پر چھ ہزار روپیہ عمارت کے لئے قرض دیا ہے۔ جو تین سال میں واجب الادا ہوگا ممبروں کو ۱۵ فی صدی شرح سود پر دودھ دینے والے مواشی اور چارہ کی خریداری کے لئے قرض دیا جاتا ہے قلیل التعداد قرضے ماہانہ اقساط میں وصول کئے جاتے ہیں اور دوسرے قرضے قرض کے مقصد اور مقروض کی حالت کی مناسبت سے وصول کئے جاتے ہیں۔ مقروض دو ضامن پیش کرتا ہے اور ایک پرونوٹ پر کرتا ہے۔ قرضے عموماً برقت ادا کر دیتے ہیں ممبر اپنے مویشی کی نگہداشت خود کرتے ہیں۔ اپنے مواشی اور چارہ خود خریدتے ہیں منیجر چارہ کی نگرانی کرتا ہے۔ سوسائٹی نے لکھنؤ میں چراگاہ کے لئے اراضی پٹہ پر لے لی ہے۔ نیز بھڑا یچ میں ایک چراگاہ پٹہ پر لی ہے جہاں دودھ سوکھنے کے بعد مواشی کو بھیجدیا جاتا ہے۔ ضیغہ زراعت یونیورسٹی کی مدد سے مضافات لکھنؤ میں سیلیج فارم قائم کرکے ڈیری کو مناسب قیمت پر چارہ فراہم کرنے کی تدبیر کر رہی ہے۔

سوسائٹی نے ڈیری کے لئے سول سٹیشن کے قریب ایک موزوں جگہ حاصل کرلی ہے اور کاروباری سرمایہ میں سے ۸ ہزار روپیہ ذیل کی اغراض کے لئے علیحدہ کر دیا ہے۔

(۱) ڈیری جس میں جدید ترین آلات مہیا ہوں اور اس کے ملحق دفتر کے لئے ایک کمرہ بھی ہو

(۲) مواشی کے لئے دو گاؤخانوں کی تعمیر (سوسائٹی کے پاس ۱۴۴ مواشی ہیں)

(۳) سکونتی مکانات کی دو قطاریں جن میں ۲۴ ممبران میں مسلمان بھی اور ہندو بھی سکونت رکھ سکیں۔ مکانات کی تعمیر پر جو خرچ ہوگا وہ ممبروں سے وصول کر لیا جائے گا۔ اور وصول ہونے کے بعد مکانات ان کی ملکیت ہوں گے۔ یہ تجویز کی گئی ہے کہ کافی سرمایہ بہم پہنچانے مواشی کے ایک اور شیڈ بنایا جائے۔

(۴) منیجر کے لئے ایک مکان تعمیر کرایا جائے اور چار دیواری بنائی جائے مواشی کا دودھ منیجر کی نگرانی میں نکالا جاتا ہے۔ دودھ ڈیری روم میں براہ راست وصول کیا جاتا ہے اور ایک روپیہ کا گیارہ سیر آتا ہے اور ڈیری سے عوام کے ساتھ روپیہ کا ایک سیر فروخت کیا جاتا ہے۔ مکھن یا کریم بارہ آنہ کا آدھ سیر اور گھی چودہ آنہ کا آدھ سیر فروخت کیا جاتا ہے۔ تقریباً ایک سو یورپین اور ہندوستانی مستقل خریدار ہیں۔ دودھ بازاری قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ گراں قیمت کے دودھ کی مانگ بہت کم ہے دسمبر ۱۹۱۲ء اور جنوری ۱۹۱۵ء کے درمیان ۸۶۶۴ ۱ روپیہ کا دودھ فروخت ہوا۔ بعض ممبروں نے مکانات میں دودھ بذات خود تقسیم کیا۔ انہیں چھ آنے ماہانہ فی مکان کے حساب سے اجرت دے دی گئی۔ یہ سوسائٹی غیر محدود ذمہ داری کی ہے حصص کی بنا پر کوئی منافع دس سال تک تقسیم نہ ہوگا۔ اس کے بعد پورے اداشدہ حصص پر دس فی صدی منافع تقسیم کیا جائے گا۔ ابتدا میں تمام منافع محفوظ سرمایہ میں جمع ہوتا رہا۔ جون ۱۹۱۴ء میں اس کی تعداد ۸۸۵ روپیہ تھی آئندہ چار ماہ میں ۴۸۸ روپیہ منافع ہوا ریزرو فنڈ کو سوسائٹی کے کاروباری سرمایہ کے حصص کے طور پر کام نہیں لیا جاتا۔ عملہ حسب ذیل افراد پر مشتمل ہے۔

(۱) ۳۵ روپیہ ماہانہ پر ایک منیجر جس نے چند ملٹری ڈیریاں دیکھی ہیں اور

کواپریٹو کاروبار کی تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ یہ ڈیری کے احاطہ میں رہتا ہے اور ادارہ کی نگرانی کرتا ہے۔

(۲) ایک پورے وقت کام کرنے والا محاسب دس روپیہ ماہانہ پر

(۳) ایک مکھن بنانے والا نو روپیہ ماہوار۔

(۴) دو فروشندے چھ روپیہ ماہانہ پر۔

(۵) ایک سقہ تین روپیہ ماہانہ پر

(۶) ایک خاک روب۔ــــ ۸ آنے ــ ۲ روپیہ ماہانہ پر

(۷) چھ ممبر جو مذکورہ بالا شرح اجرت سے دودھ تقسیم کرتے ہیں۔ عملہ کا کل خرچ ۱۱۰ روپیہ ماہانہ ہے۔ ڈیری اور دھ کے۔۔۔۔۔۔ پایہ تخت میں واقع ہونے کے باعث نگرانی سے مستفید ہوتی ہے۔ ڈسٹرکٹ بنک کا آنریری مینجر اسکا باضابطہ معائنہ کرتا ہے۔ میونسپل ہیلتھ افسر۔ سنٹری کمشنر۔ سپرنٹنڈنٹ سول ویٹرنری ہسپتال صیغہ زراعت کے عہدہ دار اور رجسٹرار بھی اس کا معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ صیغہ زراعت نے ڈیری کو نسل کشی کے لئے ایک سانڈ دیا ہے۔ میونسپل بورڈ نے بھی ایک سانڈ دیا ہے۔ ان سانڈوں کی کارگزاری کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

الہ آباد کواپریٹو ڈیری سوسائٹی

الہ آباد میں ایک شیر فروش سوسائٹی ہے جسکے ممبر سول سٹیشن کے قریب جھونپڑیوں میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ان جھونپڑیوں میں رہنے والوں نے کریڈٹ سوسائٹیاں جداگانہ قائم کر رکھی ہیں۔ جن میں نہ صرف دودھ بیچنے والے ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ دیگر اشخاص بھی حصہ لے سکتے ہیں اس سوسائٹی کا ایک مکان ہے۔ جہاں ممبر دو وقت اپنے مواشی کو دودھ دوہنے کیلئے لاتے

ہیں۔ منیجر کی موجودگی میں لایا جاتا ہے اور فوراً خریداروں کے ساتھ فروخت کر دیا جاتا ہے۔ ممبر مقررہ قیمت پر انجمنیں دودھ دیتے ہیں۔ یہ انجمن ۴ سال سے قائم ہے۔ اس کا آئین بہت سادہ اور قیام کے مصارف میں جہاں تک ہوتا ہے کمی کی جاتی ہے۔ بمبئی میں بھی چند ڈیری سوسائٹیاں قائم ہو چکی ہیں اور مزید قائم ہونے والی ہیں۔

علی بیگ کوآپریٹو ڈیری سوسائٹی

یہ انجمن اپریل ۱۹۱۵ء میں رجسٹرڈ ہوئی تھی۔ ممبروں کی تعداد ۲۵ ہے ان میں ۸ ہ کسان ہیں۔ جو دودھ کے مواشی رکھتے ہیں اور سوسائٹی کے توسط سے بیچتے ہیں۔ دودھ موضع دیشوری اور موضع مولا سے بہم پہنچایا جاتا ہے (یہ دونوں گاؤں علی بیگ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے) سوسائٹی نے ۴۰۰ روپیہ کے صرف سے دو شیڈ بنائے ہیں۔ ایک دیشوری میں ہے اور دوسرا مولا میں۔ ممبر مواشی کو اپنے مکانات میں رکھتے ہیں۔ لیکن دن میں دوبار انجمن کے تیار کردہ شیڈ میں دودھ دہنے کے لئے لاتے ہیں۔ دودھ مینجنگ کمیٹی کے نمائندوں کی موجودگی میں نکالا جاتا ہے۔ دیشوری کی طرف سے ایک کلاک نگرانی کرتا ہے اور مولا میں مینجنگ کمیٹی کا ایک ممبر۔ دودھ نکالنے کے لئے انجمن کے برتن علیحدہ ہیں اور دودھ انہی میں نکالا جاتا ہے۔ دودھ نکالنے کے بعد تولا جاتا ہے۔ اور سوسائٹی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ ہر ایک ممبر کو ایک پاس بک دی جاتی ہے۔ اس میں اس دودھ کا حساب درج ہوتا ہے۔ جو اس سے سوسائٹی کو وصول ہو تمام دودھ جمع کر کے پیتل کے ایک بڑے برتن میں بھر دیا جاتا ہے اور اسے مقفل کر کے ایک مزدور کے سر پر مستقل خریداروں کو دینے کے

لئے شہر میں بھیجدیا جاتا ہے۔ سوسائٹی کے تمام برتن صاف ستھرے کر لئے جاتے ہیں۔ ہر ایک برتن کو استعمال سے پیشتر ٹھنڈے پانی سے دھویا جاتا ہے اس کے بعد گرم پانی سے سوڈا ڈالکر صاف کیا جاتا ہے اور آخر میں کھولتے ہوئے پانی میں ڈالدیا جاتا ہے اور یہ خشک کر لیا جاتا ہے۔ دودھ نکالنے سے دودھ نکالنے والے کے ساتھ اچھی طرح دہلائے جاتے ہیں۔ مواشی کے تھن بھی پانی سے دھوئے جاتے ہیں اور انہیں باریک کپڑے سے پونچھ دیا جاتا ہے۔ بار سوپ استعمال میں لایا جاتا ہے۔ خریداروں کی تعداد ۱۶۷ تھی اور ستمبر ۱۹۱۵ء تک سوسائٹی ۷۰۰ روپے کا دودھ فروخت کر چکی تھی۔ ممبروں سے جو دودھ وصول ہوتا ہے۔ تمام خریداروں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ باقی نہیں رہتا۔

سوسائٹی ممبروں سے ایک روپیہ کا نو سیر سے زیادہ دودھ لیتی ہے۔ اور خریداروں کو روپیہ کا آٹھ سیر دیتی ہے۔ مصارف کے بعد صرف چھ روپیہ سوسائٹی کو بچ رہتے ہیں۔ ممبروں کو دودھ میں پانی ملانے سے روکا جاتا ہے اس کے باوجود انہیں کافی بچت ہو جاتی ہے۔ اور وقت بھی کم صرف ہوتا ہے اس سے پہلے بازاروں میں گھوم کر بیچنا پڑتا تھا۔ ممبروں کو دودھ کی جو قیمت ملتی ہے۔ اس سے مطمئن ہیں۔ سوسائٹی انہیں ½ ۹ فی صدی شرح سود پر مواشی کی خرید کے لئے قرض بھی دیتی ہے۔ باشندگان علی بیگ سوسائٹی کے بہم رسانیدہ دودھ کی عمدگی اور قیمت سے مطمئن ہیں۔ انجمن ممبروں کی بھینسوں کے لئے نسل کشی کا ایک سانڈ رکھنا چاہتی ہے۔ اس نے کلکٹر سے ممبروں کے مواشی کے لئے ایک اراضی بھی حاصل کر لی ہے جو چراگاہ کا کام دیگی۔ گجراتی سانڈ کو اسی چراگاہ میں رکھا جائے گا۔

بیلگام کواپریٹو ڈیری سوسائٹی

اس انجمن میں ۴۲ ممبر شامل ہیں ان میں ۲۰ گوالے ہیں جو اپنے مواشی کا دودھ انجمن کو دیتے ہیں۔ یہ گوالے اپنے مواشی قصبہ میں رکھتے ہیں۔ اور دو وقت دودھنے کے لئے انہیں سوسائٹی کے مکان میں لاتے ہیں۔ دودھ منیجر کی موجودگی میں نکالا جاتا ہے۔ صفائی اور تقسیم وغیرہ کے متعلق انتظامات تقریباً ویسے ہی ہیں جیسے علی بیگ کی سوسائٹی میں۔ سوسائٹی نے میونسپلٹی کو ایک درخواست دی ہے کہ قصبہ سے باہر مواشی کے لئے ایک شیڈ بنانے کی اجازت دی جائے۔ انجمن ایک ماہ کے اندر ۲۵۰۰ سیر دودھ بازار میں فروخت کر دیتی ہے۔ باشندگان بلگام سوسائٹی کے بہم رسانندہ دودھ کی عمدگی اور قیمت سے مطمئن ہیں۔

تھانہ کواپریٹو ڈیری سوسائٹی

اس انجمن نے مواشی کے لئے ایک شیڈ بنا لیا ہے دوسرے ممبر سوسائٹی کے شیڈ کے قریب اپنے مویشی کو جھونپڑیوں میں رکھتے ہیں۔ دودھ منیجر کے سامنے نکالا جاتا ہے۔ صفائی وغیرہ کے انتظامات علی بیگ کی سوسائٹی سے ملتے جلتے ہیں۔ ہر ماہ چھ ہزار سیر دودھ فروخت ہو جاتا ہے۔ اس سوسائٹی میں بعض ممبر گوالے ہیں اور بعض غیر گوالے۔ تقریباً دو سو خاندان اس کے خریدار ہیں۔

بہار اور اڑیسہ کی ڈیری سوسائٹیاں اب تک کامیاب نہیں ہوئیں ایک سبب ناکامی کا یہ ہے۔ کہ دودھ کافی مقدار میں بہم نہیں پہنچتا۔ کامیابی کے لئے

کافی مقدار میں دودھ کی فراہمی ضروری ہے۔ اور یہ مقصد کثیر التعداد جانوروں
کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ ناکامی کا دوسرا سبب ممبروں کی غداری ہے۔ اچھی
نسل کی گائیں پالنے کیلئے سرمایہ مل سکتا ہے۔ لیکن ممبروں کی غداری کا کیا علاج
خصوصاً ایک ایسی جماعت میں جسنے پشتہا پشت سے دودھ میں ملاوٹ کرنے
کے فوائد کا درس لیا ہو۔ علاقہ رومیکا میں تین اشخاص کے پاس مکھن سازی
کی مشینیں موجود ہیں۔ دھباری اور لچھمی پور کی گارنٹی یونینوں نے مکھن سازی کا
جو کاروبار شروع کیا وہ ۱۹۲۱ء تک تسلی بخش طور سے چلتا رہا لیکن اس کے ا
دودھ کی مقدار اور قسم کے کافی اور عمدہ نہ ہونے کے باعث بند کر دیا گیا۔

بارہ کی ڈیری سوسائٹی کو ۲۸۲ روپیہ کا خسارہ ہوا۔ مایاگنج گوالا سوسائٹی کو
منافع ہو رہا ہے۔ لیکن نمایاں ترقی نہیں کر سکی۔ ایک سال میں اسے ۲۸۷ روپے
کا منافع ہوا۔

سی۔ پی میں بمقام ناگپور تیلین کھیڑی کوآپریٹو ڈیری کامیابی سے چل رہی ہے
یہ دودھ کی پیداوار اور تقسیم دونوں پر نگرانی رکھتی ہے۔ ۱۹۱۸ء میں دودھ
دینے والے مواشی کی تعداد ۳۳۸ تھی سال میں ۶۲ سرکاری تھے اور ۲۷۶
دو سوسائیٹوں کے ملکیت تھے جو ڈیری میں شامل نہیں۔ دودھ دینے والی گا!
اور بھینسوں کے علاوہ ۱۶۵ بچھیاں یا کٹیاں تھیں۔ تین سال میں جس
قدر دودھ گھی اور مکھن تقسیم کیا گیا اس کا حال ذیل

ع۱ اگریکلچرل جرنل آف انڈیا۔ جلد ۱۸ ع۱ صفحہ ۵۷

ع۲ سی۔ پی کوآپریٹو رجسٹرار کی رپورٹ بابت ۱۹۲۰ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ
ایک ممبر کے پاس ایک دودھ دینے والی گائے یا بھینس تھی

نقشہ سے واضح ہوگا۔

دودھ	سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء	سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء	سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء
مکھن	۲۲۷۵۴	۳۰۰۷۱۴	۲۶۷۳۸۴
کریم	۲۲۴۰	۳۱۳۰	۳۳۲۸
گھی	....	۷۷۰	۱۶۵۰

دونوں سوسائٹیوں کو ایک سال میں ۵۹۰۱ روپیہ منافع ہوا۔ حکومت کی طرف سے تیلن کیٹری فارم میں مواشی کی پرورش دو مصلحتوں سے کی جاتی ہے اول یہ کہ ڈیری ان کی وجہ سے دودھ کی ایک مختصر مقدار کے روزانہ دستیاب ہونے پر بھروسہ کرسکتی ہے۔ دوسرے اس سے بہترین نسل کے دودھ دینے والے مواشی کی افزائش ہوتی ہے۔ جو گویوں کے کام آسکتے ہیں۔ سرکاری اور ڈیری کے مواشی کا دودھ ڈیری فارم کے اوورسیر کی موجودگی میں نکالا جاتا ہے۔ اسے تین چوکیدار اور ایک کامدار اس کام میں مدد دیتے ہیں۔ باقی دونوں انجمنوں کے ممبر اپنے مواشی کا دودھ خود نکالتے ہیں۔ اوورسیر اس دودھ کو تول کر ڈیری میں بھیجدیتا ہے۔ دودھ بوتلوں یا پیتل کے برتنوں میں خریداروں کے پاس بھیجدیا جاتا ہے۔ ہر ایک برتن کے ڈھکنے پر خریداروں کی مطلوبہ مقدار شیر درج ہوتی ہے۔ تھوڑے فاصلہ

پر دینے والے خریداروں کو دودھ بوتلوں میں بند کر کے بھیجا جاتا ہے بڑے اداروں اور فاصلہ دراز پر رہنے والوں کو دودھ سربمہر تیل کے برتنوں بند کرکے ارسال کیا جاتا ہے اور قلی اسے سروں پر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ جلد پہنچانا ہو تو موٹروں پر بھیج دیا جاتا ہے۔ تیلین کھیڑی ڈیری کے جلد ترقی کرنے کی وجوہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) شیڈ ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ اس لئے خشک رہتا ہے

(۲) فارم میدان میں واقع ہے اس کے اطراف کی فضا مفید صحت ہے اور اوّل درجہ کی سڑکوں نے ناگ پور کے ساتھ اس سلسلہ رسل و رسائل قائم کر رکھا ہے۔

(۳) چراگاہ میں ایک تالاب واقع ہے اس سے مواشی پانی پیتے ہیں اور ڈیری کے کھیتوں کی آب پاشی ہوتی ہے۔

(۴) ڈیری میں چارہ پیدا کرنے کے لئے کافی اراضی ہے۔ اس ڈیری سے ناگپور میں زندگی کی آسائشیں بڑھ گئی ہیں اور یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ سی۔ پی میں کوا پریٹو اصول مکھن سازی کے کاروبار کو ترقی دینے کے وسیع امکانات ہیں۔

یونین امداد باہمی دودھ

بمبئی کوا پریٹو کانفرنس کے اجلاس دسمبر ۱۹۱۷ء میں ڈاکٹر ہیرالڈ نے اس امر پر زور دیا کہ جہاں تک دیہات سے دودھ کی بہم رسانی کا تعلق ہے اس سلسلہ میں ایک ایسی کوا پریٹو سوسائٹی قائم کرنی چاہئے جو دودھ فراہم کرنے اور شہر میں تھوک یا متفرق خریداروں کو پہنچائے“۔

کلکتہ کے قریب کی انجمن والے شہر بیشتر کسانوں پر مشتمل ہیں۔ یہ لوگ ایک ثانوی پیشہ کے طور پر گائیں پالتے ہیں۔ مذکورہ بالا انجمنوں کی سرگرمیوں سے واضح ہوتا ہے کہ کلکتہ والوں کو متصلہ دیہات سے اچھا دودھ بہم پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ۱۹۱۸ء میں اس قسم کی چھ سوسائٹیاں قائم ہو چکی تھیں اور ان کے ممبروں کی تعداد ۲۰۱ تھی۔ ۸۷۴۷ روپیہ کا دودھ فروخت کیا گیا۔ ان سوسائٹیوں کے انتظامی مصارف بہت زیادہ تھے۔ اور یہ انجمنیں...... متحد ہونا نہیں چاہتی تھیں۔ ہر ایک سوسائٹی اپنا ایک آدمی دودھ دے کر کلکتہ کو بھیجتی تھی اس طرح چھ آدمی ہر روز سفر کرتے تھے۔ حالانکہ صرف ایک آدمی یہ کام کر سکتا تھا۔ دو سال کے اندر یعنی جون ۱۹۲۰ء کے آخر میں چالیس سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہو چکی تھیں۔ ان کے ممبروں کی تعداد ۱۶۲۹ تھی کلکتہ کو ۲۴ سے لے کر ۵۲ من تک دودھ فراہم کیا جاتا تھا۔ اس اثنا میں ملک سوسائٹیز یونین قائم ہو گئی ہے۔ تاکہ کلکتہ کو دودھ بھیجنے میں مزید آسانیاں ہو جائیں۔ یہ سوسائٹیاں دوسرے اداروں کے علاوہ میڈیکل کالج۔ ہسپتال۔ میو ہسپتال اور بیلگاچھ ہسپتال کو دودھ فراہم کرنے کا ٹھیکہ حاصل کر لیا ہے۔ حکومت بنگال نے یونین کو ۱۴ ہزار روپیہ ۶ فیصدی شرح سود سے قرض دئے ہیں۔ تاکہ اس سے موٹر لاریاں خریدی جائیں یونین اس قرض کو معہ سود بارہ سو روپیہ سہ ماہی کے حساب سے ادا کرتی ہے۔ حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل عملہ سوسائٹی میں کام کرتا ہے

ایک انسپکٹر اور پانچ سپروائزر جو نگرانی اور پروپگنڈا کرتے ہیں ایک تربیت یافتہ وٹرنری اسسٹنٹ جو دیہات میں دودھ کی صفائی اور دیگر مفید صحت امور کے متعلق ہدایات کرتا ہے۔

دودھ مقفل اور سر بمہر برتنوں میں کلکتہ کو بھیجا جاتا ہے۔ بھیجنے سے پہلے
اور پہنچنے کے بعد اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ شہر کے خاص خاص بازاروں میں
سٹال قائم ہیں۔ جہاں میونسپل دودھ کی آزمائش کے بعد اس کے خالص
ہونے کی تصدیق کر دیتے ہیں۔ ان انجمنوں کو شہر میں بہت اہمیت حاصل
ہو گئی ہے۔ چند روز پیشتر چند دودھ بیچنے والوں نے کارپوریشن سے
درخواست کی کہ دودھ کی قیمت چھ آنہ سیر مقرر کرنے کی اجازت دے دی
جائے۔ کارپوریشن کے صدر نے یونین سے مشورہ کیا تو معلوم ہوا کہ دودھ چار آنہ
سیر فروخت کرنے کے بعد بھی منافع ہوتا ہے۔ برسات میں دودھ کی مقدار
کم ہو جاتی ہے اور یونین کو ٹھیکہ کے فرائض بجا لانے میں سخت دشواری
پیش آتی ہے۔ ۲۱-۱۹۲۰ء میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یونین ناکام رہیگی۔ برسات
کے بعد مواشی میں بیماری پھیل گئی۔ دودھ کی مقدار کم ہو گئی اور روزانہ مقدار
۵۰ من سے گھٹ کر بارہ تیرہ من رہ گئی۔ یونین ٹھیکہ کے فرائض بجا نہ لا سکی اور
کلکتہ میں گراں قیمت پر دودھ خریدنے کے لئے مجبور ہو گئی۔ گراں قیمت دینے
کے باوجود اچھا دودھ میسر نہ آیا۔ اور جو نیک نامی یونین نے برسوں میں حاصل
کی تھی وہ ایک مہینہ میں زائل ہو گئی۔ بہر حال متعدی بیماری کا زور کم ہوا اور ٹرنری
افسر نے علاقہ میں دورہ کرنا شروع کر دیا۔ اور اس کی سرگرمیاں موثر ثابت
ہوئیں۔ بیرونی اشخاص سے جو دودھ خریدا جاتا تھا اس کی مقدار بتدریج
کم ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ دودھ کی مقدار مارچ ۱۹۲۱ء کے آخر میں تیس من
ہو گئی۔ اس واقعہ سے یونین کو سبق ملا کہ

(۱) نئی انجمنیں قائم کی جائیں تاکہ برسات میں دودھ کی کافی مقدار میسر
آسکے اور یونین نے جو ٹھیکے لے رکھے ہیں ان کی شرائط بجا لائی جا سکے۔

(۴) موجودہ سوسائٹیوں کے ممبروں کو مالی مدد دی جائے۔ تاکہ وہ زیادہ تعداد میں مواشی رکھ سکیں اور برسات میں دودھ کی قلت نہ ہو۔

(۵) دوسرے علاقوں میں سوسائٹیاں قائم کی جائیں۔ تاکہ متعدی بیماریوں کا خطرہ کم ہو جائے۔ جو موجودہ علاقہ میں پیش آتا ہے۔ انجمن نے ممبروں کو مواشی کی خرید کے لئے گرانقدر رقوم دی ہیں۔ پانچ ماہ میں ایک گائے اس قدر دودھ دیتی ہے۔ کہ اس کی قیمت وصول ہو جاتی ہے۔ ممبر مواشی کی نصف قیمت خود لوا کرتے ہیں۔ اور نصف انجمن.. دیتی ہے۔ جو تین ماہ میں ادا کر دیا جاتی ہے۔ ان پیشگی رقوم سے دودھ کی عمدگی اور مقدار میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے دودھ بیچنے والوں کو گوالوں سے جو رقوم وصول ہوتی تھیں اس کی نسبت اب فی من ایک روپیہ زیادہ ملتا ہے۔ دو انجمنوں نے مل کر پوسا سے ایک سانڈ خریدا ہے۔ دوسری انجمنیں بھی سانڈ خریدنا چاہتی ہیں۔ یہ تجویز کی جا رہی ہے کہ اچھی نسل کی گایوں کی پرورش پر کچھ سرمایہ لگا دیا جائے۔ جو انجمنوں اور یونین کی ملکیت ہوں گی۔ اس طرح یہ حقیقت واضح کی جا سکے گی کہ اچھی نسل کی گایوں کی پرورش میں فائدہ ہے۔

ان سوسائٹیوں کے کاروبار سے ثابت ہو گیا ہے کہ:۔

(۱) ہر ایک ممبر جس قدر دودھ کلکتہ کو بھیجتا تھا اس کی مقدار میں تین ماہ کے اندر ۹۴ فی صدی کا اضافہ ہو گیا تھا۔

(ب) گائے مالک کیلئے زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہے بشرطیکہ اچھا چارہ دیا جائے بہتر چارہ اور بہتر نگہداشت سے گائیں مزید فائدہ کا موجب ہو سکتی ہیں اور دودھ دینے والی گائے کے حال کو روز افزوں بنانا ممکن ہے۔

(ج) بہتر ظروف کے طریقے سے دودھ کو بند رکھنا اور گندے پانی سے بچانا

ممکن ہے۔ بہتر ظروف کی ترویج اور صفائی کا خیال رکھنے سے جراثیم کی تعد
کم کرنا ممکن ہو گیا ہے۔

(د) انجمنیں اپنے ممبروں کو دودھ کی صفائی کے ابتدائی اصول سکھا سکتی
اور اس بات پر آمادہ کر سکتی ہیں۔ کہ گایوں کو صاف ستھرا رکھیں۔

مسٹر جے۔ ڈی ڈونووں نے امداد باہمی اور کلکتہ میں فراہمی
کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے اس میں اپنے تجربات بتاتے ہوئے واضح کی
ہیں۔ کہ کلکتہ کے لئے مناسب قیمت پر اچھا دودھ بہم پہنچانے کا امکان کو ا
سوسائیٹوں کا نظام قائم کرنے میں ہے۔ ان انجمنوں کی بدولت گائیں پا
والے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ دوسرے طریقوں سے بھی دودھ بہم پہنچانا ممکن ہے
لیکن وہ گراں اور قلیل المقدار ہوگا۔ تیسرا ادعا یہ ہے کہ کثیر مقدار میں ارزاں
دودھ بہم پہنچایا جائے۔ جس کا خریدنا عوام کی دسترس سے باہر نہ ہو یورپ
ممالک میں بھی جہاں اچھی چراگاہیں بکثرت ہیں دودھ کے کاروبار کے لئے اس
اچھا طریقہ دریافت نہیں کیا جا سکا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یورپ میں دلالوں کی
نہیں۔ جو دودھ کے خریداروں اور بیچنے والوں کے درمیان کام کریں امداد با
کے ماہرین بڑے پیمانہ پر دودھ کا کاروبار کرنے والوں کو خوردہ فروشی
رائے دیتے ہیں۔ اس سے پہلا فائدہ یہ ہے کہ اس سے خریدار کی جیب پر کو
اثر نہیں پڑتا اور بیچنے والے کو فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا حوصلہ بڑھتا ہے
بنگال میں اس قسم کی حوصلہ افزائی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے کہ یہ پیشہ آ
تک غیر منافع بخش سمجھا جاتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ انجمن بہم رسانی پیشہ
کا انتظام اور نگرانی بھی نہایت آسان ہے۔ اور ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی
پر بھی حاوی ہے۔ علاوہ ازیں میونسپل حکام اور اس قسم کے اداروں کی

نگرانی زیادہ آسانی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

گھی کی تجارت اور تحریک امداد باہمی

ممالک متحدہ آگرہ اودھ میں گھی کی تجارت بھی ساہو کاروں کے ہاتھوں تباہ ہو رہی تھی۔ انجمن ہائے قرضہ امداد باہمی کا دائرہ عمل تنگ تھا۔ اس لئے عمدہ طور پر چند انجمنوں کا قیام عمل میں آیا۔ انجمن موضع سے ان کا کسی قسم کا تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ ان گھی کی انجمنوں کے اراکین اگرچہ زراعت پیشہ ہیں لیکن سمجھ اور عقل کے لحاظ سے بہت قابل تعریف ہیں۔ وہ گھی کی تجارت کو اس لئے پسند کرتے ہیں کہ گھی نایاب ہونے یا ضائع جانے والی شئے نہیں ہے اس تجارت میں ان کو نقصان کا خطرہ بہت کم ہوتا ہے اچھا اور عمدہ گھی بازار میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔ امداد باہمی کے اصول پر گھی اگر سارے ملک میں تیار ہونے لگے تو نرخ بھی گراں نہ رہے۔ اور خالص گھی افراط کے ساتھ مہیا ہوتا رہے۔

ڈیری اور تحریک امداد باہمی

ملک اٹلی کے دارالسلطنت "روما" سے ایک ماہوار جریدہ شائع ہوا کرتا تھا۔ اس جریدہ میں ایک مضمون طبع ہوا تھا۔ مندرجہ ذیل عبارت اسی مضمون کا متفرق مقامات سے انتخاب کرکے تحریر کی گئی ہے۔ یہ مضمون ڈنمارک کے دودھ کے کارخانوں کے متعلق تھا۔ سنہ ۱۸۹۹ء کے درمیان "ڈیری" کا آغاز شروع ہوا تھا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں "ڈیریز" کی تعداد میں کافی اضافہ ہو چکا تھا۔ ان کی تعداد ۱۱۵۷ تک جا پہنچی تھی اور ملک کی کل دودھ کی مقدار میں ۷۷ فی صدی مقدار انجمن ہائے امداد باہمی کی تیار کردہ دودھ کی ہوتی تھی۔

انجمنوں کی ملکیت میں ۲۰۰۰ سے لے کر ۲۰۰۰ ہزار کی تعداد میں گائیں تھیں۔ ان کی تعداد گھٹتی بڑھتی رہتی تھی۔ ۱۹۰۶ء کی مردم شماری جو خاص طور صنعتی مردم شماری تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کی ایک امداد باہمی کی سوسائٹی پاس ۸۸۰ گائیں تھیں اور ان سے ۲۱ لاکھ کلوگرام دودھ حاصل ہوا تھا۔ ۵۶۷۷۵ من دودھ کے برابر ہوتا ہے۔

امداد باہمی کے اصول پر جو "ڈیریز" قیام پذیر ہوتی ہیں۔ ان کا ایک انتظا بورڈ بھی بنایا جاتا ہے۔ اس بورڈ کا کام ہوتا ہے کہ وہ حسابات کی جانچ کرے نقدی ذخیرہ کا حساب تیار کرانا اور جانچنا اسی بورڈ کا کام تھا۔ بورڈ کی سے ایک ٹیکنیکل مینجر کا تقرر عمل میں آیا تھا۔ اور یہ مینجر بااختیار تھا۔ دودھ لانے کے واسطے گاڑیاں استعمال ہوتی تھیں۔ لیکن گاڑیوں کے واسطے گھوڑے نہیں رکھنا پڑتے ہیں۔ دودھ لانے کا ٹھیکہ دے دیا جاتا تھا۔ ٹھیکے دار گھوڑوں کا انتظام خود کرتا تھا۔ کاشتکار اپنی خانگی ضروریات کے لئے دودھ نکال کے باقی ماندہ دودھ خاص خاص راستوں پر پہنچا دیتے ہیں۔ جہاں سے ٹرالیوں کی گاڑیاں دودھ کو باآسانی مکھن نکالنے کے واسطے ڈیری میں پہنچا دیتی ہیں اور مکھن نکالنے کے بعد بچا ہوا دودھ کاشتکاروں تک پہنچا دیتی ہیں۔ مکھن کی فروخت کا روپیہ دودھ کی مقدار کے مطابق ہر رکن کو ہر مہینہ ادا کر دیا جاتا ہے۔ ایک "ڈیری ایسوسی ایشن" بھی قائم ہے اور ہر صوبہ میں "یونین" بنائے گئے ہیں۔ یہ یونین ڈنمارک کی مرکزی کمیٹی امداد باہمی میں ڈیری کی نمائندگی کا فرض ادا کرتے ہیں۔

اس مرکزی کمیٹی کا فرض ہے کہ وہ انجمنوں کے دائرہ عمل میں توسیع کرے۔ ممالک غیر اور اندرون ملک میں ان کی حیثیت کو طاقت دے۔

ہی ساتھ بین الاقوامی تحریک امداد باہمی سے ہمنوائی کرتی رہتے امداد باہمی کی تحریک کے ماتحت جو "ڈیریز" اپنائی گئی ہیں۔ ان کے مفاد کی نگہداشت کے واسطے لیگیں قیام پذیر ہوئی ہیں۔ ان لیگوں کی بنیاد تقسیم عمل کے اصول پر رکھی گئی ہے۔

مرکزی "سوسائٹیز" کے مقاصد مختصر الفاظ میں درج ذیل ہیں:-

(۱) ڈیری میں تیار شدہ مکھن کی فروخت درآمد کرنے والی انجمنوں کے سپرد ہے۔ ان انجمنوں کی رکنیت میں مختلف "ڈیریز" داخل ہیں اور ان "ڈیریز" کی ذمہ داری پر مکھن فروخت کرنے کے واسطے دیا جاتا ہے۔

(۲) مرکزی "انجمنوں" کا فرض ہے کہ وہ "ڈیریز" میں ہر طرح کے استعمال ہونے والے آلات اور مکھن بہم پہنچائیں۔

(۳) حکومت کے معاملات کو سمجھنے کے لئے بھی یہ مرکزی سوسائٹیاں ذمہ دار ہیں۔ اور ڈیریز کے متعلق ہر سرکاری تحقیقات میں امداد دیتی ہیں مجلس واضع قوانین کو ہر طرح کی معلومات دودھ کے کارخانوں کے متعلق بہم پہنچانا ان ہی انجمنوں کا فرض ہے۔ یہ معلومات عام طور پر ڈیریز کے اصول اور قواعد کے متعلق ہوتی ہے۔ مکھن کے متعلق ہر طرح اعداد و شمار تیار کرنا بھی ان ہی انجمنوں کا فرض ہے۔

(۴) بعض اوقات ڈیریز ایسوسی ایشن کی زیر ہدایت یا بجائے خود ہی کام دوسری انجمنیں انجام دیتی ہیں۔ جنکا مقصد دودھ کی قیمت کا تخمینہ لگانا ہے۔

(۵) ٹیکنیکا ڈیری منیجروں کی انجمنوں کا مرکزی ادارہ بھی یہی ہے اس لئے مرکزی انجمن "پنیر" بنانے کے تجربات بھی کرتی رہتی ہے۔

(۶) ۱۸۹۸ء میں ایک جدید قانون بنایا تھا اس قانون کی رو سے "ڈیریز"

مجبور ہو گئی تھیں کہ ان ملازموں کو معاوضہ ادا کریں جن کو فرائض کے انجام دیتے ہوئے کوئی حادثہ پیش آجاتا ہے اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے امداد باہمی کے اصول پر بیمہ کمپنی قائم کی گئی۔ اور بعد میں اس نے تمام زراعتی شعبوں کا بیمہ کا کام اپنے ہاتھوں میں لے لیا بیمہ انجمن کے صیغہ میں ۱۳۱۱ دودھ کے کارخانے شامل ہو چکے تھے۔

سوئٹزرلینڈ کی انجمن ہائے ترقی نسل مویشیان

سوئٹزرلینڈ میں پرورش مویشیان کی ہزاروں انجمنیں موجود ہیں۔ یہی ملک دنیا میں سب سے زیادہ مویشی پیدا کرنے والا ملک ہے اس ملک میں مندرجہ ذیل مقاصد سے ان انجمنوں کو قیام عمل میں آیا تھا۔

(۱) بہتر سانڈوں کی باقاعدہ پرورش اور انتخاب

(۲) بہتر گائیں اور بچھڑوں کو پرورش کرنا اور ان میں سے انتخاب

(۳) نسل کشی کے واسطے جانوروں کو باقاعدہ مہیا رکھنا اور اس کی نسل کی حفاظت۔

(۴) ایک رجسٹر تیار رکھنا جس سے نسل کا صحیح پتہ چل سکے۔

(۵) تحقیقات کرنا کہ پیدائش کی قابلیت کیسی ہے۔

(۶) جو اشخاص نسل کشی کے شائق ہوں ان کو اچھے مویشی فروخت کرنا۔

(۷) اپنے اراکین سے نسل کشی کے متعلق ہر طرح کی مفید معلومات حاصل کرنا۔

اس جگہ انجمن ترقی نسل مویشیاں کے دفاتر اور آئین کے متعلق اگر خاص خاص امور تحریر کئے جائیں تو یہ مناسب نہیں ہوگا۔

جو مواضعات پاس پاس واقع ہوں۔ ایسے اضلاع جو ایک دوسرے

سے ملحق ہوں وہاں کے رہنے والے زراعت پیشہ لوگ انجمن کی بنیاد قائم کر سکتے ہیں بشرطیکہ جانوروں کی نسل کشی چاہتے ہوں۔ قواعد انجمن کے مطابق چندہ ادا کر سکتے ہوں۔ ۲۰ فرانک یا زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ فرانک فی کس کے حساب سے رقم بطور چندہ وصول کر کے ایک سانڈ خریدا جا سکتا ہے۔

ڈنمارک میں انجمن ہائے ترقی نسل مویشیان کی ایک یونین ہوتی ہے اس "ایسوسی ایشن" میں اراکین کی ایک جماعت عمومی ہوتی ہے اور صدر کی کمیٹی کے نام کی ایک کمیٹی بھی ہوتی ہے۔ جو تین اراکین پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ سات اراکین اس میں شریک کئے جا سکتے ہیں۔ ایک دوسری کمیٹی بھی ہوتی ہے اس کو ماہرین کی کمیٹی کہا جاتا ہے۔ اس کا کام صحیح قیمتوں کا اندازہ لگانا ہوتا ہے ایک اور کمیٹی بھی ہوتی ہے۔ جو حسابات جانچنے کا کام انجام دیتی ہے۔ "ہرڈ بک" ایسوسی ایشن کے سکرٹری کے پاس رہتی ہے۔ جو صدر کی کمیٹی کا رکن ہوتا ہے۔ عام طور پر ماہرین کی کمیٹی تین اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ اراکین صدر کی کمیٹی میں سے انتخاب کئے جاتے ہیں۔ سرمایہ حصص چندوں کے ذریعہ جمع کیا جا سکتا ہے۔ نفع میں سے بھی حصہ سرمایہ لیا جا سکتا ہے مویشی کا رجسٹر میں جانوروں کے داخلہ کی فیس بعد میں وصول ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اس رقم سے حصہ سرمایہ بنایا جا سکتا ہے مویشی کا رجسٹر میں جانوروں کے نام داخل کرنے کی فیس ایک فرانک مقرر ہے انجمن کے سانڈوں کو جو انعامات حاصل ہوتے ہیں اس رقم کو بھی حصہ سرمایہ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ سرکاری امداد کا روپیہ اور دوسرے پبلک رقوم بھی اس میں جمع کی جا سکتی ہیں۔ انجمن ہائے امداد باہمی کا مقصد زیادہ منافع حاصل کرنا بھی نہیں ہوتا ہے۔ اکثر یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ محفوظ سرمایہ کر سکے لیکن جو بڑی انجمنیں ہوتی ہیں۔ صرف وہی محفوظ سرمایہ قائم کر سکتی ہیں۔

محفوظ سرمایہ اتفاقاتی مصارف میں کام آتا ہے کواپریٹو سوسائٹی کے کاموں کی ذمہ داری اراکین پر عائد نہیں ہوتی۔ سوسائٹی اپنے تمام قرضے اور مصارف اپنے سرمایہ سے پورا کرتی ہے۔

۱۹۱۰ء سے سوئٹزرلینڈ کنفیڈریشن کی انجمن پرورش مویشیان کے لئے ۱۰۰ فرانک سالانہ بطور ہدیہ دے رہی ہے۔ اِس طرح اس نے سوسائٹی قائم کرنے میں گرانقدر حصہ لیا ہے۔ عام طور پر یہ عطیہ صرف ایسی انجمنوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ جو اچھے قسم کے مویشی رکھتی ہیں۔ خاص طور پر ایسی انجمنوں کے پاس اچھے سانڈ ہوتے ہیں اور جو مویشیوں کا رجسٹر تیار کرنے میں تحت اندراجات کا خاص اہتمام رکھتی ہوں۔

ڈنمارک ایک غیر آباد ملک ہے اس ملک میں بڑی بڑی وادیاں ہیں اور مواشی کے واسطے چارہ بھی بافراط پیدا ہوتا ہے۔ انجمنیں اپنی اہمیت کے لحاظ سے مختلف حیثیت رکھتی ہیں۔ اراکین کی تعداد پچاس سے زیادہ نہیں ہو سکتی ہے۔ کم از کم ۱۰ عدد رکن ضرور ہونا چاہئیں۔ خاص خاص صورتوں میں مستثنا کر دیا جاتا ہے۔ اور اراکین کی تعداد ایک تک پہنچ جاتی ہے زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ مویشی ایک سوسائٹی اپنے رجسٹر میں درج کر سکتی ہے۔

نسل صرف ایسے سانڈوں سے لی جاتی ہے۔ جو ماہرین کی کمیٹی پسند کرے اور جو مخلوط النسل ہوں اور سن میں بھی زیادہ نہ ہوں۔ ماہرین کی کمیٹی سانڈ خرید کر سوسائٹی کو دیتی ہے۔ گائیں اور بچھڑے بھی اس کمیٹی کی منظوری سے مویشیوں کے رجسٹر میں اندراج کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ منظوری ہنگامی ہوتی ہے۔ مستقل طور پر منظوری کمیشن دیتا ہے اور کمیشن ہر سال سوسائٹی کی آمدنی کا معائنہ کرتا ہے۔ جو جانور انجمن اپنے رجسٹر میں داخل کرتی ہے۔ ان کے بائیں سینگ پر ایک نشان

لگایا جاتا ہے اور ایک نمبر بھی لگایا جاتا ہے۔ اگر جانور کو فروخت کر دیتے ہیں تو مویشی رجسٹر سے اس کا نام بھی خارج ہو جاتا ہے۔ ایسے جانوروں کا نام بھی خارج کر دینا چاہیئے جو نسل نہ پیدا کر سکتے ہوں۔ سانڈوں کے انتخاب میں بے حد ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے۔ انجمن کے سانڈوں کے تصدیق نامہ ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ کہ سوسائٹی کے سانڈ تندرست مضبوط خوبصورت اور نسل پیدا کرنے کی طاقت رکھنے والا ہونا چاہیئے۔ جو اپنی نسل بھی ویسی ہی پیدا کر سکے۔ جیسا کہ خود ہے۔ جو سانڈ اچھے سانڈوں سے پیدا ہوتے ہیں اور جن کی نسل بھی اچھی پیدا ہوتی ہے۔ انتخاب میں وہی آتے ہیں۔

اگلی پچھلی نسلوں کا سوال سانڈوں کے انتخاب میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ایک سانڈ کی قیمت عموماً ۴ ہزار فرانک ہوتی ہے ایک سوسائٹی کے لئے ایک ہی سانڈ کافی ہوتا ہے۔ اگر بڑی سوسائٹی میں اتفاقی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ تو دوسرے سانڈ کرایہ پر مہیا ہو جاتے ہیں۔ سوسائٹی اپنے سانڈوں کی ذمہ داری اپنے کسی ایک رکن کو دے دیتی ہے۔ جو ایک باقاعدہ معاہدہ تحریر کرتا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے سانڈ کی خوراک اور خدمت گزاری کا ایک معاوضہ ایک معقول رقم کی صورت میں مقررہ مدت کے لئے اس کو دیا جاتا ہے سوسائٹی نے انتظام کے۔ خوراک کے اور کرایہ کے قواعد مقرر کر دیئے ہیں۔ خشک اور تازہ گھاس کے علاوہ سانڈوں کو جو اور چنے بھی دیئے جاتے ہیں۔ گائیں اور بچھڑے ساتھ ساتھ رکھے جاتے ہیں۔

گرمی کے موسم میں ایلپائن کی انجمنیں اپنے جانوروں کو پہاڑی چراگاہوں میں بھیج دیتی ہیں۔

چھوٹے بچھڑوں کو علیحدہ طور پر ماں کے دودھ کے علاوہ کافی مقدار میں

تازہ اور اچھا دودھ پلایا جاتا ہے۔ جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو زیادہ طاقت ور غذا کھلائی جاتی ہے۔ جو بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں یا مدت معینہ سے قبل پیدا ہو جاتے ہیں وہ اچھے نہیں سمجھے جاتے اس لئے ایسا انتظام کیا جاتا ہے کہ پوری مدت کے بعد مضبوط بچے پیدا ہوں۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے قیام سے پہلے پرورش اور کھلانے کے اچھے طریقے سیکھنے کی ہر شخص کوشش نہیں کرتا تھا۔ اب اراکین اس معاملہ میں ایک دوسرے کی خاص طور پر امداد کرتے ہیں۔

مویشیوں کا رجسٹر جو احتیاط کے ساتھ تیار کیا گیا ہو اور جس سے نسل کا پورا پتہ چلتا ہو۔ نہایت ضروری چیز ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے محکمہ نے نہایت اچھی ہدایات جاری کی ہیں۔ ان ہدایات کے ماتحت نسل کے متعلق تمام رجسٹر نہایت اچھی طرح مکمل کئے جا سکتے ہیں۔ تاکہ تمام ملک جہاں پرورش مویشیاں عمل میں آتی ہے ایک واحد نظام کے ماتحت آجائے۔

امداد باہمی کی انجمنیں تعداد میں اضافہ حاصل کر رہی ہیں۔ اس لئے خانگی رجسٹر مویشیاں کو جن پر سرکاری مہر نہ ہو اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ انجمن کے رجسٹر کی فہرست مندرجہ ذیل ہے

رجسٹر مویشیاں کے دو حصے ہوتے ہیں ایک حصہ میں سانڈوں کا حال درج ہوتا ہے اور دوسرے حصہ میں بچھڑے اور گائیں لکھی جاتی ہیں

(۱) رجسٹر داخلہ

(۲) رجسٹر ذخیرہ

(۳) سروس سرٹیفکیٹ

(۴) رجسٹر آف سروس سرٹیفکیٹ

(۵) رجسٹر پیدائش

(۶) سندِ فروخت

(۷) چھوٹے جانوروں کا رجسٹر

(۸) رجسٹر مویشیاں کے انتخابات کا رجسٹر

۱۸۹۱ء سے سوئٹزرلینڈ کا محکمہ زراعت نسل کشی کے واسطے شائقین کے لئے اچھے مضبوط سانڈ مہیا کرنے لگا ہے۔

۱۹۱۱ء میں محکمہ زراعت نے جو افائدۂ عامہ کے واسطے یہ اعلان شائع کیا تھا۔ کہ بھورے رنگ کے جانوروں کی نسل بہت اچھی ہے۔ ۱۹۱۴ء میں ایسی قسم کے ایک دوسرے اعلان سے ایک اور عمدہ نسل کا تذکرہ کیا گیا

ہندوستان کی انجمن ہائے ترقی نسل مویشیان

ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے۔ یہاں بھی پرورش مویشیان کا کام بہت اعلیٰ پیمانہ پر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن انجمن ہائے امداد باہمی کی تعداد یہاں ابھی کسی قدر کم بتائی جاتی ہے۔ چند انجمنیں احاطہ بمبئی میں آغاز پذیر ہوئی تھیں۔ تاکہ بہتر نسل پیدا کی جا سکے۔ انجمن نے ایک ایک مضبوط سانڈ اس مقصد کو پورا کرنے کے واسطے خرید کیا تھا۔ اس سانڈ پر ایک ملازم نوکر رکھا گیا تھا۔ ہر شخص اس سانڈ سے نسل لے سکتا تھا۔ جو اشخاص نسل حاصل کرتے تھے ان کے پتے درج کر لئے جاتے تھے تاکہ نسل کا سراغ بروقت لگ سکے۔ پنجاب میں ابتدا بہت اچھی ہوئی تھی صوبہ متوسط میں اچھی گائیں لوگوں کے پاس نہیں تھیں جن سے نسل لی جاتی اس لئے خاص طور پر ایک بڑا قطعہ اراضی خرید لیا گیا تھا۔ اور یکصد روپیہ کے حصے فروخت کر کے ۲۰۰۰ روپیہ کے

سرمایہ سے چند گائیں اور سانڈ خرید کر کے کام شروع کیا گیا تھا۔ گائیں حصہ داروں کی ملکیت قرار پائی تھیں اور سانڈ انجمن کی ملکیت قرار پایا تھا۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی نہ مضبوط نسل پیدا کی جا سکی اور نہ بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوا مالکان کی غفلت سے گائیں کمزور ہو گئیں اور اچھے بچے پیدا نہ ہو سکے

انجمن ہائے امداد باہمی بیمہ

بیمہ کی زراعت کرنے والوں کے واسطے بھی سخت ضرورت تھی فصلیں اکثر چوہوں اور ٹڈیوں کی وجہ سے خراب ہو جایا کرتی تھیں اس نقصان سے بچنے کے واسطے بیمہ بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بارش کی کمی سیلاب، مویشیوں میں امراض متعدی کا پھیلنا۔ گھاس میں آگ لگ جانا زراعت پیشہ لوگوں کے نقصان کی صورتیں ہیں ان سب صورتوں میں بیمہ ایک اعلیٰ درجہ کی دور اندیشی اور حکمت عملی ہے۔ جو کاروبار کو خراب ہونے سے بچا لیتی ہے اور نقصان کا معاوضہ ہو جاتا ہے۔ ان نقصانات میں سے اہم نقصان مویشیوں کی ہلاکت ہے۔ مویشیوں کے بغیر کاشتکار ہل نہیں چلا سکتا۔ یا اپنی پیداوار کو کسی جگہ نہیں پہنچا سکتا۔ گویا مویشیوں کی ہلاکت زمیندار کے سارے کاموں کو روک سکتی ہے۔ اگر زمیندار کو یقین دلا دیا جائے۔ کہ اس کے بیل کی ہلاکت پر اسے اتنے روپے مل جائیں گے۔ کہ جن سے وہ اس کی جگہ ایک اور بیل خرید سکے گا۔ تو زمیندار اس کوشش کو اپنا فرض تصور کریں گے۔

انجمن ہائے بیمہ

مغربی ممالک میں ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا گیا ہے۔ جس سے ان خطرات

کی روک تھام کی جا سکتی ہے ۔طوفان ۔ بارشوں ۔آندھیوں کے باعث مویشیوں کا جو اتلاف ہو جاتا ہے ۔اس سے مالکانِ مویشیاں کو محفوظ رکھنے کے لئے انجمن ہائے امداد باہمی قائم کی گئی ہیں ۔ایسے ہی آتش زنی ایسے حوادث سے بچاؤ کی غرض سے انجمنیں بنائی گئیں ہیں ۔یہ انجمنیں ۔انجمن ہائے امداد باہمی بیمہ کہلاتی ہے ۔انہیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔

صرف بلجیم جیسے چھوٹے سے ملک میں ۱۹۰۹ء میں ۱۱۴۴۲ انجمنیں تھیں جن کے کل ممبران کی تعداد ۱۰۷۰۹ تھی انہوں نے قریباً ۲۰۰ روپیہ فی مواشی کے حساب سے ۲۰۴۸۵۸۳ مویشیوں کا بیمہ کرایا ۱۹۱۰ء میں فرانس میں ۸۴۴۲۸ اور جرمنی ۸۴۷۰ انجمن ہائے بیمہ تھیں

بیمہ وہ طریق ہے جس کے ذریعہ چند ایک ممبران ملکر انجمن کو سالانہ رقم جسے نفع کہتے ہیں ۔ادا کرتے ہیں ۔یہ رقم بیمہ شدہ اشیا کو سالانہ اندازاً جس قدر نقصان پہنچ سکتا ہے ۔اس کے برابر ہوتی ہے اس جمع شدہ سے انجمن مجبور ہوتی ہے کہ دورانِ سال میں اگر کسی ممبر کو کچھ نقصان پہنچ جائے تو انجمن اس کی تلافی کرے۔ نفع بیمہ شدہ اشیا کے مقررہ تناسب کے مطابق شمار میں لائے جاتے ہیں اور زیادہ یا کم نقصان کی مقدار کے مطابق ان کی تعداد کم و بیش ہوتی ہے ۔بطور مثال یوں سمجھئے کہ جتنا نقصان گھاس پھوس کی جھونپڑیوں کو پہنچ سکتا ہے اتنا سنگِ مرمر کی عمارت کو نہیں پہنچ سکتا اس لئے اول الذکر کے لئے نسبتاً زیادہ نفع دینا پڑتا ہے ۔اب یہ حقیقت عیاں ہے کہ اگر پانچ یا دس اشخاص نفع ادا کرنے کے لئے اتحاد عمل سے کام لیں تو اگر عام اندازہ سے ایک یا دو نقصانات زیادہ ہو جائیں ۔تو اس سے انجمن کے تمام فنڈ ختم ہو جائیں گے اور انجمن دیوالیہ ہو جائے گی ۔لیکن اگر زیادہ اشخاص انجمن کے

ممبر بن جائیں۔ تو کل نقصانات قرین قیاس ہے کہ عام اندازہ کے مطابق ہو۔ اور اس صورت میں انجمن کی حالت محفوظ ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک ایک سو مویشیوں کا بیمہ نہ ہو جائے اس وقت تک انجمن بیمہ قائم نہیں کرنی چاہیئے لیکن زیادہ ممبران کے اصول کو بہت زیادہ وسیع نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ انجمن کے نظام کو آسان اور ارزاں بنانا بھی نہایت ضروری ہے۔ ضروری ہے کہ بیمہ شدہ جانور انجمن کی نظر میں رہیں۔ تاکہ کوئی دھوکہ نہ ہو سکے۔ اس کیلئے انجمن کا رقبہ عمل لازمی طور پر محدود ہونا چاہیئے۔ تمام مویشیوں کو ماہر کار کی نگرانی کے بعد داخل کرنا چاہیئے اور ان کا وقتاً فوقتاً معائنہ ہونا چاہیئے ممبران کو چاہیئے کہ قواعد کی پابندی کریں۔ اس لئے کہ خرچ جسیں کم ہو سکتا ہے۔ کہ نگرانی کنندگان مفت کام کریں۔ اور اس کے لئے خود ممبران ان کی جگہ کام کریں اور اپنے فرائض کو پہچانیں۔

بیمہ کی عملی مثال

انجمن کا کاروبار ایک عملی مثال سے بہ آسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ فرض کیجئے کہ ۱۰۰ مویشیوں کا فی مویشی ۶۰ روپیہ اور ۸۰ مویشیوں کا فی مویشی ۴۰ روپیہ بیمہ ہوا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کل ۹۲۰۰ روپیہ مطلوب ہے۔ اگر مویشیوں پر نفع اس قیمت کا ۵ فی صدی کیا جائے۔ تو ۴۶۰ روپیہ ہوگی اور یہ رقم ۶۰ روپیہ فی مویشی کے اور ۴۰ روپیہ فی مواشی کے لئے مویشیان کا معاوضہ ادا کرتی ہے۔ بشرطیکہ تخمینہ شدہ قیمت کا ۲/۳ حصہ بطور معاوضہ واقعی طور پر ادا کر دیا گیا ہو۔ دونوں کو ملا کر ۱۳ مویشیوں کا معاوضہ دیا جا سکتا ہے۔ اب اگر ان نقصانات کو خارج کر دیا جائے جو

بیان کردہ اسباب کے باعث رونما ہوتے ہیں تو شرح اموات ۵ فیصدی سے زیادہ نہیں بڑھ سکتی۔ یورپ میں شرح اموات تین فی صدی سے کم ہے۔ اس لئے عام طور پر ۹ مویشیوں سے زیادہ نہیں مرنے چاہئیں۔ نفع کا غیر متوقعہ بقایا انجمن کے پاس رہے گا۔ اور وہ وباؤں اور بیماریوں کی روک تھام کی صورت میں انجمن میں بطور کفالت کام دے گا

رعایتی شرح مقرر کرنے کا طریق

ظاہر ہے کہ عطا شدہ رعایت کی مقدار ان متوقعہ حوادث اموات پر مبنی ہوگی۔ جو بیمہ شدہ مویشیوں کی ہوں اس لئے مویشیوں کی شرح اموات کا پوری احتیاط سے اندازہ لگانا ازبس ضروری ہے ہندوستان میں اس موضوع پر قابل وثوق اعداد و شمار موجود نہیں ہیں۔ اور اگر ہوں بھی تو یاد رکھنا چاہئے کہ مختلف اضلاع میں شرح اموات اس قدر مختلف ہیں کہ اس ضمن میں اعداد و شمار کو بڑی احتیاط سے قابل التفات تصور کرنا چاہئے ہر ایک انجمن کو اپنی شرح پریمیم خود مقرر کرنی چاہئے۔ شرح سود کی تحقیق کرتے ہوئے منجملہ دیگر احتیاطی تدابیر مندرجہ ذیل امور مد نظر رکھنے چاہئیں۔

(۱) مویشیوں کا کن نقصانات کے عوض بیمہ کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو بیمہ کرانے والوں کو مایوس نہ کرنے کے لئے تمام خطرات حتےٰ کہ وباؤں وغیرہ نقصانات کے عوض بھی بیمہ کرنے پر آمادہ ہو جانا چاہئے کیونکہ اس احتیاط کو ملحوظ نہ رکھنے کی صورت میں موت کے اصل سبب کے باب میں دغابازی۔ بے اطمینانی اور لڑائی جھگڑے کا اندیشہ ہے۔ چند مثنیات کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ لیکن حوادث کی تعداد جہاں تک ممکن ہو کم سے کم

ہونی چاہئے۔

(۴) کون سی امراض عام ہیں؟ عام غیر متعدی امراض کے علاوہ مویشیان مندرجہ بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔

(الف) منہ اور کھر کی بیماری (رنڈر پسٹ) نصف کے قریب مویشی اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ میدانوں اور پہاڑوں کے اکثر جانور اسی بیماری ..... سے ہلاک ہوتے ہیں۔ اس لئے پہاڑی قطعات میں یا تو بیمہ مویشیان کی انجمنیں قائم ہی نہیں کرنی چاہئے۔ یا خطرات بیمہ میں سے اس بیماری کو مستثنیٰ قرار دینا چاہئے۔ جہاں یہ بیماری عام ہے۔ وہاں نوجوان مویشی بوڑھے مویشیوں کے مقابلہ میں اس وبا کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ اس لئے قرین عقل ہے کہ بیمہ کے لئے کم سے کم عمر کا معیار بڑھا دیا جائے اور جونہی کہ یہ بیماری گاؤں میں پھوٹ پڑے ٹیکا کرانے پر زیادہ زور دیا جائے۔

(ب) **تھنوں وغیرہ کی بیماریاں** - یہ بیماریاں بھینسوں کو عام طور پر ہوتی ہیں۔ قرین مصلحت یہی ہے کہ جہاں یہ بیماریاں ہوں) وہاں بھینسوں کا بیمہ نہ کیا جائے۔ بہترین طریق یہ ہے۔ کہ مویشی خانہ کی صفائی پر زور دیا جائے اور انہیں نہایت صاف ستھرا پانی پینے کو دیا جائے۔

(ج) **امراض خصوصی** یہ بیماریاں عام طور پر چار سالہ مویشیوں کو ہوتی ہیں یہ بیماری بجز بعض بدنام مقامات کے کہیں دور مقام پر بالغ مویشیوں کو نہیں ہوتی لیکن انکو بذریعہ ٹیکہ محفوظ کرنا نہایت ضروری ہے

پاؤں کھر کی بیماریاں۔ گھاس چارے کی غلطیاں۔ گندہ پانی۔ قحط حوادث۔ زہر خوردنی۔ وغیر معقول خطرات ہیں اور انجمنوں کو ان خطرات کی

ذمہ داری قبول کر لینے کیلئے طیار ہونا چاہئے۔

تاوان۔ بنی نوع انسان کی صورت میں جسکی پوری قیمت ادا کیجاتی ہے لیکن اس چیز کو ہمیشہ یقینی سمجھا جاتا ہے انسان جہانتک ممکن ہو مرنے سے بچتے ہیں۔ یہ حقیقت مویشی کے حق میں درست نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ مالکان بلاشبہ بیماری اور فریبکاری کی بنا پر اپنے مویشیوں کو ہلاک کرنے پر آمادہ ہوجائیں اسلئے انجمنی قواعد کے الفاظ ایسے ہونے چاہئیں جو تخمینہ شدہ تخمینہ صحیح ⅔ حصہ کو بطور ہرجانہ ادا کرنیکو ضروری ٹھہراتے ہوں

ارکان کی ذمہ داری۔ یہ ہوسکتا ہے کہ تاوانات اس روپیہ سے جو بذریعہ پریمیم جمع کیا گیا ہو اس سے بڑھ جائیں اور انجمن کے پاس جب تک کافی اصل سرمایہ محفوظ نہ ہوجائے ایسے ابتدائی تین یا چار سال میں ایسا ہونا بالکل ممکن ہے اس صورت میں ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ارکان قاعدہ ضمنی بنا سکتے ہیں کہ ہر ایک عوض ایک تین سال کی اختتام پر جب حد تخفیف شدہ پریمیم وصول کرنا چاہئے یا یہ کہ ممبر جو کمی واقع ہو اسکو پورا کرنے پر مجبور ہوں یا یہ کہ وہ کسی خاص انجمن زر امانت کو تلافی نقصان انجمن پر راغب کریں۔

انجمن کا نظام کار۔ انجمن کی کامیابی ان ماہران مویشیان کے وجود پر موقوف ہے جنکا بالائی لازمی تذکرہ کیا گیا ہے مویشیان کا معائنہ کرنا اور یہ اطمینان حاصل کرنا کہ وہ نہایت اچھے طریق پر رکھے جاتے ہیں اور متعدی امراض سے مامون ہیں اور قابل بیمہ ہیں۔ انہیں انکی ہر ششماہی کے بعد قیمت کا اندازہ لگانا چاہئے۔ انہیں ہر بیمہ شدہ مویشی کی موت کی رپورٹ کی تحقیق کرنی چاہئے۔

انجمنہائے بیمہ برما۔ بیمہ مویشی کے طریق پر صرف دو سکیمیں ایک کورگ میں اور دوسری برما میں آزمائی گئی ہیں۔ کورگ سکیم کے تحت مالک کو بیمہ شدہ انجمن کی قیمت کا ⅔ حصہ اقساط چار سال کے عرصے میں انجمن کو ادا کرنا چاہئے مگر مویشی اگر انکے ممکن ہونے سے پیشتر مر جائے تو تمام بیمہ شدہ رقم مالک کو ادا کیجاتی ہے۔ اگر وہ اس عرصہ کے بعد زندہ رہے تو پریمیم کی جو رقم ادا کی گئی ہو وہ تمام کی تمام سود کے بغیر موت پر یا ناکارہ ہو جانے پر ادا کر دیجاتی ہے۔ نظام برما کے تحت صرف وہ جانور جو ہل چلانے کے قابل ہوتے ہیں۔ جنکی عمر ۱۴-۳ سال کے درمیان ہوتی ہے صرف انہی کو بیمہ کیلئے قبول کیا جاتا ہے۔ تاوان کی رقم مقامی کمیٹی نے جانور کی جو قیمت مقرر کی ہو اسکے ⅔ حصہ کے برابر ہوتی ہے۔ اور ہر چھ ماہ کے بعد اس پر نظر ثانی کیجاتی ہے۔ پریمیم جانور کی قیمت پر بشرح ۵ فیصدی چارج کیا جاتا ہے چونکہ نظام کورگ کے مطابق جو پریمیم وصول کیا جاتا ہے وہ کاشتکاروں کے سوا ان اضلاع میں کہ جہاں مویشی کی قیمت بہت ارزاں ہے قابل قبول نہیں۔ اس باب میں نظام برما قابل ترجیح ہے لیکن اگر اسے ہندوستان کے دیگر حصص میں رائج کیا جائے تو وہاں مقامی حالات کے پیش نظر اس سکیم میں کچھ تبدیلیاں کرنی ضروری

ہونگی۔ اسلئے کہ برما کو ہندوستان کے دیگر صوبجات کے مقابلے میں تفضیلی حاصل ہے کہ اہل برما گائے کا دودھ پینے میں بہت کم استعمال کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مقدار کا سارا دودھ بچھڑے پی جاتے ہیں اسلئے برما کے بچھڑے اور مویشی دوسرے صوبوں کے مقابلے میں زیادہ مضبوط و تندرست ہوتے ہیں۔ اور چارہ بھی کثرت سے ہوتا ہے۔ برما کا نظام دیہات اور نظام پٹہ داری بھی ایسا ہے کہ اسکے باعث یہاں کے دیہاتیوں کو ایسے طریقے نہیں اختیار کرنے پڑتے جو مویشی کے حق میں مضر ہوتے ہیں انجمنہائے بیمہ نے اس نظام کو بیش از بیش قابل قبول بنا دیا ہے۔ چنانچہ جونہی کہ کسی گاؤں میں کوئی وبا پھوٹ پڑتی ہے مویشیوں کو اس سے بچانے کیلئے حفظان صحت کے باب میں ہر ممکن تدبیر اختیار کیجاتی ہے۔ برما میں انجمن بیمہ کا رقبہ عام طور پر ایک گاؤں تک محدود ہوتا ہے اسکی رکنیت صرف انجمن امداد باہمی قرضہ کے ممبران تک محدود ہوتی ہے۔ رجسٹرار برما اس قاعدہ کو ضروری نہیں خیال فرماتے لیکن اس تجویز کو اسلئے ضروری خیال کیا جاتا ہے تاکہ انجمن بیمہ اپنے معاملات میں زمینداروں کے ساتھ بدمعاملگی نہ کرنے پائے۔ اس قسم کی بددیانتی کی سزا انجمن قرضہ کو بند کر دینے کی صورت میں دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اس انجمن کی تقسیم تمام ممبران کے حق میں بدقسمتی کا باعث ہے ارکان کو اپنے تمام قابل بیمہ مویشیوں کا بیمہ کرانے پر ابھارا جاتا ہے لیکن انہیں اس پر مجبور نہیں کیا جاتا۔

بیمہ شدہ جانور کی موت پر شمار کردہ قیمت کی ۲/۳ حصہ بطور تاوان ادا کیا جاتا ہے۔ کھال اور نعش کی قیمت اس تاوان سے منہا کر دیجاتی ہے۔ قیمت لگانے کا کام برما میں آسان ہے۔ اس باب میں اتنی آسانی صوبہ یو۔پی میں نہیں ہو سکتی۔ مویشی کم و بیش یکساں قیمت کے ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ ایک عمر کے ہوں۔ یہ بھی پیش نظر رکھا جائے کہ اکثر مقامی آدمی مردہ جانور کا گوشت کھا جاتے ہیں۔ نعش کی مخصوص قیمت مل جاتی ہے۔ بنابریں جرمانہ کی رقم میں معکوس کمی ہوجاتی ہے۔ انجمن بیمہ مرکزی تمام برما کیلئے قائم کی گئی ہے رجسٹرار صاحب بہادر سردست اسکے اعزازی اور بحیثیت عہدہ دار قائم ہیں۔ انجمن بیمہ جو پریمیم جمع کرتی ہے اسکا نصف حصہ مقامی انجمن قرضہ میں جمع کیا جاتا ہے۔ باقی کا نصف حصہ اول الذکر انجمن کو بھیج دیا جاتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی بیمہ شدہ مویشیان کی فہرست مرنے کی تفصیلات اور ہر چھ مہینوں کے بعد لگائی جاتی ہے۔ ارسال کردیجاتی ہے۔ اگر جانور مر جائے تو نصف تاوان مرکزی انجمن بیمہ اور نصف ابتدائی انجمن بیمہ کے فنڈ سے وصول کیجاتی ہے۔ آخر الذکر کے دو علیحدہ علیحدہ فنڈ ہیں (الف) عام سرمایہ جو جرمانہ جات فیس داخلہ عطیہ جات اور گذشتہ سال کے منافع جات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر پریمیم اسی وصول شدہ

سرمایہ ابتدائی انجمن کے ذمے جو واجب الادا رقم ہوتی ہے اسے پورا کرنے سے قاصر ثابت ہو تو حصہ داران صاحبان کی منظوری سے سرمایہ محفوظ میں سے اس کمی کو پورا کرنے پر صرف کیا جا سکتا ہے۔ اگر فنڈ کل کے بعد بھی ناکافی ثابت ہوں تو دوران حال میں تمام رقم والے حصہ داروں کے تاوانات حصہ رسدی صرف تخفیف میں لائے جا سکتے ہیں۔ برما میں قریباً ۲۰۰۰ انجمن ہائے بیمہ مویشیان ہیں۔ جنکے ممبروں کی تعداد قریباً چھ ہزار ہے۔ مرکزی انجمن بیمہ قریباً ۱۹۱۵ء میں قائم کی گئی اور تین سال کے دوران میں اس جمع شدہ سرمایہ کا تمام خطرہ بیمہ شدہ کے ۷ فیصدی حصے کے برابر ہو گئی ہیں۔ اس نے بنگال ویٹرنری کالج کے پاس شدہ ایک طالبعلم کو اپنا ویٹرنری افسر مقرر کیا ہے یہ نوجوان ذبح کی کھالیں کو اتارنے اور تیار کرنے کا فن حاصل کر چکا ہے۔ اور وہ جن انجمنوں کا معائنہ کرتا ہے۔ انہیں اپنے تجربات سے بہرہ اندوز کرتا ہے۔ یہ انجمن روپے کا لین دین اکثر برما سنٹرل بنک سے جو برما کا پراونشل کوآپریٹو بنک ہے رکھتی ہے۔ بیمہ کے خصوص میں ہندوستان میں بجز صوبوں میں ترقی نہیں ہوئی جو برما میں ہوئی ہے۔ پنجاب میں انجمنہائے بیمہ مویشیان کی ۲۷ انجمنیں ہیں۔ انمیں سے ۱۳ ضلع رہتک میں ہیں۔ جہاں مزید مرکزی انجمن بیمہ بھی ہے۔

انجمنہائے امداد باہمی ماہی گیران۔ بنگال کے بعد مچھلی بنگالیوں کا من بھاتا کھاجا ہے۔ چونکہ مچھلی کی مانگ بہت ہے اسلئے اسکی قیمت تھوڑے ہی عرصے میں سو فیصدی چڑھ گئی ہے۔ اسلئے مچھلیوں کی تعداد میں اضافہ اور ماہی گیروں کی حالت کو سنوارنے کیلئے انجمن ہائے امداد باہمی ماہی گیران قائم کی گئیں۔ پی سی رائے اپنے مضمون بعنوان بنگال میں ترقی ماہیان میں رقمطراز ہیں۔ (ملاحظہ ہو بنگال کوآپریٹو جرنل ستمبر ۱۹۱۵ء) کہ ریلوے کے اردگرد جو گڑھے وغیرہ ہیں اوجہ بیکار ہیں۔ اگر انجمنہائے امداد باہمی ماہی گیران انکو اپنے تصرف میں لے لیں۔ اور انہیں کھود کر چشمہ ہائے ماہیان کی صورت میں تبدیل کر لیں تو اس سے مچھلیوں کی بہم رسانی پانی کی بہم رسانی اور موسمی بخار ایسے ضروری مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ چشمہائے ماہیان۔

(الف) نہایت خوشگوار اور صحت بخش خوراک بہم پہنچائینگے۔ اور ایسی خوراک لوگوں کی ہمت اور مضبوطی کیلئے نہایت ضروری ہے۔

(ب) صاف اور ستھرا پانی بہم پہنچا سکیں گے۔

(ج) ان مچھروں کو تلف کر سکیں گے جو موسمی بخار کے پھوٹ پڑنے کا سبب بنتے ہیں۔ انجمن کی کیفیت ضمنی قواعد کے مطابق صرف حقیقی ماہی گیروں تک محدود ہے اور انہیں انجمنوں کے حسب ذیل اغراض و مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) قرضہ جات امانات یا دیگر ذرائع سے سرمایہ جات پیدا کرنا تاکہ ممبروں اس مشترکہ سرمایہ کو متحدہ طور کے استعمال میں لا سکیں۔ (۲) ممبران کو مزدوری مقاصد کے لئے معتدل شرح سود پر قرضہ بہم پہنچانا
(۳) ممبران کے پاس فروخت کرنے یا انہیں کرایہ پر دینے کیلئے آلاتِ ماہی گیری خریدنا۔
(۴) ممبران کی پکڑی ہوئی مچھلیوں کی فروخت کا اہتمام کرنا (۵) ممبران میں بچت اور کفایت شعاری کا جذبہ ابھارنے کیلئے آسان امانتیں قبول کرنا (۶) جہاں ممکن ہو وہاں مچھلیوں کی فروخت کیلئے بلا واسطہ ٹھیکہ جات کا اہتمام کرنا (۷) تمام ایسی تدابیر اختیار کرنا جو متذکرہ مقاصد کے حصول میں معاون ہوسکتی ہوں

واضح کیا گیا ہے کہ انجمنیں صرف اس لئے ضروری نہیں کہ ان کے ذریعہ ماہی گیروں کی حالت کو درست کیا جائے یا مچھلی کی قیمت نہ زائد کی جائے بلکہ اس کا مقصد یہ بھی ہونا چاہئے کہ انجمن کو ماہی گیری کے تمام حقوق بلا واسطہ طور پر حاصل ہوں اور گرفتار کی ہوئی مچھلیوں کی فروخت کا بہتر انتظام کیا جائے ماہی خانوں کا بلا واسطہ ٹھیکہ لینا یا قرین دانش ہے اس لئے کہ ان حقوق پر گورنمنٹ متصرف ہے، اگر یہ چیز کامیاب ہوجائے تو ان ٹھیکوں کو ان ماہی خانوں تک وسیع کیا جا سکتا ہے جن کے مالکان زمیندار ان ہیں حال ہی میں انجمن غازی پور نالدار نے کارخانہ ماہی بھاگیرتھی کے ایک حصہ کا ٹھیکہ لے لیا ہے اور یہ نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔

محکمہ امداد باہمی اور محکمہ کارخانہائے ماہیان کی مشترکہ جدوجہد سے بنگال میں ماہی گیران کی ۷۴ انجمنیں قائم کی گئی ہیں ان میں سے صرف چار یا پانچ قرضہ کی انجمنیں ہیں ان انجمنوں کے ضمن میں مدراس میں جو کام شروع کیا گیا ہے وہ ازبس تسلی بخش ہے۔ بنابریں ہم محکمہ کارخانہائے ماہیان مدراس کی رپورٹ متعلقہ ۱۹۱۴-۱۵ء میں حسب ذیل الفاظ پڑھتے ہیں۔

چار سال کے مسلسل پرچار کے بعد میں ماہی گیران تانور میں ایک انجمن ماہی گیران قائم کرانے میں کامیاب ہوا ہوں۔ انجمن مارچ کے اختتام کے قریب رجسٹرڈ ہوئی اور کام کو شروع کرنے کے انتظامات کئے گئے۔ پچاس سرکردہ ماہی گیران جو کشتیوں اور جال کے مالک ہیں انجمن میں شریک ہوچکے ہیں اور انہوں نے اپنے حصص کی پہلی قسط ادا کردی ہے یہ ایک "اپریٹو فنڈ" ہے اور ہر ایک حصہ دار کو ۲۵ ماہ کے اندر اندر بحساب قسط ۲ روپیہ فی ماہ ۵۰ روپیہ کی رقم ادا کرنی ہے گویا ممبران کو اپنے چندہ جات

سے سرمایہ پیدا کرنا ہے۔ چونکہ حصص کی انتہائی مقدار ۲۰۰ ہے اس لئے اگر موسم ماہی گیری کے موافق رہا تو اس انجمن کا سرمایہ ۱۰ ہزار روپیہ ہو جائے گا اور اس روپیہ کی مدد سے یہ انجمن مقامی ساہوکار کے حریفانہ کاروبار کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائے گی ان میں سے اکثر اشخاص کو قلیل المیعاد قرضہ جات کی ضرورت ہوگی اور اس کے پاس دیگر انجمنوں یا بنکوں کو قرضہ دینے کے لئے بھی روپیہ ہوگا۔ موضع کولندی و دیگر کے ماہی گیروں کو بھی انجمن کے قیام پر ابھارا جا رہا ہے اگر تالور کا تجربہ کامیاب ثابت ہوا تو یہ لوگ اپنے اپنے گاؤں میں اس قسم کی انجمنیں ضرور قائم کریں گے۔ بہار اور اڑیسہ میں ۱۸ انجمن ہائے ماہی گیران ہیں ان کے ممبران کی تعداد ۴۰۴ اور ان کا سرمایہ زر ۱۳۱۱۱ روپیہ ہے جو انجمنیں خورده سنٹرل بنک کے دائرہ عمل کے اندر واقع ہیں کشتیاں اور جال بنانے کے قابل ہو گئی ہیں اور ان سے مچھلیاں پکڑ رہی ہیں اپنی مچھلیاں سوداگران کلکتہ کے پاس فروخت کرتی ہیں سوداگر بڑے صندوق لیکر وہاں پہنچتے ہیں اور معقول قیمت ادا کرتے ہیں تمام اچھی اور بڑی مچھلیاں تو سوداگر لیجاتے ہیں اور مقامی ضروریات کیلئے بہت کم مچھلیاں رہ جاتی ہیں۔

زراعتی ترقی اور امداد باہمی۔ زراعتی امداد باہمی کو کل "تحریک تصور" کرنا چاہئے اور قرضہ خرید و فروخت وغیرہ انجمنوں کو اس کے "اجزا" تصور کرنا چاہئے ان تمام انجمنوں کی ترقی اور زراعتی نشو و نما کے لئے مختلف ممالک میں مختلف ناموں کی انجمنیں بنائی گئی ہیں ان میں سے بہترین مرکزی زراعتی انجمن ہائے فرانس ہیں ان کی بنیاد ۱۴ر مارچ سنہ ۱۸۸۲ء میں رکھی گئی اور اب وہاں زراعتی انجمنیں کثیر تعداد میں قائم ہیں اس باب میں فرانس کے زرعی بورڈ کے ضمنی قوانین کے مندرجہ ذیل اقتباسات دلچسپ ثابت ہوں گے۔

دفعہ ۴۔ مندرجہ کا تعلق بورڈ سے ہوگا۔

ضلع کے تمام اشخاص جو زراعتی جائداد کے مالکان یا کاشتکاران زراعتی خدام یا مزدور یا کاشتکاران انگور یا باغبان پیوندگر یا مالکان کرجاجات زرعی خریداران و فروخت کنندگان اجناس زرعی یا یوں سمجھئے کہ تمام وہ اشخاص جو ایسی تجارت کر رہے ہوں جس کا تعلق زراعت سے ہو۔

دفعہ ۸۔ بورڈ کا عام مقصد ہر قسم کے زراعتی اقتصادی اور معاشرتی مفاد کا تحفظ ہے اور اس کے خاص مقاصد یہ ہیں

(۱) ان کی تائید کیلئے حکام کے سامنے تمام آئین یا دیگر اصلاحات اور تمام اقتصادی تدابیر پیش کرنا اور تمام وہ کیں

جو حقیقی جائیداد پر عائد ہوتے ہیں۔ محصولات ریلوے تجارتی دستاویزات محصولات چنگی اور ریلوں اور منڈیوں میں تحفظ دلانے کے لئے کرایہ وغیرہ کی وصولی کا دعویٰ کرنا۔ (٢) پیداوار۔ مفاد۔ ترقی یافتہ آلات کاشتکاری اور محنت میں بچت پیدا کرنے والے اخراجات میں کمی اور پیداوار میں اضافہ کرنے والے تمام مناسب ذرائع استعمال میں لانا۔ (٣) انجمن ہائے قرضہ۔ پیداوار۔ فروخت بیمہ کی حوصلہ افزائی ان کا قیام و انصرام بہم رسانی زرعی پیداوار کی مانگ کھاد و مویشیاں بیج۔ اور مزدوروں کے باب میں اطلاعات بہم پہنچانے کے لئے دفاتر کا قیام (٤) بطور درمیانی واسطہ قائم کر کے خدمات سرانجام دینا زرعی پیداوار مثلاً بیج۔ کھاد۔ آلات۔ مویشی اور تمام ایسی ابتدائی یا ساختہ اشیا کی فروخت کے لئے ذخائر کے قیام جو ممبران کیلئے مفید ہوں۔ قیمت ہائے اشیاء کی ادائیگی کی ذمہ داری بورڈ پر عائد نہیں ہوگی اس کا فرض محض بہ حیثیت واسطہ درمیان خدمات سرانجام دینا ہے۔ (٥) جو مال بورڈ کے ممبران کو دیا گیا ہو اس کی بابت یہ دیکھنا کہ زیادہ عمدہ اور خالص ہے یا نہیں؟ اس غرض کا مدعا ہر قسم کے دغا۔ فریب کا انسداد۔ (٦) زراعت کے متعلق تمام امور میں مشورہ دینا اور تمام اقتصادی تنازعات کا تصفیہ کرنے کیلئے ہر کارشناس کی صورت میں اعانت کرنا۔

دفعہ ١٩ یہ بورڈ ایک اعزازی عہدہ دار کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ دفعہ ٢٠ بورڈ کی جائیداد مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے۔

(١) ممبران کی فیس ہائے داخلہ۔ (٢) ممبران کے سالانہ چندہ جات۔ (٣) عطیہ جات (٤) دیگر چندہ جات جو دیئے جائیں۔ دفعہ ٢٢ - ہر ممبر کے لئے دو فرانک فیس داخلہ ادا کرنا لازمی ہیں

بورڈ نے اس وقت تک نہایت اچھا کام کیا ہے اور اسے اپنے مقصد میں کامیابی ہوئی ہے صنعتی سیاحتوں اور معائنوں کے ذریعہ بورڈ نے نہایت مفید خدمات سرانجام دی ہیں۔ مسٹر راتھ فلڈ تصور کرتے ہیں کہ گاؤں میں تمام زراعتی کاروبار اور سرگرمیوں کو ایک واحد مرکز کے ماتحت لانا غایت درجے کا مفید ہوگا۔ ہندوستان میں کھاد بیج فروخت روئی وغیرہ کے لئے مختلف انجمنیں بنانے کا رجحان حد سے زیادہ ہے ان میں سے ہر ایک غرض کی انجمن کو علیحدہ رکھنے کا عام خیال ہے لیکن انجمن قرضہ سب سے

زیادہ ضروری اور اہم خیال کی جاتی ہے لیکن آئندہ چل کر عیاں ہو جائے گا۔ کہ قرضہ کی انجمن کو اہم و مقدم قرار دینا بہ مشکل چھپا کیا جا سکتا ہے۔ بہار کی صنعتی انجمن ہائے امداد باہمی زراعتی اور بنگال کی زراعتی انجمن ہائے امداد باہمی مستند کر نمونے کی نمایاں انجمنیں ہیں بنگال کی انجمنوں کا مدعا مفاد زراعت کو امداد باہمی کے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر پوری ترقی پر پہنچانا ہے۔ اس مقصد کو بروئے کار لانے کے لئے انجمن:۔

(الف) مشترکہ کاشت کیلئے زمین خریدنا یا ٹھیکہ پر حاصل کرنے کی پوری مجاز ہے اس صورت میں ممبران اس زمین کی مل کر کاشت کرتے ہیں یا انجمن اس غرض کے لئے اپنے ممبران کو زمین کا ٹھیکہ اس شرائط پر دے سکتی ہے جو اس کے اور ممبران کے درمیان طے پا جائیں۔

(ب) انجمن اس زمین پر جو اس کے قبضے میں ہو ایسے بیج کی کاشت کا اہتمام کر سکتی ہے جس کی محکمہ زراعت نے سفارش کی ہو۔ یا اپنے ممبران کے ساتھ یہ انتظام کر سکتی ہے۔ کہ وہ اپنی مملوکہ اراضی پر مستند کر بیج بوئیں

(ج) انجمن اپنے ممبران کا مال فروخت کر سکتی ہے اور ان کیلئے انکی ضروریات خرید سکتی ہے

(د) انجمن اپنے ممبران کو چارہ، کھاد، بیج۔ آلات زرعی اور تمام ایسی اشیا جو زراعت کے لئے مفید ہوں بہم پہنچا سکتی ہے۔ (ذ) انجمن اپنے ممبران کے استعمال کیلئے خاص آلات اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔

(ر) انجمن شخصی ممبران کو ایسے قرضہ جات دے سکتی ہے۔ جو اغراض کاشت کے لئے درکار ہوں

(س) ایسے کام کر سکتی ہے جو اغراض و مقاصد انجمن کے حق میں موثر اور مفید ہوں۔

ہر وہ شخص جس کی عمر ۱۸ سال سے زائد ہو یا مجوزہ رقبہ میں ناقابل انتقال اراضی کا مالک ہو۔ یا زراعت سے دلچسپی رکھتا ہو۔ جس نے درخواست رجسٹری کے وقت چندہ دے دیا ہو۔ یا جس کو ضمنی قانون کے مطابق بعد ازاں ممبر چن لیا گیا ہو۔ انجمن کا ممبر ہو سکتا ہے ہر ایک ممبر کو ایک روپیہ فیس داخلہ ادا کرنا ہوگا اور انجمن کا کم از کم ایک حصہ ضرور خریدنا ہوگا

انجمن اپنا کام چلانے کے لئے روپیہ قرضہ لے سکتی ہے۔ اور ممبران و غیر ممبران سے اجلاس عام کی منظوری سے میعادی امانتیں کسی شرح سود پر ایک خاص حد تک لے سکتی ہے

لیکن شرط یہ ہے کہ ذمہ داری کی انتہائی رقم ادا شدہ زرحصص اس سرمایہ محفوظ سے جو علیحدہ طور پر کہیں لگادیا گیا ہو ...... پانچ گنا سے زیادہ نہیں بڑھ سکتی ... ان اشخاص سے جو اس کے مقاصد سے دلچسپی رکھتے ہوں انجمن عطیہ جات اور چندہ جات لینے کی مجاز ہے۔

انتظامیہ کمیٹی انجمن کی مملوکہ اراضی کی کاشت یا اس طریق کے متعلق جس کے مطابق انجمن بیج کاشت کرتی ہے۔ رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی بنگال اور مشیر زراعت بنگال کی ہدایات کے ماتحت وقتاً فوقتاً ضمنی قوانین بنا سکتی ہے۔

غیر ممبران کو چارہ کھاد۔ آلات زراعت وغیرہ بہم پہنچانا۔ ممبران کے ساتھ غیر ممبران کی زراعتی پیداوار کو فروخت کرنا۔ انجمن کے پاس جو آلات ہوں۔ غیر ممبران کو اس کے استعمال کی اجازت دینا ان قیود اور قواعد کے ماتحت ہوگا جسے رجسٹرار صاحب بہادر انجمن ہائے امداد باہمی بنگال وقتاً فوقتاً وضع فرمائیں۔

فصل یازدہم

خریداروں کے اپنے ذخائر امداد باہمی

دیہات کے بازاروں میں جو نرخ دوکاندار لگاتے ہیں۔ اکثر بازار کی حالت کے لحاظ سے ناواجب ہوتے ہیں۔ اپنی پونجی پر معقول کمیشن لگا کے قناعت کرنے کے بجائے وہ بازار پر قبضہ کرنے کے لئے حلقہ بنا لیتے ہیں۔ اور اپنی سامان کی ایسی قیمتیں مقرر کرتے ہیں جن سے اکثر منافع حاصل ہوتا ہے۔ گاہک ان دوکانداروں کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قرب و جوار میں دوسرا بازار نہیں ہوتا ہے۔ گاہک اکثر ان کا مقروض بھی ہوتا ہے۔ اس لئے موقعہ ملنے پر بھی آزادی کے ساتھ دوسرے تاجروں سے خرید و فروخت نہیں کر سکتا۔ دوکاندار تول میں بھی کم دیتے ہیں۔ ملاوٹ بھی کر دیتے ہیں خراب اور بوسیدہ چیزیں خریداروں کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں۔ پہلے صرف زیادہ قیمت لینے پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ مندرجہ بالا خرابیاں وہ ہیں جنکا دور کرنا انجمن امداد باہمی کا مقصد اعلیٰ ہے۔

اس مقصد سے جو سوسائٹی قائم کی جاتی ہے۔ وہ اپنے اراکین کو اور خریداروں کو ضرورت کی چیزیں یا تو اپنی تیار کردہ یا اپنی فراہم کردہ فروخت کرتی ہے۔ پروفیسر "گائڈ" کے قول کے مطابق بھی ہر خریداروں کی ہر سوسائٹی کا مقصد پیداوار ہے۔ لیکن درحقیقت اس

مقصد ابتدا میں پورا ہونا مشکل ہے۔ بلکہ ترقی کے ایک خاص درجہ پر پہنچ کر حاصل ہوتا ہے۔ ابتدا میں انجمن اپنے خریداروں کی ضرورت کا سامان دوسروں سے خرید کر ان کو دیتی ہے۔ کارخانہ دار کے بجائے سوسائٹی کی حیثیت ابتدا میں دوکانداروں کی طرح ہوتی ہے۔ اس لئے عرف عام میں بجائے دوکان اس کو "کواپریٹو سٹور کہا جاتا ہے"

یہ تحریک گذشتہ صدی کے وسط میں شروع ہوئی ہے۔ دلالوں سے بچنے کیلئے خریداروں نے "اسٹور" میں شمولیت کی تھی۔ اس لئے کارخانے والے ان سے براہ راست اپنی ضروریات خریدنے لگے تھے جس قسم کی چیزیں اور جس مقدار میں ضرورت ہوتی تھی لے لیتے تھے۔ یا ہر ضرورت کی چیز کثیر مقدار میں خود تیار کر لی جاتی تھی۔ اس مقصد کیلئے تمام اراکین اتحاد عمل کرتے ہیں اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ خدائی امداد پر بھروسہ کیا گیا تھا تاکہ کچھ اقتصادی فائدہ ہو سکے اور خریدار محض ایک نام نہاد سوسائٹی کے رکن بنکے اس مقصد کو حاصل کر سکیں۔ انہیں خود ہاتھ پاؤں ہلانے کی ضرورت پیش آئیگی۔ ان کو اس شمولیت سے ایک اقتصادی فائدہ کا امکان حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کو حاصل کرنے کیلئے ان کو کچھ کام خود بھی کرنا پڑینگے۔ یہ کام تین قسموں کے ہونگے۔

(۱) خریداروں کو "گودام" میں اطلاع کرنا پڑیگی کہ ان کو کس قسم کی چیزوں کی ضرورت ہے

(۲) ان کو اپنی ضروریات "گودام" ہی سے پوری کرنا ہونگی۔

(۳) سٹور میں کام کرنے والوں کی نگرانی کرنی ہوگی۔

کواپریٹو سٹور میں شمولیت کے ساتھ ہی مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہو سکیں گے

(۱) پاک صاف چیزوں سے تندرستی حاصل ہوگی ملاوٹ کی

چیزوں سے حفاظت ہو جائیگی۔

(۳) قیمتوں میں کفایت ہوگی۔ اصول اور اثرات سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے
بونس سسٹم کے ذریعہ اراکین کو بچت ہونے لگے گی۔ بچت کی
یہ بڑی آسان ترکیب ہے

(۴) درمیانی طبقہ اور مزدوروں کے حق میں اس سے کاروبار کے انتظام کی تعلیم کا فائدہ حاصل ہوگا

یورپ کے تمام ملکوں میں مذکورہ قسم کے اسٹور قائم ہیں۔ ان کا قانون بھی ہر جگہ بالکل یکساں ہے صرف فروعات میں اختلاف ہے۔ جب اسٹور پورے طور پر چلنے لگتا ہے تو ایک ہی قسم کی نمایاں حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن برطانیہ عظمے کو یورپ کے تمام ملکوں پر اس لحاظ سے فضیلت حاصل ہے کہ یہ گودام سب سے پہلے برطانیہ میں قائم ہوئے تھے۔ اور سب سے زیادہ ترقی بھی ان کو برطانیہ میں حاصل ہوئی ہے۔ یورپ کا بھی ایک ملک ہے۔ جس کو اس لحاظ سے لاثانی حیثیت حاصل ہے۔ سوسائٹی راشڈیل پاینیر سوسائٹی (انجمن رہبران راشڈیل) نمونہ کی انجمن ہے امداد باہمی کے اسٹور یورپ کے ہر ایک ملک میں اور ہر جگہ اس سوسائٹی کے اصول کے مطابق قائم کئے جاتے ہیں۔ راشڈیل پاینیر سوسائٹی سسٹم کا حال کچھ یہاں لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اسی زمانہ میں ہر ایفائس اور شلز ڈی لشز" جرمنی میں نظام قرضہ امداد باہمی (کریڈٹ کوپریٹو سسٹم) کی بنیادیں رکھ رہے تھے۔ "رابرٹ اون" اور اس کے مقلدین برطانیہ میں "ڈسٹری بیوٹو کوپریٹو سسٹم" نظام تقسیم امداد باہمی کے بیج بو رہے تھے
۸ اکتوبر ۱۸۴۳ء میں راشڈیل کے ۲۸ فلالین بننے والوں نے

جو قادرس آف کوآپریشن کہلاتے ہیں۔ راہبران راشڈیل کی سوسائٹی بنائی۔ اس سوسائٹی کے مقاصد ایک مشہور اعلان میں مندرجہ ذیل بیان کئے گئے تھے۔ اس سوسائٹی کے مقاصد اور تجاویز میں اسکے اراکین کی مالی منفعت معاشرتی اور خانگی بہتری کے انتظامات شامل ہیں۔ اس کے لئے کافی سرمایہ جمع کیا جاتا ہے۔ سرمایہ ایک پونڈ فی کس کے حساب سے حصوں کی شکل میں وصول کیا جاتا ہے۔ اس سرمایہ سے مندرجہ ذیل تجاویز اور انتظامات عمل میں آتے ہیں۔

(۱) ایسے اراکین کی رہائش کے واسطے چند مکانات تعمیر یا خرید کئے جائیں جو ایک دوسرے کی خانگی اور معاشرتی فلاح میں امداد کے خواہشمند ہوں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس مقصد کے لئے مکانات خرید کر انکی ضروری مرمت کر لی جائے۔

ایسے اراکین کو کام پر لگانے کیلئے جو بے روزگار ہوں۔ یا جنہیں اُجرت میں متواتر تخفیف سے تکلیف ہو رہی ہو ایسی چیزیں تیار کرانا شروع کر دیا جائے۔ جنکو سوسائٹی پسند کرے۔

سوسائٹی کے اراکین کے مزید تحفظ اور منفعت کے واسطے سوسائٹی کچھ قطعہ اراضی یا تو خرید کرے گی یا کرایہ پر لے گی۔ اس اراضی کو وہ اراکین جو بیکار ہو گئے ہیں۔ یا جنکی محنت برے طریقہ پر ضائع کی جاتی ہے۔ کاشت کرینگے۔

جلد از جلد سوسائٹی پیداوار تقسیم تعلیم اور حکومت کے اختیارات حاصل کر کے ان اختیارات کو عمل میں لانا شروع کرے گی۔ یہ الفاظ

دیگر اپنی ایک نو آبادی قائم کی جائیگی جس کی ضرورت تھی جب ہو یا ایسی دوسری سوسائٹیوں کو ایسی نو آبادیات بسانے میں امداد دی جائے گی جب سہولت ہو شراب نوشی کو ترک کرنے کی کوشش کو کامیاب بنانے کی لئے ایک ٹمپیرنس ہوٹل کھولا جائیگا۔ یہ ہوٹل سوسائٹی کے کسی مکان میں کھلے گا۔

اِن رہنماؤں نے جو سٹور قائم کیا تھا وہ صرف چہار شنبہ اور شنبہ کو شام کے وقت کھلتا تھا۔ اور فروخت کے واسطے چیزیں تھوڑی مقدار میں رکھی جاتی تھیں۔ سرمایہ ایک پونڈ فی کس کے حساب سے جمع کیا گیا تھا جبکہ اسٹور ابتدا میں جاری ہُوا۔ جیسے ارادے تھے ویسا کام نہیں چلا لیکن اسکا الزام بہ مشکل ان پر لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بعد میں اپنے تنور میں روٹیاں پکانی شروع کر دیں تھیں۔ یہ ان کی اسکیم کا اصل حصہ تھا۔ جسکو قدرتی طور پر ترقی ہوئی۔ اگرچہ کام خوردہ فروشی سے شروع کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے اراکین کے واسطے مکانات تعمیر کئے اور سوسائٹی کے واسطے تفریح گاہیں بھی بنائیں لیکن وہ بیکاروں کے واسطے ملازمتوں کا انتظام کرنے سے قاصر رہے اور اپنی اراضی میں نو آبادیاں بھی قائم نہ کر سکے "پائونیرس" نے ابتدا ہی سے خاص طور پر مندرجہ ذیل امور کے التزام کا تہیہ کر لیا تھا۔

(۱) اراکین اور نیز باہر والوں کو اشیا بازار کے بھاؤ پر دی جاتی تھیں۔

(۲) اراکین میں منافع تقسیم کیا جاتا تھا جسکا تناسب ان کی اپنی خرید سے ہوتا تھا

(۳) سیاسیات اور مذہب کے معاملات میں وہ بالکل دخل نہیں دیتے تھے

یہی تین لوازمات راشڈیل نظام کے تھے جو عام طور پر پسند کئے گئے اور برطانیہ عظمیٰ کے ہر ضلع میں انہیں اصول پر اسٹور قائم کئے جاتے رہے۔ خریداروں کی کوآپریٹو تحریک کے متعلق اب ہم کو انہیں اصول اور ان کے نتائج پر بحث و تمحیص کرنا چاہیئے۔

(۱) **بازار کی قیمتوں کے مطابق فروخت۔** معمولی دوکاندار کے مقابلہ میں کیا اسٹور ارزاں فروخت کریگا ؟

یہ پہلا سوال ہوتا ہے۔ جو دور اندیش رکن پوچھتا ہے۔ اگر ایسا کیا جائے تو یہ کوآپریٹو کے دستور العمل کے بالکل خلاف ہوگا۔ نہ صرف پڑوس کے بنئے سے قیمتیں کم کرنے کا مقابلہ شروع ہو جائیگا۔ بلکہ باہر کے لوگوں کو اشیا فروخت کرنا بھی ممکن نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ جیسا کہ پروفیسر "گائڈ" کا قول ہے۔ سوسائٹی اپنا دوسرے اہم مقاصد حاصل نہ کر سکے گی یعنی (کسی شخص واحد یا اشخاص کو کوئی بچت نہیں ہو سکے گی۔ بیمہ (پیدا وار) تعلیم اور پروپیگنڈا کا کام نہیں چل سکے گا۔ اور نہ سرمایہ بڑھایا جا سکے گا۔ دوسرے مقاصد میں روپیہ اسی صورت میں لگایا جا سکتا ہے کہ جب اشیا کی خرید کی قیمت اور بازار کی بکری کے داموں میں معقول بچت نکالی جائے۔ تجربہ سے حقیقت یہ ہے کہ ابتدا میں معمولی پنساری کے مقابلہ میں کوآپریٹو اسٹور کا مال ارزاں قیمت پر فروخت نہ کر سکنا ثابت ہو چکا ہے۔ معمولی بنیا اپنے کام میں ماہر ہوتا ہے۔ اور اسکے مصارف کم ہوتے ہیں۔ لہذا وہ اسٹور کے مقابلہ میں کم داموں پر اشیا فروخت کرتا ہے۔ اور ہمیشہ پتہ

چلے گا۔ کہ اگر ابتدا میں اسٹور بازار کے بھاؤ سے کم داموں پر سامان
فروخت کرنے لگتا ہے تو معمولی بنیا نقصان اٹھاتا ہے اشیا کم
قیمت پر خرید کے معمولی داموں پر فروخت کر سکتا ہے۔ اصلی نکتہ تجارت
کے اصول پر یکری ہی قائم رکھنا ہے ۔ مصارف میں کفایت
شعاری سے کام لینا چاہیئے۔ اور خریداروں کو ان کی حسب منشا
چیزیں مہیا کرنا چاہیئے۔ اس ترکیب سے بڑی بچت نکل آتی
ہے۔ اور سال کے اختتام پر بونس تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۲) فروخت نقد ہونی چاہیئے۔ تمام لین دین کوآپریٹو اسٹور
اور اسکے اراکین کے درمیان نقدی میں ہونا چاہیئے۔ تھوک
فروشوں سے جو مال خریدا جائے وہ بھی نقد خریدنا چاہیئے کیونکہ
یہ حقیقت ہے کہ ایسا کرنا اچھا ہے۔ کوئی لین دین قرض نہیں
ہونا چاہیئے۔ اس کی وجہ سن لیجئے قرض بھی بجائے خود ایک
ایسی ہی چیز ہے۔ جیسے کپڑا یا تیل اور قرض بھی بغیر کچھ دیے
نہیں مل سکتا۔ اسکے بھی دام دینے پڑتے ہیں۔ اس لئے یہ
دام اشیا کی قیمت میں شامل کر لینا چاہئیں۔ بعض سیدھے سادھے
اشخاص کہتے ہیں۔ کہ فلاں دوکاندار بہت اچھا ہے۔ اور ہمیں ہر
چیز قرض دیتا ہے۔ اور ہم سے کچھ نہیں لیتا۔ یہ ناممکن ہوتا ہے
ہم کو کوئی شخص عرصہ دراز کے لئے قرض پر کوئی چیز نہیں دے
سکتا۔ جب تک کہ وہ اسکی قیمت نہ لگالے اگر ایک اسٹور کسی کو
قرض دیتا ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ رقم صندوق میں بند
کر دی گئی ہے۔ اور اس کا مطلب یہ نکلا کہ اس رقم پر کوئی منافع

اسٹور حاصل نہ کر سکے گا۔ وہ رقم سرمایہ اسٹور کو مفت ہاتھ نہیں آئی تھی۔ اسٹور کو اس کا منافع دینا پڑتا ہے۔ اسی طرح قرض دینا سرمایہ کو صندوق میں بند کرنے کے مرادف ہے اسکی وجہ سے الٹ پھیر کرنے کے واسطے وقت پر کم سرمایہ فراہم ہوتا ہے۔ اور اسٹور کا کاروبار بند ہوجاتا ہے۔ قرض کا حساب بھی رکھنا پڑتا ہے۔ اگر قرض نہ دیا جائے تو کسی حساب رکھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اس طرح مصارف بڑھ جاتے ہیں۔ بہت اچھے وقت میں اور بہت اچھی جگہ پر بہت اچھے انسان کو قرض دیا جائے تو بھی وہ مطالبہ ہوجاتا ہے یہاں تک کہ نقصان سے وصول ہوتا ہے اور جتنا مطالبہ کم از کم نقصان سے وصول ہوا چاہئے۔ علاوہ ازیں اگر کوئی اسٹور قرض دیتا ہے تو اس کو تھوک فروشوں سے اتنا قرض لینا بھی پڑتا ہے بیوقوف لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بڑے بڑے بنیے ہمدردی نوع انسان کے اصول پر چلتے ہیں۔ لیکن جو اسٹور نقد روپیہ بنیوں کو ادا کرے گا وہ یقیناً اس کو اچھا اور سستا سامان دینگے اسکو اچھا اور سستا سامان نہیں دیں گے۔ جو روپیہ کی ادائی کا وعدہ ایک مہینہ کا کریگا جو گودام نقد روپیہ ادا کرے گا۔ وہ اسی آدمی کیطرح جو نقد سامان خریدتا ہے آزاد رہے گا۔ اور کسی ایک بنیے کے خاندان پر اسکا انحصار نہیں رہے گا۔ سب سے زیادہ برائی یہ ہے کہ ایک اسٹور قرض دے کر دوسرے سٹور کے خریداروں کو ہٹاتا ہے۔ ایسے اسٹور کو نقصان پہونچائے جو نقد فروخت کرتا ہے۔ آخر میں کیونکہ کوآپریٹو سٹور کے پاس بہت بڑا سرمایہ نہیں ہوتا ہے۔ اور اس کو دوسروں

کو قرض دینے سے بچنا پڑتا ہے اگر ممکن ہو تو اس کی کامیابی اپنے سرمایہ کو جلد جلد الٹ پھیر کرنے میں ہو سکتی ہے۔ اور یہ ناممکن ہو جاتا ہے اگر قرض دیا جاتا گے۔

(۴) فروخت اراکین نیز دیگر اشخاص کو کرنا چاہئیے۔ فروخت کو آپریٹو طور کو اپنے اراکین کے ساتھ کرنا چاہئیے یا عوام سے بھی کرنا چاہیئے یہ امر عرصہ دراز تک زیر بحث رہ چکا ہے۔ جرمنی میں عوام کے ہاتھ فروخت کرنا قانون کی رو سے ناجائز ہے لیکن برطانیہ عظمیٰ، روس، اسپین، بیلجیم۔ ہالینڈ۔ اٹالی۔ اور فرانس اسٹور اراکین اور پبلک دونوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں " راشڈیل پائونیرس" بھی عوام کے ساتھ خرید و فروخت کرنے میں انکو نصف نفع دینے کے اصول پر کاربند تھے اراکین کو جو نفع دیا جاتا تھا دوسروں کو اس کا آدھا ملتا تھا: بچت سرمایہ محفوظ میں جمع کر لی جاتی تھی۔

پروفیسر گائڈ مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر عوام کے خرید و فروخت کو ترجیح دیتے ہیں

(۱) عوام کے ساتھ خرید و فروخت کرنے سے امداد باہمی کا پرچار ہو جاتا ہے

(۲) سوسائٹی کی آمدنی بڑھ جاتی ہے خرچ کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ تجارت کو ترقی ہوتی ہے۔ اور دائرہ عمل وسیع ہو جاتا ہے۔

راشڈیل کا قاعدہ کہ اراکین کے علاوہ بھی جو اشخاص گودام سے خرید و فروخت کریں ان کو بھی کچھ نفع میں سے حصہ دیا جائے۔ اب ساری دنیا کیلئے قابل تقلید ہو گیا ہے۔

جتنا مال ایک فرد خرید کرے اسکی نسبت سے اراکین میں نفع تقسیم کرنا چاہئیے۔ فروخت کے نرخ بازار کے مقابلہ کے ہوتے ہیں انتظامات کے مصارف تھوک کے نرخوں میں اضافہ کرنے سے نکل آتے ہیں۔ اسی طرح کاروبار کی وقت میں کمی کی جاسکتی

ہے۔ اس ہی سے سرمایہ محفوظ بنایا جاتا ہے اور آخر میں نفع تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ انکان ہر جگہ اس طریق کار کیطرف مائل ہیں۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ قلیل سے قلیل مقدار میں بھی اسٹور سے کوئی چیز خرید کی جائے خریدار کو اس کی رسید دی جاتی ہے۔ جس میں مقدار در نرخ ہوتی ہے۔

ہر چھ مہینے کے ختم پر مصارف ادا کرنے کے بعد بچت خریداروں کو واپس کر دی جاتی ہے۔ اس میں ہر شخص کی خرید کردہ اشیا کی قیمت کے لحاظ سے حصہ ملتا ہے۔ سرمایہ داروں کی جوائنٹ اسٹاک کمپنی اور کواپریٹو میں یہی فرق ہے۔ پیداوار کی لاگت اور اداشدہ قیمت کی بچت کواپریٹو والے واپس دے دیتے ہیں انگریزوں کی تحریک کواپریٹو میں خاص بات جس پر اب بھی عمل کیا جارہا ہے اس بچت کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے۔ اسکو نفع کہنا غلطی ہے۔ یہ ایک خارج قسمت ہے جو اسکی رقم پر نکالا جاتا ہے۔ جو حساب کے زمانہ میں اس نے اسٹور میں چیزوں کی خریداری پر صرف کی ہوتی ہے۔ حصوں کی شکل میں جو سرمایہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ طریقہ بڑا دل پسند ہے اور راشڈیل کے ۲۸ فلالین بنانے والوں نے اس طریقہ کو ایجاد کر کے ایک اہم کام انجام دیا ہے۔ جسکی بلاغت کا اندازہ لگانا غیر ممکن ہے اس کا اثر اس وسیع انجمن کے قانون اور اقتصادی اور معاشرتی نتائج پر پڑا جسکی کہ انہوں نے بغیر سوچے سمجھے بنیاد قائم کی تھی (سڈنی اور بٹرز ویب) مذکورہ مندرجہ بالا خاص اصولوں کے ساتھ ساتھ ہمیں ایک اور طریقہ کا قاعدہ اضافہ کرنا چاہیئے جسکی اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا جس سے بڑی کامیابی اسٹور کو ہوتی ہے وہ قاعدہ یہ ہے کہ اراکین کو اپنا مقصد بنا لینا چاہیئے کہ وہ اپنی ضرورت کی تمام اشیا یا قریباً قریباً تمام اشیا اسٹور ہی سے خرید کریں۔ کسی دوسری جگہ سے ہرگز ہرگز نہ لیں۔ اور اس میں پوری وفاداری کا ثبوت دیں۔

اس اہم اصول کے بابت جس پر گودام امداد باہمی کی حیات کا انحصار ہوتا ہے مسٹر جے ٹی ڈونووڈن کی تجویز کے الفاظ کا بیان کرنا بالکل برمحل معلوم ہوتا ہے۔

بعض اشخاص گودام کی امداد کے ارادہ سے ابتدا کرتے ہیں۔ انکو چالاک بنئے اپنی دوکان میں پہنا لیتے ہیں۔ اور وہ مستقل مزاجی سے اپنے قائم کئے ہوئے سٹور کی طرف توجہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ان شخصوں کو کوآپریٹو سٹور کا مجرم سمجھنا چاہیے۔ بہتر ہوتا کہ وہ ابتدا ہی نہ کرتے۔ ۹۹ فیصدی یہ لوگ یا تو ملاوٹ کرتے ہیں۔ یا اپنی سوسائٹی کا گلا کاٹتے ہیں۔

اس لئے اگر تم "اسٹور" کے ساتھ وفاداری نہیں کر سکتے تاکہ اسکو کامیابی حاصل کرنیکا موقع ملتا۔ میں تم سے اپیل کرتا ہوں کہ تم اسٹور قائم کرو بلکہ علیحدہ رہو۔ اسٹور کے ہر رکن کو چاہیئے کہ وہ پوری طرح اتحاد عمل کرے ایسے طریقہ پر کام نہیں کرنا چاہیئے جس سے شبہ ظاہر ہو اور پوری طرح محنت سے کام کرنا نہ پایا جائے۔ مغربی ممالک میں کوآپریٹو اسٹور کی کامیابی کا انحصار۔ اراکین کی وفادارانہ امداد پر ہوتا ہے۔ اسٹور کا ممبر بننے سے پہلے ہر شخص کو وعدہ کرنا چاہیئے کہ وہ "اسٹور" کو پوری پوری امداد دیگا۔ یہی مذکورہ بالا اصول جو اسٹیل پالونیرس نے خریداروں کے "اسٹور" کیلئے واسطے وضع کئے تھے۔ اور تھوڑے بہت تغیر کے ساتھ انہیں اصول پر تمام دنیا کے اسٹور کام چلا رہے ہیں۔ ممبروں کی تعداد ۴ کروڑ تک پہونچ گئی ہے۔

سنہ ۱۹۲۰ء میں صرف امریکہ کی ریاست ہائے متحدہ میں ایسے ۱۴۷۹ گودام قائم تھے اور ارکان کی تعداد ۴ لاکھ سے زیادہ تھی ۵۲ کروڑ ۴ لاکھ پونڈ سے زیادہ کی وہ سالانہ تجارت کرتے تھے روس میں ۲۵ ہزار گودام ہیں۔ جو ایک بڑی تعداد ہے۔ ان کے ممبروں کی تعداد ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہے۔

اٹلی اور فرانس کا درجہ اسکے بعد ہے اٹلی میں اور فرانس میں چار چار ہزار گودام ہیں ڈنمارک میں دو ہزار ہنگری میں ۴ ہزار اور جرمنی میں ۱۴۹ گودام ہیں جرمنی میں

ممبران کی تعداد ۱۷۱۴۱۰۹ ہو گئے ہیں۔ اور ۱۴ کروڑ پونڈ سالانہ کی تجارت ہوتی ہے۔ گوداموں کو خاص اور استحکامی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ ضرورت کی اشیا کثیر تعداد میں تھوک فروش کے لئے تیار ہونے لگی ہیں۔ معمولی دوکان کے مالکوں کو ضرورت کی اشیا کی ماہیت اور واقعی تعداد کا علم نہیں ہوتا ہے۔ لیکن گوداموں کو ان کا ٹھیک ٹھیک علم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ممبر اسٹور سے خرید و فروخت کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔ جب کسی چیز کی مانگ کافی بڑھ جاتی ہے۔ تو اسٹور اس چیز کو خود تیار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بہت سے کوآپریٹو اسٹوروں میں روٹی اور مٹھائی تیار کرنے کے علیحدہ صیغے ہیں۔ بوٹ اور شو کے کارخانہ ہیں۔ درزی اور آٹا پیسنے کی چکیاں بھی موجود ہیں۔ جس طرح اقتصادی طور پر ہر فرد کے لئے کوآپریٹو سٹور میں شمولیت خالی از منفعت نہیں ہے اسی طرح سے ہر اسٹور کے لئے لازمی ہے کہ وہ تھوک فروشوں کے ساتھ لین دین رکھے جو کوآپریٹو سوسائٹی کے تھوک فروش ہوں۔ جب تک ہر خریدار ایمانداری سے اسٹور کے فائدہ کی کوشش نہ کرے اسٹور قائم نہیں رہ سکتا اسی طرح تھوک فروش کوآپریٹو سوسائٹیاں بھی سب اسٹوروں کی ایمانداری پر قائم ہیں۔ اور معاملات میں الجھنیں پیدا نہیں ہونے پاتیں۔ بالکل ابتدا ہی میں انجمن ہائے امداد باہمی کے انگریز کارکنوں کا خیال ہو گیا تھا۔ کہ ایک تھوک فروش انجمن ہائے امداد باہمی کی ضرورت ہے۔ جو اسٹور کی حیثیت بگڑنے نہ دے اور اسٹور سے فردی سامان خریدتی رہا کرے۔ اس طرح اسٹور کو بہت طاقت پہونچتی ہے۔ ۱۸۶۳ء اور ۱۸۶۸ء کے وسط میں برٹش اور اسکاچ تھوک فروش سوسائٹیاں قیام پذیر ہوئی تھیں۔ تجارتی لحاظ سے یہ امر برطانوی

تحریک اسٹور کے لئے ایک تا بڑی کامیابی کا درجہ حاصل ہو جانیکے برابر تھا۔
(ان تھوک فروش سوسائیٹوں کی حیثیتیں تھیں۔ بحیثیت تھوک فروش تاجر جنکے گودام مینچسٹر اور گلاسگو میں موجود تھے۔ اور ڈیو موں میں موجود تھے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں ان کے خریداری کے "ڈپو" بھی قائم تھے۔ جنمیں خریداری کرنے والے ملازم سکونت پذیر تھے دوسری حیثیت سے تھوک فروش سوسائیٹیاں صنعتی اور زراعتی ہول سیل پرڈیوسر تھیں۔ یعنی کارخانہ دار اور زمیندار تھیں۔
سی۔ ڈبلیو۔ ایس "پراڈکٹو ورکس" مندرجہ ذیل کام کرتے ہیں ..
بسکٹ بنانا۔ صابون طیار کرنا۔ اور آٹا چکی۔ تمباکو کا کارخانہ چربی صاف کرنے کا کارخانہ۔ چھاپہ خانہ۔ رسی اور ڈوری بنانے کا کارخانہ۔ کوئلہ کی کان۔ فلالین۔ کمبل بنانے کا کارخانہ۔ کپڑے کے بوٹ اور شو کا کارخانہ۔ روئی کپڑوں کا کارخانہ۔ قمیضوں کا کارخانہ۔ موزہ کا کارخانہ۔ کارسیٹ فیکٹری ساز بنانے کا کارخانہ۔ برش بنانے کا کارخانہ۔ آئرن ورکس۔ بالٹی بنانے کا کارخانہ۔ ٹین کی چادروں کا کارخانہ۔ پینٹ اور وارنش "ورکس۔ ۱۹۲۰ء میں۔ سی۔ ایس کے کارخانوں نے تین کروڑ کا مال تیار کرکے فروخت کیا۔ مذکورہ سال میں۔ سی۔ ڈبلیو۔ ایس کے حصہ داروں کی تعداد ۱۱۴۱۴۳ تھی اور حصوں کی قیمت کا اندازہ ۴۰۸ء ۲۷ پونڈ تھا۔ اور اصل فروخت کی قیمت دس کروڑ پچاس لاکھ پونڈ سے زیادہ تھی۔
۱۹۱۹ء میں کواپریٹو سروسیز" کمیٹی نے ایک رپورٹ شائع کی تھی اس میں تحریر کیا تھا۔ کہ تمام نوآبادیات میں اور ممالک غیر میں ہندر

پلد دیہات کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ مسٹر ولف اپنی کتاب تنظیم جدید
میں فرماتے ہیں۔ کہ کوآپریٹو سوسائٹیوں نے شاندار کامیابی حاصل کی
ہے۔ اپنے ممبروں کی ضرورت میں سے ہر چھوٹی سے چھوٹی شے کو فراہم
کیا جاتا ہے۔ انشورنس کا بھی انتظام موجود ہے ترمیم کی آمدنی پر
صرف ۵ فیصدی خرچہ لیا جاتا ہے۔ جوائنٹ اسٹاک کمپنیاں
۲۵ یا ۵ فیصدی رہتی ہیں۔ بینک بھی چلائے جا رہے ہیں۔ ان بینکوں
نے ۵۰ ایکڑ زمین برطانیہ اور اسی قدر یا زیادہ کناڈا میں خریدی ہے
ہندوستان میں اس کے زراعتی فارم ہیں۔ سیلون میں اور دیگر مقامات
پر بھی اس کے اپنے مقبوضات ہیں۔ جہاں سے صابون کے کارخانوں
کے واسطے اشیا فراہم ہوتی ہیں۔ اسی ہی طرح ان کا اپنا جہازوں کا بیڑا
بھی ہے۔ جو ان کا مال سمندروں میں لاتا لے جاتا ہے۔ غلہ کے کارخانوں
میں بڑے پیمانہ پر کام ہوتا ہے۔ لاکھوں من غلہ پیسا جاتا ہے۔ ان کے
گودام بھی نہایت عظیم الشان ہیں۔ جن میں ہر وقت ہر چیز کثیر تعداد
میں مہیا رہتی ہے۔ اور ہر شخص کو دی جا سکتی ہے آلات زراعت دیگر
سامان جو زراعت کے متعلق ہے۔ ہر وقت مہیا رہتا ہے۔ یہ صرف دو
سوسائٹیاں ہیں۔ ۔ ۴ لاکھ انسان کی ہر طرح کی ضروریات کا انصرام
انہیں سے ہوتا ہے۔ لاکھوں روپیہ ہر سال ان لوگوں کا بچت میں نکلتا
ہے۔ اس روپیہ سے گرانقدر امداد تعلیمی مدارس کو دی جاتی ہے جنہیں
ان کے بچے علم حاصل کرتے ہیں۔ لوگوں کی تباہ حالت کو ایک حد تک
ان سوسائٹیوں نے بہت درست کر کے سابقہ غلامی سے نکال کر با
عزت زندگی بسر کرنے کے قابل کر دیا ہے۔

تھوک فروش انجمنوں کی نگرانی اور انتظام کی خصوصیات میں سے دو چیزیں بیان قابل ذکر ہیں اول انتظامیہ کمیٹی۔ دوم سہ ماہی اجلاس۔ انتظامی کمیٹی ایک باقاعدہ جماعت ہے۔ اس کے ارکان کا انتخاب ان سوسائیٹیوں سے کیا جاتا ہے جو رکن کی حیثیت رکھتی ہیں۔ سہ ماہی اجلاس وغیرہ میں ان خوردہ فروش انجمنوں کے اراکین شرکت کرتے ہیں جن کا مقصد سہ ماہی رپورٹ پر تنقید اور تبصرہ۔ اور اس کا منظور یا نامنظور کرنا ہوتا ہے۔ تھوک فروشی کی انجمنوں کا انتظام ڈائرکٹروں کے سپرد ہے۔ جو اپنے فرض منصبی کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہیں کر سکتے۔ ہر ڈائرکٹر ۹۰۰ پونڈ سالانہ حق الخدمت دیا جاتا ہے۔ سہ ماہی اجلاس مختلف شعبوں میں بیک وقت ہوتے ہیں۔ اور عام جلسہ ایک ہفتہ بعد منعقد ہوتا ہے۔ اسی طرح ممبران کا اپنے نمائندوں سے میل جول ہو جاتا ہے۔ اور ان نمائندوں سے تھوک فروش سوسائیٹیوں کے حالات بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ تھوک فروش سوسائیٹیوں میں بھی ملازمین کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ انتظامی کمیٹی کا اجلاس ہر ہفتہ منعقد ہوتا ہے سوسائٹی کے خریداروں سے   سامان کی تجارت خاص چیز ہے۔ یہ خریدار انگلستان میں موجود ہیں۔ خوردہ فروش سوسائیٹیوں کو حسب ضرورت مال اسکے کوٹھوں میں سے دے دیا جاتا ہے۔ اگر کسی قسم کا مال کثیر مقدار میں آجاتا ہے تو وہ براہ راست خوردہ فروش سوسائیٹیوں کو کارخانہ جات یا بندرگاہ سے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ مانچسٹر نیوکیسل اور لندن کے گوداموں میں بڑا ذخیرہ ہمیشہ موجود رکھا جاتا ہے۔ ہر حال میں خریداری کا اصول یہی ہے کہ اصلی کارخانہ جہاں پیداوار حاصل کی جاتی ہے براہ راست خریداری کی جائے خواہ مقام پیداوار انگلستان میں ہو خواہ ممالک غیر میں ہو تاکہ دلال یا ایجنٹوں کا کمیشن نہ دینا پڑے۔ نیلام میں جو ڈالی کرتا ہے سوسائٹی کے خریداروں کے سا نمونہ لینے کا حق دار ہوتا ہے۔ انگلستان کے خریداروں کو کارخانوں سے نمونہ بھیجا جاتا ہے لیکن انکو بعض اوقات مخصوص بازاروں میں بھی خریداری کے لئے جانا پڑتا ہے۔ خریدار کو بھی بعض

موسموں میں لندن اور پیرس بھی جاتے ہیں۔ موسم خزاں میں خشک پھلوں کا خریدار یونان جاتا ہے۔ سب سے بڑے کاشتکار سے فصل خرید تا ہے اور ڈیوری " نیو یارک کا نشریل رسڈنی اسپین۔ کوپن ہیگن ہمبرگ۔ اور رنگانن برگ میں تھوک فروشی کیلئے خریداری کے ڈپو" قائم ہیں جنہیں خریداری کرنے کیلئے مستقل ملازم رہتے ہیں

برطانیہ عظمیٰ نے ایک شاندار اور مضبوط عمارت کوآپریٹو تحریک کے مرکز کے واسطے تعمیر کر کے تمام یورپین ممالک پر سبقت حاصل کی ہے۔ لیکن دیگر ممالک نے بھی ایسی پایہ کی بلند مرتبہ عمارتیں بنائی ہیں۔ جن ممالک میں خریداروں کے کوآپریٹو آرگنائزیشن" موجود ہیں۔ اور لاکھوں انسانوں کی ضروریات کا انصرام کرتے ہیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ پولینڈ۔ اسٹریلیا کے کوآپریٹو تھوک فروشی سوسائٹی کا نام ہینگیا کوآپریٹو ہول سیل سوسائٹی آف اسٹریا ہے۔ اس ہی قسم کا روس میں جو "آرگنائزیشن" ہے اس کو "سینٹرو کریس" یونین کہتے ہیں۔ اور اس کا دوسرا نام "آل اشین سنٹرل یونین" ہے۔ ایک جداگانہ باب میں ان مختلف تھوک فروش سوسائٹیوں کا مفصل احوال درج کیا جائے گا۔ لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر ایک اہم سوال کو طے کر دیا جائے۔ جو خریداروں کے لئے اس طرح مخصوص سوسائٹیاں قائم کئے جانیکے بعد پیدا ہوا ہے۔ اس سوال یہاں مراد وہ اختلاف ہے جو خریداروں کی سوسائٹیوں اور کارخانہ داروں کی سوسائٹیوں کے مابین پیدا ہوا ہے۔ اس اختلاف کے پیدا ہونیکا باعث یہ ہے کہ خریداروں کی تحریک میں زیادہ زور خریداروں کے مفاد پر دیا گیا ہے۔ خریداروں کے مفاد سے برتر اور اعلیٰ مقصد دوسرا کوئی بھی نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ زراعت کی انفرادی حیثیت قائم نہیں رہ سکتی اور لامحالہ تمام زراعتی اور صنعتی پیداوار خریداری کے تحت میں آجاتی ہے اور ایسی انکا فیصلہ سمجھا جاتا ہے

خریداروں تک پیداوار کو پہنچانے والے زراعت کرنے والوں پر حکومت کرنے لگے ہیں انجمن امداد باہمی کے کھیتوں میں اسی ہی طریقہ پر کھیتی ہوتی ہے۔ اس کھیتی میں صرف خریداروں کا ہی فائدہ سمجھا جاتا ہے اور پیداوار بیرونی مداخلت کے بغیر "گوداموں" میں ارسال کی جاتی ہے۔ جس کو وہاں فروخت کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا نتیجہ بڑا خطرناک ہے اور ایک بہت بلند مقصد ہے۔

کارخانہ داروں اور زمینداروں کی انجمنیں ... دعویدار ہیں کہ پیداوار حاصل کرنے کے تمام بہترین ذرائع ان کے پاس موجود ہیں مہارت اور مشق پیشہ کے لحاظ سے موجود ہے۔ اگر خریداروں نے پیداوار میں ہماری شرکت حاصل کر لی تو یہ تقسیم عمل کے اصول کی خلاف ورزی کہی جائے گی اور تخصیص عمل بھی غیر ممکن اور فضول ہو جائے گی اور اقتصادی ترقی کو نقصان پہنچے گا پیداوار حاصل کرنے کے کاموں میں خریداروں کو جتنا زیادہ دخل ہوگا۔ اتنا زیادہ موجودہ نظام اجرت پر اثر پڑے گا اور مزدوری بڑھتی چلی جائے گی۔ مندرجہ بالا اعتراضات کا جواب خریداروں کے طرفدار اس طرح دیتے ہیں۔ خریداران بھی ایسے ہی لوگوں سے اپنا کام لیں گے جنکو اپنے پیشہ میں کافی مہارت ہو اور تجربہ بھی حاصل ہو۔ اور اس طرح تقسیم عمل کے اصول کی خلاف ورزی عمل میں نہیں آئے گی۔ اگرچہ خریداروں کا پیداوار حاصل کرنے میں حصہ لینا موجودہ اجرت کے نظام کو خارج نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کی خرابیوں کو دور کرتا ہے کسی ایسی سوسائٹی کے لئے کام کرنا جس کا ایک شخص خود رکن بھی ہو اپنے لئے خود کام کرنے کی طرح ہے علاوہ ازیں بحیثیت مزدور رکن اس شخص کو وہ منافع کا حصہ حاصل ہو جاتا ہے جو ایک خریدار رکن کو حاصل ہو جاتا ہے۔ جس کے حاصل کرنے

میں بحیثیت مزدور اس نے خود امداد کی ہے

بہ ایں ہمہ اگر خریدار آہستہ آہستہ پیداوار زیادہ حاصل کرنا چاہیں یہاں تک کہ وہ تمام صنعتوں کو بھی اپنے ہاتھ میں لے لیں تو مستقبل قریب میں اجتماعی حکومت کا نمونہ قائم ہو جائے گا اسی طرح اگر پیداوار حاصل کرنے والے اپنی مقامی اور انفرادی کوششوں سے کام لیں گے تو وہ صرف بعض صنعتوں پر قابو حاصل کر سکیں گے اور نظام مقابلہ دوامی بنا رہے گا۔ اور اس کی خرابیاں منافع اور حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد کی شکل میں جاری رہیں گی۔ مندرجہ بالا دلائل ہر طرح درست اور قابل تسلیم ہیں۔ لیکن یہ سمجھنا کہ خریداروں کی سوسائیٹیوں کو پیداوار حاصل کرنے والوں کی کوآپریٹو سوسائیٹیوں پر قابض ہو کر ان کو تباہ کر دینا چاہیئے انصاف کے خلاف ہے ایسی کارروائی مستقبل قریب میں قوم کی اقتصادی حالت کی ترقی کی راہ میں روک ہو گی۔ مندرجہ بالا سوسائٹیاں ایک دوسرے میں مدغم نہیں ہو سکتیں۔ اقتصادی ترقی میں ...... اس کارروائی سے امداد نہیں ملے گی۔ اس مسئلہ کا بہترین حل یہ ہے کہ پیداوار حاصل کرنے والی سوسائیٹیاں اور خریداروں کی سوسائٹیاں علیحدہ علیحدہ ترقی کریں۔ ہر سوسائٹی اپنی جگہ خود مختار رہے انہیں فوری اور بے مثل ترقی حاصل ہو کوآپریٹو کے ارکان کو پروفیسر گائڈ کے درست مشورہ پر چلنا چاہیئے چارہ پیداوار حاصل کرنے والوں اور خریداروں کے اشتراک عمل کو آزادی سے ترقی کرنا چاہیئے ہر ایک اپنے دائرہ میں رہیں۔ اگر ایک دائرہ دوسرے دائرے سے ملتا ہو تو اس سے بھی یہ فائدہ ہو گا۔ کہ وہ خاتمہ پر ایک ہو جائے گا۔

خریداروں کے اسٹور ہندوستان میں اب دیکھنا ہے

کہ ہندوستان میں خریداروں کے گوداموں کی موجودہ حیثیت کیا ہے اور مستقبل میں اس تحریک کے امکانات ہندوستان میں کیا ہوں گے۔

ہندوستان بجائے خود ایک براعظم ہے۔ اس کی آبادی ۳۲ کروڑ ہے۔ ۱۹۲۱ء میں یہاں کل ۴۰۷ سٹور تھے۔ ۱۲۱ اور بھی تھے درحالیکہ اسی سال میں ۷۲۰۰۰ قرضہ کی کواپریٹو سوسائٹیاں قائم تھیں۔ کچھ زراعتی تھیں اور چند غیر زراعتی۔ اس تحریک کے ہندوستان میں شروع ہوتے ہی سرکاری اور غیر سرکاری کارکنوں نے اپنی ساری توجہ ہندوستان کے زراعتی قرض کی طرف مبذول کی اور مسئلہ کا حل سوچا۔ غیر زراعتی اور قرضہ نہ دینے والی انجمن ہائے امداد باہمی کو کامیابی نہ حاصل ہونے کے اسباب میں سے۔ ایک سبب یہ بھی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصص میں خریداروں کے چند اسٹور جو پچھلے چند سالوں میں کھولے گئے وہ یا تو بڑے قصبوں میں تھے اور تجارتی یا سرکاری دفاتر کے عملہ کے واسطے کھولے گئے تھے یا تعلیم یافتہ درمیانی طبقہ کے لئے تھے یا طلبا کے بڑے مراکز میں واقع تھے۔ ہندوستان کے دیہات میں تاحال خریداری کے مقصد سے اس قسم کی مجالس کی قدر و قیمت پہچانی نہیں گئی۔ ہماری دیہات کی آبادی کی زندگی کا معیار کسی قدر پست ہے اور ان کی ضروریات مختصر ہیں۔

یہ مختصر ضروریات وہ معمولی دوکاندار یا بنیا فراہم کرتا ہے۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ اقتصادیات کا ماہر ہوتا ہے۔ اس کو گاؤں میں بنیا یا مودی بھی کہتے ہیں۔ موجودہ حالات میں قریب قریب غیر ممکن ہے کہ مقامی طور پر کسی گاؤں میں ۔۔۔۔ خریداروں کی کوئی جماعت گاؤں کے بنئے کا مقابلہ

کر سکے۔ دوکاندار یا بنیا باپ دادا سے دوکانداری کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اس کے کاروباری تعلقات سال ہا سال سے قائم ہوتے ہیں وہ خریداروں کو قرض دے خاص رعایت کرتا رہتا ہے۔ اور اپنے رشتہ داروں سے مفت کام کراتا ہے اور مدد لیتا ہے۔

خریداروں کے کواپریٹیک کیوں کامیاب نہیں ہوتے اس کا ایک سبب یہ ہے کہ ہندوستانی عام طور پر جہاں قرض مل سکتا ہو نقدی خرچ کرنے کو ایک فضول عادت خیال کرتے ہیں۔ اس صورت میں بچنا ناممکن ہے۔ خاص طور پر دیہات میں تو ہو ہی نہیں سکتی۔ گاؤں والے یا رعایا مہاجنوں کی بھی ویسی ہی قرضدار ہوتی ہے جیسی کہ دوکاندار سودی کی۔ جب تک لوگوں کی عادتوں میں حقیقی تبدیلیاں تنبیخ کی وجہ سے یا اعلیٰ معاشرت کی وجہ سے واقع نہ ہوں اس وقت تک اسٹوروں کی داغ بیل ڈالنا بے سود اور فضول ہے۔ لیکن مندرجہ بالا مشکلات کو رفع کیا جاسکتا ہے۔ اگر قرب وجوار کی قرضہ والی سوسائٹیوں کے ممبروں جو کسی یونین کے ماتحت کام کر رہے ہوں ان کو ترجیح دی جائے، متفق ہوکے اسٹور کی بنیاد قائم کریں (مثلاً برما میں) یا تجارتی یونین قائم کریں (مثلاً مدراس میں)، اس طرح اکتوبر ۱۹۰۹ء میں کوتھایونین، برما کی قرضہ والی سوسائٹی کے ممبران نے صدر مقام "نیثالن" پر ایک اسٹور قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ممبران نے سرمایہ میں مبلغ ۱۰۶۶ روپیہ حصہ رسدی جمع کیا۔ اور ۲۰۰۰ ہزار روپیہ بطور سرمایہ قرض حاصل کیا۔

دس روپیہ ماہوار پر ایک مختصر عمارت کو کرایہ پر لیا۔ نمک تیل ہر قسم پیاز مرچیں اور دوسری گھر کی ضروریات کی تجارت شروع کی۔ اس کو دیکھ کر اور بھی اسٹور قائم کئے گئے۔ اس دوسرے اسٹور کے ارکان نے بڑی سرگرمی سے

کام کیا اور اس کو بہت کچھ منفعت حاصل ہوئی تھی دوسرے صوبوں میں اس مثال سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح اسٹور قائم کئے جا سکتے ہیں کواپریشن اور زراعت کے باب میں "گرنڈنیٹ کواپریو ٹریڈ" کا طریقہ تحریر ہو چکا ہے۔

گذشتہ چند سال کے دوران میں خریداروں کے اسٹوروں کی تحریک کی توقعات کے متعلق کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو بالکل خوش و شاداں ہو سکے۔ یہ تحریک شہری کارکنوں کے تعلیم یافتہ درمیانی طبقہ میں کامیاب ہوئی۔ کثیر التعداد صوبوں میں جو تجربات ہوئے ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھکر فیصلہ کیا گیا ہے۔ بنگال میں خاص طور پر یہ تحریک ناکام رہی ہے۔ سنہ ۱۹۲۰ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کی رپورٹ میں کواپریٹو اسٹورس بنگال کے بابت رجسٹرار نے حسب ذیل رائے تحریر کی ہے۔

میں نے تقریباً تمام اسٹورس میں انتظام بے حد خراب پایا۔ اتحاد عمل مفقود تھا۔ بازار کے نرخ سے کم خرچ پر اشیاء کو فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی تھی جو تباہ کرنے والی کوشش تھی۔ ہر وہ خرابی جو اس قسم کی انجمنوں میں ہو سکتی ہے۔ موجود تھی مذکورہ مردم شماری کی رپورٹ جو بہار اور اڑیسہ کے رجسٹرار نے شائع کی ہے۔ اسی قسم کے قصیوں سے بھری پڑی ہے رجسٹرار لکھتا ہے۔ اشیاء مختلف اقسام کی ہیں اور خراب اقسام کی ہیں بازار کے نسبت اکثر اشیا کی قیمتیں زیادہ ہیں۔ رجسٹر واجبی طور پر درست نہیں لکھے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ذخیرہ کی کوئی ذمہ داری نہیں اور نہ کوئی دوسری چیز محفوظ ہے۔ یہ ہے کہ اعزازی اراکین ہیں جن پر کسی قسم کا سخت الزام عائد ہی نہیں کیا جا سکتا۔

پنجاب کے رجسٹرار صاحب نے اپنی رپورٹ مورخہ ۱۳ جولائی سنہ ۲۰ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

ہمارے بڑے شہروں میں تحریک امداد باہمی کی روح بڑی کمزور ہے۔ ایسے اراکین خودغرض نہ ہوں نہیں ملتے۔ سرکاری امداد کے بہ نسبت فراتی کوششیں کم۔ خوش آئند ہوتی ہیں۔ ماتحت ریلوے ملازمین کی رشوت ستانیوں کی وجہ سے کوئی بڑا کام شروع کرنا غیر ممکن ہے۔ بعض انجمنیں اچھا کام کر رہی ہیں۔ بعض بند ہونے والی ہیں۔ اسی قسم کا ماتمی قصہ رجسٹرار صوبہ متوسط و برار نے اپنی رپورٹ میں رقم کیا ہے۔ رجسٹرار تحریر کرتا ہے:-

امداد باہمی کی دوکانوں کی تحریک پر سیاسیات کا سیاہ بادل چھا گیا اراکین میں خطرناک اختلاف رونما ہو گیا تھا۔ بعض ارکان بالکل سودیشی دوکانوں کے حق میں تھے اور بعض انکو نہیں پسند کرتے تھے۔ اسٹورس نے کام کا آغاز کرنا غیر ممکن پایا اور دس خسارہ پر کام چلاتے رہے حسابات باقاعدہ نہیں رکھے گئے۔ ذخیرہ کا معائنہ نہیں کیا گیا۔ اجلاس قواعد کے مطابق منعقد نہیں ہوئے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اُدھار خوب دیا گیا جو خلاف قاعدہ ہے۔ بعض حالات میں انتظامیہ کمیٹی کے اراکین نے بھی خود اپنے ہاتھ کے بل ادا نہیں کئے صوبہ بمبئی کے ... رجسٹرار نے مایوسی کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ:-

موجودہ نظام کی فضول خرچیوں کا کوآپریٹو اسٹورس کے ارکان میں سے صرف معدودے چند کو علم ہے۔ یہ فضول خرچیاں موجودہ طریق کی بنا پر جس میں دلالوں سے بچنا سخت نا ممکن ہے۔ خریداروں کا براہ راست نگراں کار

بنایا جانا اس کا مقصد نہیں ہے۔ انہیں پیچیدہ اور زیادہ مصارف والے طریقہ کو مسدود کرنے کی خواہش نہیں ہے۔"

جس لب و لہجہ میں مدراس کے رجسٹرار صاحب نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی کم مایوسی بخش نہیں ہے۔ وہ اپنی تازہ رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

مدراس کے ٹریلین کین سٹور کے ماسوا سٹور عام طور پر ہمت افزا ہونے کے بجائے مایوس کن ثابت ہوئے ہیں۔ نیز ان کی ناکامی نظام تقسیم امداد باہمی کی راہ میں ایک سنگ گراں ہے۔

ناکامی کا سبب یا اسباب خواہ کچھ ہی ہوں۔ کوئمبٹور اور میڈورا کی بہترین انجمنوں کے نہ چلنے کی وجہ کوئی شخص کچھ ہی کیوں نہ بیان کرے اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ امداد باہمی کے گودام ناکام ہوئے ہیں۔

ناکامیوں کے طویل اور اندوہناک قصہ کے خاتمہ پر سخت افسوس کے ساتھ ہمیں تحریر کرنا پڑتا ہے۔ کہ بمبئی کی انجمن ہائے امداد باہمی تھوک فروش کی رجسٹری کا خارج ہو جانا ایک بڑا افسوسناک معاملہ ہے۔ جو سنہ ۱۹ء میں شروع ہوئی تھی اور اب دیوالیہ ہو چکی ہے۔ اس سوسائٹی کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔ —

(۱) اچھے قسم کی عام استعمال کی اشیا کا تھوک فروشی کی شرح سے خریدنا اور انجمن کو اشیاء مذکورہ مہیا کرنا۔

(۲) کواپریٹو سوسائٹی کے اراکین کے کثیر فائدہ کے واسطے۔ زراعتی اور دیگر پیداوار کی فروخت کا انتظام کرنا۔

(۳) دفاتر امداد باہمی کے قیام میں ہمت افزائی کرنا اور رسپلائی یونین

(Supply Union) بنانا۔

(۴) دفاتر امداد باہمی کے واسطے محکمہ اطلاعات کا کام کرنا۔ نیز انجمن ہمرسانی اشیاء کے واسطے ان کو روزانہ استعمال کی اشیاء کی بازاری قیمتوں کی اطلاع فراہم کرنا۔ اور دوسرے تجارتی معاملات کی اطلاع بہم پہنچانا۔

مقاصد نہایت اچھے تھے۔ توقع کی جاتی تھی۔ کہ خوب کام چلے گا۔ حتی الامکان کسی مقصد کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا تھا۔ افتتاح نہایت مبارک ساعت میں ہوا تھا۔ لیکن آغاز سے دو سال کے اندر اندر اس کا بھی دیوالہ نکل گیا۔ اس حادثہ کا سارے ہندوستان کے امداد باہمی کی تحریک کے دلدادگان کو صدمہ عظیم ہوا۔ ایسی سخت ناکامی کے بعد الہ آباد میں دہندوستان سنٹرل کوآپریٹو اسٹور کے افتتاح سے کسی فرد واحد کو بھی خوشی نہیں ہوئی جو بمبئی کے اپنے پیش رو کی طرح آغاز پذیر ہوا ہے اس کا مقصد تمام صوبہ کی ضروریات فراہم کرنا ہے۔

اس کے مقصد مندرجہ ذیل ہیں:۔

(الف) عام استعمال کی پیداوار اپنے اراکین کے واسطے حاصل کرنا۔ جو اچھی قسم کی ہوں۔ حتی الامکان دلالوں سے اراکین کو بچانا تاکہ وہ ان سے نفع نہ حاصل کر سکیں

(ب) خوردہ فروشی اور تھوک فروشی کے اصول پر تجارت قائم کرنا

(ج) بہترین داموں میں انجمن ہائے امداد باہمی کی زراعتی اور دیگر پیداوار کی فروخت کا انتظام کرنا۔

(د) انجمن ہائے امداد باہمی پیداوار (کی مصنوعات میں ہمت افزائی کرنا۔

(۱) ذخائر امداد باہمی کے لئے محکمہ اطلاعات کا کام انجام دینا۔
یونین بہم رسانی اشیائے کیلئے محکمہ اطلاعات کا کام انجام دینا۔
انجمن ہائے پیداوار کیلئے بھی محکمہ اطلاعات کا کام انجام دینا۔

اس سوسائٹی کی رکنیت ہر شخص کر سکتا ہے۔ (انجمن ہائے امداد باہمی بھی اس کی رکنیت میں داخل ہو سکتی ہیں۔ تھوک فروشی کی اس واحد باہمی امداد کے کام کے بانیوں کو نہایت حزم و احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور جو امیدیں اس تحریک سے وابستہ ہیں۔ ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہیئے۔ سارا ہندوستان اس تحریک کی کامیابی کے لئے چشم براہ ہے۔

ہندوستان کی سرزمین خریداروں کی تحریک باہمی کی تخم ریزی کے واسطے اچھی طرح تیار نہیں کی گئی ہے۔ تمام صوبوں کے تجربہ سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ بظاہر گوداموں کی تحریک کبھی کامیاب نہ ہو سکے گی۔ یورپ کے ممالک کی تحریک سے یہی پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں بھی یہ تحریک ابتدا میں بہت ناکام رہی تھی۔ اس نقطہ نظر سے نتائج قابل افسوس نہیں ہیں۔ ہم نے ایک قدم اٹھایا ہے۔ ہم نے نقصان کی صورتیں پہچان لی ہیں۔ جو ہمیں اختیار نہیں کرنی چاہئیں۔

موجودہ تعلیم کے حوصلہ شکن اثرات سے بہت خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ کثیر التعداد اسٹور بند ہو رہے ہیں۔ اور تحریک امداد باہمی کے حامیوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ ان تمام مقامات پر جہاں اسٹور بند ہو چکے ہیں از سر نو اس خیال کو پیدا کرنا۔ کہ پھر اسٹور قائم کئے جائیں سخت ناممکن ہے۔ معدودے چند ایسے کارکن ہیں۔ جن کو ان کے ذاتی تجربہ سے فائدہ کی امید ہو سکتی ہے۔ اور جو صحیح طریقہ

پر کام کو سرانجام دے سکتے ہیں اگر وہ اس کام کو شروع کریں گے تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ مزدوروں کا طبقہ اور دیہاتی طبقہ کیوں ہندستان میں وہی نہ کرے گا۔ جو انگلستان میں کہ مزدوروں کے طبقہ نے کر لیا ہے امداد باہمی کے گودام ضرور چل سکیں گے۔ جیسا کہ ڈبلن اور امرت سر میں درمیانی طبقہ اور طلب کی ایک جماعت نے اسٹورس کو چلایا ہے

ہندوستان میں اسٹورس کی تحریک کی ترقی میں جو اسباب مانع ہوتے ہیں۔ یہاں ان کا مختصر بیان نامناسب نہیں ہوگا۔ ایک صاحب نے مندرجہ بالا اسباب کو نقادانہ طور پر اختصار کے ساتھ تحریر کئے ہیں۔

(۱) کمیٹی کے اراکین کو تجارت کی تعلیم پورے طور پر نہیں دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ منیجر کے عہدوں پر بھی ایسے اشخاص مقرر ہو جاتے ہیں۔ جنکو اصول تجارت سے شمہ بھر بھی واقفیت نہیں ہوتی۔

(۲) ضرورت سے زیادہ حزم و احتیاط۔ اور سوچ بچار۔

(۳) اسٹورس کا کام کرنے کے واسطے ایسے آدمی دستیاب نہیں ہوتے ہیں جو اس کام کے اہل ہوں۔

(۴) حسابات اس درجہ نامکمل رکھے جاتے ہیں کہ دوسرا شخص ان کو بخوبی جانچ نہیں سکتا۔

(۵) اراکین کی جماعت عمومی میں دیانتداری اور شوق کا فقدان ہوتا ہے مجلس انتظامیہ کے ارکان۔ بخصوص طور پر دیانتداری اور دلچسپی سے کام نہیں کرتے۔

(۶) حسابات کی باقی جلد جلد نہیں جانچی جاتی اور نہ عمومی اجلاس طویل عرصہ تک انعقاد پذیر نہیں ہوتے۔ برطانوی اسٹورس میں حسابات ہر سہ ماہی

میں جانچے جاتے ہیں۔ اور عمومی اجلاس بھی ہر سہ ماہی میں منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات یہ جلسے ماہانہ بھی انعقاد پذیر ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حسابات صاف رکھے جاتے ہیں۔ جن سے اسٹور کی حالت کا صحیح اندازہ آن واحد میں ہو سکتا ہے۔ انگلستان میں برمنگھم کو اپریٹو سوسائٹی سب سے بڑی سوسائٹی ہے۔ یہ سوسائٹی ہر ہفتہ اپنے ہفتہ بھر کے منافع کا اعلان کرتی رہتی ہے۔

(۷) حصوں پر نفع نہیں ادا کیا جانا چاہئے۔ خریداری پر منافع ادا کیا جانا چاہئے۔ برطانیہ عظمےٰ میں انجمنیں اصل منافع میں سے صرف پانچ فی صدی سود حصہ داری ادا کرتی ہیں۔ اس رقم میں سے بھی سرمایہ محفوظ اور دوسرے چندہ کی رقوم منہا کر لی جاتی ہیں۔ یہ منافع ایسے ارکان کو ادا کیا جاتا ہے جو اسٹور سے خریداری کا تعلق بھی رکھتے ہیں اور خریداری کے تناسب سے منافع ادا ہوتا ہے۔ یہاں ہم کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انگلستان کی انجمنیں ہر سہ ماہی میں ذخیرہ کو کم قیمت پر فروخت کر ڈالتی ہیں۔ اس میں مستقل ذخیرہ اور روزانہ بکری والا ذخیرہ بھی شامل ہوتا ہے۔ جو ذخیرہ تجارت کی غرض سے خرید کیا جاتا ہے۔ اس کی قیمت ہمیشہ......... کم لگائی جاتی ہے۔

(۸) ذخیرہ کی دیکھ بھال باقاعدہ نہیں ہوتی۔ بہت نقصان اشیائے کے گرنے اور ضائع ہونے سے ہو جاتے ہیں۔

(۹) سرمایہ محفوظ میں ایک چوتھائی رقم منافع میں سے لے کر قانونی طور پر مختلف ضروریات کے واسطے جمع کی جاتی ہے اسی طرح نفع میں کمی جاتی ہے جو خریداری کے تناسب سے ادا کیا جاتا ہے۔ اگر ہم اسٹور کی کامیابی سے

چلانا چاہیں تو ہم کو چاہئے۔ کہ ہم مندرجہ بالا خرابیوں کی اصلاح کریں۔

سود حصہ رسدی ادا کیا جانا اور خریدار کے مطابق نفع علیحدہ سے ادا کرنا ایک اچھا طریقہ ہے۔ برطانیہ میں اسٹور کی تحریک کی کامیابی اسی طریقہ سے منسوب کی جاتی ہے۔ عموماً ایک پونڈ کا سامان خریدنے پر دو شلنگ ۱۰ پنس منافع تقسیم ہوتا ہے۔ یا ایک روپیہ کا سامان خریدنے پر ۲ آنہ اس طریقہ میں بہت سے فوائد ہیں۔ بازار کے نرخ پر اشیاء کی فروخت سے دوسرے تاجروں کے ساتھ تعلقات اچھے رہتے ہیں۔ اور خریدار کو رقم منافع ادا کرنے سے یہ مطلب نکلا کہ اشیاء ارزاں قیمت پر حاصل ہوئیں۔ اصل قیمت پر صرف معمولی مصارف کا اضافہ ہوا۔ علاوہ ازیں خریداروں کو منافع تقسیم کرنے سے بکری زیادہ ہوتی ہے اور اراکین از خود دیانتداری سے کام کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ضمنی قواعد کی رو سے خریداری پر محصول واپس ادا کرنا جائز ہے۔ لیکن یہ غیر یقینی ہو جاتا ہے کیونکہ ایسی ہی ایک اور دفعہ ہے۔ جن کی رو سے حصہ داروں کو ۱۲½ فی صدی سود اصل منافع کی رقم میں سے دینا پڑتا ہے۔ اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ خریداروں سے ہی اسٹور کو نفع حاصل ہوتا ہے۔ اور تجارت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ حصہ داروں کے واسطے سود کی معمولی شرح کافی ہے۔ ہمارے ملک کے قواعد میں تبدیلی اور اصلاح کی ضرورت موجود ہے۔ دوسری خرابیاں اچھی تعلیم اور عملی تجربات سکھانے سے دور ہو سکتی ہیں۔ ملک کی آبادی کے بڑے حصہ میں تعلیم کے نہ ہونے سے ہمارے دستور العمل میں کامیابی رکی ہوئی ہے۔ اس مسئلہ پر ہم کو غور و خوض کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ہم کامیابی نہیں حاصل کر سکتے

جب تک اس مسئلہ کو حل نہ کر لیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں خلوص کے ساتھ جدوجہد کرنا چاہئے۔

بہرحال خریداروں کے اسٹورس کی تحریک ہندوستان میں محض ناکام اور مایوس کن نہیں رہی ہے۔ اس میں شاندار کامیابیاں بھی حاصل ہوئی ہیں۔ جن کا تذکرہ کسی قدر خوش کن کہا جا سکتا ہے۔ مدراس میں ایک قابل نمونہ .... گودام امداد باہمی قائم ہوا تھا اس کا الحاق ٹرپلی کین اربن کواپریٹو اسٹور لمیٹڈ سے تھا۔ اس کا آغاز کواپریٹو کریڈٹ سوسائیٹیز ایکٹ ۱۹۱۲ء سے پہلے ہوا تھا۔ اور دوسری انجمنوں سے پہلے اس کی رجسٹری مذکورہ بالا ایکٹ کے ماتحت عمل میں آئی تھی۔ ستمبر ۱۹۱۵ء کے بعد سے ٹرپلی کین سوسائٹی کے تین مقاصد بن گئے تھے۔ راشڈیل اصول کے ماتحت کواپریٹو اسٹورس کا قیام اس کا اصلی اور اہم فرض ہے۔ گھر کی تمام ضروریات کی اشیاء کی فروخت جو اچھی قسم کی ہوں جن میں ملاوٹ نہ ہو اور صرف نقد قیمت پر فروخت کی جائے۔ خریداروں کو خریداری ہی کے تناسب سے نفع تقسیم کرنا جو اسٹور کے رکن بھی ہوں۔ اس کا دوسرا مقصد کواپریٹو کریڈٹ بنکنگ کا قیام ہے۔ جس میں رقوم جمع بھی کی جائیں اور بطور قرض ادا بھی کی جائیں اراکین کو یہ رقوم مختلف نرخ پر دی جانا چاہئے۔ اس کا تیسرا کام چٹ فنڈ کا قیام ہے۔ دوسرے اور تیسرے مقاصد کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں پہلے مقصد کی وضاحت کرنا ہے۔ اور یہ اس کی کواپریٹو اسٹور قائم کرنے کی نوعیت ہے۔ ۳۰ جون ۱۹۱۹ء کو سوسائٹی کے اراکین کی تعداد ۵۵۹۰ تھی اور سرمایہ ۴۵ ہزار روپیہ سے زیادہ تھا۔ اس کے سرمایہ محفوظ میں ۱۵ ہزار روپیہ سے زائد موجود تھا۔ رفاہ عام کی مد میں ۲۶ ہزار جمع تھے۔ ہر سال یہ

۷ لاکھ روپیہ کی الٹ پھیر کر لیتی تھی۔

ڈاکٹر گلبرٹ سپٹر نے۔ ٹی۔ یو۔ سی۔ ایس کی خدمات کا جو سوسائٹی بل واسطہ اپنے اراکین کی بجالاتی ہے اور بلا واسطہ جنوبی ہند کی معاشرتی ترقی کے متعلق کرتی ہے اس طرح بیان کیا ہے:۔

(۱) یہ سوسائٹی تجارت کے بہترین طریقوں کے واسطے ایک نمونہ ہے۔ قیمتیں مقرر رہوتی ہیں۔ غبن ناممکن ہے اس لئے تضیاع اوقات کا کوئی موقع نہیں نکالا جا سکتا اور کسی کی کوششوں میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔ جو اس کاروبار کو ترقی دینے کے واسطے لازمی ہیں۔

(۲) صاحب تمیز و شعور کے علاوہ اگر ایک بچہ بھی خریداری کے واسطے اسٹور میں جائے تو بھی اسکو پوری مقدار اور صحیح قیمت پر ہر شے دی جاتی ہے۔ خراب قسم کی کوئی چیز کسی کو فروخت نہیں کی جاتی

(۳) اودھار کوئی چیز فروخت نہیں کی جاتی۔ اگر کوئی رکن غریب ہو اور رکن بننے سے پہلے کا مقروض ہو تو اسٹور سے خریداری کے بدلہ میں جو رقم اس کو بطور منافع دی جائے گی۔ اس سے وہ اس قرض کو ادا کر سکتا ہے

(۴) جو اشیا روزانہ کے استعمال کی ہیں ان میں عام طور پر دوکاندار ملاوٹ شامل کر دیتے ہیں۔ اسٹور میں ایسا نہیں ہو سکتا۔

(۵) اسٹور میں کام کرنے والوں کو اور کارکنوں کو عملی تجارتی تعلیم حاصل کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے۔ پبلک کے معاملات کا بھی کافی اچھا تجربہ ہو جاتا ہے۔

(۶) زراعتی کواپریشن پر شہر میں اسٹور کو ترقی سے بہت اچھا اثر پڑتا ہے اور اس کے ساتھ ہی زراعتی کو اپریشن کے بہت سے کاموں میں ترقی نمودار ہو جاتی ہے۔

ہندوستان کے مختلف حصوں میں۔ کالجوں کے واسطے کواپریٹو اسٹور قائم ہوئے اور ان کو گرانقدر کامیابی حاصل ہوئی۔ مغرب کی چند سرکردہ یونیورسیٹیز کی مثال کی تقلید میں ہندوستان کے تعلیمی اداروں نے بھی یونین تقسیم امداد باہمی کی قدر اور قیمت کو پہچان لیا ہے۔ یورپ میں آکسفورڈ۔ ڈبلن ہارورڈ اور میڈلیسن کی یونیورسیٹیز میں کواپریٹو اسٹور قائم ہیں۔ ہندوستان میں اس قسم کا سب سے پہلا اسٹور الہ آباد کا "ہندو بورڈنگ ہاؤس کواپریٹو اسٹور لیمیٹڈ" ہے۔ جس کی ۲۵ اپریل ۱۹۱۵ء میں رجسٹری ہوئی تھی۔ یہ اسٹور بھی راسڈیل کے اصول پر کام کرتا ہے اس میں روزانہ استعمال کی اشیا کا ذخیرہ رہتا ہے۔ گھی۔ شکر۔ آٹا۔ چاول۔ دالیں۔ نمک مٹی کا تیل۔ بتیاں صابون۔ اسٹیشنری کی تجارت ہوتی ہے۔ مذکورہ اشیا تھوک کے نرخ سے خریدی جاتی ہیں۔ اور بیک وقت کثیر مقدار حاصل کر لی جاتی ہے۔ اور اراکین کو بازار کے نرخ کے مطابق خوردہ فروشی کے حساب سے فائدہ کے ساتھ دی جاتی ہیں۔ خالص دودھ حاصل کرنے کے واسطے بھی خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔ سوسائٹی اپنی ڈائری قائم کرنا چاہتی ہے۔ تجاویز زیر غور ہیں۔ ابتدائی دو سال میں اسٹور نے ۴½ فیصدی منافع تقسیم کیا تھا۔ راسڈیل سوسائٹی نے اسٹور کے سامنے جو معیار پیش کیا۔ اس کا حال مسٹر اے۔ سی۔ چیٹرجی کے الفاظ درج ذیل ہے:۔

اگرچہ سوسائٹی کو نفع میں کثیر رقوم ہاتھ نہیں آتیں۔ لیکن اراکین

میں یہ باہمی ہمدردی کی روح پیدا کرنے میں بہت مفید ثابت ہوگی اور اس طرح اس کی خدمات ہمیشہ گرانقدر سمجھی جائیں گی۔ ساتھ ہی ساتھ اراکین کو کاروباری لوگوں کی عادات اور طریقہ سیکھنے میں اس سے بہت مدد حاصل ہوگی۔ معمولی بازار کے نرخ پر جو اشیا فروخت ہونگی وہ بہتر قسم کی ہوں گی شہر کے تعلیم یافتہ طبقہ میں امداد باہمی کا خیال اس طرح عام ہو سکے گا۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ایک بہترین معیار ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ زندگی کا ایک مقصد اس کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔ یہ مقصد حاصل ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ہم کو مسرت ہے کہ کم از کم ہندوستان میں ایک تو ایسا کالج سٹور ہے۔ جس نے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کامیابی حاصل کر لی ہے۔

ہم خالصہ کالج کوآپریٹو اسٹور لمیٹڈ امرتسر کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں۔ یہ ہندوستان میں سب سے زیادہ کامیاب اسٹور کہا جا سکتا ہے۔ سوسائٹی کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:-

اراکین کی اقتصادی حالت بہتر بنائی جائے۔ اور اس مقصد سے تجارتی کاروبار شروع کیا جائے جو مشترکہ ہو۔ واجبی قیمت پر روزانہ استعمال کی چیزوں کا اراکین کے واسطے فراہم کرنا مقصد سمجھا جائے۔ اشیا بہتر قسم کی ہوں۔ اراکین سے روپیہ لے کر جمع کیا جا سکتا ہے۔ کفایت شعاری۔ ذاتی اعتماد اور امداد باہمی کے اصول کا علم حاصل کیا جائے۔ اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بائی لاز میں صاف صاف تحریر کر دیا گیا ہے۔ کہ محض نفع حاصل کرنا مقصود نہیں ہونا چاہئے۔ اراکین دو قسم کے ہیں۔

(۱) خالصہ کالج کے طلبا عام طور پر ارکان میں داخل ہیں۔

(۲) خالصہ کالج کے اساتذہ بھی ارکان میں شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ۱۸ برس کی عمر سے زائد عمر والے لڑکے بھی ارکان ہیں نیوز سوسائٹی کو قائم ہوئے صرف دو سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اور سوسائٹی کی ابتدا۔ آٹے کے دو تھیلوں اور چند درسی کتابوں کی طلب کے ساتھ چند مقامی گوجروں سے دودھ کا ٹھیکہ طے کرنے سے ہوئی تھی اب سو بھینسیں اور گائیں روزانہ صبح دودھ فراہم کرنے کے لئے موجود ہیں۔ یہ دونوں وقت دودھ دیتی ہیں۔ ایک تھیلہ کے بجائے سالانہ چار ہزار روپیہ کا آٹا فروخت ہوتا ہے ۵۰۰ ہزار روپیہ تک نوبت پہنچ گئی ہے ایک کتب خانہ قائم ہے۔ جہاں سے سب درسی کتابیں مل سکتی ہیں۔ اصل قیمت سے بہت کم اوپر لیا جاتا ہے۔ دو سال میں اس کتب خانہ سے ہزار سے زیادہ کی کتابیں فروخت ہو چکی ہیں۔ ایک ڈائری بھی قائم ہو چکی ہے۔ جو بے حد مفید ثابت ہو رہی ہے۔ پچھلے آٹھ ماہ میں ۱۴۸ من دودھ طلبا نے خرید کیا تھا۔ اس کا نرخ ۱/۲ سیر فی روپیہ لیا گیا تھا۔ دراں حالیکہ بازار میں دودھ کا نرخ تین آنہ اور چھ آنہ سیر ہے۔ سوسائٹی کے اراکین کو چار ہزار سالانہ کی بچت ہوتی ہے۔ اصل منافع سے قطع نظر اس بچت کو دیکھکر سوسائٹی کی مادی منفعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے یہی اس کی حقیقی کامیابی ہے۔ یا مجموعی طور پر سال میں سوسائٹی اپنے ارکان کے لئے ۸ ہزار کی بچت نکال لیتی ہے۔ دسمبر ۱۹۱۹ء میں اس سٹور نے ۱۶ ہزار کی بچت اپنے ارکان کے واسطے حاصل کی تھی۔ اس کے علاوہ سرکاری طور پر بھی ایک مزید رقم بطور امداد مل چکی ہے۔ اور حالت کا بہتر ہونا ثابت کرتی ہے۔

خالصہ کالج کو اپریٹو اسٹور میں چھ شعبے ہیں۔ جن کا علم دلچسپی سے خالی نہیں ہو سکتا

بک ڈپو۔ پراویڈ اسٹور۔ڈیری۔کلاتھ ڈپو۔لکڑی کی دوکان۔ ایک مزدوروں کا بورڈ جو انجمن کے کھیتوں میں کام کرتا ہے۔ مندرجہ بالا سبھی کامیابی سے کاروبار کرتے ہیں۔ایک پروفیسر کی زیر صدارت طلبا کی سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔جو ان تمام شعبوں کی نگرانی اور انتظام کی ذمہ دار ہے۔طلبہ اور پروفیسر متحدہ طور پر کالج کے اسٹور کو چلا رہے ہیں۔ان کی کوششیں ہم نوائی اور ہم رنگی سے کامیاب ہیں۔ان میں صحیح امداد باہمی کی روح پیدا ہو چکی ہے۔

اسی طریق پر ہر صوبہ کے مختلف کالجوں میں کواپریٹو اسٹور قائم کرکے کوشش کی گئی ہے۔کہ امداد باہمی کی تحریک ایک کامیاب تحریک بن جائے اگرچہ اسٹور چھوٹے پیمانے پر قائم کئے گئے ہیں۔عام طور پر ان کے مقاصد مندرجہ ذیل ہوتے ہیں۔

(۱) انجمن کے ارکان کی امداد کرنا تاکہ وہ ضرورت کی اشیا سستے اور واجبی داموں پر خرید سکیں۔(۲) اراکین کی منفعت کے واسطے خوردہ فروشی اور تھوک فروشی کے ذریعے تجارت قائم کرنا جو مشترکہ ہو۔ (۳) اراکین میں کفایت شعاری۔خود اعتمادی۔امداد باہمی کے خیالات کو پھیلانا تاکہ اعلیٰ پیمانہ پر وہ بہتر کام کرسکیں۔یہ مقاصد وسیع اور مفید ہیں اور انجمنوں نے خلوص کے ساتھ کام کا آغاز کر دیا ہے۔ان انجمنوں کی کامیابی کا انحصار طلبا اور اساتذہ کے حقیقی ایثار اور باہمی امداد کے جذبہ پر ہے۔ان کو سوسائٹی کے کاموں میں اپنی فرصت کے وقت کا ایک حصہ اور محنت خرچ کرنا پڑتی ہے۔محض عارضی گرم جوشی سے کام نہیں چلتا ہے۔ان فیئر گاہوں کی کامیابی کے واسطے مہینوں اور کئی کئی ہفتے تک گرم جوشی سے کام کرنا پڑتا ہے۔بی۔ایم۔سی کالج

کلکتہ کی رسم افتتاح کے موقعہ پر لیڈی ہملٹن نے بھی انہی خیالات کا اظہار کیا تھا۔ حضرات آپ کو عقیدت مندی، جرات اور استقلال کی ضرورت ہے ابتدا میں گرم جوشی کی وجہ سے کسی کام کو شروع کرنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن جب مشکلات پیش آتی ہیں۔ مایوسیوں کا سامنا ہوتا ہے۔ ہمت پست ہو جاتی ہے اس وقت صحیح آزمائش ہو جاتی ہے۔ سپاہیوں کی مانند فتح کی امید رکھو اور کام کرتے رہو کام کرتے رہنے سے فائدہ ہو گا جب سٹور کا کام شروع کرو۔ تو رسکن کا یہ مقولہ یاد رکھو۔ تاجر کو اپنے مقدس کام میں انصاف کے قانون پر چلنا چاہیے مال پورا تولنا چاہیئے۔ وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔

کم از کم جب تک دس کالج ایک انجمن حقوق فروشی نہ قائم کریں۔ کالج اسٹور سے جو فوائد مقصود ہوتے ہیں ہرگز پورے حاصل نہیں ہو سکتے آکسفورڈ یونیورسٹی میں پہلے ایک سنٹرل ہول سیل اسٹور بنا تھا اور بعد میں اس کے ساتھ دوسرے کالجوں کے اسٹورس کا الحاق عمل میں آیا تھا ہم ناظرین کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہ کامیاب طریقہ نہیں ہے اور ہم اس طریقے کے حق میں نہیں ہیں کلکتہ بمبئی یا کسی دوسرے بڑے مرکز میں جہاں یونیورسٹی کی تعلیم ہو بیک وقت ہر کالج میں ایک اسٹور قائم کیا جائے اور اسی مرکزی سٹور سے اس کا الحاق کر دیا جائے۔۔۔ امن چاول دس من چاول کے بجائے سستے نرخ پر مل سکیں گے ایک کتاب کی ہزار جلدیں سو جلدوں کے بجائے زیادہ کمیشن پر مل سکیں گی لیکن کوئی ایک کالج یکدم ایک ہزار جلدیں کسی کتاب کی کبھی نہیں خرید سکے گا۔ اگر کسی یونیورسٹی کے مرکز میں تمام کالج یک دم اسٹور قائم کریں تو وہ سب ایک سنٹرل اسٹور سے ملحق ہو سکتے ہیں جو تمام اسٹورس سے آرڈر جمع کریگا اور درخواست طلب کریگا تاکہ بہترین اشیا زیادہ ارزاں خرید سکے بازار میں ایسے سنٹرل اسٹور کو اشیائی خریداری میں زیادہ کفایت ہوگی۔ لیکن معمولی تاجر اس قسم کے اسٹور کو پسند نہ کریں گے۔

بلکہ دشمن ہو جائیں گے۔ ڈبلن یونیورسٹی کوآپریٹو اسٹور جب قائم ہوا ہے۔ تاجروں کے ایک نمائندہ اخبار نے ایک کارٹون شائع کیا تھا۔ دوسرے اخبارات نے بھی بہت شور مچایا تھا۔ اس کارٹون میں لکھا تھا۔ کہ چائے کے ایک ڈبہ کے خریدار کو سب سے مزیدار ڈگری دی جائے گی لیکن تحریک کی ترقی کے بعد مخالفت ختم ہو جاتی ہے

بہت جلد ایسا وقت آجائے گا جب کہ ہول سیل اسٹور قائم ہونے پر بواسطہ پیداوار کی انجمن ہائے امداد باہمی اور تقسیم کنندہ انجمنیں قائم ہو جایا کریں گے اور اسٹور کو اس کی ضروریات فراہم کر دیا کریں گی اس طرح انجمن ہائے فروش کو یہ فائدہ ہوگا صنعتی سوسائٹیز سے اس کو۔ کپڑا۔ کمبل۔ جوتے۔ چاقو وغیرہ خریدے جاسکیں گے اور زراعتی فروخت کنندہ اور انجمن ہائے فراہمی اشیا سے اور دودھ مہیا کنندہ والی انجمنوں سے چاول، سبزی اور دودھ کثیر تعداد میں حاصل کیا جاسکے گا۔ کتابیں اور سٹیشنری بالواسطہ چھاپہ خانوں سے شائع کرنے والوں سے خریدی جاسکتی ہیں۔ تاکہ دلالوں کو کچھ نہ دینا پڑے۔ دلال کتابوں پر سب سے زیادہ فائدہ نکالتے ہیں۔ اس نتیجہ میں نہ صرف ہمارے طلبہ کو اچھی اشیا حاصل ہوں گی بلکہ باہمی امداد کی ایک جدید صورت نکل آئے گی۔ جس کی طرف فی الحال بالکل توجہ باقی نہیں رہی ہے اور علاوہ ازیں طلبا کے مصارف زندگی بے انتہا کم ہو جائیں گے۔ طلبہ کے لئے اور اس کے والدین اور یونیورسٹی کیلئے بھی آخری امر بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس سے ایک عالمگیر ترقی رونما ہو سکتی ہے۔

کالج کوآپریٹو اسٹور سے طلبا کو دو فائدے پہنچتے ہیں۔ ان کی کالج کی زندگی میں یہ مفید ثابت ہوتے ہیں اور ایک ایسی بڑی تحریک کے اصول سے واقفیت ہو جاتی ہے جو ذاتی طور پر کسی دوسرے طریقہ سے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ بہت ممکن ہے کہ اس سے ہمارے ملک کے مستقبل کو کوئی گرانقدر فائدہ حاصل ہو سکے۔ تحریک امداد باہمی نکال

اور ہندوستان کے لئے کئی اقتصادی مسائل ہیں جن کو جلد طے کرنا بہت ضروری ہے۔ بے انتہا کامیاب ہو رہی ہے۔ یہ ایک عالمگیر تحریک ہے جس سے تعلیم یافتہ ہندوستانی روگردانی نہیں کر سکتے بہت ممکن ہے کہ اس تحریک کو خاص طور پر ترقی ہو۔ اور اس میں حصہ نہ لینے سے ہمکو بعد میں افسوس کرنا پڑے آج ہندوستان میں امداد باہمی کی تحریک قوی ترین تحریکات میں سے ہے! اقتصادی نقطہ نظر سے اسکو بہت اہمیت حاصل ہے۔ تحریک امداد باہمی تعلیم یافتہ ہندوستان میں کالج ہی سے شروع ہوتی ہے۔ بہ ظاہر کالج ہی پہلا زینہ ہے جہاں سے تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو اس تحریک کا زبردست حامی بن جانا چاہیئے اگر ایک مرتبہ علوم سیکھنے کی جگہوں میں امداد باہمی کا دخل ہوگیا تو اس کو بڑی کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ یونیورسٹی میں نوجوان معاشرت کی درستی اور اصلاح کے خیالات سے بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں ان کی عمریں ان خیالات کو بہتر طریقہ پر سمجھ سکنے کی ہوتی ہیں۔ امداد باہمی کے کارکن ہمیشہ کالجوں میں سے بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔ جہاں کہیں اقتصادیات کی تعلیم دی جائے وہاں بھی واقفیت اور تجربہ حاصل کرنے کے واسطے ایک کوآپریٹو اسٹور بھی ضرور قائم کرنا چاہیئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ دنیا میں سب سے بڑی اقتصادی طاقت آئندہ کیا ہوگی اس سے اس کے اراکین کو اقتصادیات کا عملی تجربہ ہو جائے گا۔

یونیورسٹی کے فرائض ہیں فی زمانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ محض اخلاقی تعلیم اب نہیں چاہیئے۔ معاشرتی اور اقتصادی مسائل میں طلبا کو پوری دلچسپی پیدا کرائی جانا چاہیئے طلبا کو علمی اور عملی تجربہ ہونا چاہیئے اقتصادیات کی تعلیم پر خاص طور سے زور دیا جائے سائنس کتابوں سے نہیں آسکتی۔ لیبوریٹری میں تجربات کرائے جاتے ہیں۔ خوردبین کی مدد کے بغیر جراثیم کی ماہیت سے کوئی آگاہ نہیں ہو سکتا۔ مطالعہ کے بغیر علم وظائف الاعضا نہیں آسکتا اور نہ مخصوص آلات کے بغیر کیمسٹری آسکتی ہے

اسی طرح اقتصادیات کالج کوآپریٹیو اسٹور کے بغیر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

ہم نے ابھی تک جو کچھ کالج کی ذخیرہ گاہ امداد باہمی کے بابت تحریر کیا ہے اس سے بظاہر صرف یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اسٹور ایک تجارتی دوکان اور دولت کمانے کی جگہ بھی ہے۔ اسٹور سے جتنا زیادہ مال خرید کیا جائے گا اتنا ہی زیادہ نفع حاصل ہوگا اسٹور کو جدید معاشرتی طبقہ کی ایک شاخ خیال کرنا چاہیئے جو انسانی ارتقاء کے دوران میں پرانے طبقہ کو الٹ رہی ہے جو اس کا حریف ہے اور اس کے لئے جگہ خالی کرتا جاتا ہے مواضعات کی انجمنوں کو تحریک امداد باہمی کے سمجھانے میں طلبہ کو کالج کے اس عملی تجربہ سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ دیہات میں بسنے والوں میں امداد باہمی کے اصول سمجھنے کی طاقت نہیں ہے ان کو خاص طور پر یہ باتیں ایسے بتانا چاہئیں کہ وہ ساری عمر ان کو نہ بھولیں اور یہ سوائے ایسے طلبا کے کوئی نہیں کر سکے گا جن کو عملی طور پر کالجوں میں امداد باہمی کی تعلیم ملی ہے۔ نوجوانوں کے دلوں میں "خدمت خلق" کرنے کی جو خواہش گرم جوشی کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ اس سے کام لیا جا سکے گا۔ کالج کا کوآپریٹو اسٹور ایک مشترکہ پلیٹ فارم کا کام دے گا۔ جہاں استاد طلبہ اور پاس شدہ طلبا کالج کی بہتری کے لئے متحد کوشش کرسکیں گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر دلی ہمدردی سے کام کرسکیں گے سرفروشانہ زندگی کی وہ روح پیدا ہو جائے گی جو کامیابی کے لئے ضروری ہے بدقسمتی سے آجکل کالجوں میں رہ کر طلبہ تنہائی پسند ہو جاتے ہیں اور ان کی طبیعتیں مردہ ہو جاتی ہیں۔ وہ کسی ایک مقصد کے لئے مل کر کام کرنے کے عادی نہیں رہتے تحریک امداد باہمی میں اگر طلبا کو حصہ لینے کی اجازت دی گئی اور کالج اسٹور کامیابی کے ساتھ مستقل طور پر قائم ہو گئے تو طلبہ کی زندگی میں وہ خامیاں باقی نہ رہیں گی جو موجودہ کالج کی زندگی میں عام طور پر پائی جاتی ہیں کفایت شعاری کی عادت بھی طالب علموں میں کالج کوآپریٹو اسٹور کے ذریعہ

بن جانے سے ضروری طور پر پیدا ہو سکتی ہے لیکن اس کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔ کالج کے باورچی خانوں اور ہوسٹلوں میں رہ کر لڑکے فضول خرچ بن جاتے ہیں۔ لیکن کالج کوآپریٹو اسٹور کا ایک مقصد طلبا کو اس مرض سے بچانا ہے۔ اور یہ مقصد بہت آسانی سے پورا ہو رہا ہے۔ کفایت شعاری کی عادت سے صرف طلبا کو فائدہ حاصل نہیں ہوگا بلکہ اس کا فائدہ ساری قوم کو حاصل ہو سکے گا۔ برطانیہ میں جنگ عظیم کے زمانہ میں بادشاہ سے لے کر معمولی آدمی تک نہایت کفایت شعاری سے زندگی بسر کرنے لگے تھے اور اس کا نتیجہ قوم کی فتح اور کامیابی کی شکل میں ظاہر ہوا اگر بچپن میں کفایت شعاری سکھائی جائے تو ساری عمر کے لئے بےفکری ہو جاتی ہے نوجوانوں کے دماغوں پر دوسرے رجحانات کا مضر اثر جب پڑ جاتا ہے تو وہ کفایت شعاری کی عادت اختیار نہیں کرتے کالج کوآپریٹو اسٹور فضول خرچی کی عادت کو دور کر دیتے ہیں اور کفایت شعاری کی عادت عمر بھر نہیں چھوٹتی کالج اور ہوسٹل کے ماہوار مصارف ادا کرنے کے بعد اگر طالب علم بقیہ رقوم کا ایک حصہ اسٹور میں جمع کر دیا کریں تو یہ صرف کفایت شعاری نہیں ہوگی بلکہ اسطرح ایک فنڈ بھی بن جائے گا۔ جس سے آئندہ زندگی کی مشکلات سے ان کو نجات حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ اور بڑے نازک موقعہ پر بڑی آسانی سے کام چل جایا کریگا اگر یہ ماہانہ بچت کی رقمیں طلبا کالج کے زمانہ میں جمع کرنے کے بعد واپس نہیں تو ایک بڑی رقم ان کی اسٹور میں جمع ہو جائیگی۔ جو طلبا غریب ہیں اور وظیفوں کی مدد سے تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کے لئے رقمیں جمع کرانا بہت ہی فائدہ کی بات ہے کیونکہ کالج چھوڑنے کے بعد ایک کثیر رقم لے کر وہ ایک کامیاب زندگی شروع کر سکیں گے اور دوسرے طالب علموں کے مقابلہ میں نہایت آرام میں

رہیں گے جو فضول خرچ ہوتے ہیں اور کالج اسٹور میں بچت کی ماہوار رقوم
جمع نہیں کرتے۔

آخر میں یہ لکھنا مناسب نہیں ہے کہ تحریک امداد باہمی ایک نہایت مفید
تحریک ہے۔ اور جو طالب علم اچھی اشیاء واجبی داموں پر خریدنا چاہتے ہیں۔ پیٹ
بھر کر زیادہ اچھا کھانا کھانا چاہتے ہیں۔ اپنی موجودہ خوراک کی مقدار بڑھانا
چاہتے ہیں (خاصکر جو کالج کے باورچی خانوں میں داخل ہیں اور بورڈنگ میں رہتے
ہیں) جسم اور دماغ کی طاقت قائم رکھنے کے خواہشمند ہیں - باقی مشکلات
میں گرفتار نہیں ہونا چاہتے۔ کفایت شعاری کی عادت سیکھنا چاہتے ہیں تحریک
امداد باہمی کی عملی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور تاجروں کی عادات سیکھنا چاہتے
ہیں۔ حکومت خود اختیاری کے ابتدائی اسباق سیکھنا چاہتے ہیں۔ باہمی امداد
کرنے سے اپنے کالج کی زندگی کو کامیاب زندگی بنانا چاہتے ہیں اگر وہ ایک
ایسا پلیٹ فارم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں استاد طالب علم۔ پاس شدہ
طالب علم۔ یورپین۔ ہندوستانی۔ ہندو۔ مسلمان عیسائی سب متحدہ طور پر
ایک دوسرے کے فائدہ کے لئے کام کر سکتے ہیں اگر وہ تحریک امداد باہمی کو اپنے
صوبہ میں ہر دلعزیز بنانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں لازم ہے کہ وہ اپنے کالج میں ایک
کواپریٹو اسٹور قائم کریں۔ تاکہ ان کو مندرجہ بالا مقاصد میں کامیابی حاصل ہو
سکے

فصل دوازدہم

امداد باہمی اور صنعتیں

گھریلو صنعتیں۔ ہندوستان میں صنعتی ترقی کے متعلق دو طرح کے خیالات پھیلے ہوئے ہیں ایک گروہ کا خیال ہے کہ ہمیں اپنی گھریلو صنعتوں کو خیرباد کہہ کر فوراً فیکٹری سسٹم (جدید قسم کے کارخانے کا نظام) اختیار کر لینا چاہئیے۔ دوسری جماعت کی رائے ہے کہ کاریگروں کو بدستور گھریلو صنعتوں میں مصروف و مشغول رہنا چاہئیے۔ انہیں بڑے شہروں اور قصبوں کی دخان آلود فضا میں جانے کی ضرورت یعنی جو اخلاقی طور سے بھی مضر ہوتی ہے۔ ترویج صنعت و حرفت کے پرجوش حامی اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ کارخانوں میں کام کرنے والے مزدور بیشتر دیہات سے آتے ہیں اور یہ لوگ اپنے چھوٹے کھیتوں اور گھروں سے دور کارخانوں کے یکساں اور تھکا دینے والے کام کے لئے موزوں نہیں ہوتے۔ جہاں انہیں غیر صاف مکانات میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ اسکے برعکس دیسی صنعتوں کی ترویج کے حامی اس امر واقعہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنی تمام جدوجہد کے باوجود ایک محدود دائرہ سے باہر ترقی کا قدم نہیں نکال سکتے۔ اور جب تک ہندوستان کا تعلق بیرونی دنیا سے وابستہ اور قائم ہے۔ اسوقت تک مغربی صنعت و حرفت کی سعی کو نہیں بھلایا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ بالا خیالات میں کوئی اصولی فرق یا تضاد نہیں

دیسی اور مغربی صنعتیں پہلو بہ پہلو ترقی کر سکتی ہیں ۔ جاپان ۔ روس جرمنی اور صنعتی اعتبار سے دیگر ترقی یافتہ ممالک میں جدید قسم کے کارخانوں نے قدیم دیسی صنعتوں کے وجود کو فنا نہیں کیا۔ اگر دیسی صنعتوں کے حامی صنعت کیلئے موزون اور مناسب اشیا کو منتخب کریں تو قدیم صنعتیں اپنی ہستی برقرار رکھ سکتی ہیں ۔

مسٹر کرلنس نے بنگال ایکانامک جونل میں ایک مضمون شائع کر دیا ہے جسکے دوران میں حسب ذیل رائے ظاہر کی ہے ۔ "دستی پرچے" اس قسم کے تمام کاموں میں مشینوں سے چلنے والے پرزوں کو مات کر سکتے ہیں ۔ جن میں بار بار رکنے بنمونہ کی پیچیدگی یا مال کی نفاست کے باعث رفتار کار سست ہوتی ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ جدید قسم کے کارخانوں کی تعداد بڑی سرعت کو بہ ترقی ہے ۔ اور اپنی افزائش کو نمایاں کر رہی ہے ۔ لیکن یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ دیسی صنعت استقلال اور خاموشی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے ۔ اسکے علاوہ ہندوستان کی دیسی صنعتوں کے قیام و بقا کی ضرورت اپنے حالات کے اعتبار سے بھی لاحق ہے ۔ دور افتادہ دیہات کے رہنے والے جنکے قبضہ میں ایک دو کھیتوں سے زیادہ آراضی کاشت کیلئے نہیں ہوتی ۔ خاص پیشہ کے طور پر نہ سہی ضمنی مشغلہ کے طور پر گھریلو صنعتوں کے محتاج ہیں ۔ یہ لوگ اپنے فالتو وقت کو جو بصورت دیگر ضائع جاتا گھریلو صنعتوں پر خرچ کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں ۔ ہندوستان میں جس طریق سے کاشت کی جاتی ہے ۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کسان عموماً نصف سال بیکاری میں گذارتے ہیں محنت کی یہ استعداد و جوہر سال برباد جاتی ہے ۔ اسے کسانوں کی بہبودی کیلئے کام میں لایا جا سکتا ہے ۔ اور ان کی مالی حالت گھریلو صنعتوں پر وقت خرچ کرنے سے بہتر ہو سکتی ہے ۔ ہندوستان جیسے زرعی ملک میں اگر کسان زراعت کے علاوہ کوئی

ضمنی پیشہ اختیار کرلیں تو قحط اور امساک باران کے خطرناک نتائج بڑی حد تک کم ہو سکتے ہیں ایسے اشخاص کے علاوہ جو زراعت کے ساتھ دیگر گھریلو صنعتوں پر بھی وقت خرچ کرتے ہیں چھوٹے کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد ۱۶۶۹۲۰۰ ہے بیشمار مشکلات اور ناموافق حالات کے باوجود دیسی صنعتوں کے وجود کا باقی رہنا ہی اس حقیقت کا مظہر ہے کہ انکے اندر قائم رہنے کی صلاحیت ہے نیز اس سے عوام کی طبائع کا رجحان ظاہر ہوتا ہے۔ ایک کمہار یا جلاہا جس ناخوشی اور نارضامندی کے ساتھ کارخانے میں داخل ہونے کے لئے اپنے آبائی پیشہ اور وطن مالوف کو خیرباد کہتا ہے۔ ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ آبائی پیشہ۔ قومیت اور مشترک خاندانی طرز معاشرت کے بندھن اسقدر مضبوط ہیں کہ کوئی پیشہ ور اپنے موروثی گھر سے قطع تعلق نہیں کرسکتا۔ گھر سے وابستگی کے علاوہ ہندوستانی مزدور کارخانوں میں ان قواعد کے ماتحت زندگی بسر کرنے کو انسانی آزادی کے منافی سمجھتے ہیں جو دنیا کے تمام کارخانوں میں عام طور سے رائج ہیں۔ اسکے علاوہ ملک کی گرم آب و ہوا اور ناکامی غذا کے باعث کارخانوں کی مشقت ہندوستانی مزدوروں کی صحت جسمانی پر برا اثر ڈالتی ہے۔ اور وہ بآسانی مختلف امراض وعوارض کا ہدف بن جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستانی کاریگروں کی طباعی ذہانت اور قوت ایجاد کو قدیم خاندانی روایات اور تربیت کے باعث گھریلو صنعتوں میں ہی بروئے کار آنے کا موقعہ ملتا ہے۔

ہندوستان میں گھریلو صنعتیں مندرجہ ذیل حالتوں اور صورتوں میں پائی جاتی ہیں۔

(۱) غریب کاریگر جو دقیانوسی آلات سے کام کرتے ہیں۔ اپنی قلیل پونجی سے خوردہ کے گراں نرخوں پر مختصر مقدار میں خام مصالح خرید تے ہیں۔ اور بعض اوقات وقت اور محنت طلب طریقوں سے اشیاء تیار کرتے ہیں۔ مال تیار کرنے

کے بعد انفرادی طور سے بازار میں فروخت کیلئے لیجاتے ہیں۔ یا گاؤں کے دلال کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں۔ اکثر بیشتر یہ غریب کاریگر نہایت ارزاں نرخ پر اپنا مال بیچتے ہیں۔ اسلئے کہ بیچاروں کے پاس زائد رقم نہیں ہوتی جس سے مزید خام مصالح خرید سکیں۔ اسی غربت کی وجہ سے وہ مال کو بہترین نرخوں کے انتظار میں روک نہیں سکتے۔

(۲) تلاش کاریگر جو کام شروع کرنیکے لئے پھوٹی کوڑی بھی جیب میں نہیں رکھتے مہاجنوں کے پاس جاتے ہیں اور ان سے گراں ترین نرخ سود پر روپیہ نقد و جنس لاتے ہیں۔ مال تیار ہو جانے کے بعد پھر مہاجن کے دروازے پر دستک دیتے ہیں اور اسی کے مقررہ کردہ نرخ سے اپنی مصنوعات فروخت کر دیتے ہیں۔ عام حالات میں اس طریق سے غریب کاریگروں کو تمام محنت و مشقت کے باوجود اتنی رقم بھی نہیں ملتی جو ان کے جسم و جان کا تعلق باقی رکھنے میں مدد دیسکے

بعض اوقات کاریگر بانی کے دستور کے مطابق کام کرتے ہیں۔ (اس دستور کا منشا یہ ہے کہ خام مسالہ اور مصنوعات دونوں مہاجن کی ملکیت ہوتی ہیں) اس صورت میں مہاجن کاریگروں کو ایک رقم پیشگی دیدیتا ہے۔ عموماً اس پر سود نہیں لیا جاتا۔ شرط یہ ہوتی ہے کہ قرض کی ادائیگی کے دوران میں کاریگر قرضخواہ مہاجن کے اور دوسرے کا کام نہ کرے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ کاریگر کی جو تنخواہ مقرر کی جاتی ہے۔ وہ گذارہ کیلئے کافی نہیں ہوتی۔ اسکے نتیجہ میں کاریگر مدت العمر مہاجن کا غلام بنا رہتا ہے۔ ایسے کاریگروں کی مثالیں شاذ نہیں جو آجتک اپنے باپ یا دادا کے قرض کو ادا کر رہے ہیں۔

(۳) ایک اعلےٰ کاریگر جسکے پاس آلات بھی ہیں ایک کارخانہ قائم کر لیتا ہے۔ اور دوسرے کاریگروں کو ملازم رکھتا ہے۔ اسے ضروری سرمایہ بھی بہم پہنچ

جاتا ہے اور مصنوعات کی فروخت کا انتظام بھی کر لیتا ہے۔ تمام مصالح کی خریداری سرمایہ سود کی ادائیگی کارخانہ کے دیگر مصارف اور مصنوعات کی فروخت کے بعد جو رقم بچتی ہے وہ سب کاریگروں میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ بعض حالات میں دوسرے کاریگر صرف مقررہ تنخواہیں پاتے ہیں اور نفع تمام وکمال اعلٰے کاریگر کی جیب میں چلا جاتا ہے۔

(۴) سیپیوں سے بننے والی اشیا اور دہات کے ظروف کے کارخانوں میں کام کرنے والے اپنی ہنرمندی کے مدارج کے لحاظ سے مختلف تنخواہیں پاتے ہیں اس صورت میں بھی کارخانہ اعلٰے کاریگر یا بڑے مستری کی ملکیت ہوتا ہے سرمایہ کی فراہمی اور مصنوعات کو منڈی پہونچا کر فروخت کرنے کی ذمہ داری بھی اسی پر عائد ہوتی ہے۔

یہ وہ معاملات ہیں جو انجمن ہائے امداد باہمی ایکٹ کے دائرہ نفاذ میں آتے ہیں۔ مذکورہ بالا صورتوں میں جب کوئی کارخانہ منافع کی تقسیم کے اصول کے مطابق کسی بڑے مستری یا اعلٰی کاریگر کے زیر اہتمام ہوتا ہے تو عام کاریگروں کی حالت چنداں مستقیم و زبوں نہیں ہوتی۔ اس صورت میں صنعت قدرے منظم معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ جدید طریقے اختیار کر کے اسکو بہتر بنانے کی کافی گنجائش موجود ہے۔ اس قسم کے حالات میں ہمیں زیادہ احتیاط سے کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کارخانوں میں کوئی گڑبڑ یا کوئی بے بنیاد شبہ پیدا نہ ہو۔ اول الذکر دو قسموں کے کاریگروں اور امداد باہمی کی زیادہ ضرورت ہے۔ تاکہ ایسی چیزوں کی تیاری اور مکمل اشیا کی فروخت میں آسانی ہو۔

جن مخالف اور مشکل حالات سے گھریلو صنعتوں میں کام کرنے والے دوچار رہتے ہیں۔ اگر ان کی جانچ کی جائے تو حسب ذیل رائے قائم کرنی پڑیگی۔

(۱) خام مصالح کی بہم رسانی دیہاتی تاجروں یا مہاجنوں کے اختیار میں رہتی ہیں جو غریب کاریگروں سے حد درجہ گراں شرح سود وصول کرتے ہیں۔

(۲) کاریگر انہیں دیہاتی سوداگروں یا مہاجنوں کے ہاتھ اپنی مصنوعات نہایت کم قیمت پر فروخت کرنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔

(۳) اکثر کاریگر اسقدر گراں سود لیتے ہیں۔ کہ ذاتی کوشش انہیں مہاجن کے دام سے نہیں نکال سکتی وہ اپنی زبوں حالی کے باعث اپنے کام پر ہمہ تن متوجہ نہیں ہو سکتے۔ تاجرانہ حوصلہ مندی کے اظہار اور حصول تعلیم سے محروم رہتے ہیں۔ اور زندگی کے فرائض کیطرف متوجہ نہیں ہوتے۔

(۴) انہیں ایسے وسائل کا مطلق علم نہیں جن سے کام سے کہ کسی قدیم صنعت کی نزاکت کو کم کئے بغیر مال کی چمک دمک میں اضافہ کر سکیں اور اس کے خریداروں کے لئے جاذب نظر بنا سکیں۔ اس سلسلہ میں انجمن ہائے امداد باہمی مندرجہ ذیل کام کر سکتی ہیں۔

(۱) تھوک نرخوں پر خام مصالح کا کثیر مقدار میں خرید لینا۔ کاریگروں میں اسکو تقسیم کرنا مال تیار ہو جانے کے بعد قیمت کی وصولی۔

(۲) کاریگروں کو کساد بازاری کے زمانہ میں آلات اور مصالح کی خریداری اور بسر اوقات کیلئے برائے نام شرح سود پر نقد قرض دینا۔ اور معاشری خانگی اور دیگر ضروری رسوم کی ادائیگی کے لئے قرض دینا۔

(۳) کاریگروں کی مصنوعات کو فروخت کرنے کے لئے ایک ایجنسی قائم کرنا کساد بازاری کے زمانہ میں ان کی مصنوعات کو بطور کفالت رکھنا اور مزید مصنوعات کیلئے انہیں پیشگی رقوم دینا۔

(۴) ممبروں کی صنعتی تعلیم۔ مصنوعات کی نمائش۔ اور ماہرین کے مشورہ

کی صورت میں سرکاری مدد کا انتظام کرنا۔

گھریلو صنعتوں میں کام کرنے والے امداد باہمی کی برکات سے اس طرح مستفید ہو سکتے ہیں۔ کہ اپنے صوبہ کو صنعتی حلقوں میں تقسیم کر لیں۔ اور ہر ایک انڈسٹریل سنٹرل بنک یا ہر ایک حلقہ میں یونین قائم کر لیں۔ ان ادارات کا فرض ہوگا کہ صنعتی انجمن ہائے امداد باہمی قائم کریں۔ ان کو مالی مدد دیں اور کاروبار کی نگرانی کریں (محکمہ کے عملہ کی مدد سے) خام مصالح کی بہم رسانی اور پیداوار کی فروخت میں بھی ان کی مدد ضروری ہے۔ اس قسم کی پہلی یونین بنکورا میں قائم کی گئی تھی جو صنعت باقندگی کا بڑا مرکز ہے۔ حال ہی میں اس قسم کی دو یونین ڈھاکہ اور کرشن نگر میں قائم کی گئی ہیں۔ اب ہم بنکورا ڈسٹرکٹ کواپریٹو انڈسٹریل یونین کی کارگذاری کا حال بیان کرتے ہیں۔ اس بیان سے واضح ہوگا کہ انجمن ہائے امداد باہمی قائم کرنے کی راہ میں کیا کیا مشکلات اور ترقی کے کیسے امکانات موجود ہیں۔

بنکورا یونین ۱۹۱۸-۱۹۱۷ء کے آخر میں رجسٹرڈ ہوئی تھی۔ اس میں باقندوں کی چودہ سوسائٹیاں شامل تھیں۔ سال کے دوران میں ستائیس مزید سوسائٹیاں اس میں شریک ہو گئیں۔ ان اکتالیس سوسائٹیوں میں ۵۲۰ ممبر شامل تھے۔ اور ان میں سے نصف ممبر یونین کے لئے پورے وقت کام کرتے تھے۔ ابتدا میں یونین کا کل سرمایہ پانچ ہزار روپیہ تھا۔ جو مختلف حصہ داروں سے جمع کیا تھا۔ یونین کی یکسالہ کارگذاری کے اخیر میں رقم چھ سو روپیہ سے زائد تھی۔ یہ سرمایہ باقندوں نے عام حصہ داروں کی حیثیت سے جمع کیا تھا۔ یونین کے ذریعہ ہر ایک باقندہ جو کچھ کماتا تھا اس میں سے ایک آنہ فی روپیہ جمع کرتا تھا۔ ۱۹۲۱-۱۹۲۰ء کے آخر میں ملحقہ

انجمنوں کی تعداد پچاس سے زائد ہو گئی۔ اور سرمایہ کی مقدار ۵ ہزار سے بڑھ گئی۔ اس میں ادا شدہ سرمایہ کی مقدار دس ہزار سے زائد تھی۔ ادا شدہ سرمایہ میں نصف سے زیادہ روپیہ خود بافندوں کا جمع کردہ تھا۔ اور تنخواہوں میں سے ایک آنہ فی روپیہ علیحدہ کرنے کے قاعدے سے فراہم ہوا تھا۔ سالِ ۱۹۲۰ء کو جو سال ختم ہوا۔ اسکے دوران میں یونین نے ایک لاکھ پچیس ہزار چار سو پچانوے کا مال فروخت کیا تھا۔ اور منافع کی تعداد اس سال تقریباً ۷۲۵۱ روپیہ تھی یونین کے ذریعہ بافندوں کے ۵۵۰ خاندانوں کا گذارہ ہو رہا تھا۔ اور ان سے ۱۳۷۶۸ روپیہ کی مالیت کا کپڑا وصول ہوتا تھا۔

انجمنیں تنخواہوں کی صورت میں بیس ہزار روپیہ سو دا ادا کرتی تھیں۔ اور ایک ہزار ایک سو پچپن روپیہ وصول کرتی تھیں (ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے سرمایہ میں جمع ہوتا تھا) یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت بنگال نے پچیس ہزار روپیہ کے نقصان تک یونین کی گارنٹی کی تھی۔ لیکن اس کے بروئے کار آنے کا کوئی موقعہ پیدا نہیں ہوا۔ اور رجسٹرار بنگال نے ۲۰-۱۹۱۹ء کے آخیر میں رپورٹ کی کہ یونین کی موجودہ مالی حالت ایسی ہے۔ کہ مستقبل میں اُسے حکومت کی گارنٹی کی ضرورت لاحق ہو گی۔

فروخت مال کیلئے کسی مرکزی منڈی کی عدم موجودگی میں یونین اور رجسٹرار کے محکمہ کی فروخت کے لئے مختلف تجاویز پر عمل کرنا پڑا۔ یونین نے صرف ملحقہ انجمنوں کے بافندوں کا مال ہی فروخت نہیں کیا بلکہ بنگال کے مختلف اضلاع کے بافندوں کی ۴۷ سوسائٹیوں کا مال بھی فروخت کیا۔ یونین نے میونیشنس ڈیپارٹمنٹ۔ بافات چپائے۔

اور دوسرے بڑے خریداروں سے فرمائشیں حاصل کیں۔ اسکے علاوہ کلکتہ میں ایک مختصر ڈپو بھی ایک انسپکٹر کی نگرانی میں قائم کیا جو کلکتہ کے بازاروں کے نرخ سے یونین کو مطلع رکھتا ہے۔ اب ایک اچھی منڈی اور مستقل بہم رسانی کا مسئلہ زیر غور ہے۔ انڈین انڈسٹریل کمیشن نے اس مسئلہ کے متعلق حسب ذیل رائے ظاہر کی ہے " اب اہم مسئلہ یہ ہے کہ بافندوں کے مال کی نکاسی کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ اگر تجارتی مسائل پر اس سے زیادہ توجہ صرف نہ کی گئی جتنی کہ اب تک عام طور سے کی جاتی رہی ہے (اس میں خام مصالح کی خریداری، بہترین نمونوں کا انتخاب اور مال کی نکاسی کے لئے تجارتی ایجنسیوں کا قیام بھی شامل ہے۔) تو بافندوں کے مال کو بہتر بنانے کی تمام کوششیں رائگاں جائینگی " (رپورٹ کا پیرا ۲۶۱)

بنگال کی انڈسٹریل یونینوں (بنگال میں اسوقت تین یونینیں موجود ہیں) کو تجارتی احوال سے مطلع رکھنے اور مال کی فروخت میں مدد دینے کیلئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ میں ایک ادارہ قائم کیا جائے اور اسکے ساتھ ہی پراونشل کوآپریٹو انڈسٹریل یونین کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔ یہ ادارہ نمونوں کے انتخاب اور فراہمی و فروخت مال کے متعلق ڈائرکٹر آف انڈسٹریز اور محکمہ تجارت سے مفید مشورے حاصل کریگا اور دور افتادہ مقامات کی یونینوں کو اس سے آگاہ کرتا رہے گا۔ ایک فہرست مرتب کی جائیگی جس میں پیداوار اور فروخت کے مراکز پہلو بہ پہلو درج ہونگے۔ اس کو پڑھ کر یہ معلوم ہو سکیگا کونسی اشیا کہاں بنتی ہیں اور کس مقام میں فروخت ہوتی ہیں۔ سوسائٹیوں کے لئے اس قسم کی اطلاع نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اس فہرست کے مرتب اور موجود ہونے

کی صورت میں وہ خریداروں سے براہ راست خط و کتابت کر سکیں گی اور انہیں اپنا مال بلا واسطہ بھیج سکینگی۔

بنگال میں۔ بنگال ہوم انڈسٹریز ایسوسی ایشن کے نام سے ایک ادارہ موجود ہے۔ اس سے پراونشل کوایپریٹو انڈسٹریل یونین کے قیام میں گرانقدر مدد ملیگی۔ یہ ادارہ کوایپریٹو انڈسٹریل سوسائٹیوں کو فروخندہ ایجنسی کا کام دے رہا ہے۔ لیکن اس کا وجود اس وجہ سے کچھ زیادہ مفید ثابت نہیں ہو رہا کہ انڈسٹریل سوسائٹیوں کے ساتھ باضابطہ منسلک نہیں ہے۔ اور اس کے ادارۂ اہتمام میں انڈسٹریل سوسائٹیوں کا کوئی نمائندہ بھی شامل نہیں۔ یہ تجویز وقتاً فوقتاً پیش کی جاتی رہی ہے کہ اس ادارہ کو پراونشل کوایپریٹو انڈسٹریل یونین کی صورت میں تبدیل کر دیا جائے۔ ادارہ مذکورہ کو حکومت سے بھی گرانقدر مدد ملتی ہے اور اس نے اپنے دیانت دارانہ کاروبار سے پبلک میں خاص شہرت اور وقعت حاصل کر لی ہے۔ کلکتہ کے کاروباری مرکز میں اسکے ڈپو کو ایک ممتاز حیثیت اور نشان حاصل ہے۔ اگر یہ ایسوسی ایشن رجسٹرڈ پراونشل انڈسٹریل یونین کی صورت میں تبدیل کر دی جائے تو اس سے نقصان کسی کو نہ پہونچے اور امداد باہمی کی تحریک کو قوت حاصل ہو جائے۔

پراونشل یونین کے قیام کے بعد ہی ہمارے لئے دائرۂ عمل وسیع کرنے کے متعلق مسٹر ولف کے مشورہ اور انکے لندنی دوست کی تجویز عمل کرنا ممکن ہو گا۔ آخر الذکر نے لکھا ہے کہ اگر عام استعمال کی ہندوستانی مصنوعات مجھے بھیجدیں جائیں۔ تو میں بطور تجربہ ان کی نمائش کروں اور جاپانی شعبہ کی تقلید میں ایک ہندوستانی شعبہ قائم کروں اہل انگلستان

شعبہ نے انگریزوں میں جاپانی مصنوعات کو مقبول بنانے میں نمایاں حصہ لیا ہے۔

ہندوستان کے دیگر صوبجات کی مانند پنجاب میں بھی گھریلو صنعتوں کے سلسلہ میں بافندوں کی جماعت کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ بافندوں کی تقریباً ساٹھ سوسائٹیاں ہیں اور ویونرز سنٹرل کوآپریٹو سٹورز لمیٹڈ" کے نام سے امرتسر میں ایک مرکزی ادارہ بھی موجود ہے۔ سنٹرل سٹور کی رجسٹری سنہ ۱۹۱۷ء میں ہوئی تھی اور یہ بافندوں کی سوسائٹیوں کا فیڈریشن ہے۔ اس ادارے سے بافندوں کی سوسائٹیوں کو مالی مدد ملتی ہے۔ بنکنگ اور فروخت مال کا کاروبار بھی کرتا ہے۔ اس کا سرمایہ ایک لاکھ پچیس ہزار ہے۔ جو سنٹرل کوآپریٹو بنک سے قرض کے طور پر حاصل کیا گیا ہے۔ سنٹرل بنک کے ڈائرکٹروں نے بافندوں کی بہبودی کے کام سے ہمیشہ دلچسپی ظاہر کرتے رہے ہیں۔ حکومت نے بھی برائے نام شرح سود پر ایک رقم عطا کی ہے۔ تقریباً سولہ ہزار روپیہ چندوں سوسائٹیوں کے ڈیپارٹ اور ریزرو کا ہے۔ جس میں تمام منافع جمع ہوتا ہے۔ حصوں کی تعداد معین نہیں۔ ہر ایک حصہ سو روپیہ کا ہے جس میں سے بیس روپیہ ممبری کی درخواست کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں۔ اور باقی رقم بیس بیس روپیہ کی چار مساوی سالانہ اقساط میں ادا کئے جاتے ہیں۔ رجسٹرڈ ویورز کوآپریٹو سوسائٹیاں سٹور کی ممبر بن سکتی ہیں۔ لیکن یہ معاملہ مجلس منتظمہ کے انتخاب اور جنرل کمیٹی کی تصدیق سے مشروط ہے۔ رجسٹرار یا ڈپٹی یا اسسٹنٹ رجسٹرار جو عمومی طور پر یا خاص طور پر اس کا نامزد کیا

ہوا ہو ممبر بن سکتا ہے۔ آخرالذکر کمیٹی کا ممبر اور صدر ہوتا ہے ا
پانچ ممبر ہر سال اجلاس عام میں منتخب کئے جاتے ہ
فی الحال انتظامیہ کمیٹی کے تمام ممبر باستثنائے صدر باقاعدے ہو
ہیں۔ عنقریب سٹور کا صدر ایک غیر سرکاری شخص منتخ
مینجر حکومت کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ اور حکومت ہی اسے تنخواہ دیتی ہے
اپنا کام کمیٹی کی نگرانی میں کرتا ہے۔ مینجر عام اور ضروری کام خود مختا
سے یا صدر کے مشورہ سے کرتا ہے۔ لیکن تمام اہم کارروائیوں کی
آخر کار کمیٹی سے طلب کی جاتی ہے۔ کمیٹی کاروبار سے خاص دلچسپ
ہے۔ اور عدم اطمینان کی صورت میں مینجر کی کارروائیوں پر نکتہ چینی
نہیں رہتی۔ مینجر کے علاوہ اسسٹنٹ مینجر بھی ہوتا ہے جس کی تنخواہ
ذمہ ہے۔ ایک تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک تعلیم یافتہ کو باقاعدہ ٹریولنگ
ایجنٹ (گشتی کارندہ) مقرر کیا جائے۔ جو مختلف مرکزوں کی پیداوا
کے صنعتوں تجارتی۔ فرموں اور پبلک کو پیش کر کے فرمائشیں حاصل
لائل پور کے میلے اور ڈھوزی وغیرہ میں جو کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔
سے یہ ثابت کیا گیا کہ عوام دیسی مصنوعات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔
فرمائشوں کیلئے تیار ہیں

میدانی عملہ حسب ذیل عہدہ داران پر مشتمل ہے۔ ایک انڈر
انسپکٹر۔ تین سب انسپکٹر اور تین سپر وائزر۔ ان سب کو حکومت
تنخواہ ملتی ہے۔ اور باقاعدے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ایک باقاعدہ
سب انسپکٹری کے عہدہ کیلئے زیر تربیت ہے۔ سب انسپکٹر پرچار کرتے
تعلیم دیتے ہیں۔ اور سوسائٹیوں کے حسابات کی جانچ کرتے ہیں پڑ

ان دوکانوں اور یونینوں کے حسابات رکھتے ہیں۔ جو ان کے حلقہ میں ہیں اور سبکے سکرٹری تعلیم یافتہ نہیں۔ اکثر سوسائٹیاں سوتی کام کرنے والوں کی ہیں اور کھدر دسوتی۔ گبرون اور سوسی تیار کرتی ہیں۔ سیالکوٹ میں دو ونی بافندوں کی دو سوسائٹیاں ہیں۔ اور ان کی تیار کردہ بستروں کی دو دنیاں مقبول عام ہیں۔ حکومت فوج کے لئے کثیر تعداد میں خریدتی ہے۔

سٹور سوسائٹیوں کا جو مال فروخت کرتے ہیں مال پر ایک روپیہ آٹھ آنہ فی سینکڑہ کمیشن وصول کرتے ہیں۔ سوسائٹیاں سٹور سے جو مال خریدتی ہیں۔ اس پر تاریخ رجسٹری سے پانچ سال گذرنے پر منافع میں سے بعد وضع کمیشن ایک رقم دی جاتی ہے۔ پانچ سال گذرنے سے پہلے منافع کا اعلان نہیں کیا جاتا اور یہ رقم ۱۰ فیصدی سالانہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔

پنجاب اور بنگال کی مانند دیگر صوبجات میں بھی بافندوں کی کواپریٹو سوسائٹیاں کثیر تعداد میں قائم ہو رہی ہیں۔ مدراس میں بافندوں کی ۲۴ سوسائٹیاں ہیں۔ بعض ان میں سے محض قرض دیتی ہیں۔ دیگر سوسائٹیاں سوت اور رنگ وغیرہ خریدتی ہیں۔ کپڑا بناتی ہیں اور اسکے تیار ہو جانیکے بعد مشترکہ خود سے فروخت کر دیتی ہیں۔ مدراس سوراشٹر سوسائٹی بافندوں کی تمام سوسائٹیوں میں ممتاز اور ترقی کرنے والی ہے۔ اسکے ممبروں کی تعداد ۵۶۷ اور ادا شدہ سرمایہ ۵۴۲۳۲ ہے۔ ۲۶۴۵۶۹ روپیہ کا سوت اور رنگ وغیرہ خریدا گیا اور ۵۴۳۴۶۴ روپیہ کا مال فروخت کیا گیا۔ جس پر ۸۰۳۵ روپیہ

یہ عبارت مسٹر ڈبلو ڈبلو پیڈل آئی سی ایس کے ایک مضمون سے ماخوذ ہے جو موصوف نے کواپریٹو کالوارٹلی میں پنجاب میں بافندوں کی سوسائٹیاں شایع کیا تھا۔ بلد ۳ نمبر ۴ صفحات ۱۵۰-۱

منافع ہوا۔ یہ کاروبار ۲۷۸۱۷ روپیہ کا تھا۔
۳۱ مارچ ۱۹۳۱ء تک بافندوں کی ۴۴ سوسائٹیاں تھیں۔ ان کے ممبروں کی تعداد ۲۸۵۰ اور سرمایہ مبلغ ۴۴۳۲۶ روپیہ تھا۔ بہار اور اڑیسہ میں بافندوں کی جس قدر سوسائٹیاں ہیں۔ ان میں رانچی اور بھاگل پور ویورز سٹورز خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ آخرالذکر کا سرمایہ ۳۱ مئی ۱۹۳۱ء کو ۴۰۰۰۰ ہزار سے زیادہ تھا اور ممبروں کی تعداد ایک سو پچاس تھی۔ ایک سال میں سٹورز کا منافع بقدر ۱۳۹۶ روپیہ تھا۔ سٹورز کا کام خام مصالح کی خریداری اور ممبروں میں اس کی تقسیم ہے۔ مال تیار ہونے کے بعد سٹور ہی اس کو خرید لیتا ہے۔ فروخت اور خریداری کا دائرہ ان لوگوں تک بھی وسیع ہے جو ممبر نہیں لیکن انہیں منافع میں حصہ پانے کا حق نہیں۔ سٹور کی یہ تجویز بھی ہے۔ کہ قصبہ میں بافندوں کی جتنی سوسائٹیاں ہیں۔ اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں۔ اس نے بنگال بہار اور یوپی میں مال کی فروخت کیلئے ایجنسیاں مقرر کر دی ہیں۔ رانچی ویورز کواپریٹو سٹورز کی طرف سے ممبروں کو پندرہ روز کے وعدہ پر سوت قرض دیا تھا۔ ۱۹۳۱ء میں اس نے ۲۲۷۰ روپیہ کا سوت فروخت کیا۔ جو خاص وعدہ پر براہ راست کلکتہ سے آیا تھا۔ پھیری کے ذریعہ فروخت کرنے کا طریقہ ترک کر دیا گیا ہے۔ اس کی بجائے آسام کے باغات میں منافع بخش منڈیاں تلاش کر لی گئی ہیں۔ جمشید پور۔ پٹنہ اور کلکتہ میں بھی مال فروخت کیا جاتا ہے۔ ۱۹۳۱ء میں اس نے ۴۳۵۶۶ روپیہ کا کپڑا فروخت کیا اس نے اپنے ممبروں کو کلدار کھڈیوں اور چرخوں کا استعمال سکھا دکھا دیا ہے۔ اسی وجہ سے ان کا مال دیگر بافندوں کے مال سے اچھا ہوتا

ہے۔اس کا سرمایہ ۲۹۹۷ روپیہ تھا۔ اور سال کے دوران میں ۷۴۶ روپیہ منافع ہوا۔

سطور بالا میں ہم نے ہندوستان کے مختلف صوبجات کے بافندوں کی انجمنوں کا حال بیان کیا تھا۔ اس لئے کہ زراعت کے بعد بافندگی ہندوستان میں عام اور اہم ترین گھریلو صنعت ہے۔ بافندگی کے علاوہ مختلف مقامات اور مختلف جماعتوں میں دیگر صنعتیں بھی رواج پذیر ہیں ہندوستان میں جو صنعتیں رائج ہیں ان کی بھی کوئی خاص تحقیقات آج تک نہیں کی گئی۔ البتہ صوبجات میں کسی حد تک تحقیقات شروع کی گئی ہے اور اسی تحقیقات سے ان صنعتوں کے متعلق رائے قائم کی جاسکتی ہے اس موقعہ پر ان صنعتوں کی فہرست قلمبند کرنی ضروری ہے اگر مختلف صوبجات کی انجمن ہائے امداد باہمی کی اس جدوجہد پر تبصرہ کیا جائے جو گھریلو صنعتوں کی تجدید کیلئے کی گئی ہے۔ تو اس سے مذکورہ بالا غرض حاصل ہو سکتی ہے۔

بنگال میں راجشاہی اور مالوہ میں ریشم کے کیڑوں کو پرورش کرنے والی سوسائٹیاں ہیں۔ لیکن ان کے کاروبار کا دارومدار قرض پر ہے۔ لیکن تجویز یہ ہے کہ انہیں ملحق کر دیا جائے اور اسکے بعد ممبروں کو امداد باہمی کے اصول کی تعلیم دی جائے۔ ریشم اٹیرنے کیلئے شبدلے بنائے جائیں۔ اور اٹیرنیوں کی اصلاح کی جائے۔ اسکے علاوہ آہنگروں۔ نجاروں۔ تیلیوں۔ چھپہ سازوں۔ ٹوکریاں بننے والوں اور لاک لگانے والوں کی نام نہاد سوسائٹیاں نہیں لیکن یہ سب قرضہ کی انجمنیں ہیں۔ یہ حقیقت پیش نگاہ رکھنی چاہیئے کہ ان نا تعلیم یافتہ پیشہ داروں میں امداد باہمی کے طریقہ کو رواج دینے کا سہل طریقہ ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ امداد باہمی کے طریقہ

کو وہ اپنی تجارت میں بھی اختیار کرینگے۔ ان کے علاوہ بنگال میں اور بھی گھریلو صنعتیں ہیں جنہیں امداد باہمی کے اصول سے ترقی دی جاسکتی ہے۔

(۱) بنگال کے تقریباً ہر ایک ضلع میں پیتل کے برتن اور گھنٹیاں بنانے والوں کی سوسائٹیاں قائم کی جاسکتی ہیں۔ ظروف کی مشترک فروخت اور محنت بچانے کے طریقے بھی اختیار کئے جاسکتے ہیں۔

(۲) ظروف سازوں میں بہترین ظروف بنانے کیلئے سوسائٹیاں قائم کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح نجاروں میں چوب کی فراہمی اور مصنوعات کی فروخت کے لئے سوسائٹیاں قائم کرنے کا موقعہ ہے۔

(۳) ڈھاکہ میں سیپی کے بٹنوں کا کارخانہ حال ہی میں قائم ہوا ہے۔ اسکی حالت اچھی سیپیاں فراہم اور مشترک فروخت کا انتظام کرکے بہتر بنائی جاسکتی ہے۔ اور ایسی مشینیں کام کرنے میں لائی جاسکتی ہیں جن سے محنت اور وقت کی بچت ہو جاوے

(۴) امداد باہمی کے طریقوں سے قالین بافی اور کمبل بافی کی حالت بھی بہتر بنائی جاسکتی ہے۔

(۵) مناسب مقامات میں لوہاروں کی سوسائٹیاں قائم کی جائیں جو ارزاں قیمت کے ترقی دادہ آلات کشاورزی بنائیں ان لوگوں کو انجمن ہائے امداد باہمی کے توسل سے جدید نمونوں کے آلات کشاورزی دکھلائے جائیں

(۶) بنگال میں امداد باہمی کے طریقوں سے چٹائی بنانے کی صنعت کو بھی ترقی دی جاسکتی ہے۔

بہار اور اڑیسہ میں رنگریزوں کی ایک سوسائٹی ہے جو روغنی تخم خرید کر اپنے ممبروں میں تقسیم کرتی ہے۔ اور وہ ان سے تیل نکالتے ہیں۔ نجاروں کی دو سوسائٹیاں ہیں۔ ایک لوہاروں کی سوسائٹی ہے۔ درزیوں

کی چار ظروف۔ سازوں کی دو اور نقش سازوں کی گیارہ انجمنیں ہیں
ٹھال پتھر کی صنعت چاقو سازی نقش کرنے کی صنعت ریشم باقی
پونیشور کے ظروف وغیرہ کی صنعت کو منظم کرنا چاہتا ہے۔ دیگر مقامات میں بھی
سنٹرل بنک کی گھریلو صنعتوں کو منظم کرنیکے لئے کوآپریٹو سوسائٹیاں قائم کر رہی ہیں
مدراس میں بافندوں کے سوا دوسرے کاریگروں کی بہت کوآپریٹو
سوسائٹیاں بنی ہیں۔ بمبئی نے بھی اس سلسلہ میں کوئی خاص ترقی
نہیں کی۔ بافندوں کی صرف چند سوسائٹیاں ہیں۔ ایک سال
پیشتر تین نئی صنعتی سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہوئی تھیں۔ ان میں ایک
احمد آباد کے ٹیلروں کی ہے۔ دوسری رنگ سازوں کی تیسری بمبئی
کے صابون سازوں کی۔ لیکن گھریلو صنعتوں میں امداد باہمی کے طریقوں
کو ترقی دینے کا امکان اس قدر قوی ہے جس قدر پنجاب اور بنگال میں
اس بیان کی تائید بمبئی کوآپریٹو کوارٹرلی (دسمبر ۱۹۲۸ء) کے ایک مضمون
سے ہوگی۔ جو رسالہ مذکورہ میں دیہات کے پیشے اور گھریلو صنعتوں
کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ مضمون نگار نے گھریلو صنعتوں کی ایک
طویل فہرست درج کی ہے۔ جنہیں امداد باہمی کے اصول کے مطابق
منظم کیا جا سکتا ہے۔ اس فہرست میں حسب ذیل اشیا درج ہیں۔
ناریل کی چھال سے بنائی جانے والی چیزیں۔ کاغذ کا گودا۔ ٹوکریاں اور
چٹائیاں۔ لاک۔ رند و وارنش۔ ٹین کے کھلونے۔ اینٹیں۔ ٹائل۔ ظروف
چینی کے برتن اور کھلونے شیشہ سازی۔

اگر صحیح طریق سے تحقیقات کی جائے تو معلوم ہوگا کہ ہندوستان
کے ہر صوبہ میں گھریلو صنعتیں دوگونہ امتیازی نوعیت رکھتی ہیں

امداد باہمی کے اصول کے ماتحت انہیں ترقی دینے میں پہلے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہندوستان کے ہر ایک صوبہ کی گھریلو صنعتوں کی تحقیقات کی جائے تحقیقات کا کام صوبجاتی حکومتیں کریں یا مرکزی حکومت کی قائم کردہ کمیٹی تحقیقات سے معلوم ہوگا۔ کہ غریب کاریگر کس کس طریقہ سے اپنا کام چلاتے ہیں اور ان کی صنعتوں کو امداد باہمی کے اصول سے بیک وقت ترقی دینے کیلئے کیا وسائل اختیار کرنے مناسب ہونگے۔

امداد باہمی اور سرمایہ دار صنعتیں

اس سے پہلے صفحات میں ہم نے گھریلو صنعتوں میں امداد باہمی کے طریقوں کی ترویج پر زور دیا ہے۔ لیکن ہندوستان کی صنعتی ترقی کیلئے امداد باہمی کے اصول کا دائرہ اس سے بہت وسیع ہے جو اسکے لئے تجویز کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی صنعت کو اس کا مناسب درجہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک امداد باہمی کی برکات سے شہری کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو بہرہ مند نہ کیا جا سکے۔ ہندوستانی صنعت و حرفت کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی مشکل "مزدوروں کی قلت ہے"

سر بارکورٹ ٹیلر نے اس جملہ کی حقیقی اہمیت حسب ذیل الفاظ میں واضح کی ہے۔ فی الحال مزدوروں میں کوئی حس و حرکت نہیں۔ ان کی اکثریت دیہات سے بھرتی کی جاتی ہے۔ اور غیر یقینی اور غیر مستقل ہوتی ہے۔ مزدوروں کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس پر کسی کو تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ سکونتی مکانات کی خرابی۔ مرغوب طبع ماحول کا

ہونا۔ کثیر المصارف طرزِ معاشرت۔ اور قلیل اجرت میں گرانقدر مصارف عوام کا برداشت کرنا یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ دیہاتی مزدوروں کو شہر کی سکونت اور فضا راس نہیں سکتی۔ تخفیف قرض کے لئے جو کمیٹیاں بمبئی میں قائم ہوئی ہیں اگر ان کی جد و جہد جاری رہی تو شاید غریب مزدور ایک دن اپنی اجرت کو اپنی اجرت کہنے کے قابل ہو جائیگا۔ مزدوروں میں جو انجمن ہائے مکانات ہیں وہ ممکن ہے کہ کسی روز انکیلئے بہترین ہاؤسنگ سکیموں کا نظام کر سکیں۔ امداد باہمی کی سوسائٹیاں مزدوروں کے اخلاق کو بلند کرینگی اسوقت "مزدوروں کی قلت" کی شکایت کسی کی زبان پر نہ ہوگی۔ اس طرح ہر طرف سے مطمئن ہوکر مزدور اپنے آقا سے ساوات اور خود مختاری کی بہتر شرائط پر حوصلہ کیساتھ گفتگو کر سکے گا۔ کارخانوں کے متعلق جو قوانین ہیں ان پر بھی عملدآمد اسوقت اچھی طرح ہو سکیگا۔ جب کوآپریٹو سوسائٹیاں۔ یونین۔ اور فیڈریشن مزدوروں کی شکایات کو ہم آہنگی سے پیش کرینگی۔ مختصر یہ کہ مزدوروں میں امداد باہمی کے طریقوں کی ترویج سے ٹریڈ یونینوں کے از منقاصد حاصل ہو جائینگے۔ اور اخرالذکر تحریک کے نقصانات کا کوئی اندیشہ نہیں رہیگا۔ اس طرح سرمایہ اور محنت کو بیک وقت فائدہ پہنچیگا۔ لیکن یہ حقیقت فراموش نہیں کردینی چاہیئے۔ کہ امداد باہمی اور ٹریڈ یونین کی تحریک میں فرق ہے دونوں تحریکوں میں کچھ خصوصیات اور فوائد مشترک ہیں۔

اگر انڈین انڈسٹریل کمیشن کی تجاویز پر عمل کیا گیا تو اس سے کوآپریٹو پروڈکشن (کسی مال کو مشترک طور سے تیار کرنا) کے اصول کی ترویج کے لئے نئے مواقع پیدا ہو جائینگے۔

کمیشن جان نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ طبقہ متوسط کے کاریگروں کو مالی مدد دی جائے۔ اسی کے ساتھ وہ یہ تجویز بھی پیش کر سکتا تھا کہ ان کاریگروں کو مالی مدد دینے میں ترجیح دی جائے جو امداد باہمی کے اصول پر مشترکہ طور سے کاروبار کرتے ہوں۔ اس قسم کی مشترک پیداوار کو قرض دینے میں حکومت کو بھی مزید سہولت ہے۔ اس لئے کہ قرض کا بار ان سب اشخاص پر یکساں ہوتا ہے۔ جو مشترک طور سے کام کرتے ہوں۔ باشندوں کی مختلف جماعتوں نے جو چھوٹے چھوٹے کارخانے قائم رکھے ہیں۔ ان میں مشترکہ طور سے کام کرنے والوں کی ہنرمندی اور وسائل کی وجہ سے اور بھی سہولت ہے۔ بہرحال حکومت کی طرف سے یہ مالی مدد جس کو بھی دی جائے۔ ہماری صنعتی انجمنوں کو اس میں خاص طور سے ملحوظ رکھنا چاہئیے۔ اس میں قرض دینے والی حکومت اور قرض لینے والے اداروں کا فائدہ ہے۔ اگر حکومت صنعت وحرفت کی مدد کے لئے روپیہ تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ تو اس معاملہ میں ان طریقوں سے استفادہ کرے جو امداد باہمی نے مقرر کر دیئے ہیں۔ سب ہم ان امکانات پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ جو ہندوستانی مزدوروں میں شرکت اور حصہ داری کے اصول کی ترویج کے متعلق ہیں۔ انڈسٹریل کمیشن نے ان اختیارات کے متعلق گرانقدر تجاویز پیش کی ہیں۔ جو مالی مدد دینے کی صورت میں حکومت کو حاصل ہونے چاہئیں۔ مالی مدد حکومت کی طرف سے مختلف صورتوں میں دی جا سکتی ہے۔ مثلاً منافع کی گارنٹی کی صورت میں یا سرمایہ میں اضافہ کر کے۔ رپورٹ میں نہایت دانشمندی سے سفارش بھی کی گئی ہے۔ کہ حکومت کو

اس امر کی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ ان شرائط کے ماتحت حصہ لینے کے امکانات پر ایک جماعت اور طبقہ کے لئے موجود ہیں۔ ان صورتوں میں حکومت حصوں کی حوالگی کی بھی نگرانی کرے تاکہ قلیل البضاعت اشخاص بھی صنعتی کاروبار میں شریک ہو سکیں۔ حکومت اور بینک کو جس کی وہ نمائندگی کرتی ہے۔ مدد کے عوض ان صنعتی اداروں سے کوئی چیز وصول ہونی چاہیئے۔ اس حد تک ہم انڈسٹریل کمیشن کی رائے اور تجویز کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس کی تجاویز کا دائرہ اس سے زیادہ وسیع ہونا چاہیئے تھا اور اسے یہ تجویز پیش کرنی چاہیئے تھی کہ ہندوستانی صنعتوں میں مزدوروں کے درمیان حصہ داری کو رواج دینے کے لئے اختیارات محفوظ رکھے جائیں۔ ہندوستان میں صنعتی انقلاب کا دور شروع ہونے والا ہے۔ اس قسم کے صنعتی انقلابات جہاں قوم کے لئے مفید ہوئے ہیں مزدوروں کے حق میں خطرہ سے خالی نہیں ہوتے۔ جو اقوام صنعت و حرفت کے میدان میں بڑھی ہوئی ہیں۔ انکی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مزدوروں کی حصہ داری کا طریقہ محنت اور سرمایہ دونوں کی کشمکش کو ختم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ منافع میں مزدوروں کو حصہ دار بنا دیا جائے۔ ہندوستان میں حفظ ماتقدم کے طور پر سرمایہ اور محنت کی مخالفت کو روکنے کی تدابیر اختیار کرنی ضروری ہیں۔ محنت کے مسئلہ نے تمام دنیا میں پریشان کن صورت اختیار کرلی ہے۔ اس لئے ہمیں ابتدا ہی میں ایسی پالیسی اختیار کرنی چاہیئے۔ جو آئندہ خطرات کا اندازہ کر سکے۔ اگر کمیشن کی سفارش کے مطابق حکومت حصوں کی

حوائج کی نگرانی کرے گی تو چند حصے مزدوروں کیلئے کیوں نہ مخصوص کر دیئے جائیں ۔ جنہیں وہ اپنی اجرتوں کا ایک حصہ وضع کرا کے خرید سکیں ۔ اگر حصہ لینے کے مواقع سے مستفید ہونیکا حق تمام جماعتوں کو یکساں حاصل ہوگا تو کارکنوں سے زیادہ استحقاق حصہ داری کا کس کو ہو سکتا ہے ۔ اگر مزدوروں کو صنعتی اداروں میں تھوڑا تھوڑا سرمایہ لگانے کی ترغیب دی جا سکے تو یہ بہتر ہوگا ۔ اس لئے کہ حصہ دار بننے کے بعد وہ زیادہ محنت کرینگے اور اپنا ہی کام سمجھینگے ۔ اگر حکومت کسی قوم کے حصہ خریدتی ہے جیسا کہ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے تو یہ مناسب ہوگا کہ ان حصوں کو وقت مناسب پر اچھی شرائط کے ساتھ قلیل رقوم کی صورت میں کارکنوں کے ہاتھ فروخت کرے ۔ حکومت ہند کو صنعت و حرفت اور امداد باہمی کی ترقی کے لئے جو نادر موقع حاصل ہے ۔ غالباً ایسا موقع دنیا کی کسی حکومت کو حاصل نہیں ہوا ۔ دیگر ممالک میں صنعتی انقلابات رونما ہوئے اور کسی متوسط جماعت کے دخل اور مدد کے بغیر ہی مدارج ارتقا سے گذر گئے ۔ ہندوستان میں دوسری اقوام کی غلطیوں سے عبرت اندوزی کا موقعہ ہے ۔ صنعت و حرفت میں امداد باہمی کے اصول کو رائج کیا جا سکتا ہے ۔ اسکی ترویج سے تاریخ امداد باہمی کا نیا باب شروع ہو جائیگا ۔

انجمن ہائے امداد باہمی

انجمن ہائے امداد باہمی مزدوران جو عموماً برحیباتی کے نام سے مشہور ہیں ۔ اٹلی کی تحریک امداد باہمی کے اس عہد کی یادگار ہیں جبکہ وہ ابتدائی

مدارس میں تھی۔ یہ انجمنیں بیشتر ان مزدوروں کی ہوتی تھیں۔ جو تعمیرات کا کام کرتے تھے۔ ٹھیکیداروں کی ناز برداری سے بچنے کیلئے انہوں نے یہ اقدام کیا تھا۔ اور عام تعمیرات کے ٹھیکے بلاواسطہ حاصل کر لیتے تھے۔ ضلع ایمیلیا۔ اور رومانگنا میں جہاں مزدوروں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ انجمنیں بیکاروں کی تعداد کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہیں حکومت سے تعمیرات کے رعایتی اجارے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اور اسکے بعد مزدوروں میں کام تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ یہ سوسائٹیاں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر و مرمت اور نہروں کی کھدائی کا کام بھی کرتی ہیں۔ آبپاشی کے وسائل کو ترقی اور اراضی وغیرہ کی خرید و فروخت میں لوگوں کو مدد دیتی ہیں۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے اجارے کے قانون اور اسی قسم کے دیگر قوانین کے نفاذ سے انہیں بہت استحکام حاصل ہوتا ہے۔

امداد باہمی کی تحریک کی عمر تو چالیس سال کے قریب ہے لیکن اسے قوت صرف بیس سال سے حاصل ہوئی ہے۔ سنہ ۱۹۲۰ء کے آخر میں ۲۵۰۰ سوسائٹیاں تھیں۔ ان میں تین چوتھائی سوشلسٹ ادارات تھے۔ جنگ عظیم کے بعد ترقی کی رفتار بہت تیز ہو گئی اور اس کی اصل وجہ خود مختاری کی خواہش ہے جسے جنگ کا عالمگیر اور مستقل اثر سمجھنا چاہیئے۔ دوسری بڑی وجہ حکومت اٹلی کی وہ فراخدلانہ مدد ہے۔ جو نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کریڈٹ کے توسل سے دی گئی۔ حکومت کو یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ لیبر سوسائٹی سے زیادہ صنعت و حرفت کو کسی چیز سے تقویت حاصل نہیں ہو سکتی [1]

[1] مزید تفصیلات کے لئے مطالعہ کیجئے دی مسٹر ایم ایل ڈولنگ کا مضمون بعنوان

جس طریق سے یہ سوسائٹیاں کام کرتی ہیں وہ مسٹر ادلورد تھوفیلڈ نے بیان کیا ہے[۱] سوسائٹی کا نظام تین مختصر جماعتیں یا کمیٹیاں کرتی ہیں۔ اول ایک کمیٹی خالص مزدوروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور سوسائٹی کی پالیسی کا سیاہ و سفید اسی کے اختیار میں رہتا ہے۔ اس کے بعد ایک مختصر سپروائزری کمیٹی ہوتی ہے۔ اس کا فرض قواعد و ضوابط کی تعمیل کی نگرانی اور حسابات کی جانچ پڑتال ہے یہ کمیٹی اجلاس عام کے روبرو جوابدہ ہوتی ہے۔ انکے علاوہ ایک ٹیکنکل کمیٹی ہوتی ہے۔ اس کمیٹی میں ایک ماہر انجنیر اور ایک قانونی تجربہ رکھنے والا سیکرٹری شریک ہوتا ہے۔ سکرٹری کا کام ٹھیکوں کی نگرانی تنخواہوں اور اجرتوں کا تعین۔ اور تقسیم کار ہیں۔ یہ بیان تو سوسائٹیوں کے ادارہ اہتمام کا تھا۔ اب اس امر پر روشنی ڈالنا مقصود ہے کہ جو ٹھیکہ کیا جاتا ہے۔ اس کا کام ممبروں کے درمیان کس طور سے تقسیم ہوتا ہے۔ لیکن اس پر تبصرہ کرنے سے پہلے ایک اور اہم مسئلہ کی جو اکثر زیر بحث رہتا ہے۔ توضیح ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اکثر حالتوں میں سوسائٹیاں صرف ان اشخاص پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جو کسی ایک فن یا فن کی کسی ایک شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جامعیت۔ تنظیم اور وحدت کیلئے یہ ضروری ہے کہ سوسائٹی صرف ایسے افراد کا مجموعہ ہو۔ جو کسی صنعت کے صرف ایک شعبہ سے وابستہ ہوں۔ لیکن عملاً یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک ٹھیکہ ہر قسم کے مزدوروں کی ضرورت

جرمنی اور اٹلی میں تحریک امداد باہمی اور ۔ (۵) مسٹر سی۔ ایف سٹرک لینڈ کا مضمون بعنوان۔ یورپ کی تحریک امداد باہمی پر ایک نظر"

[۱] دی بنگال بہار اینڈ اڑیسہ کوآپریٹو جرنل جلد ہفتم ۱۔

پیش آتی ہے۔ تعمیر مکان میں صرف معمار ہی درکار نہیں ہوتے۔ بلکہ سنگتراشوں اور نجاروں وغیرہ کی خدمات بھی درکار ہوتی ہیں۔ اس سے بڑے ٹھیکے یعنی بندرگاہ وغیرہ کی تعمیر میں مختلف فنون کے ماہرین کی خدمات درکار ہونگی۔ اس کے بغیر وہ کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہونچ سکتا۔ ان حالات میں ایک سوسائٹی کے قیام کے بعد پہلی ضرورت یہ ہے کہ وہ دوسری سوسائٹیوں سے جو اسی فن سے تعلق رکھنے والے پیشوں میں دستگاہ رکھنے والوں پر مشتمل ہوں۔ متحد ہو جائے۔ ایک ہی فن یا صنعت سے تعلق رکھنے والی سوسائٹیوں کے فیڈریشن بنا کر اس مشکل کو دور کر دیا گیا ہے۔ جن مقامات میں ایسے فیڈریشن موجود ہیں۔ ٹھیکے حاصل کر کے ماتحت سوسائٹیوں میں کام تقسیم کر دیتے ہیں۔ انفرادی طور سے ممبروں میں کام تقسیم نہیں کیا جاتا۔ اس طریق کار سے دوسری مشکل بھی رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک دقت پھر بھی باقی رہتی ہے۔ وہ یہ کہ بازار کی ہموار نہیں رہتی یعنی مختلف صنعتوں میں کارکنوں کی مانگ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت ایک رقبہ میں رنیٹیں رکھنے والوں کی تعداد ناکافی ثابت ہو لیکن اس رقبہ میں نجار ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہوں۔ اور انہیں کوئی کام نہ ہو۔ ایک ماہ کے بعد ممکن ہے کہ صورت حالات دگرگوں ہو جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ کسی سوسائٹی کیلئے ممکن نہیں کہ ہوشیار کام کرنے والوں کو جو ممبر بننا چاہتے ہوں ممبری سے محروم کر دے اسطرح سوسائٹی کو دو مشکلوں کا سامنا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ اس کے ممبروں کی تعداد اس کام کی مقدار سے نہ بڑھنے جائے جو کسی وقت مل سکتا ہے۔ دوسری یہ کہ کام اتنا بڑا ہو کہ اسکے تمام ممبر مل کر

بھی اسے سرانجام نہ دے سکیں۔ ایک مشکل تو اسطرح دور کر دی گئی ہے
کہ وقت ضرورت باہر سے مزدوروں کی خدمات حاصل کر لی جاتی ہیں۔
اس صورت میں جو مزدور کام کرتے ہیں۔ انہیں ہفتہ وار اجرتیں دیدی جاتی
ہیں۔ منافع میں کوئی حصہ نہیں دیا جاتا۔ دوسرے عقدہ کا حل اسطرح
تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ممبروں کو باری باری کام دیدیا جاتا ہے۔ اس طریق
سے انہیں اسوقت بھی کام جاتا ہے۔ جبکہ اس کی امید نہ کی جا سکتی
ہو۔ جسوقت سوسائٹی کو ممبروں کی خدمات درکار نہیں ہوتیں۔ اس
وقت وہ باہر کام ڈھونڈتے ہیں۔ منافع کی تقسیم ہر ایک ممبر کے
سرمایہ اور محنت کے تناسب سے ہوتی ہے۔ ہندوستانی مزدوروں
کے ناتعلیم یافتہ ہونے اور جمعیت کیلئے انفرادی فائدہ کو قربان کرنے
کی مصلحت نہ سمجھنے کے باعث ان سوسائیٹوں کے فیڈریشن بنانے
اور خصومت و نزاع کے بغیر باری باری سے کام دینے کا طریقہ جاری
کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ تاہم اگر ایسی سوسائٹیاں بن جائیں دبمبئی
جیسے صنعتی مراکز میں ان کی فوری ضرورت ہے) تو ان مشکلات پر موثر
اور مستقل تعلیمی پروپیگنڈا سے قابو پایا جا سکتا ہے۔

اٹلی کے مزدوروں کی سوسائیٹوں کو ابتدائے کار میں دو مشکلیں
پیش آئی تھیں۔ یہی مشکلیں آئندہ ہندوستان کے مزدوروں کی
سوسائیٹیوں کو پیش آئینگی۔ ایک مشکل جو سطحی طور سے زیادہ اہم
معلوم ہوتی ہے۔ فراہمی سرمایہ کے متعلق تھی دوسری جو واقعی
بہت اہم ہے تنظیم سے تعلق رکھتی تھی۔ سرمایہ کے متعلق جو مشکل
تھی وہ اسوقت تک دور نہ ہوئی۔ جبتک حکومت اٹلی نے عدم

مداخلت کی دقیانوسی پالیسی کو اختیار کر کے سوسائیٹیوں کو مدد دینے کا طریقہ اختیار نہ کیا۔ حکومت کی پالیسی میں تبدیلی ہو جانیکے بعد فراہمی سرمایہ کے سلسلہ میں کوئی حقیقی دشواری پیش نہیں آئی۔ سرمایہ کا ایک حصہ تو انسٹی ٹیوٹ نیشینس ڈی کریڈٹ (ایک بینک کا نام جو حکومت کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ اور اس میں پیشتر سرمایہ بھی حکومت کا ہی لگا ہوا ہے) ادا کرتا ہے۔ اور کچھ عطیات اور گارنٹی کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ یہ سوسائٹیاں بلا واسطہ حکومت سے عطیات حاصل کرتی ہیں اور کواپریٹو بنک ٹھیکوں کے سرٹیفکیٹ دیکھ کر انہیں پیشگی رقوم دیتے رہتے ہیں۔ جو اشخاص باشندگان اٹلی کی سیرت سے واقف ہیں انہیں تنظیم کی وقت فراہمی سرمایہ کی مشکل سے زیادہ سخت نظر آئیگی۔ دنیا کی کسی قوم میں باشندگان اٹلی سے زیادہ انفرادیت کی طرف رجحان نہیں پایا جاتا اسکے علاوہ وہ اطاعت اور نظم کے بھی کم خوگر ہیں۔ لیکن اسکے باوجود مزدوروں کی سوسائٹیاں منظم ہیں۔ ضبط و نظم قائم کرانیکی کارروائی ایک خاص طریقہ سے کی گئی ہے۔ مزدوں کو تقریباً بیس جماعتوں میں منقسم کر دیا گیا ہے۔ ایک گروہ کا سردار ایک فورمین کو مقرر کیا گیا اسکی نامزدگی اجلاس عام کی منظوری کی شرط کے ساتھ ایگزکٹو کمیٹی کی طرف سے عمل میں آتی ہے۔ فورمین حسابات کی ترتیب جانچ اور رقوم کی ادائیگی کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ جو ممبر کام میں کاہلی اور نزاع کرتے ہیں۔ انہیں فوراً سوسائٹی سے نکال دیا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قسم کی انجمنوں میں ضبط و نظم کا قائم رکھنا اشد ضروری ہے۔ نزاع اور عدم تعمیل احکام کی بنا پر صرف ممبروں کا اخراج

بھی عمل میں نہیں آتا بلکہ خود سوسائٹی ممبروں کی تعداد بیس سے کم ہو جانے پر دیوالیہ قرار دیدی جاتی ہے۔ یہ واضح رہے کہ ہر ایک مزدور سے ہر روز اسکی ہفتہ وار اجرت کا ایک فیصدی حصہ وصول کر لیا جاتا ہے اور اس طرح جو رقم فراہم ہوتی ہے۔ اس میں سے فورمین کی تنخواہ ادا کر دی جاتی ہے۔ اسطرح مزدوروں کو یہ احساس ہوتا ہے کہ فورمین ان کا ہی آدمی ہے۔ اور فورمین سمجھتا ہے کہ اگر کنٹرول کمیٹی میری حمایت کریگی۔ اور میں نکھٹو اور بدزبان مزدور کو سوسائٹی سے نکال سکتا ہوں۔ ہندوستان میں اول تو ایسے فورمین کا ملنا مشکل ہے جو اپنے ماتحتوں کو قابو میں رکھ سکے۔ اور دوسرے ایسی انتظامیہ کمیٹی کا کام دشوار ہے جو رحم اور مہربانی کی درخواستوں کو نظر انداز کر کے فورمین کی تائید کر سکے۔

ہندوستانی کوآپریٹروں کی توجہ امداد باہمی کے جدید کاروبار کی طرف حال ہی میں منعطف ہوئی ہے۔ ہندوستان کے مختلف صوبجات اور کشمیر میں اس قسم کی مدد دے چند سوسائٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔ کشمیر میں انجمن ہائے امداد باہمی کے عنوان سے مسٹر سی ایف سٹرک لینڈ نے ایک گرانقدر مضمون بھی کوآپریٹو کوارٹرلی میں شائع کیا ہے۔ (جلد پنجم صلہ) ذیل کی اطلاع کے لئے ہم موصوف کی تحقیقات کے رہین منت ہیں۔ دربار کشمیر کے محکمہ جنگلات کے زیر سرپرستی مزدوروں کی متعدد سوسائٹیاں قائم ہوئی ہیں۔ یہ کراچ ڈویژن واقعہ تحصیل اترامچی پورہ کے جنگل سے کٹتی ہوئی عمارتی لکڑی کو براہ خشکی و تری شہر میں لائینگی۔ اس سے پہلے یہ کام ٹھیکیدار کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کا کام ناتسلی بخش ہوتا تھا۔ اور بڑی بڑی رقوم اسکے

عوض وصول کرتے تھے۔ اگست ۱۹۲۱ء میں آرہ کشوں کی دس کوآپریٹو سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ اور ایک یونین رجسٹری کرائی گئی۔ ملحقہ سوسائٹیوں کی تعداد ۲۲ ہے۔ ہر ایک سوسائٹی بیس ممبروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ یعنی آرہ کشوں کے دس جوڑے۔ ہر ایک ممبر اسوقت تک ایک روپیہ ماہانہ ادا کرتا ہے۔ جب تک دس دس روپیہ کے بارہ حصوں کی رقم پوری نہ ہو جائے۔ سوسائٹی یونین میں چارگنی ذمہ داری کے ساتھ پانچ سو روپیہ کے حصص خرید تی ہے۔ یونین کا فرض ٹھیکے حاصل کرنا۔ اور سوسائٹیوں میں تقسیم کرنا ہے۔ یونین ٹھیکہ دینے والے رقوم وصول کرتی ہے۔ اور سوسائٹیوں کو دیتی ہے۔ ان کے نام کرکے کام کے مطابق کا اندراج ہوتا رہتا ہے۔ ابتدا میں جو سوسائٹیاں قائم ہوئی تھیں اسوقت سال بھر کے ٹھیکے دے جا چکے تھے اور انہیں صرف ایک ایسا سیکشن مل سکا جسے دشواریوں کی وجہ سے ٹھیکیدار نے چھوڑ دیا تھا۔ سوسائٹیوں نے ٹھیکیدار کا نامکمل کام پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اور اسکے اختتام کے بعد معلوم ہوا کہ انہوں نے ۹۸ فیصدی بہترین کام کیا ہے۔ اسکے بعد اور ٹھیکے حاصل کئے گئے۔ ایک سال کے تمام ٹھیکوں کی رقوم کا مجموعہ تقریباً چالیس ہزار تھا۔ ٹھیکیدار انہی ٹھیکوں کو ساٹھ ہزار روپیہ میں کرتے اور آرہ کشوں کو صرف پچیس ہزار روپیہ دیتے ہیں۔ فارسٹ افسر نے ستمبر ۱۹۲۱ء میں اعلان کیا کہ میں سوسائٹیوں کے کام سے مطمئن ہوں اور امداد باہمی کی ترقی کے متعلق توقع ظاہر کی۔ کشمیر کے علاقہ میں امداد باہمی کے طریقہ کو جو کامیابی ہوئی اس سے ہندوستانی ہند کے مزدوروں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں یہ نئی تحریک انہی سرداروں

اور ٹھیکیداروں کے پنجہ سے نجات دلا سکتی ہے۔ مقامی حکومتیں میونسپلٹیاں اور ڈسٹرکٹ بورڈ لیبر سوسائٹیاں و سڑکوں عمارتوں نہروں کی صفائی کے ٹھیکے دیکر اس تحریک کی حوصلہ افزائی کریں۔ ذیل میں ہم ان چند نئی انجمنوں کا حال تحریر کرتے ہیں جنہیں حکام نے امداد دی ہے۔ انجمن خاکروبان سیلم نے میونسپلٹی سے کنزروینسی کارٹس کیلئے بیل فراہم کرنیکا ٹھیکہ حاصل کیا۔ پوتور لیبر یونین (جنوبی کنارا مدراس) ۱۹۱۹ء میں قائم ہوئی تھی۔ اور اس علاقہ میں اپنی قسم کی پہلی سوسائٹی ہے۔ سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کی روئداد سے اسکی امید افزا کامیابی کا حال معلوم ہوتا ہے۔ دو سو روپیہ کے قلیل سرمایہ اور سنٹرل بنک سے ۳۴۹ کی رقم لے کر یونین نے ایک ایسی سڑک کی مرمت کا ٹھیکہ لے لیا۔ جسکا ۹۳ میل تھا۔ ٹھیکہ ۶۵۴۴ روپیہ میں حاصل کیا گیا۔ اور دو ہزار دو سو روپیہ منافع ہوا۔ پوتور یونین کی دیکھا دیکھی مارپی پور (کراچی کے قریب واقعہ ہے) میں نمک کا کام کرنے والوں کی ایک سوسائٹی قائم ہوئی ہے۔ اس سوسائٹی کو کارخانہ سے شہر میں نمک پہونچانیکے لئے ٹنڈر پیش کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ اسی طرح مدراس میں سالٹ بورڈنگ سوسائٹی نے محکمہ نمک سے نمک بار کرنے کا ٹھیکہ حاصل کر لیا ہے۔ اور گذشتہ چار سال سے تسلی بخش طور سے کام کر رہی ہے۔ بروچ میں سڑکوں اور مکانوں کی تعمیر و مرمت وغیرہ کے لئے ایک سوسائٹی قائم ہوئی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان سوسائٹیوں کی کامیابی ممبروں کی تعداد میں اضافہ کا موجب ہوگی۔ اٹلی میں انہیں رکھنے والے ممبر

صنعت کا کام کرنے والے بخار۔ مزدور۔ گاڑیبان اور دیگر مشقت پیشہ اشخاص ٹھیکیداروں کے پنجہ سے رہائی کرنے کیلئے سوسائٹیاں قائم کر چکے ہیں۔ اور خود ٹھیکے لیتے ہیں۔ ہندوستان کے شہروں اور دیہاتی علاقوں میں انجمنہائے مزدوران کی ترقی کیلئے کافی گنجائش ہے۔ فی الحال جنگلوں کے صرف کرنے۔ سڑکوں کی مرمت اور مکانات بنانے۔ تالاب کھودنے اور ریلوے لائن بچھانے (صنعتی پروجیکٹس اور بڑی بڑی نہروں کی کھدائی سے قطع نظر) کا کام بڑے بڑے ٹھیکیداروں کے ہاتھ میں ہے۔ جنہیں سرداروں کے توسل سے مزدور مہیا کئے جاتے ہیں۔ اگر مختلف صنعتوں سے تعلق رکھنے والے مزدور منظم ہو جائیں اور لیبر سوسائٹیاں قائم کریں تو ٹھیکہ دینے والوں کو تھوڑے داموں سے اچھا کام مل سکتا ہے۔ اور مزدوروں کو اس سے زیادہ اجرت ملیگی۔ جو اسوقت تک حاصل کرتے رہے ہیں۔ اگر لوکل اور ڈسٹرکٹ لیبر سوسائٹیوں کو مدد دیں اور انکی حوصلہ افزائی کریں تو دیہاتی ترقی کی تجاویز کو نہایت سرعت اور صفائی کے ساتھ جامہ عمل پہنایا جا سکتا ہے۔ جو کام دیہات کی اصلاح و ترقی کے متعلق ہوں۔ ان کے ٹھیکے لیبر سوسائٹیوں کو دے جائیں۔ اس صورت سے بیکاری۔ حفظان صحت۔ بہم رسانی آب اور ذرائع آمد و رفت کے عقدے بیک وقت حل ہو سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ لیبر سوسائٹیاں مزدوروں میں آسودگی و اطمینان پیدا کرنے کا موجب ہونگی۔ مزدوروں کی آسودگی میں صنعت و حرفت کی ترقی کا راز مضمر ہے اور اس سے ملک میں آسودگی پھیلتی ہے سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی مصلحتیں اس امر کی مقتضی ہیں کہ ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں لیبر سوسائٹیوں کو ترقی دی جائے۔

فصل سیزدہم

امداد باہمی کے طریق سے مکانات کی تعمیر

کلکتہ، بمبئی، کراچی، مدراس، پونا اور رنگون کی تخصیص نہیں سلطنت کے ہر بڑے شہر میں گذشتہ چند سال سے مکانات کا مسئلہ پریشان کن بنا ہُوا ہے۔ برطانیہ کے کلاں کے بڑے حصہ میں نیو ڈبن اور بلفاسٹ میں مکانات کی سخت قلت ہے۔ اور جنگ کے بعد محنت کے مسائل کے متعلق تحقیق کیلئے جو مشترک کمیٹی قائم ہوئی تھی اسکی رائے ہے۔ "میونسپلیٹوں اور قومی حکومت کے سوا اور کوئی دیہاتی اور شہری قبیل میں دس لاکھ جدید مکانات یا پچاس لاکھ مزید کمرے نہیں بنا سکتا" ہندوستان کے شہروں میں یہ مسئلہ اسقدر پیچیدہ نہیں۔ لیکن ہر دو ممالک میں اسکی ضرورت اور اہمیت یکساں ہے۔

اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنیکے بعد کیا رائے قائم کی جاتی ہے۔ ؟ ہم دیکھتے ہیں کہ کلکتہ اور ہندوستان کے دوسرے بڑے شہروں میں مکانات کا کرایہ حسب ذیل وجوہ سے بڑھ گیا ہے۔

(۱) صنعت و تجارت کو توسیع کے ساتھ باہر سے آدمیوں کی آمد (۲) زمانہ جنگ میں تاجروں کے جو منافع حاصل کیا تھا۔ اسکے باعث سٹہ کے طور پر مکانات کی خریداری (۳) سٹی امپرومنٹ ٹرسٹ نے بڑے

بڑے قطعات آراضی حاصل کر لیے اور جن اشخاص کو ان قطعات سے بے دخل کیا تھا۔ ان کے لئے مکانات کا کوئی انتظام نہ کیا (۴) پبلک ادارات کی طرف سے تجاویز توسیع کا پیش کیا جانا اسکی وجہ سے مالکان اراضی نے کرایہ میں اضافہ کر دیا تاکہ انہیں زیادہ معاوضہ مل سکے (۵) اجرت، مصالح کی قیمت میں اضافہ جسکی وجہ سے نئے مکانات کی تعمیر رک گئی۔ (۶) شہر اور نواح کے درمیان آسانی ذرائع آمد و رفت مفقود ہیں۔ اسکی وجہ سے ایک ہی رقبہ میں آبادی بڑھتی جا رہی ہے (۷) مکانات کے متعلق لوگوں کا مذاق مغربی سانچہ میں ڈھل گیا ہے۔ ان مختلف وجوہ نے مل جلکر ایک ایسی حالت پیدا کر دی ہے۔ جو ناقابل برداشت ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ اس سے عہدہ برا ہونیکے لئے فوراً کارروائی کی جائے۔ ورنہ شہر کی سوشل اور اقتصادی زندگی اسکے تباہ کن اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔ مکانات کے کرایہ میں اضافہ کا اثر طبقہ متوسط کے ملازمت پیشہ اشخاص کو زیادہ محسوس ہو رہا ہے۔ ان کے ساتھ ہی قلیل البضاعت تاجر کارخانوں میں کام کرنے والے مزدور اور کاریگر بھی کرایہ کے اضافہ سے نالاں ہیں۔ کرایہ کی گرانی کے باعث مکانات میں آدمیوں کی مقدار بڑھتی جا رہی ہے۔ اور غذا کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں صحت اور اخلاق کو تباہ کرنے والی ہیں۔ اسکے علاوہ دکانوں کے کرایہ میں بیشی ہونے کے باعث اجناس کی قیمتیں بھی بڑھ جاتی ہیں اور یہی سبب ہے کہ بازاروں میں اجناس کا نرخ گراں نظر آتا ہے۔ کرایہ میں اضافہ کو روکنے کیلئے حسب ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ (۱) ایک "رینٹ کنٹرولر" (کرایہ پر

نگرانی رکھنے والے عہدہ دار) کا تقرر جسے یہ اختیار بھی حاصل ہو کہ مالکان مکانات کو گذشتہ چند سال کا کرایہ واپس کرنے کا حکم دے سکے (۲) عارضی طور سے ایک قانون کا نفاذ جس کی رو سے کرایہ میں اضافہ کرنا منع ہو ۔ (۳) مکان خالی کرنے کیلئے کرایہ دار کی ایک ماہ کی جو میعاد دی جاتی ہے اسے بڑھا کر چھ ماہ یا اس سے زیادہ کر دیا جائے (۴) مالک مکان کی طرف سے کرایہ دار کو تخلیہ مکان کا جو نوٹس دیا جائے۔ اس میں وجہ بھی ظاہر کی جائے کہ مکان خالی کرانا کس واسطے مقصود ہے۔ اگر رینٹ کنٹرولر اس وجہ کو کافی سمجھے تو نوٹس کی تصدیق کر دے (۵) حقیقی عدالتوں کو اختیارات دیے جائیں کہ اگر بید خلی کیلئے مالک مکان کافی وجہ ظاہر نہ کرے تو انکی درخواستیں مسترد کر دیں۔ اگر کرایہ دار مکان خالی کرنے میں کوئی دشواری بیان کرے تو نوٹس کی میعاد میں اضافہ کر دیں (۶) شہر کے متصل مقامات کا ریلوے کرایہ کم کر دیا جائے (۷) نواحی مقامات اور شہر کے درمیان ذرائع آمد و رفت کو ترقی دی جائے ۔

کرایہ میں اضافہ کو روکنے کیلئے مذکورہ بالا سطور میں جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ وہ آخر الذکر تدبیر کے سوا سب عارضی ہیں۔ رینٹ ایکٹ (قانون کرایہ مکانات) بھی ایک عارضی تجویز ہے۔ اور حد سے زیادہ بڑھے ہوئے کرایہ سے چند روز کے لئے نجات دلا سکتی ہے۔ اس مسئلہ کا صحیح حل یہ ہے۔ کہ تعمیر مکانات کیلئے جدید قطعات حاصل کئے جائیں۔ اور نہایت سرعت کے ساتھ کثیر تعداد میں مکانات کی تعمیر سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ مختلف اسباب و وجوہ سے بڑے بڑے شہروں میں مکانات کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ اور

اسقدر مکانات موجود نہیں۔ بہم رسانی کی طاقتوں کو بھی طلب کے ساتھ ساتھ کام کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر سرمایہ دار در مالکان بہم رسانی کو محدود یا مسدود کرنا چاہیں۔ تو خریداروں (اس صورت میں کرایہ داروں کو) کو مالکان اراضی سے مقابلہ کیلئے کوآپریٹو سوسائٹیاں بناکر متحد ہوجانا چاہیئے۔ اور حکومت کو مفادعام کے محافظ کی حیثیت سے اکثریت (یعنی کرایہ داروں) کو اقلیت (یعنی زمین کو بطور سلسلہ جاری خریدنے والوں کی دست برد سے بچا سکنے کیلئے اس مسئلہ میں مداخلت کرنی چاہیئے۔ بڑے شہروں میں قلت مکانات کے مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مالکان مکانات غریب کمزور اور غیر منظم کرایہ داروں کا خون چوستے ہیں۔ سرمایہ داروں کے اس گروہ کا مقابلہ کرنا۔ خانہ بدوش کرایہ داروں کیلئے صرف اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ وہ تعمیر مکانات کیلئے کوآپریٹو سوسائٹیاں قائم کریں۔

انجمن ہائے تعمیر مکانات کئی اقسام کی ہیں۔ کسی خاص مقام میں جو سوسائٹی اس غرض کے لئے قائم کی جائے۔ اسکی نوعیت مستفید اشخاص کی ضرورتوں پر منحصر ہوگی۔ بلکہ اس میں مقام کی خصوصیات کو بڑا دخل ہوگا مثلاً ممکن ہے کہ ایک مقام کے کم حیثیت اشخاص مکانات کے لئے کسی موزوں قطعہ کی مناسب شرائط پر سرمایہ نہ ملنے کے باعث اپنی سکونت کیواسطے مکانات نہ بناسکتے ہوں۔ مسٹر تالکی نے ایک قابلقدر پمفلٹ میں دیہ پمفلٹ بمبئی کوآپریٹو ہاوسنگ ایسوسی ایشن نے شائع کیا ہے) یہ حقیقت واضح کی ہے کہ چار اقسام کی سوسائٹیاں تعمیر مکانات کے لئے قائم کی جاسکتی ہیں۔

(۱) اس طرز کی سوسائٹیاں جو انگلستان میں لینڈ سوسائٹیز کے نام سے مشہور ہیں۔ ان میں ایسے اشخاص شامل ہوتے ہیں جو انفرادی طور سے ایک مکان کی تعمیر کا خرچ برداشت کر سکیں۔ لیکن کسی وسیع قطعہ آراضی کو خریدنے اور اس پر مکانات بنانے کی غرض سے مساوی حیثیت کے اشخاص کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔

(۲) میوچل بینیفٹ بلڈنگ سوسائٹی کے طرز کی سوسائٹیاں۔ ان میں ایسے اشخاص شریک ہوتے ہیں جو منفرد اً تعمیر مکان کا خرچ نہیں اٹھا سکتے۔ لیکن علیحدہ مکان حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ لوگ مکان زیر تعمیر کی کفالت پر سوسائٹی سے قرض لے لیتے ہیں۔ اور اس کو مع سود متعدد اقساط میں ادا کر دیتے ہیں۔

(۳) سٹیٹ کو پارٹنر شپ سوسائٹیز کے طرز کی سوسائٹیاں۔ یہ ایسے افراد پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جو انفرادی طور سے مالک مکان بننے کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے مشترک طور سے مکانات حاصل کر لینے کے لئے باہم ملجاتے ہیں۔ ہر ایک کرایہ دار مکان کی لاگت کا ایک حصہ ادا کرنے کیلئے پیشگی رقم دیتا ہے۔ باقی رقم سوسائٹی بطور قرض حاصل کر لیتی ہے۔

(۴) اشخاص کی سوسائٹیاں جو مکان کی لاگت کا کوئی حصہ نہیں دے سکتے لیکن سکونت کے لئے مشترک طور سے مکانات کرایہ پر لیتے ہیں اور آسان شرائط سے ایک دوسرے کو کرایہ پر دیدیتے ہیں۔

سوسائٹیوں کی یہ اقسام مختلف الحیثیت اشخاص کے واسطے ہیں۔ آخرالذکر غریب ترین اشخاص کیلئے ہے۔ اور اس سے اوپر بہتر حیثیت والوں کے لئے مذکورہ بالا چار اقسام کی سوسائٹیوں میں

سے اول اور دوم قسم کی سوسائٹیاں یورپ اور امریکہ میں موجود ہیں۔ لیکن تیسری قسم کی سوسائٹیوں کا وجود انگلستان کے سوا کسی ملک میں نہیں قسم چہارم کی آزمائش ہنوز کسی جگہ نہیں ہوئی لیکن غریب اور زمین کرایہ داروں کو کسی بڑی مدد کے بغیر اس قسم کی سوسائٹیاں قائم کرنیکی ترغیب دی جا سکتی ہے۔ کلکتہ اور بمبئی میں اس تجربہ کی کامیابی کیلئے کافی مواد اور مواقع موجود ہیں۔ کوآپریٹو ہاؤسنگ کے مسز زاوینک اور مگی جیسے ماہرین تیسری قسم کی سوسائٹیوں کو پارٹنرشپ ٹیننسی سوسائٹیز کے قیام کی سفارش کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک قسم سوم اول طبقہ متوسط کے لئے مناسب تر ہے۔ اس قسم کی سوسائٹی بنانے پر یہ امر ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ اسکے ممبر ہم شغل و ہم پیشہ ہیں۔ چونکہ ان کا مفاد مشترک ہے۔ اس لئے تمام ممبر ایک جماعت رقوم کے افراد اور معاشرت میں مساوی المرتبہ ہونے چاہئیں۔ اس قسم کی حصہ داری ان لوگوں کے حسب حال ہو سکتا ہے۔ جو انفرادی طور سے مکان خریدنے یا بنانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ مسٹر ایلو بنک نے بمبئی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے جلسہ میں ایک بصیرت افروز مضمون پڑھا تھا ذیل میں اسکا ایک ضروری اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

ٹیننٹ کو پارٹنرشپ سوسائٹی کے ممبر ایک مکان کو مشترک طور سے خریدنے کیلئے شریک کار بن جاتے ہیں۔ ہر ایک کرایہ دار مکان کی لاگت کا ایک جزو بطور حصہ پیشگی ادا کر دیتا ہے اور باقی رقم سوسائٹی ڈبینچروں یا قرض کی صورت میں فراہم کرتی ہے۔ جو مکانات سوسائٹی تعمیر کرتی ہے وہ کسی ایک شخص کے نہیں۔ بلکہ تمام

ممبروں کی مشترکہ ملکیت ہوتے ہیں - اور اسوجہ سے انکی حفاظت اچھی طرح کی جاتی ہے ۔ مالک اراضی کا منافع یکسر منسوخ کردیا جاتا ہے - کرایہ کی شرح کم سے کم مقرر کی جاتی ہے - اور مقابلہ کے باعث اس میں اضافہ نہیں کیا جاتا ۔ سوسائٹی کا ممبر مکان کے ایک جزو کا مالک ہے - لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ ہمیشہ کرایہ دار کی حیثیت سے اس حصہ میں سکونت پذیر رہے - مکان سے جانیکے بعد وہ آنے والے کرایہ دار یا سوسائٹی سے کرایہ وصول کرسکتا ہے اسکے حصے قواعد کے مطابق دوسرے ممبروں کے نام بذریعہ بیع منتقل کئے جاسکتے ہیں -

کرایہ داروں کی شرکت کا مذکورہ بالا طریقہ اگرچہ بالکل نیا ہے لیکن عام انگلستان میں عام ہو چلا ہے - اس اصول پر سوسائٹیاں قائم ہو رہی ہیں - چودہ سوسائٹیاں کا ایک فیڈریشن قائم ہوا ہے جس نے تقریباً دو کروڑ روپیہ اراضی کی خرید اور مکانات کی تعمیر پر لگا دیا ہے - فیڈریشن کے دائرہ کے باہر ہی اس قسم کی متعدد سوسائٹیاں ہیں - ہندوستان میں اس قسم کی پہلی سوسائٹی سرسوت کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام سے بمبئی میں قائم اور کواپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی رو سے رجسٹرڈ ہوئی تھی - رجسٹرڈ ہونیکے بعد ایک سال گذرتے تک اس نے تین نئے مکانات تعمیر کئے جن میں اٹھارہ خاندان سکونت پذیر ہو سکتے تھے - اس کام کی تکمیل پر ۲۷ ہزار روپیہ خرچ ہوئے دوسرے سال اس نے دو مزید عالیشان عمارتیں بنائیں - ان میں تین تین کمرہ والے مکانات تھے اور چوبیس خاندانوں کے رہنے کی گنجائش تھی - اس عمارت پر بھی ۲۷ ہزار روپیہ خرچ ہوا امداد باہمی

کے اصول سے مکانات کی تعمیر شروع ہو جانیکے باعث اب بمبئی جیسے شہر میں یہ ممکن ہے۔ کہ ایک دن مکان پر جو دو خوابگاہوں۔ ایک ہال ایک برآمدہ ایک باورچی خانہ اور ایک حمام پر مشتمل ہو پہلی اور دوسری منزل کے حقوق کے لحاظ ۲۵ سے ۳۰ روپیہ ماہانہ کرایہ تک میسر آسکتا ہے۔ اس مکان میں بجلی کی روشنی اور برقی پنکھوں کے علاوہ حفظان صحت کی تمام سہولتیں فراہم ہونگی۔ ان مکانات کا کرایہ اس حساب سے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ مصارف کے بعد سرمایہ پر پانچ فیصدی سالانہ سود ملتا رہتا ہے۔ اس قسم کی سوسائیٹیوں کی کامیابی کا مدار اس امر پر ہے۔ کہ جو اپنے حق سے مستفیض ہونیکے لئے معمولی نوٹس کے بعد سوسائیٹی سے علیحدہ ہو جائیں ان کی جگہ دوسرے اشخاص ممبر بن جائیں اور یہ سلسلہ باقاعدہ جاری رہے۔ سوسائیٹیوں کی یہ قسم یورپین اور اینگلو انڈین جماعت کے واسطے زیادہ موزوں ہے۔ سوسائیٹی کی قسم کا انتخاب مقامی خصوصیات کے پیش نظر کرنا چاہیئے۔ کامیابی کیلئے اراضی اور عمارتی مصالح کی ارزانی اور آسان شرائط پر سرمایہ کا بہم پہونچنا ضروری ہے۔ بمبئی اور کلکتہ میں یہ ناممکن ہے کہ قلب شہر میں آراضی کم قیمت پر مل سکے۔ مضافات میں البتہ ایسے قطعات دستیاب ہو سکتے ہیں لیکن وہاں ان کی جائے وقوع مناسب نہ ہوگی۔ یا حفظان صحت کے لحاظ سے ان کا ماحول برا ہوگا۔ یہ اہل بمبئی کی خوش قسمتی ہے کہ ڈیولپمنٹ ڈائرکٹوریٹ گذشتہ دو سال سے اس سلسلہ میں مستحسن کوشش کر رہا ہے۔ اور ہاؤسنگ سوسائیٹیز کیلئے اس نے موزوں قطعات کو موزوں تر بنا دیا ہے۔ بمبئی امپرومنٹ ٹرسٹ بھی ڈیولپمنٹ

ڈائرکٹر ریٹ کو مدد دیتا ہے۔ مضافات کلکتہ کا حال آجتک بہتر نہیں
اور شہر میں قلت مکانات کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ مضافات کی
طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ آبائے شہر کا گوشہ چشم التفات ہوا۔ مانک ٹولا
بانگوری اور دیکوریہ وغیرہ کی حالت کو درست کرنے کے لئے کافی ہے بشرطیکہ
وہ یہ تکلیف گوارا کریں۔ ان مقامات میں نہایت اچھے سکونتی مکانات
بنائے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آبائے شہر اور امپرومنٹ ٹرسٹ کو
اسطرف متوجہ ہونیکی فرصت ملے۔ اراضی کی خرید میں سٹہ بازی کرنے
والے دیگر مقامات کی طرح یہاں بھی سرگرم کار ہیں۔ اور مضافات
کے بارونق بنجانے کی امیدیں قطعات خرید رہے ہیں۔ ان لوگوں
کو سرگرمیوں کے باعث مضافات کلکتہ میں بھی اراضی کی قیمت لاذ
بروز حیرت انگیز طور سے بڑھتی جا رہی ہے۔ لیکن اب بھی کواپریٹو
سوسائٹیاں قائم کرنے اور ان کے لئے اراضی خریدنے کا کافی وقت
اور موقعہ ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری پہلی تجویز یہ ہے کہ کلکتہ کے
ہندؤں مسلمانوں اور اینگلو انڈین جماعت کے افراد کو منگلورین گارڈن
ہومز کواپریٹو سوسائیٹی یا بمبئی کیتھولک کو پارٹنرشپ ہاؤسنگ سوسائٹی
کے طرز پر فوراً اپنی اپنی سوسائٹیاں قائم کر لینی چاہئیں۔ اول الذکر
سوسائٹی جنوبی اور شمالی کنارہ کے رومن کیتھولک عیسائیوں کی
کوشش سے وجود میں آئی ہے۔ ان لوگوں کی خواہش تھی کہ
جیسے اچھے مکانات ہم کنارا میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ ایسی وضع کے
مکانات یہاں بنا کر بود و باش کریں۔ اس سوسائیٹی کی بنا کردہ عمارتیں
تین قسم کی ہیں۔ اول درجہ کی عمارتوں میں سولہ یک منزلہ مکانات

ہیں یہ کوپارٹنر شپ کے اصول کے مطابق ہر ایک ممبر کو کرایہ پر دے جاتے ہیں۔ جسکا کوئی ذاتی مکان نہ ہو آبادی کے بچوں کے لئے ایک ابتدائی سکول ایک باغ اور ایک صنعت گاہ بھی تعمیرات کے اس پروگرام میں شامل ہیں تیسرے درجہ کی عمارتیں کرایہ اور خرید کے طریق پر بنائی جاتی ہیں۔ لیکن عمارتوں کی اکثریت دوسرے درجہ میں شامل ہے اس کے مکانات اصول انفرادیت کے ماتحت ممبروں کے قبضہ میں ہیں سوسائٹی چند شرائط سے ممبروں کو مختلف قطعات دیدیتی ہے ان شرائط میں ایک یہ شرط بھی ہوتی ہے۔ کہ مکان پر تصرف رکھنے والا سوسائٹی کے مصارف اور ٹیکسوں کی رو میں سالانہ ایک معین رقم ادا کرتا رہے گا اسکے ساتھ ہی ہر ایک شخص کو اپنے قطعہ کی حدود کے اندر کامل آزادی حاصل ہو گی۔ ہر ایک حصہ دار اپنے قطعہ میں اپنی ضرورت کے مطابق مکان تعمیر کرتا ہے۔ اور اپنا سرمایہ لگاتا ہے۔ لیکن مکانات کے نقشے سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی منظور کرتی ہے۔ سوسائٹی تعمیر مکانات میں اپنے عملہ ماہرین کی خدمات ممبروں کو پیش کرتی ہے اور بشرط ضرورت قرض بھی دیتی ہے۔ وہ مکانات بھی تعمیر کرتی ہے۔ لیکن صرف ممبر کی مالی حیثیت کے استحکام کی ذمہ واری پر چوب خشت اور دیگر معماری مصالح کے ٹھیکے جو اس نے لے رکھے ہیں۔ ان سے بھی ممبر کو مستفید ہونے کا موقعہ دیتی ہے۔ اس قسم کی سوسائٹی کے حسب ذیل فوائد بتائے جاتے ہیں۔

(۱) ہر ایک حصہ دار اپنے مکان کو ذاتی سمجھتا ہے۔ جو اس نے اپنی ضرورت کے مطابق مناسب ترین وقت میں بنایا ہے۔

(۲) ہر ایک حصہ دار اپنا حصہ پس و پیش کے بغیر ادا کر دیتا ہے حصہ دار سمجھتا ہے کہ مجھے پورے حقوق حاصل ہونگے۔ اور سوسائٹی سے عندالضرورت بقدر حاجت قرض لیتا ہے۔

(۳) ممبروں کی مشترک ذمہ واری پر قرض کی مقدار بھی تھوڑی ہوتی ہے۔ اور اسطرح ہر ایک کو خسارہ کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے۔

(۴) ممبروں کو نسبتاً زیادہ آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اور خالص شرکت کی سکیم کی نسبت ذاتی سرمایہ لگانے والے کو فائدہ کی توقعات بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ اسکے علاوہ یہ فخر و اطمینان بھی نصیب ہوتا ہے کہ میں اپنے ذاتی مکان میں رہتا ہوں۔ اور یہ خواہش ہم سب کے دلوں میں جاگزین ہے۔

یہ ایک نمونہ تھا جسکی پیروی ہمیں کرنی چاہیئے۔ دوسرا نمونہ بمبئی لیتھولک کو پارٹنر سوسائٹی کا ہے۔ جو کواپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے ماتحت چند سال پیشتر رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اسکے ممبروں کی تعداد چار سو کے قریب ہے۔ اور سرمایہ چار لاکھ ہے۔ سنتا کرز متصل بمبئی میں ۴۵ ایکڑ اراضی خریدی گئی ہے۔ اور ایک کواپریٹو آبادی "ونگڈن کواپریٹو سٹلمنٹ کے نام" سے وہاں قائم کر دی گئی۔ یہ ۴۵ ایکڑ اراضی ایک چک میں واقعہ ہے۔ ریلوے سٹیشن اس سے نزدیک ہے۔ سمندر بھی کچھ دور نہیں۔ درمیان سے بڑی سڑک گذرتی ہے۔ ایک حصہ میں سڑکیں بنائی جا چکی ہیں۔ چھ مکانات بارہ خاندانوں کے لئے تعمیر اور آباد ہو چکے ہیں۔ وصول مکانات کے لئے مقابلہ ہوتا ہے ان مکانات میں سکونت کیلئے کم از کم جسقدر سرمایہ ضروری ہے

ممبراسے نہایت خوشی سے سوسائٹی کے حوالہ کر دیتے ہیں یہ سوسائٹی حصہ داری کے اصول کے مطابق چالیس دو منزلہ مکانات تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ ان میں اسّی خاندانوں کی بودوباش کے لئے گنجائش ہوگی۔ ایک سکول۔ ایک گرجا اور ایک انسٹی ٹیوٹ ہال میں بنایا جائیگا کھیل کے میدان رکھے جائینگے۔ اور ہر ایک خاندان کو آٹھ سو گز مربع اراضی صحن کیلئے دی جائیگی۔ اور کرایہ داروں کے آرام و فائدہ کیلئے سوسائٹی کی طرف سے ان خیابانوں کی پرداخت کی جائی گی۔ جو لوگ ابادی میں ذاتی مکانات تعمیر کرنا چاہیں۔ سوسائٹی انہیں ۹۹ سال کے پٹہ پر اراضی دینے کیلئے تیار ہے۔ مگر یہ خریداری تعمیر کیلئے ہو سٹہ بازی کے طور پر نہ ہو۔ ان ٹکڑوں میں بہم رسانی آب کا انتظام ہے اور نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ اس تجویز کی ایک خاص شرط یہ ہے کہ مکان کم از کم مدت کے بعد بنالیا جائے۔ اور یہ کہ وہ مکان سوسائٹی کے منظور کردہ نقشہ کے مطابق ہو۔ ان کی شکست وریخت کی مرمت کی جائے اور بیمہ کرالیا جائے۔ سوسائٹی خود بھی پٹہ لینے والوں کیلئے مکانات بناتی ہے۔ اور ان کی شکست وریخت کی مرمت کا ذمہ نہیں ہے۔

مالک مکان پانچ سال بعد مکان کو فروخت کر سکتا ہے۔ جو منافع اس فروخت سے حاصل ہو وہ اسی کی جیب میں رہے گا۔ لیکن فروخت میں یہ شرط ہے کہ خریدار رومن کیتھولک ہونا چاہیئے اگر مالک مکان کو کوئی خریدار نہ ملے تو سوسائٹی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ اصل قیمت پر چار سال بعد مکان کو خرید لیگی۔ یہ حقیقت اس موقعہ پر ضروری الاظہار ہے کہ ان مکانات کے کرایہ بیس فیصدی

سے ۴۰ روپیہ ماہانہ تک ہیں۔ اس میں تمام احاطہ کے استعمال کا حق اور سوسائٹی کی طرف سے بہم پہونچائی ہوئی تمام آسانیوں کا حق ہے۔ منگلورین یا بمبئی کے رومن کیتھولک عیسائیوں کے لئے جو کچھ ممکن تھا وہ کلکتہ کے ہندوؤں مسلمانوں اور اینگلو انڈین جماعت کے افراد کیلئے بھی ممکن ہے۔

ہم اس موقعہ پر یہ ظاہر کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی کوآپریٹو نوآبادیاں سیٹلمنٹ) صرف ایسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ جبکہ حکومت یا امپرومنٹ ٹرسٹ کی طرف سے انہیں مدد ملے۔ کلکتہ امپرومنٹ ٹرسٹ اس قسم کی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو جو مدد دے سکتا ہے۔ اس کا حال بمبئی سٹی امپرومنٹ کی اس مدد سے واضح ہو سکتا ہے۔ جو اس نے بمبئی کی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو دی ہے خصوصاً سرسوت ہاؤسنگ سوسائٹی کو۔ زمین کے کرایہ کی ادائیگی کے متعلق ٹرسٹ مذکور نے اس سوسائٹی کو گراں قدر رعایت دی ہے سوسائٹی نے امپرومنٹ ٹرسٹ سے بہت کم نرخ پر اراضی حاصل کر لی ہے۔ دوسری رعایت سوسائٹی کے ساتھ یہ کی گئی ہے کہ ٹرسٹ کے قواعد کی رو سے پٹہ پر زمین لینے والوں کو لازم تھا کہ پٹہ کی تحریر سے پانچ سال کے اندر کل قیمت ادا کردیں۔ سوسائٹی کے لئے مدت ادائیگی پانچ سال سے بڑھا کر بیس سال کردی گئی ہے یہ اہم مراعات ہیں۔ کلکتہ امپرومنٹ ٹرسٹ بھی ان سے اپنے حلقہ قائم ہونے والی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو بہرہ اندوز کر سکتا ہے سرسوت ہاؤسنگ سوسائٹی نے بمبئی امپرومنٹ ٹرسٹ کے علاوہ بمبئی کے

مشہور مسٹر جی۔ ڈی پٹانی سے طویل مدد کے قرض کی صورت میں ۴ چار فیصدی کی شرح سود سے ۲۴ چوبیس ہزار کی گرانقدر مالی مدد حاصل کی۔ لیکن بمبئی میں کوآپریٹو ہاؤسنگ تحریک کی ترقی کے ساتھ ساتھ کارکنوں کو یہ محسوس ہوتا گیا کہ جب تک دیگر ممالک کی طرح حکومت کی طرف سے مالی مدد نہ ملیگی۔ اس تحریک کی مفید ترقی خارج از امکان ہے۔ یورپین ممالک میں ہاؤسنگ سوسائیٹوں کو مدد کے طور پر کم شرح سود سے طویل میعاد کیلئے قرض دیے جاتے ہیں۔ آسان شرائط پر آراضی کے پٹے یا بیع نامہ لکھے جاتے ہیں۔ تمسکات کے سود کی ضمانت لی جاتی ہے۔ پہلے چند سال تک سوسائیٹی کے کاروبار کو ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر رعایتیں بھی کی جاتی ہیں۔ بمبئی کوآپریٹو ہاؤسنگ ایسوسی ایشن نے زیر سرکردگی مسٹر زتلکی ایسٹر آر اپنے قیام کے بعد بارہا حکومت سے مدد کیلئے درخواستیں کیں۔ ابتدا میں حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں کو اس امر کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کو قرض دیا جائے۔ حکومت کی رائے تھی کہ ان ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کو سنٹرل کوآپریٹو بنک یا ان ادارات سے مالی مدد حاصل کرنی چاہیئے۔ جو اسی غرض کیلئے قائم کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد بمبئی ہاؤسنگ ایسوسی ایشن نے حکومت سے گذارش کی کہ ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کو ایسے قرض کی ضرورت ہے۔ جو سہل الادا اقساط میں بیس سے لیکر پچاس سال کی مدت تک ادا کیا جاسکے اور بنکنگ کا کاروبار کرنے والا کوئی ادارہ اسقدر طویل مدت کے لئے قرض نہیں

دے سکتا۔ کیمنگس کمیٹی نے تحریک امداد باہمی کے متعلق اپنی رپورٹ میں اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ اسکے علاوہ سنٹرل بنک اور صوبجاتی بنکوں کی شرح سود اسقدر زیادہ ہے کہ معمولی ہاؤسنگ سوسائیٹیاں انسے قرضہ لینے کی جرات نہیں کرسکتیں۔

حکومت ہند نے آخرکار ان دلائل کی معقولیت کو تسلیم کرلیا۔ اور صوبجاتی حکومتوں کو اجازت دیدی کہ اپنی حدود کے اندر ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کو طویل میعاد کیلئے قرض دیدیا کریں۔ اس اجازت کے بعد پہلے حکومت بمبئی نے ایک ہاؤسنگ سوسائیٹی کو مالی مدد دی۔ اور گذشتہ سال ایک اعلان میں واضح کیا کہ۔

"اس سلسلہ میں حکومت کی ... نسبے قرض کی صورت میں بہترین ... مدد دی جاسکتی ہے۔ ان ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کو مناسب تحفظات کے ساتھ قرض دینا چاہیئے جو حصہ داری کے اصول کے ماتحت کلرکوں مزدوروں اور دیگر شخصوں کے لیئے جو تنگی و قلت مکانات کے شاکی ہیں مناسب مواقعہ پر کم کرایہ کے مکانات تعمیر کرنا چاہتی ہیں۔ حکومت اس غرض کیلئے ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کو سال آئندہ تک کیلئے مبلغ پانچ لاکھ روپیہ بطور قرض دینے کیلئے تیار ہے۔ عام طور سے ایسی رقوم پر ۶ فیصدی سالانہ سود وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن ایسے معاملات میں جہاں حکومت کو یقین ہو کہ رعایت کرنیکے لئے کافی وجوہ موجود ہیں۔ اس سے کم تر شرح پر سود وصول کیا جائیگا۔

مسٹر اڈور روتھ فیلڈ اس مسئلہ کے متعلق رقمطراز ہیں۔ "قرض دینے کا اصول یہ ہے کہ کسی نو آبادی کی پوری لاگت کی تین چوتھائی رقم بطور قرض عطا کی جاتی ہے۔ لاگت میں جگہ کی قیمت اور تعمیر مکانات کے جملہ مصارف بھی شامل ہیں۔ تخمینی لاگت کا ایک چوتھائی جز ممبروں کے حصص یا جمع کردہ رقوم سے پورا کرنا چاہیئے۔ تین چوتھائی عام ٹیکس دینے والوں سے وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن قرض کی اقساط نقشہ کے مطابق مقرر کی جاتی ہیں۔ اور ان کی ادائیگی کا سلسلہ چند سال تک جاری رہتا ہے۔ قرض کی پہلی قسط کے بعد اس وقت تک کوئی قسط نہیں دی جاتی جب تک صیغہ تعمیرات عام کا کوئی عہدہ دار مجاز اس امر کے متعلق سند تصدیق جاری نہ کردے کہ قرض کی جو رقم دی جا چکی ہے۔ اس کی نسبت سوسائٹی کام کو ایک چوتھائی مقدار سے زیادہ تسلی بخش طور سے انجام دے چکی ہے۔ اسطرح جماعت یا ٹیکس دینے والوں کے مفاد کی حفاظت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور مزید اقساط دینے سے پہلے ماہرین فن سے مکانات کی لاگت کا تخمینہ کرالیا جاتا ہے یہ قرض عموماً اس شرط سے دیا جاتا ہے۔ کہ چالیس سال کے اندر مساوی سالانہ اقساط کی صورت میں ادا کردیا جائے۔ پہلی قسط قرض کے وصول ہونیکی تاریخ سے تین سال بعد واجب الادا ہوتی ہے۔ اور شرح سود بازار کی شرح کی نسبت قدرے کم ہے۔ (دی بی۔ پی او کواپریٹو جرنل جولائی ۲۲ء) چونکہ حکومت بنگال کواپریٹو تحریک کی زبردست حامی ہے اسلئے ہمیں یقین ہے کہ اگر کلکتہ یا مضافات میں کواپریٹو ہاؤسنگ تحریک جاری ہوگی تو وہ امداد و اعانت کے معاملہ

میں حکومت بمبئی کی مثال کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیگی۔

ذیل میں ہم وہ تجویز پیش کرتے ہیں۔جس پر عمل پیرا ہونیسے کلکتہ میں کوآپریٹو ہاؤسنگ تحریک کو آسانی کے ساتھ کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔ کلکتہ کے سرکاری تجارتی اور ریلوے دفاتر میں کم از کم پچاس ہزار کلرک ملازم ہیں۔ یہ کلرک سوسائیٹی کے ایک لازمی حصہ دار ہیں اور ملازم رکھنے والوں کا فرض ہے کہ موجودہ گراں شرح کرایہ سے ان غریبوں کو جو تکلیف پہونچ رہی ہے۔ اُسے دور کرنے کی کوشش کریں۔اگر ان کلرکوں کو ملازم رکھنے والے کلکتہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی مدد سے مضافات میں نوآبادیاں قائم کرنے میں مدد دیں تو اس سے نہ صرف ان مستحق اعانت اشخاص کی وہ تکلیف دور ہوجائیگی۔جسے وہ مدت مدید سے برداشت کررہے ہیں۔بلکہ شہر میں تنگی وقلت مکانات کی شکایت کا بھی ازالہ ہوجائیگا۔ کارخانوں کے منتظم بھی ڈینش طرز پر مزدوروں کی کوآپریٹو بلڈنگ سوسائٹیاں اور نوآبادیاں قائم کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔کوپن ہیگسن میں مزدوروں کی ایک کوآپریٹو بلڈنگ سوسائیٹی قائم ہے۔یہ سوسائیٹی بڑے بڑے سکونتی مکانات تعمیر کرتی ہے جو اسی کی ملکیت رہتی ہیں۔ان میں کئی منزلیں ہوتی ہیں ہر ایک منزل ہوادار اور کافی وسیع ہوتی ہے۔ہوا اور روشنی کے علاوہ ان مکانات میں عہد حاضر کی جملہ سہولتیں موجود ہیں۔اور ان میں سکونت کا حق صرف ممبروں کو حاصل ہوتا ہے۔ممبر عمارت کے مشترک مالک ہوتے ہیں۔اور جس درجہ میں رہتے ہیں۔اسکا ہفتہ وار کرایہ ادا کرتے ہیں۔ہر ایک ممبر داخلہ کی فیس کے طور پر دو گنیاں ادا کرتا ہے

اس میں سنکنگ فنڈ اور انتظام کے مصارف بھی شامل ہیں جب کوئی ممبر کسی مکان میں نقل سکونت کرتا ہے۔ تو اس مکان کی فراخی کے مطابق چودہ سے پچیس پونڈ تک ادا کرتا ہے۔ ان رقوم پر سوسائٹی کی طرف سے چار فیصدی سالانہ سود ادا کیا جاتا ہے۔ کرایہ میں جو رقم وصول کی جاتی ہے۔ اس میں عمارت کی لاگت کا سود اور ٹیکس اور مصارف وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ غیر متوقع ضرورتوں کے لئے کچھ پس انداز ہو جاتا ہے۔ جوں جوں عمارت کا قرض ادا ہوتا جاتا ہے۔ سکونت پذیر خاندانوں سے جو کرایہ وصول کیا جاتا تھا۔ اسے بتدریج کم کرتے جاتے ہیں۔ کرایہ کی کمی سے ممبروں کا منافع ظاہر ہوتا ہے۔ سوسائٹی کا ممبر بتدریج کسی مکان کا مالک بننے کی بجائے کرایہ کی کمی سے مستفید ہوتا ہے۔ لیکن اسی وقت تک جب تک وہ سوسائٹی کا ممبر ہے اگر کوئی ممبر سوسائٹی کی عمارت سے نقل سکونت کرے یا سوسائٹی سے علیحدہ ہو جائے۔ تو سوسائٹی جائداد کی صورت میں اسکا حصہ دیدیتی ہے۔ لیکن وہ اپنے حصہ کا مکان کسی تیسرے شخص کو کرایہ پر نہیں دے سکتا۔ سوسائٹی ہی اس مکان کا انتظام کرتی ہے اور یہ مکان کسی نئے ممبر کو اس کرایہ پر دیدیا جاتا ہے جو سوسائٹی کے ذمہ علیحدہ ہونے والے ممبر کو واجب الادا تھا۔ اس طرح ان مکانات کے متعلق تجارت یا محض منفعت کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔

سوسائٹی کا مقصد یہ ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ آرام دہ اور کم سے کم لاگت پر مکانات بنائے جائیں۔ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے وہ اپنی ٹھیکیدار آپ بن گئی ہے۔ اور یہ گرانقدر تجربات کئے ہیں

سوسائٹی اپنے استعمال کیلئے عمارتی مصالح بنانے کی کوشش بھی کرتی ہے۔ ایک بھٹہ لگا رکھا ہے۔ جس سے ہر سال چالیس لاکھ اینٹیں برآمد ہوتی ہیں۔ یہ کام بہت منافع بخش ثابت ہوا ہے۔ اسکے علاوہ سوسائٹی نے سمنٹ کی اشیا (پائپ۔ اینٹیں اور ٹائل وغیرہ) بنانے کیلئے ایک فیکٹری قائم کر رکھی ہے۔ سمنٹ کوآپریٹو سمنٹ ورکس سے خریدا جاتا ہے۔ یہ سوسائٹی کوآپریٹو سمنٹ ورکس سوسائٹی کی ممبر ہے۔ ڈنلش کوآپریٹو بنک سے اسکا لین دین ہے۔ سوسائٹی خود بھی بنک کی ممبر ہے۔ ان مختلف کوآپریٹو سوسائٹیوں کا اشتراک عمل بہت مفید ثابت ہوا ہے

دی ورکس لین کوآپریٹو بلڈنگ سوسائٹی نے بڑے نمونہ کی عمارتیں بنائی ہیں۔ جو چھ سو زیادہ مکانات پر مشتمل ہیں۔ ان عمارتوں پر دو لاکھ چالیس ہزار پونڈ لاگت آئی ہے۔ چند عمارتیں زیر تعمیر ہیں۔ ان کے بنا کردہ مکانات نہایت خوش وضع اور آرام دہ ہیں۔ اور دوسری اپنی عمارتوں کے مقابلہ میں ان کے کرایہ کم ہیں۔ اگر کلکتہ کے کارخانہ دار اپنے ملازموں کو ایسی سوسائٹیاں قائم کرنے میں مدد دیں تو اس سے عمدگی کار کے علاوہ یہ بھی فائدہ ہوگا کہ مزدور مستقل طور سے ایک جگہ مقیم رہینگے اور ان کی نقل سکونت سے جو دشواریاں پیش آتی ہیں۔ وہ پیش نہ آئینگی اب بھی مضافات کلکتہ میں اراضی نسبتاً ارزاں ہے۔ اور کوآپریٹو سوسائٹیاں بنانے اور نوآبادیاں قائم کرنے کا وقت ہے۔ جی۔ آئی پی ریلوے نے اپنے ملازموں کی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی ہے۔

مزدوروں میں ہاؤسنگ سوسائٹیاں قائم ہونے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے مطمئن اشخاص کی ایک جماعت بیہ . . . .

سمجھتی ہے کہ ہمارے آقاؤں کے مفاد سے وابستہ ہیں۔ اور اس طرح ہڑتال کے امکانات بڑی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ گورنمنٹ مدراس اپنے ماتحت اور قلیل المشاہرہ ملازموں کی نو آبادی قائم کرنے کے لئے ایک وسیع قطعہ مول لینا چاہتے ہیں۔ اسطرح مجوزہ گورنمنٹ سرونٹس کوآپریٹو بلڈنگ سوسائٹی اور دیگر بلڈنگ سوسائیٹیوں کو نو آبادیاں قائم کرنے میں مدد دینا مقصود ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حقیقت واضح کر دینی ضروری ہے کہ گذشتہ سال حکومت مدراس نے بجٹ میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کو قرض دینے کیلئے چار لاکھ پچھتر ہزار کی رقم مخصوص کی تھی۔ ان حالات کے پیش نظر ہم تجویز کرتے ہیں۔ کہ کلکتہ اور بمبئی کے بڑے بڑے تجارتی ادارے اپنے یورپین اور ہندوستانی ملازموں کو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیاں قائم کرنے میں مدد دیں اور انکی حوصلہ افزائی کریں۔ یہ تجارتی ادارات امپروومنٹ ٹرسٹ سے ان سوسائیٹیوں کے لئے گرانقدر مراعات حاصل کر سکتے ہیں اور انہیں طویل میعاد کے لئے قرض دے سکتے ہیں جو اقساط میں واجب الادا ہوں۔ ان قرضوں کے لئے ملازموں کی تنخواہ اور وہ اطمینان کافی ہے جو انہیں حاصل ہوگا۔ حکومت بمبئی اور حکومت بنگال کو بھی حکومت مدراس کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ سکرٹریٹ کے کلرکوں اور دیگر ملازموں کو ہاؤسنگ سوسائٹیاں قائم کرنے میں مدد دینا نہ صرف مناسب بلکہ ضروری ہے۔ حکومت تجارتی ادارے اور کارخانہ دار اپنے ملازموں کی مدد دیں نہ صرف مستحق اشخاص پر لطف و کرم کرینگے۔ بلکہ صحت عامہ اور بڑھتے ہوئے کرایوں کے

عقدہ کو بھی بالواسطہ حل کردینگے۔ایک گنجان شہر کے کثیر التعداد اشخاص کے چلے جانیکے بعد مکانات میں کافی گنجائش نکل آئیگی۔ اور اس سے بھی بڑا یہ ہے کہ سوسائٹیوں کے بنائے ہوئے مکانات کے ارزاں کرایہ کے باعث شہر میں بھی مکانات کا کرایہ کم ہو جائیگا۔ اسکے علاوہ بیشمار سوسائٹیوں کو سرگرم کار دیکھکر طبقہ متوسط بھی بیدار ہوگا بڑھے کرایوں کے خلاف اسے بھی سخت شکایت ہیں۔ بنگلور سٹی نگری ایو ایکٹنشن کوآپریٹو بلڈنگ سوسائٹی کی مثال اپنے سامنے رکھکر یہ لوگ بھی اپنے تئیں منظم کر سکتے ہیں۔

بنگلور سوسائٹی جنوری ۱۶ء میں قائم ہوئی تھی اسکے قیام میں میسور کوآپریٹو سوسائٹیز کے رجسٹرار نے بہت مدد دی تھی۔اسکے ممبر بنگلور کی نو آبادی میں جو گری پورا ایکٹنس کے نام سے مشہور ہے ذاتی مکانات رکھتے ہیں۔اس نو آبادی پر حکومت اور میونسپلٹی نے روپیہ خرچ کیا ہے۔اور اول الذکر نے اس علاقہ میں زمین کی خریداری کیلئے اپنے ملازموں کو خاص سہولتیں دے رکھی ہیں۔اس سوسائٹی کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

(۱) ممبروں کو طویل میعادوں کے لئے کم شرح سود پر قرض دلوانا۔
(۲) عمارتی مصالح کثیر المقدار میں خریدنا اور بازاری نرخ سے کم پر ممبروں کے ہاتھ فروخت کرنا (۳) اگر ممبر درخواست کریں تو اپنی نگرانی میں مکانات تعمیر کرانا۔سوسائٹی ۲۴ مکانات بنا چکی ہے اور یہ سب آباد ہو گئے ہیں۔اس قسم کی سوسائٹی ان لوگوں کے احوال کے مناسب ہے۔جو ذاتی مکان تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔لیکن کافی سرمایہ نہ ہونیکے باعث اس سے محروم رہتے ہیں

باشندگان بمبئی نے کوآپریٹو ہاؤسنگ کی ضرورت محسوس کی اور اس تحریک کو ترقی دینے میں نمایاں حصہ لیا۔ اسوقت وہاں ۳۵ سوسائٹیاں قائم ہیں۔ کوآپریٹو ہاؤسنگ تحریک کی موجودہ حالت مسٹر او ٹوروتھ فیلڈ کے مندرجہ مضمون سے واضح ہو سکتی ہے اسکا حوالہ پہلے بھی دیا جا چکا ہے اسوقت صوبہ بمبئی میں بہ شمولیت سندھ ۲۴۱ رجسٹرڈ سوسائٹیوں ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا وجوہ سے اکثر سوسائٹیاں ابتک کام شروع نہیں کر سکیں۔ البتہ سوسائٹیوں کا ایک گروہ کراچی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ سوسائٹی کام شروع کرنے کیلئے مضطرب ہیں اور ابتدائی منزلیں نہایت احتیاط اور توجہ سے طے کر چکی ہیں۔ میونسپلٹی کے ممبروں کی اکثریت سرمایہ دار طبقہ سے تعلق رکھتی ہے اور ممکن ہے ان میں سے بعض نے اراضی کو بامید منفعت خریدنے کا دلچسپ مشغلہ اختیار کر رکھا ہو کراچی کے آس پاس کی اراضی مدتوں پیشتر حکومت کی مہربانی سے میونسپلٹی کو مل چکی ہے۔ ان حالات میں یہ سنکر کسی کو تعجب نہیں ہو سکتا کہ ہاؤسنگ سوسائٹیاں جنکی کامیابی سے سرمایہ داروں کے منافع میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ کافی قیمت دیکر بھی طویل انتظار کے بعد میونسپلٹی سے اراضی حاصل کر سکیں گی اس دشواری پر قابو پا لیا گیا ہے۔ یا قابو پایا جا رہا ہے۔ اور یہ توقع کی جاتی ہے کہ آئندہ یا دو ماہ کے اندر کراچی کی سوسائٹیاں تعمیر کا کام کرینگی۔ صوبہ بمبئی کی دو سوسائٹیاں قصبہ دہاڈالا میں ہیں۔ انہوں نے تعمیر کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور ایک نو آبادی قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ دونوں سوسائٹیاں حکومت کی مدد کے بغیر چل رہی ہیں۔ اور عوام کی حوصلہ مندی کی

مثالیں ہیں۔ انکی نو آبادیوں کے نقشے نہایت اچھے ہیں اور حکومت کو مشورہ دینے والے سرویر کی رائے سے یورپ کے باغاتی شہروں کی وضع کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ احمد نگر میں ایک اور مختصر سوسائٹی قائم ہے۔ اس میں صرف عیسائی شامل ہیں۔ ان لوگوں نے حکومت سے ایک ملین رقم بطور قرض لیکر اپنی سوسائٹی کی حیثیت اور آمدنی کے مطابق مکانات کی تعمیر شروع کردی۔

خاص شہر بمبئی میں آٹھ سوسائٹیوں نے تعمیرات کا کام کیا ہے۔ ان میں سے ایک کا ذکر سطور بالا میں گذرا دوسری کا نام بمبئی کیتھولک کوپارٹنر شپ سوسائٹی ہے۔ یہ تعمیرات پر چار لاکھ روپیہ خرچ کر چکی ہے۔ اور ساحل کے قریب حال ہی میں ایک نو آبادی قائم کی جا چکی ہے۔ اس سوسائٹی کو حکومت نے تین لاکھ کی گرانقدر رقم بطور قرض دی تھی۔ اگر بدقسمتی سے مینجنگ کمیٹی میں اختلافات رونما نہ ہو جائے۔ تو اس سال مذکورہ بالا رقم کی تیسری قسط وصول کر چکی ہوتی۔ لیکن اختلافات کے باعث حکومت نے اس قسط کی ادائیگی روک دی۔ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو تقریباً دس لاکھ روپیہ قرض دیا جا چکا ہے۔ اور نئے بجٹ میں مزید قرض کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ان سوسائٹیوں کی حوصلہ افزائی سے جو مالی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حکومت بمبئی اس سے کماحقہ آگاہ ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ سالانہ محاصل کے دائرہ سے باہر دیگر وسائل سے کوآپریٹو ہاؤسنگ کی ترقی کے لئے آئندہ دس سال میں کافی سرمایہ فراہم ہو سکے۔

مسٹر ادحمد فیلڈ ایک مضمون میں کواپریٹو ہاؤسنگ کا بڑا نقص واضح کرتے ہوئے اس حقیقت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ کہ جن فرقہ کی مشکلات کو دور کرنے کیلئے یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ اسکو آجتک کوئی آرام نہیں پہنچا سکی اس فرقہ سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو سرمایہ دار ارکان مکانات کے مظالم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ بمبئی کے کارخانوں اور احمد آباد شہر کے مزدور اس طریق سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کہ دیکھی نہیں جاتی اور خود ان کے لئے سخت مضر ہے۔ کواپریٹو ہاؤسنگ کی تحریک کا مقصود تو یہ تھا کہ مزدوروں کے لئے صاف ستھرے ہوادار اور ارزاں کرایہ کے مکانات بنائے جاتے لیکن اسوقت اس سلسلہ میں کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ مزدور غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ یہ لوگ جلا نقل سکونت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اکثر حالتوں میں سنا دیتے ہیں۔ موجودہ حالت میں انسے امداد باہمی کے فوائد کو سمجھنے اور متحد ہو کر ایک کام کرنے کی امید کرنا ممکن نہیں۔ مجھے صرف ایک ایسی سوسائٹی کا علم ہے جسنے مزدوروں کی سہولت کے لئے کچھ کام کیا ہے۔ اور اس نے بھی اس مقام پر کوئی مدد نہیں دی جہاں اسکی سخت ضرورت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ بمبئی کے تعلیم یافتہ طبقہ کی توجہ مقامی حالات کے باعث بیشتر اپنے ہی حال پر صرف رہتی ہے۔ اسے اتنا وقت نہیں ملتا کہ غیر تعلیم مزدوروں کو اپنی مدد آپ کرنیکے طریقے سکھائے اور امداد باہمی کا درس دے۔ جب تک اعلیٰ طبقہ کے چند مخلص اور مستقل مزاج اشخاص برسوں تک مسلسل جدوجہد نہ کرینگے۔ مزدوروں کو حقائق اور اصول نہ بتائینگے۔ اسوقت تک صورت حالات میں

کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ مزدوروں کی حالت نہ صرف ان کے اپنے لئے خطرناک ہے۔ بلکہ بمبئی جیسے شہر میں انسے دوسری جماعتوں کے امن و آسائش کو بھی انسے خطرہ ہے۔

مدراس میں بھی کواپریٹو ہاؤسنگ تحریک نے اچھی ترقی کی ہے اسوقت وہاں ۱۶ بلڈنگ سوسائٹیاں ہیں۔ صوبہ مدراس میں کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیاں اس نام سے مشہور ہیں۔ جدید سوسائٹی کا نام شیلو انندن پورم کواپریٹو بلڈنگ سوسائٹی ہے۔ یہ سوسائٹی جنوبی ضلع ارکاٹ میں قائم ہوئی ہی ہے۔ یہ ۲۱-۱۹۲۰ء کے آخر میں قائم ہوئی تھی۔ اس نے ساوتھ ارکاٹ ڈسٹرکٹ کواپریٹو بینکنگ یونین کے پاس ۸۳۳۶ روپیہ جمع کرا دیے۔ ریونیو ڈپارٹمنٹ کا تخمینہ ہے کہ یہ رقم کوالور میونسپلٹی کی حدود میں ۲۲۴ ایکڑ اراضی کی قیمت اداکرنے کے لئے کافی تھی۔

ایک ہاؤسنگ سوسائٹی حال ہی میں کانپور میں قائم ہوئی اس نے حصوں کی صورت میں ۴۲۶۰ روپے فراہم کرلئے ہیں۔ لیکن امپرومنٹ ٹرسٹ سے اراضی حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی اور اسوقت تک تعمیر کا کام شروع نہیں کیا۔ لکھنؤ امپرومنٹ ٹرسٹ کے چیئرمین نے ایک وسیع رقبہ کواپریٹو اصول کے مطابق مکانات بنانے کیلئے مخصوص کردیا ہے۔ لیکن تعمیر کے لئے جو شرائط پیش کی گئی ہیں۔ ممبر انہیں پسند نہیں کرتے حالانکہ ابتدا میں وہ مجوزہ سکیم کے متعلق بہت سرگرمی اور دلچسپی ظاہر کررہے ہیں یوپی کے رجسٹرار نے اپنی رپورٹ بابتہ ۲۱-۱۹۲۰ء میں تحریر کیا ہے

کہ کانپور اور لکھنؤ میں کوآپریٹو ہاؤسنگ کی تجویز سے اب بھی کافی دلچسپی ظاہر کی جاتی ہے۔ لیکن جو لوگ اس سے مستفید ہونے والے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ امپرومنٹ ٹرسٹ اس سے بہتر شرائط پیش کرے۔ ان کے مطالبات حسب ذیل وجوہ سے جائز معلوم ہوتے ہیں (۱) ایک ٹرسٹ یا میونسپلٹی کے لئے افراد کی بجائے سوسائٹی سے معاملہ کرنا آسان ہے (۲) سوسائٹیاں تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اور حفظان صحت وغیرہ کے اصول پر عمل کرنے کے متعلق اشخاص کی نسبت زیادہ شائستہ اعتماد ہیں۔ (۳) یہ سوسائٹیاں بلشیر قلیل آمدنی والے اشخاص پر مشتمل ہونگی۔ جو شہروں میں سکونت پذیر نہیں اور جنکے لئے بڑے شہروں میں مکانات حاصل کرنا سخت دشوار ہے۔ ان وجوہ کے پیش نظر ہاؤسنگ سوسائٹیاں حکومت اور میونسپلٹیوں کی مدد کا زیادہ استحقاق رکھتی ہیں۔

کوآپریٹو ہاؤسنگ کی تحریک کلکتہ میں زیر سرپرستی بنگال کوآپریٹو ارگنائزیشن سوسائٹی جاری ہو گئی ہے۔ طبقہ اوسط کے پچیس ہندوؤں نے جو سرکاری ملازم ہیں۔ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی قائم کرنے کی تجویز کی ہے۔ سکیم حسب ذیل ہے۔

(۱) پچیس بنگالی ہندو جو سرکاری ملازم ہیں۔ سوسائٹی کے سرمایہ میں فی کس ۲۵۰۰ روپیہ جمع کرینگے۔

(۲) ۶۲۵۰۰ روپیہ کے اداشدہ سرمایہ سے دس بیگہ اراضی خریدی جائیگی

(۳) خرید کردہ اراضی میں تفریح گاہ وغیرہ کیلئے قطعات علیحدہ کر سکے جنہیں استعمال کرنے کا سب کو یکساں حق حاصل ہوگا۔ باقی

اراضی کے ۲۵ پچیس مساوی ٹکڑے کئے جائینگے اور وہ بذریعہ قرعہ اندازی ممبروں میں باہم تقسیم ہو جائینگے۔

(۴) حکومت سے ۱/۲ ۲ لاکھ روپیہ (پانچ فیصدی شرح سود سے زیادہ پر) تعمیر مکانات کیلئے بطور قرض حاصل کیا جائیگا۔ یا یہ تو یہ قرض برابر حصوں میں ممبروں کے باہم تقسیم کر دیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے مکانات خود بنوالیں یا ایک پسند کردہ نقشہ کے مطابق تعمیر مکانات کا کام ٹھیکیداروں کو دیدیا جائے گا۔

(۵) ہر ایک ممبر ماہانہ ایک روپیہ بارہ آنہ ادا کریگا۔ (یہ رقم سالانہ سود کا ایک جزو ہوگی) اسکے علاوہ میونسپل ٹیکس وغیرہ بھی ادا کرے گا۔ نیز ہر ایک ممبر ماہانہ یا سالانہ ایک رقم معین ادا کرے گا۔ یہ رقم اس قرض کو ادا کرنیکے لئے سنکنگ فنڈ کے طور پر فراہم کی جائیگی۔ جو اس نے سوسائٹی کے ذریعہ حکومت سے لیا تھا۔

(۶) حکومت کا قرض ادا کرنیکے لئے سنکنگ فنڈ کا روپیہ سال بسال ادا کرنے کی صورت میں سود کی رقم بھی بتدریج کم ہوتی جائیگی۔ یہاں تک کہ بیس یا پچیس سال میں کل قرض ادا ہو جائے گا۔ اور رقم سود صفر کے برابر رہ جائیگی۔ ہر ایک ممبر اپنے مکان کا مالک بن جائے گا۔ اور سوسائٹی توڑ دی جائے گی۔

(۷) اگر مجوزہ سوسائٹی کے تمام ممبر سرکاری ملازم ہوں تو انہیں یہ بھی رعایت حاصل ہوگی۔ کہ تعمیر مکانات کے لئے قرض سود کے بغیر مل جائے گا۔

پہلے یہ تجویز کیا گیا تھا کہ اس سوسائٹی میں پچاس بنگالی ہندو

شامل ہوں۔ لیکن چونکہ اس صورت میں حکومت سے زیادہ قرض لینا پڑتا ہے۔ اسلئے ممبروں کی تعداد کم کردی گئی۔ اگر زیادہ قرض مل سکا تو پچاس سے بھی زیادہ اشخاص سوسائٹی میں شامل ہونگے۔

مجوزہ سوسائٹی میں صرف بنگالی ہندو شامل ہونگے۔ ہندوؤں کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ کے لئے اصولاً سوسائٹی کے ممبر حتی الامکان ایک جماعت کے افراد اور معاشرتی و اقتصادی حیثیت کے مساوی المرتبہ ہونے چاہئیں۔ اگر یہ سوسائٹی قائم ہوگئی تو ہندوستانی عیسائی، مسلمان اور اینگلو انڈین بھی اس کی تقلید کرینگے۔

فصل چہاردہم

انجمن ہائے امداد باہمی

انجمن ہائے امداد باہمی برق و بجلی۔ جرمنی میں تحریک امداد باہمی نے حال میں جو نمایاں ترقی کی اسکی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ دیہاتی رقبوں میں برقی روشنی اور برقی طاقت پہونچانے والی سوسائیٹیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ۱۹۱۰ء میں صرف ایک رجسٹرڈ الیکٹرسٹی سوسائیٹی کا وجود تھا ۱۹۲۹ء میں انکی تعداد ۶۰۰۰ ہو گئی۔ اور اسوقت تیس ہزار سے زیادہ ہے۔ ملک کے اکثر حصوں میں دیہات کے اندر برقی روشنی اور برقی طاقت سے کام کیا جاتا ہے۔ مشرقی پرشیا کے اکثر صوبجات کے بڑے قصبوں میں برقی طاقت عام طور سے مستعمل ہے۔ زراعت کے کام میں چھوٹی اور بڑی مشینوں کے استعمال کی کثرت نے کسانوں کو برقی طاقت سے کام لینے کی ترغیب دی ہے۔ غلہ کھانے پیسنے اور زمین کو کھودنے کی مشینیں عام طور سے مستعمل ہیں۔ زراعت کا کام کرنے والے مزدوروں کی قلت کو بھی اس میں بڑا دخل ہے۔ آدمیوں اور حیوانوں کی محنت کو بچانے کے علاوہ برقی طاقت قلیل المصارف ہونیکے لحاظ سے بھی کسانوں کے لئے مفید ہے۔ برقی طاقت سے کام لینے میں جو فوائد ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جب زیر استعمال ہو تو اسکی داشت پر کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ استعمال کے لئے قلیل وقفہ میں تیار ہو جاتی

ہے۔ آسانی سے کام میں لائی جا سکتی ہے۔ بیک وقت چند مشینوں سے کام لینے کیلئے ایک موٹر کو چلایا جا سکتا ہے۔ اسکا کام نہایت مختصر اور صاف ہے۔ آتشزدگی کے خطرے سے محفوظ ہے اور عام حالات میں مقابلتاً ارزاں رہتی ہے۔ چھوٹے پیمانے پر کاشت کرنے والے برقی طاقت کو زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

یہ انجمنیں تین قسموں میں منقسم ہیں۔ (۱) وہ سوسائٹیاں جو بجلی بناتی اور تقسیم کرتی ہیں۔ (۲) وہ سوسائٹیاں جو اپنا کنڈکٹر خود بناتی ہیں لیکن دیگر اشیا دوسری سوسائٹیوں سے خریدتی ہیں۔ (۳) وہ سوسائٹیاں جو بجلی لینے والے اشخاص پر مشتمل ہیں۔ یہ سوسائٹیاں بجلی کی کم از کم مقدار خریدنے کی گارنٹی دیتی ہیں۔ تاکہ ارزاں نرخ پر دستیاب ہو سکے۔ سوسائٹیوں کی اکثریت تیسری قسم سے تعلق رکھتی ہے۔

دور افتادہ دیہات کے چھوٹے کسانوں کو بھی کواپریٹو طریق کار کے باعث ارزاں نرخ پر بجلی میسر آجاتی ہے۔

حکام (اسمیں صوبجات اضلاع اور سرکاری ریلوے کے عہدہ دار بھی شامل ہیں) نے بہم رسانی برق کی تحریک کو خاص طور سے مدد دی ہے تاکہ دیہات کے باشندوں کو اس سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع ملے۔ ایک صوبہ میں چند اضلاع کواپریٹو کنٹرول سٹیشن میں حصہ دار اور خریدار بن گئے ہیں۔ ان کے اشتراک عمل کی وجہ سے خاص معاملات کو جامعیت حاصل ہو گئی ہے۔ بجلی کے اس کاروبار میں یہ اشتراک زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جسکا انحصار بیشتر زراعت پیشہ خریداروں پر ہو ان لوگوں کو ایک سال کے

اندر صرف چندماہ برقی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان چار ماہ کے اندر عبدالقادر برقی طاقت کام میں لاتے ہیں کہ اسکے لئے کنڈکٹنگ لائن اور سب سٹیشنوں کا بڑے پیمانہ پر ہونا ضروری ہے۔

ہسپانیہ میں کوآپریٹو ہسپتال

بارسیلونا کا کوآپریٹو ہسپتال ۱۰۲ انجمنوں پر مشتمل ہے۔ اسکے ممبروں کی تعداد اکیس ہزار ہے۔ جو اشخاص اس ادارہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ انکی تعداد ۷۰۰۰۰ ہے۔ اسکی ممبروں کو مراعات ملی ہوئی ہیں۔ انکا دائرہ ممبروں کے والدین۔ اولاد اور دیگر رشتہ داروں تک وسیع ہے۔ ہر ایک ممبر ایک شلنگ ۲ ½ پنس فیس داخلہ دیتا ہے۔ اور ایک پنس ماہوار ادا کرتا ہے۔ بیمار ممبر ہسپتال میں داخل ہوجاتے ہیں۔ دو شلنگ پانچ پنس کے عوض بیماروں کو دوا اور غذا بہم پہنچائی جاتی ہے۔ عمل جراحی کا معاوضہ بھی اسی رقم میں شامل ہے۔ یہ ادارہ ۱۹۱۸ء میں بارسیلونا ویٹرس یونین اور فرینڈلی سوسائٹی نے قائم کیا تھا۔ ابتدا میں اس میں آٹھ سو ممبروں کی ایک سوسائٹی شریک تھی اور شفاخانہ میں صرف پانچ مریضوں کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اب اسمیں ۵۰ بستر ہیں۔ موجودہ عمارت پٹہ پر لی گئی ہے لیکن نئی عمارت سوسائٹی کی ملکیت ہوگی۔ اس شفاخانہ میں آجتک ۲۱۲۸ مریضوں کا علاج ہوچکا ہے۔ ان میں سے ۸۳ فیصدی پر اپریشن کیا گیا۔ اس کے شفاخانوں میں دوائیں مفت ملتی ہیں۔ آنکھ، کان، ناک اور حلق کے امراض میں عمل جراحی مفت کیا جاتا

آجتک ان ڈسپنسریوں میں ۸۲ ہزار مریض داخل ہوئے۔ ممبروں اور مریضوں کے سیاسی۔ مذہبی۔ اور معاشرتی خیالات سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی جاتی۔ اس سوسائٹی کو۔ ایس۔ موونا جوں ایم گرینو فارسں اور ایس موونا ارسار وبڑی ڈی گرنیو نے پانچ ہزار پونڈ کی گرانقدر رقم عطا کی ہے تاکہ اس سے شفاخانہ کی نئی عمارت کیلئے اراضی خریدی جائے۔ اس شفاخانہ میں چودہ ڈاکٹر اور دو طلبا کام کرتے ہیں۔ دو عورتیں دایہ کی خدمات بجالاتی ہیں۔ ہسپتال کے بانی ڈاکٹر آر گرفاطرنس عملہ کے افراد اعلے اور ادارہ کے مہتمم ہیں۔

دیہات میں تقسیم باہمی کی نئی سکیم

موضع سیپلفورڈ (واقعہ ہرٹفورڈ شائر) کی زراعتی انجمن امداد باہمی نے اشیاء خوردنی اور کوئلہ وغیرہ کی بہم رسانی کا ایک دلچسپ اور نیا تجربہ کیا ہے۔ موضع مذکور میں کوئی دکان نہیں۔ اشیا ضروری متصلہ دیہات کے دکاندار بہم پہونچاتے ہیں۔ سوسائٹی کے ممبروں نے خیال کیا کہ کوآپریٹو سٹور چلانے کے لئے ہم کافی تجربہ نہیں رکھتے۔ علاوہ ازیں وہ اس کی ذمہ داری قبول کرنے کیلئے بھی تیار نہ تھے۔ غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ ایک دکاندار سے جو اسوقت بھی اشیا ضروری پہونچاتا ہے۔ یہ کہا جائے کہ اگر سوسائٹی اسے اشیاء خوردنی بہم پہونچانے کی فرمائش کرے اور ان اشیا کی قیمت ہفتہ وار ادا کی جاتی رہے تو کیا اس صورت میں وہ خاص شرائط پیش کرسکتا ہے فی الجملہ گفت وشنید کے بعد بعض تاجروں نے خاص شرائط پیش کردیں

اور کاروبار شروع ہو گیا۔

کاروبار کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

تجارت کو چار مدوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مختلف اشیا۔ روئی۔ غلہ اور کوئلہ۔ ان چار مدوں کے ماتحت جو اشیا آتی ہیں۔ ان کی فراہمی کے لئے مقامی اخبارات میں اشتہار دے کر چھ ماہ کے ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں مختلف اشیا کا ٹنڈر پیش کرنے والی فرم کو اشیا کی فہرست بہم پہونچائی جاتی ہے۔ تاکہ ہر شئے کا نرخ اسکے مقابل درج کیا جاسکے ٹنڈر نقد قیمتوں کی بنا پر طلب کئے جاتے ہیں۔ تھوک خریداری اور قیمتوں کے ہفتہ وار ادا کئے جانے کے باعث دستوری سوسائٹی کو دی جاتی ہے۔ ٹھیکیدار اشیا مطلوبہ ممبروں کے مکانات پر پہونچاتا ہے۔ ہر ایک خریدار ممبر کو کوئلہ کی خریداری کے سوا ہر چیز کیلئے ایک تجارتی رجسٹر دیا جاتا ہے۔ سوسائٹی کی مجلس منتظمہ اور سکرٹری ہر جمعہ کو آنے والے ہفتہ کیلئے آزمائشیں وصول اور گذشتہ ہفتہ کی اشیا کی قیمتیں ادا کرنے کیلئے جمع ہوتی ہیں۔ ہر ایک ممبر اپنا رجسٹر خریداری ساتھ لاتا ہے۔ گذشتہ جو فرمائشیں کی گئی تھی وہ سب اس میں صاف طور سے درج ہوتی ہیں۔ اشیا اور ان کی قیمتیں تحریر کرنے کے بعد میزان بھی لکھی جاتی ہے۔ رجسٹر مذکور میں آئندہ ہفتہ کی فرمائش بھی درج کی جاتی ہے۔ متفرق اشیا کا رجسٹر سکرٹری اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ اور تاجر کے حوالہ کر دیتا ہے۔ روئی اور غلہ کے رجسٹر ممبروں کے پاس رہتے ہیں۔ کمیٹی کے اجلاس سے ایک روز پیشتر سکرٹری مختلف تاجروں سے ہفتہ وار بل وصول کرتا ہے

جن میں واجب الوصول رقوم بھی درج ہوتی ہیں۔ ان بلوں کو دیکھنے کے بعد سیکرٹری ایک فہرست مرتب کرتا ہے۔ جس میں ہر ممبر کے نام کے آگے اسکے ذمہ واجب الادا رقم درج ہوتی ہے اس سے کافی سہولت کے علاوہ ممبروں کے اندراجات کی جانچ بھی ہو جاتی ہے۔ ممبروں کو اپنے حالات کی جانچ کے لئے ایک فہرست دی جاتی ہے۔ اس میں مختلف اشیا کی وہ قیمتیں ہوتی ہیں۔ جن پر تاجروں نے بہم رسانی کا ٹھیکہ لیا ہوتا ہے۔

جمعہ کی رات کو سکرٹری جو روپیہ فراہم کرتا ہے وہ دوسرے روز تاجروں کو ادا کر دیا جاتا ہے۔ اور جو رقم (دستوری) باقی رہتی ہے وہ پوسٹ آفس سیونگ بنک میں جمع کر دی جاتی ہے۔ ہر ششماہی پر دستوری کی جمع شدہ رقم تقسیم ہوتی ہے۔ کمیٹی اس سے ایک قلیل رقم مصارف کیلئے رکھ لیتی ہے۔ اور باقی روپیہ ممبروں کے درمیان مختلف اشیا کی خریداری کے تناسب سے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ٹھیکیدار مکانات پر اشیا پہنچاتا ہے روٹی ہفتہ میں چار بار بہم پہونچائی جاتی ہے۔ متفرق اشیا ہفتہ میں ایک بار اور کوئلہ دو ہفتہ میں ایک بار۔

اگر کوئی ممبر دکان پر اشیا پسند کرنے کو ترجیح دے تو رجسٹر خریداری ہفتہ وار ادائیگی کے بعد سکرٹری کی بجائے اسی کو دیدیا جاتا ہے۔

یہ سوسائٹی ۱۹۱۲ء میں قائم ہوئی تھی۔ ابتدا میں ممبروں کی تعداد ۴۳ تھی۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء میں ۵۵ ہو گئی۔ ان میں ۴۴ ممبر خریدار ہیں۔ ۱۱ ہفتہ وار بیس پونڈ کی اشیا خریدی جاتی ہیں۔ سیٹلفورڈ کے

ہر خاندان کا ایک ایک مرد سوسائٹی کا ممبر ہے۔ اور گیارہ اشخاص موضع ویشن کے رہنے والے اس میں شامل ہو گئے ہیں۔ موضع ویشن سیٹیلفورڈ کے نزدیک ہی واقعہ ہے۔

آئرلینڈ میں زرعی آلات کی انجمن ہائے امداد باہمی!

جنگ عظیم کے بعد زرعی پیداوار کی نسبت بڑھ گئی ہے۔ اور اسکی وجہ سے رقبہ مزروعہ میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی کھیتوں میں کام کرنے والوں مزدوروں اور گھوڑوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ اس کمی نے کسان کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ گھوڑوں اور مزدوروں کی قلت کا ازالہ آلات کی کثرت استعمال سے ہو سکتا ہے۔ لیکن چھوٹے مزارعوں میں ان آلات کا استعمال بجائے خود ایک بڑی مشکل ہے۔ زرعی مشینیں نہایت گراں ہیں اور عام کسانوں کے پاس اسقدر سرمایہ نہیں کہ رقبہ سے کاشت کیلئے ضروری مشینیں خرید سکیں۔ آئرلینڈ کے کسانوں کے متعلق یہ بیان صرف بحرف صحیح ہے۔ اسی مشکل کو محسوس کر کے آئرش ایگریکلچرل ارگنائزیشن کے ماہر زراعت کو برلی نے آج سے چند سال بیشتر ایک کوآپریٹو فارم اسپلمنٹ سکیم بنائی۔ اس سکیم کی بدولت یہ ممکن ہو گیا ہے۔ کہ زراعت کے متعلق ہر ایک مشین ایک ہارس پاور کے ہل سے لیکر بڑی طاقت کا زرعی ٹریکٹر تک ان تمام کسانوں کو بہم پہنچایا جائے۔ جو ان زرعی آلات کی کوآپریٹو سوسائٹی کے ممبر ہوں۔ اسکے علاوہ اگر کوئی کسان ایک قلیل رقم بھی چندہ میں

دے تو اسے آلات زرعی بہم پہونچا دئے جاتے ہیں۔

زرعی آلات کی انجمن امداد باہمی کا قیام

جب کسانوں کی کوئی جماعت زرعی آلات کی بہم رسانی کیلئے انجمن امداد باہمی قائم کرنے کا فیصلہ کر لیتی ہے تو اس سکیم سے دلچسپی رکھنے والوں کا ایک عام اجلاس منعقد ہوتا ہے۔ اس جلسہ میں کواپریٹو آرگنائزر (جو ہمیشہ اس غرض کیلئے موجود رہتا ہے) کی مدد سے حسب ذیل کارروائی کی جاتی ہے۔

(۱) ایک کمیٹی قائم کی جاتی ہے جو خزانچی سکرٹری اور نو عام ممبروں پر مشتمل ہوتی ہے۔

(۲) سوسائٹی کے آئندہ نظم و نسق کے متعلق عام قواعد و ضوابط کی ترتیب

(۳) سوسائٹی کے لئے سرمایہ کی فراہمی۔

(۴) ضمنی قواعد کی ترتیب جن کی رو سے سوسائٹی کی مشین کرایہ پر دی جاتی ہیں۔

کمیٹی کو سوسائٹی کیلئے ضروری سرمایہ کی فراہمی اور اسکے متعلق کاروبار کا اختیار دیا جاتا ہے۔

سرمایہ جوائنٹ سٹاک بنک کی مقامی شاخ سے اوور ڈرافٹ کی صورت میں حاصل کیا جاتا ہے۔ کمیٹی اس رقم کی ضامن بنتی ہے اور جو سرمایہ بنک سے لیکر کاروبار میں لگایا ہے اسکی ذمہ داری لیتی ہے۔

دوسری طرف ہر ایک حصہ دار ایک اقرار نامہ پر دستخط کرتا ہے

اور سوسائٹی کو مالی خسارہ ہونے کی حالت میں اپنا پورا حصہ ادا کرنے کیلئے کمیٹی کے روبرو اپنی ذمہ داری کا معترف ہوتا ہے۔ اس کالم والی کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ ہر ایک ممبر کو منفرداً مالی اعتبار سے ذمہ دار بنادیا جائے۔ بنک سے جو رقم لی جاتی ہے۔ وہ حصوں کی مجموعی رقم سے زیادہ نہیں ہوتی۔ کمیٹی مالی خطرات سے محفوظ رہنے کیلئے جملہ احتیاطیں کرتی ہے۔ عموماً ایک پونڈ کے حصے جاری کئے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک ممبر کیلئے حصوں کی ایک مقررہ تعداد لینا ضروری ہے۔ (اس تعداد کا تعین کمیٹی کی طرف سے ہوتا ہے) اور ہر ایک حصہ کے ساتھ کمیٹی کی مقرر کردہ رقم کی ادائیگی بھی لازم کر دی جاتی ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر ایک ممبر کو ایک ایک پونڈ کے از کم پانچ حصے خریدنے چاہئیں۔ اور ہر حصہ کے ساتھ ۲ شلنگ پنس کی رقم ادا کرنی چاہیئے۔ جوائنٹ سٹاک بنک کوآپریٹو سوسائٹی سے عموماً ۴ فیصدی سود لیا کرتا ہے۔ اور سود صرف اس رقم پر وصول کیا جاتا ہے۔ جس کو سوسائٹی کام میں لا رہی ہو۔

مثلاً اگر اوور ڈرافٹ پانچ سو پونڈ کا ہو اور صرف دو سو پونڈ کام میں لائے جائیں تو سود صرف آخر الذکر رقم پر وصول کیا جائیگا۔

مشینوں کا کرایہ پر دینا۔ سوسائٹی کی مشینوں کے کرایہ پر دینے کے قواعد اور ان کے نرخ مقرر کئے جاتے ہیں۔ یہ کام بھی زرعی تنظیم کے ایک افسر کی مدد سے ہوتا ہے۔ اور اس میں اضلاع کی مختصر ضرورتوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ جس ترتیب سے مشینوں کے متعلق

درخواستیں موصول ہوں۔ اسی ترتیب سے ان کی تعمیل کردی جائے لیکن
چونکہ سوسائٹی کا مقصد زراعت پیشہ اشخاص کی حوصلہ افزائی ہے
اس لئے اُن کسانوں کی درخواستوں کو مرجح سمجھا جاتا ہے۔ جو
بطور پیشہ مشین کو زیادہ عرصہ تک استعمال کرنا چاہتے ہوں۔ مثلاً اگر
ایک ہی تاریخ میں دو کسان کارن بائنڈر (ایک مشین کا نام) کے
لئے درخواست کریں۔ ایک کسان کی فصل کا رقبہ دس ایکڑ اور دوسرے
کی فصل کا صرف دو ایکڑ ہو تو دس ایکڑ والے کو مشین دیدی جائیگی
اور اسی طرح دوسری مشینوں کی حوالگی میں مذکورہ بالا قاعدہ ملحوظ
رہیگا۔ اگر مذکورہ بالا معاملہ میں دوسری کارن بائنڈر موجود نہ ہو تو کسان
اپنی فصل کو قدیم طریق سے دور کریگا۔ بعض مقامات میں فصل کاٹنے کیلئے
دستی مشینوں سے کام لیا جاتا ہے۔ اور غریب کسان
درانتیوں سے فصل کاٹتے ہیں۔ ایسے معاملات میں تحریک امداد باہمی
کی ممتاز خوبی زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے۔ یعنی سوسائٹی کے ممبر بحی طور
سے ایک دوسرے کو مدد دیتے ہیں۔ جو کسان مشین حاصل کرنے میں
کامیاب ہو گیا ہے۔ وہ دوسرے کسان کو فصل کاٹنے کیلئے اپنے مزدور
بھیجدیتا ہے۔ اس لئے کہ مشین مل جانیکی وجہ سے اسے انکی خدمات
سردست مطلوب نہیں ہوتیں اور وہ ایک مزدور کی مدد سے مشین
چلا سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی کسان کو جسکے زیر کاشت تھوڑا رقبہ
ہے چند مشینوں کے استعمال سے محروم کردیا جائے۔ لیکن اسکے
باوجود وہ سوسائٹی میں شامل بننے پر اصرار کریگا اور دیکھنے والے اس
پر متعجب ہونگے۔

اکثر یہ واقعہ ہوتا ہے کہ ایک کسان جسے زراعت کی بڑی مشینوں کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے خود بھی ارزاں آلات رکھتا ہے۔ اور سوسائٹی سے اُن کے لئے درخواست نہیں کرتا۔ اگر اسے بڑی مشینیں دستیاب ہو گئیں تو وہ چھوٹے آلات غریب کسانوں کو دے دیگا۔ جو اُن کے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

اسکے علاوہ مشینوں کے استعمال سے جسقدر زیادہ فائدے ہوتے ہیں۔ اسیقدر سوسائٹی کی مالی حالت مستحکم ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ تعداد میں آلات خریدتی ہے۔ جس قسم کی مشینوں یا آلات کی مانگ زیادہ ہوتی ہے سوسائٹی انہی کو زیادہ تعداد میں خریدتی ہے۔

دقیانوسی طریقوں سے فصل کی تیاری اور کاٹنے پر جو رقم صرف ہوتی ہے۔ سوسائٹی اس سے نصف پر کسانوں کو مشینیں مہیا کرتی ہے۔ مثلاً ہاتھ سے آلو چننے پر پندرہ شلنگ فی ٹن خرچ آتا ہے۔ لیکن پٹیٹو سارٹر (مشین) اسی کام کو تین شلنگ ۸ پنس میں کر دیتی ہے۔ اسیطرح ہاتھ سے کاٹنے پر پندرہ شلنگ فی ایکڑ صرف ہوتے ہیں۔ لیکن ریپر (مشین) اور بائنڈر (مشین) دونوں صرف سات شلنگ چھ پنس فی ایکڑ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ گھوڑے سے انہیں جوتنے پر دس شلنگ فی ایکڑ خرچ ہوتا ہے اگریکلچرل ٹریکٹر سے یہی کام ۵ شلنگ میں لیا جا سکتا ہے۔ ایک پنس میں عموماً سات سیر غلہ کوٹ دیا جاتا ہے۔

مشینیں مفت

اس سوسائٹی کی مدد سے زمین جوتنے اور فصل کاٹنے میں جو

آسانیاں بیسر آتی ہیں انسے قطع نظر یہ امر قابل غور ہے کہ ایک منظم سوسائٹی کسقدر جلد مشینوں کی اصل قیمت ادا کرنیکے لائق ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی اکثر مثالیں موجود ہیں کہ ایک سوسائٹی جسنے صرف دوبارہ ٹنڈروں سے کام شروع کیا تھا۔ ایک ہی فصل میں پٹیٹو ڈگر (آلو کھودنے کی مشین) خریدنے کے لائق ہو گئی۔ پٹیٹو ڈگر (مشین) کرایہ پر دلائی گئی۔ اور ایک ہی فصل میں اسقدر رقم بچ رہی کہ اس سے کارن ڈرل (مشین) خریدی جا سکی۔ اور کارن ڈرل کے کرایہ سے پیریر (مشین) خرید لی گئی وقس علی ہذا۔ عام طور سے اس قسم کی سوسائٹیاں مختصر پیمانہ پر کاروبار شروع کرتی ہیں۔ جب کسی ضلع کے کسان اس سکیم کے فائدے سمجھ لیتے ہیں۔ تو ممبروں کی تعداد میں نہایت سرعت سے اضافہ ہونے لگتا ہے۔ سوسائٹی کی مالی حالت بھی اسکے نتیجہ میں بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ زیادہ قیمتی مشینیں مثلاً انگریکلچرل ٹریکٹ تھریشر اور فلشر اور آبپاشی کے یہ انجن خرید لیتی ہے۔

انسداد ملیریا کیلئے انجمن ہائے امداد باہمی

اہل بنگال کو رائے بہادر ڈاکٹر گوپال چندر چیٹرجی کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ انکی بدولت ایک نئی قسم کی کوآپریٹو سوسائٹی کا ظہور ہوا۔ یعنی کوآپریٹو انٹی ملیریا سوسائٹی۔ ان سوسائٹیوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ بنگال کے دیہات میں ملیریا کے انسداد کا پروپیگنڈا کرنیکے لئے ایجنسیاں قائم کی جائیں۔ اسوقت بنگال کے مختلف مقامات میں اس قسم کی ۲۳ سوسائٹیاں موجود ہیں۔ اور ایک

سنٹرل کوا پریٹو انٹی ملیریا سوسائٹی کلکتہ میں ہے۔ سنٹرل سوسائٹی میں تقریباً ایک سو ممبر شامل ہیں۔ ان میں سے اکثر ممتاز ڈاکٹر ہیں مرکزی سوسائٹی کے ممبر داخلہ کی فیس کے طور پر چھ روپیہ ادا کرتے ہیں۔ اور اسیقدر رقم سالانہ چندہ میں دیتے ہیں۔ یہ لوگ ممبری سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ ان میں سے اکثر نے سوسائٹی کو پانچ سو روپیہ سے لیکر ایک ہزار تک کی رقوم عطا کی ہیں سوسائٹی کا انتظام بورڈ آف ڈائریکٹرز کرتا ہے۔ جسکے ممبروں کی تعداد نو سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ بعض ڈاکٹروں نے جو سوسائٹی کے ممبر بھی ہیں۔ وعدہ کیا ہے کہ جب دیہات میں تربیت۔ پروپیگنڈا اور کسی کام کی ضرورت پیش آئے گی۔ ہم کسی معاوضہ کے بغیر خدمات بجالائینگے۔ مرکزی سوسائٹی کا کل سرمایہ ۴۳ ہزار روپیہ ہے۔ ایک انگریز نے اپنا نام ظاہر کئے بغیر پچاس ہزار روپیہ عطا کئے تھے۔ ان میں سے دس ہزار سوسائٹی کے حوالہ کر دیے گئے ہیں۔ سوسائٹی کی سالانہ آمدنی صرف تین ہزار ہے۔ مرکزی سوسائٹی کی زیر ہدایت دیہات کی انٹی ملیریا سوسائٹیوں کے ذریعے سے انسداد ملیریا کی تدابیر عمل میں آتی ہیں۔ دیہاتی سوسائٹیوں کا ہر ایک ممبر چندہ کے طور پر ایک رقم ماہانہ دیتا ہے۔ جسکی تعداد چار آنہ سے لیکر ایک روپیہ تک ہوتی ہے۔ ہر ایک سوسائٹی نے ایک ڈاکٹر کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔ جو ممبروں کے افراد خاندان کا علاج مفت کرتا ہے (اس وقت تک سوسائٹیاں دس ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کر چکی

ہیں۔ ان میں سے دو ایم بی ہیں۔ مرکزی سوسائٹی دیہاتی انجمنوں کو ماہانہ رقوم دیتی ہے۔ اسکے علاوہ ملیریا کی انسدادی تدابیر کیلئے انہیں قرض بھی دے سکتی ہے۔ چھ ڈسپنسریاں قائم کی جا چکی ہیں۔ ان میں بعض حصہ داری کے طریق پر ہیں۔ اور بعض خیراتی ہیں۔ تمام دیہاتی سوسائٹیوں کا موجودہ سرمایہ دس ہزار کے قریب ہے اور ماہانہ آمدنی ایک ہزار ہے۔ اکثر سوسائٹیوں نے کوشش کی ہے۔ کہ دور افتادہ دیہات کے باشندوں کو بھی وقت حاجت بہترین طبی مدد ملسکے

سنٹرل سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ میں انسداد ملیریا کے ان طریقوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جو سوسائٹیاں اختیار کرتی ہیں۔

کام دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک حصہ گاؤں کے ان غاروں اور جوہڑوں کو پاٹنے کے متعلق ہے۔ جن میں غلیظ پانی جمع ہو سکتا ہے۔ اسی میں نالیوں کی صفائی اور درستی وغیرہ بھی شامل ہے۔ کام کے اس حصہ کو موسم گرما میں انجام دیا جاتا ہے۔ یہ کام ایسا نہیں کہ جھٹ پٹ ہو جائے۔ ایک مجوزہ نقشہ کے مطابق سال بسال کیا جاتا ہے اور اسکی تکمیل برسوں میں ہوگی۔ کام کا دوسرا حصہ ان جوہڑوں کے پانی میں کرسن آئل چھڑکنے پر مشتمل ہے۔ جن میں مچھروں کی تعداد میں اضافہ ہو جانیکا احتمال ہو۔ یہ کارروائی بارش کے بعد شروع ہو کر تین ماہ تک جاری رہتی ہے۔ امسال انسداد ملیریا کے لئے ایک نئی تجویز اختیار کی گئی ہے۔ وہ یہ کہ صاحب خانہ کو ایک نوٹ بک دیدی گئی ہے اس میں یہ اندراج ہوتا ہے۔ کہ خاندان کے افراد کتنے روز تک بخار میں مبتلا رہے۔ سوسائٹی کا سکرٹری ان نوٹ بکوں سے گاؤں کا فیور انڈیکس

(بخار میں مبتلا ہونے والوں کی فہرست) مرتب کرتا ہے۔ اور اس انڈکس سے نمبر اندازہ کرتے ہیں۔ کہ ہماری جدوجہد سے بخار کا عذاب کس حد تک کم ہو رہا ہے۔"

سوسائٹی مذکور کے سکرٹری نے ۲۲-۱۹۲۱ء کی جو رپورٹ مرتب کی اس میں انسداد میریا کی کوشش کا حال حسب ذیل الفاظ میں بیان کیا۔

"ہماری سوسائٹیوں کی رضاکارانہ نوعیت اور دیہاتیوں کے اس یقین نے کہ ہم ایک بڑے اقتصادی عقدہ کو حل کر رہے ہیں۔ انسداد ملیریا کی تحریک کو مقبول عام بنا دیا ہے۔ اور کوئی ہفتہ نہیں گزرتا جس میں کسی نہ کسی گاؤں کی طرف سے سوسائٹی کے قیام کی تجویز پیش نہ کی جاتی ہو۔ لیکن ہماری مالی حالت زبردست نگرانی کرنے والا عملہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتی اور اسی وجہ سے ان سب لوگوں کو انسداد ملیریا کی تربیت نہیں دی جا سکتی جو ہم سے مدد چاہتے ہیں البتہ جہاں ایسے تعلیم یافتہ اور ذہین اشخاص رہتے ہیں۔ جو ہمارے طریق کار کو سمجھ سکیں۔ اور دوسروں کی رہنمائی کر سکیں۔ وہاں سوسائٹیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ اور وہ کسی قابل ذکر بیرونی مدد کے بغیر کامیابی سے چل رہی ہیں۔ مالوہ کی سوسائٹی کو نمونہ کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے مالوہ جیسے دور افتادہ کوردہ کے متعلق یہ امید قائم کرنے کے لئے بڑا حوصلہ درکار ہے۔ کہ اسکے باشندے انٹی ملیریا سوسائٹی چلانے کے لئے تیس روپیہ ماہانہ جمع کر سکیں گے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہو چکا ہے اور سوسائٹی کے ممبروں نے اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر مبلغ پانچ سو روپیہ جمع کر لئے ہیں۔ جو مقامی کوآپریٹو بنکوں کے کارکنوں نے عطیہ کے طور پر

دیے تھے۔ اسکے علاوہ سوسائٹی کے ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ سے پچاس روپیہ ماہوار کی مدد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اسکے قیام کو ابھی ایک ماہ بھی نہیں ہوا۔ اس سلسلہ میں ایک اور سوسائٹی کا ذکر بھی ضروری ہے۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ ہمارا طریق کار کیا ہے۔ نیز یہ واضح ہوگا کہ ابھی ایک عظیم خوابیدہ طاقت موجود ہے جسے صحت عامہ کیلئے پروپیگنڈا اور ہمدردانہ تنظیم کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اس سوسائٹی کا نام گھوادا انٹی ملیریا سوسائٹی ہے۔ اسکے قیام کو صرف نو ماہ گذرے ہیں شروع میں صرف پندرہ ممبر شامل ہوئے تھے اور آٹھ آنہ ماہانہ چندہ دیتے تھے۔ پروپیگنڈا کے ذریعہ یہ سوسائٹی تبدریج استحکام حاصل کرتی گئی اور اسکے ممبروں کی تعداد ۷۲ ہو گئی گھوادا ایک مختصر سا گاؤں ہے جسکی آبادی پندرہ سو نفوس پر مشتمل ہے۔ رفتہ رفتہ گاؤں کے تمام پانچ مرد سوسائٹی کے ممبر بن گئے۔ اپنے ایک جلسہ میں سوسائٹی نے بہم رسانی آب کے مسئلہ پر بحث کی۔ اس سے پہلے ایک بڑا تالاب گاؤں میں موجود تھا۔ اور دیہاتی اسی مشترکہ تالاب کا پانی پیتے تھے۔ اس میں ایک قسم کی آبی گھاس پیدا ہو گئی تھی۔ اور عمق بھی کم تھا تالاب کو گہرا کرنے کیلئے اس سے پہلے جو تجویزیں کی گئی تھی وہ اکثر کے اختلاف رائے کے باعث ناکام ہو چکی تھیں۔ آخر کار آٹھ اشخاص نے جو تالاب میں حصہ دار تھے۔ اور بعض سوسائٹی کے ممبر بھی تھے رفاہ عام کے جذبات سے متاثر ہو کر اپنے اپنے حصوں کے ہبہ نامے سوسائٹی کے نام کر دیئے سوسائٹی نے تالاب کی کھدائی کیلئے حصص جاری کر دیے ہیں۔ سنٹرل سوسائٹی کے چندہ امداد دیگر قوم کی میٹران

تین روپیہ کے قریب ہوگی۔ اسکے علاوہ سنٹرل سوسائٹی نے اسے چھ سو روپیہ بطور قرض دیدئے۔ مذکورہ بالا سوسائٹی نے ایک سکیم بنائی ہے کہ گاؤں میں جسقدر مضر صحت نشیب اور غار ہیں ان سب کو مٹی ڈال کر سطح زمین کے برابر کردیا جائے۔ اور ان غاروں کو پُر کرنے کے لئے اس مٹی سے کام لیا جائے۔ جو تالاب کی کھدائی سے برآمد ہوگی۔ نالیوں کو درست کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ اسکے لئے سوسائٹی نے سنیٹری بورڈ کے ذریعہ حکومت سے مصارف عطا کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس سے پہلے جو سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔ انہوں نے کسی خاص سرگرمی کا اظہار نہیں کیا۔ حالت بدستور ہے۔ البتہ بعض سے ترقی کے آثار ظاہر ہیں۔ نو لو گرام (ضلع مردان) کی سوسائٹی اپنے خرچ سے ڈاکٹر کا مکان اور ڈسپنسری بنوا رہی ہے اس پر ایک ہزار روپیہ صرف ہوگا۔ سکچار میں ایک ڈسپنسری قائم ہے اور ایک مستند کمپونڈر اس میں رہتا ہے۔ یانی ہٹی کی سوسائٹی نے بھی یہی کام کیا ہے۔ حال ہی میں رائے جی سی مکرجی بہادر ریٹائرڈ سول سرجن نے اپنی آبائی جائداد سوسائٹی کو عطیہ کے طور پر پیش کی ہے۔

کوآپریٹو ڈاک خانے۔ پنجاب کے بعض دیہات میں ڈاک خانہ ہائے امداد باہمی قائم کیے گئے۔ ایک سوسائٹی ہرکارہ کی تنخواہ دینے اور تحریر کے کام کا ذمہ لینے کیلئے تیار ہوگئی۔ لیکن جن مقامات میں باہمی امداد کے طریقہ سے ڈاک پہونچانے کا یہ سلسلہ جاری کیا گیا۔ وہاں محکمہ ڈاک نے پوسٹ آفس کھول دیئے امداد باہمی سے جو کارروائی کی گئی تھی۔ اسطرح اسکو غیر ضروری بنایا گیا۔ بہر حال یہ آسان طریق

ہے۔ جس سے دیہاتی محکمہ ڈاک کو کسی گاؤں میں ڈاک خانہ کھولنے کی کی ترغیب موثر طور سے دے سکتے ہیں۔

انجمن ہائے ثالثی۔ سوسائٹیاں بھی پنجاب میں موجود ہیں۔ ان کی غرض یہ ہے کہ ممبروں کو اُس خرچ اور تضیع اوقات سے بچایا جائے جو مقدمہ بازی کا لازمی نتیجہ ہے۔ ہر ایک سوسائٹی میں ایک سو ممبر ہوتے ہیں۔ ہر ایک ممبر چار آنہ فیس داخلہ دیتا ہے۔ فیس داخلہ مقدمات کی مالیت کا ½ فیصدی حصہ اور جرمانوں میں وصول ہونے والی رقوم سوسائٹی کے فنڈ میں داخل ہوتی ہیں۔ ہر ایک ممبر کی قانونی ذمہ داری صرف پانچ روپیہ تک محدود ہوتی ہے۔ ہر سال جنرل میٹنگ میں نو ممبروں کی ایک جیوری یا پنچوں کی ایک جماعت مقرر کی جاتی ہے۔ اس جماعت یا پنچایت میں سے فریقین مقدمہ کو ایک یا دو پنچ منتخب کر لینے چاہئیں۔ رجسٹرار ان سوسائٹیوں کا آخری حکم ہے۔ موضع گلیان کی انجمن ثالثی کے ضمنی قواعد میں درج ہے۔ کہ اگر کوئی ممبر عدالت میں جانے کا ہی فیصلہ کرے تو اُسکے لئے تین راہیں کھلی ہوتی ہیں۔

(۱) وہ عدالت میں جانے کیلئے کمیٹی کی اجازت لے سکتا ہے۔

(۲) دو سو روپیہ جرمانہ دیکر عدالت میں جا سکتا ہے۔

(۳) وہ تین ماہ کا نوٹس دیکر سوسائٹی سے علیحدگی اختیار کر سکتا ہے۔

ہر شخص کو سول کورٹ میں چارہ جوئی کا حق حاصل ہے اور قانوناً یہ امر جائز نہیں کہ کوئی شخص کسی معاہدہ کی رو سے اپنے تئیں اس حق سے محروم کرے لیکن ضمنی قواعد میں اس قانونی مشکل سے عہدہ

برآمد ہونے کے لئے سبیل نکالی گئی ہے۔ سوسائٹی کے ممبر اس کے سرمایہ میں کسی خاص حصہ کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ پنجاب میں آج کل اس قسم کی ۱۷۱ سوسائٹیاں ہیں۔ رجسٹرار پنجاب ان سوسائٹیوں کی کارگزاری کے متعلق ۳۱ جولائی ۱۹۲۸ء کو ختم ہونے والے سال کی رپورٹ میں رقمطراز ہے۔

قواعد نرم بنائے گئے ہیں اسلئے کہ ان سوسائٹیوں سے یہ مقصود نہیں کہ وہ حقیقی قانونی مشکلات میں عدالتوں کے فرائض انجام دینے لگیں۔ قانونی پیچیدگیوں کے مقدمات کی تعداد اس قدر کم ہوتی ہے کہ سوسائٹیوں کے مفید کام کرنے کے بہت مواقع باقی رہتے ہیں۔ اس قسم کے چند مقدمات کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ انجمن ہائے قرضہ کے مقدمات ... سال ثالثی عدالتوں میں پیش ہوئے۔ چونکہ ثالثوں کے طرز عمل سے فریقین مقدمہ کو کوئی تکلیف پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے لازمی طور سے دیگر تنازعات کو بھی اس طریق سے فیصل کرانے کی تحریک پیدا ہوگی۔ ہمیں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عوام مقدمہ بازی سے تنگ آگئے ہیں۔ اور ایسے طریق اختیار کرنے کیلئے تیار ہیں۔ جس سے عدالتوں کی خاک چھاننے کے بغیر نزاعات کا فیصلہ ہو سکے۔

فصل کی حفاظت کرنے والی انجمنیں

برار میں فصل کی حفاظت کرنیوالی سوسائٹیاں قائم ہو رہی ہیں۔ ان میں سے اکثر خنزیر کشی کے کلبوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

گذشتہ سال اس قسم کے ایک کلب نے ۹ خنزیر ہلاک کئے۔ امسال ایک کلب نے ۵ خنزیر ہلاک کئے - ان کلبوں کی سرگرمیوں کے باعث جوار اور دوسری فصلیں نقصان سے محفوظ رہتی ہیں۔ فصلوں کی حفاظت کرنے والی سوسائٹیوں کی ایک قسم وہ ہے جو شکاریوں کی بجائے چوکیداروں سے کام لیتی ہیں۔ (سی۔ پی کے رجسٹرار کی رپورٹ بابت ۲۱-۱۹۲۰ء)

کوآپریٹو پرنٹنگ پریس

سدانند کوآپریٹو پرنٹنگ ورکس لمیٹیڈ پتور جنوبی کنارا ہندوستان میں اپنی قسم کی اولین کوآپریٹو پرنٹنگ سوسائٹی ہے۔ اس نے کاروبار کا آغاز ۱۹۱۷ء میں کیا ابتداً صرف ۹۴ ممبر اس میں شریک تھے ان میں دس سوسائٹیاں بھی شامل ہیں۔ سرمایہ ۲۳۷۰ روپیہ تھا اس میں ۲۸۷۰ اداشدہ تھا۔ سوسائٹی کا برائے نام سرمایہ بتیس ہزار ہے۔ جو پچاس پچاس روپیہ کے اول درجہ کے دو سو حصوں پر مشتمل ہے۔ دوسرے درجہ میں پانچ پانچ روپیہ کے دو ہزار حصص ہیں۔ اٹھارہ سال سے زائد عمر کا ہر عاقل آدمی جو رجسٹرڈ کمپنی یا سوسائٹی کی جو انڈین کمپنیز ایکٹ یا کسی اور قانون کے ماتحت رجسٹرڈ ہوچکی ہو۔ مذکورہ بالا پرنٹنگ سوسائٹی میں شرکت کا حق حاصل ہے۔ سوسائٹی کے ضمنی قواعد کی رو سے اسکے سرمایہ کو طباعت اور جلد سازی کے کاروبار میں لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے منظوری حاصل کرنی لازم ہے۔ بورڈ آف ڈائرکٹرز ایسی دکان کھول سکتا ہے جس پر

کتابیں۔ فارم اور پریس یا کارخانہ جلدسازی کی دیگر اشیاء دستیاب ہو سکیں۔
بورڈ مذکور کاغذ اور سٹیشنری کی خرید و فروخت کا کام بھی کر سکتا
ہے۔ یا اسی قسم کا کوئی اور مفید کاروبار بھی جاری کر سکتا ہے۔ جو
سوسائٹی کے مقاصد کے خلاف نہ ہو۔ سوسائٹی کو کاروبار میں
منافع حاصل ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ مدراس سنٹرل کوآپریٹو
سوسائٹی بھی قابل ذکر ہے۔ یہ سوسائٹی صوبہ مدراس کو کوآپریٹو
سوسائٹیوں کو طباعت کے کام میں مدد دینے کیلئے قائم کی گئی
تھی۔ کوآپریٹو سوسائٹیوں میں طباعت کا جو کام نکلتا ہے۔ اسے یہی سوسائٹی
انجام دیتی ہے۔ ۷ اسنٹرل بنک ۱۸ مقامی سپروائزنگ یونینیں
۵۶ پرائمری سوسائٹیاں اس میں حصہ خرید چکی ہیں ۱۹۲۰-۲۱ء کے
آخر میں اسکا اداشدہ سرمایہ ۸۹۳۰ تھا اور ورکنگ سرمایہ ۱۱۸۵۲ روپیہ
سال کے دوران میں اسے ۹۲۹۸ روپیہ کی فرمائشیں وصول
ہوئیں۔ یہ سوسائٹی ان حساب کے رجسٹروں اور فارموں کا ذخیرہ
رکھتی ہے۔ جو کہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کو درکار ہوتے ہیں۔
"مدراس بلیٹین اف کوآپریشن" بھی اسی کے مطبع میں چھپتا ہے
دوران سال میں ۲۳۷ کی کتابیں فروخت کیں۔ ایک سال میں
اسے ۲۰۰۵ کا خالص منافع ہوا۔

فصل پانزدہم

گارنٹی اور نگرانی کرنے والی یونینیں

امدادِ باہمی کی مالی انجمنوں کا ذکر کرنے سے پہلے ہم گارنٹی اور نگرانی کرنے والی یونینوں کا حال بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اکثر صوبجات میں اس قسم کی یونینیں مالی ایجنسیوں اور ابتدائی انجمنوں کے درمیان متوسط یا درمیانی کڑیوں کا کام دیتی ہیں۔ گارنٹی کرنے والی یونینیں برما، صوبجات متوسط، بہار و اڑیسہ اور بمبئی میں بکثرت موجود ہیں۔ نگرانی کرنے والی یونینیں بیشتر مدراس اور بنگال میں پائی جاتی ہیں۔ آخر الذکر یونین ایک محدود رقبہ میں کام کرتی ہیں۔ متصلہ مقامات کی سوسائٹیاں نگرانی کیلئے ایک یونین میں مدغم ہوجاتی ہیں۔ یونین خود بنکنگ کا کاروبار نہیں کرتی۔ لیکن اپنی نگرانی کی وجہ سے ملحقہ سوسائٹیوں کو قرض دیے جانیکی سفارشیں کرتی ہیں۔ یونین کی قانونی ذمہ داری حصص سے محدود ہوتی ہے اور ہر ایک حصہ پر قلیل رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ یونین ایک سپروائزنگ افسر کو ملازم رکھتی ہے۔ اور یہ افسر ایک منتخب کمیٹی کے روبرو جوابدہ ہوتا ہے۔ مصارف ملحقہ سوسائٹیوں کے چندوں کی رقم سے برداشت کئے جاتے ہیں۔ گارنٹی کرنے والی یونینیں سنٹرل بنک اور پرائمری دیہاتی سوسائٹی کے درمیان متوسط یا وکیل کے فرائض انجام دیتی ہے۔ اسلئے کہ سنٹرل بنک کو فاصلہ بعیدہ پر واقعہ ہونے کے باعث موکل کے حالات کا تفصیلی علم نہیں ہوتا۔ ملحقہ سوسائٹیاں ایک دوسرے کے قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری لیتی ہیں۔ اور آپس میں

محدود ہوتا ہے۔ یعنی یونین کے صدر دفتر سے اسکے اثر و نفوذ کی سرحد کا فاصلہ آٹھ میل سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اسکا اہتمام ایک کمیٹی کرتی ہے۔ جس میں ایک صدر اور ایک یا ایک سے زیادہ صدر کے نائب شامل ہوتے ہیں (۲) یونین کے اجلاس عام میں انتظامی امور پیش ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک سوسائٹی کے دو نمائندے شرکت کرتے ہیں۔ اسکے مقاصد حسب ذیل ہیں اوّل باہمی نگرانی اور قرض کی تشخیص۔ دوسرے باہمی گارنٹی اوّل الذکر مقصد حسب ذیل طریقوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ (۱) یونین ایک کلرک کو ملازم رکھتی ہے جو عموماً پورے وقت کیلئے ملازم نہیں ہوتا۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ماہانہ ہوتی ہے۔ کلرک مذکور یونین کے حسابات کو رکھتا ہے۔ اور یونین سے الحاق رکھنے والی سوسائٹیوں کے سکرٹریوں کو مدد دیتا ہے (۲) اس امر کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کہ یونین کمیٹی کے ممبر ملحقہ سوسائٹیوں کی کارگذاری کا معائنہ کریں۔ عام قواعد کا اعلان ہو اور اشتہارات شائع کئے جائیں۔ (۳) یونین انسپکٹر کی تنخواہ دینے کے لئے سرمایہ فراہم کیا جاتا ہے۔ جو پورے وقت کا ملازم ہوتا ہے پانچ سے لیکر دس یونینوں تک کا کام کرتا ہے۔ اور پچاس روپیہ ماہوار تنخواہ لیتا ہے۔ موقعہ پر پہونچکر سوسائٹیوں کی کارگذاری کا معائنہ کرتا ہے غلطیوں کی اصلاح میں مدد دیتا ہے۔ اور معائنہ کے نتائج سے یونین کمیٹی کو مطلع کرتا ہے۔ یونین کے اجلاس عام میں ملحقہ سوسائٹیوں کی طرف سے قرض کی جو درخواستیں موصول ہوں ان پر غور کیا جاتا ہے۔ اور مناسب قرض کی منظوری دیدی جاتی ہے۔ یونین خود زر نقد سے کچھ سروکار نہیں رکھتی۔ بینکنگ کا کاروبار کرتی ہے۔ عملہ کی تنخواہیں ادا کرنیکے لئے ملحقہ سوسائٹیوں کے سرمایہ کارپر چار آنہ سے لیکر بارہ آنہ فیصدی تک ایک رقم اس غرض کے لئے

قرضہ کی تعداد معین کر لیتی ہیں۔ یونین اپنی ملحقہ انجمنوں کے قرض کی تشخیص کرتی ہے۔ لیکن انفرادی طور سے کسی سوسائٹی کے ممبروں کے قرض کی تشخیص نہیں کی جاتی۔ معائنہ مشورہ۔ اور پرچار بھی یونین کے فرائض میں شامل ہوتا ہے۔ یونینیں منظم اور تربیت یافتہ ہونے کی حالت میں مرکزی افتادہ سنٹرل بنک کو مقامی احوال سے مطلع کر کے مدد دے سکتی ہیں۔ مقامی احوال کا علم کاروبار کے دائرہ کو توسیع کے ساتھ وسعت پذیر ہونا چاہیئے۔ اس میں اُن ادارات کی تخصیص ہے۔ جنکی نگرانی باہمی طور سے ہو سکتی ہے اس لئے کہ پیوستگی اس قانون کی رو سے حاصل ہوتی ہے۔ جو اختیارات سماعت کی حد بندی کرتا ہے۔ ”ایک مضمون بعنوان ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کی ترقی“ میں گارنٹی اور نگرانی کرنے والی یونینوں کی تعداد حسب ذیل بیان کی گئی ہے۔ (یہ بیان ۲۱-۱۹۲۰ء کی بابت ہے)

مدراس	۱۷۷
بمبئی	۴۶
بہار و اڑیسہ	۸۰
یو پی	۱۰
پنجاب	۱
برما	۴۹۲
سی پی برار	۲۰۸

برما میں ۴۹۲ یونینیں گارنٹی اور نگرانی کرنے والی ہیں۔ اور یہ سب برما میں ہی پیدا ہوئی ہیں۔ گارنٹی کرنے والی یونین قاعدہ کی رو سے پانچ لیکر ۴۵ انجمنوں تک پر مشتمل ہوتی ہے۔ اسکا دائرہ آٹھ میل تک

وصول کی جاتی ہے۔ باہمی ضمانت میں یہ اصول مدنظر رکھا جاتا ہے کہ اگر کسی ملحقہ سوسائٹی نے اس قرض کو ادا نہ کیا۔ جس کی سفارش یونین نے کی تھی۔ تو تمام ملحقہ سوسائٹیاں اسکی ذمہ دار ہوں گیں۔ قرض کی تمام درخواستیں یونین کی معرفت رجسٹرار کو بھیجی جاتی ہیں۔ جو ان کی جانچ کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ آیا سنٹرل بنک کے سرمایہ میں ہر ایک یونین کو اسکا مناسب حصہ ملتا ہے یا نہیں۔ رجسٹرار پراونشل یا سنٹرل بنک کو اپنی منظور کردہ رقم سے مطلع اور ادائگی کی ہدایت کرتا ہے۔

پروپیگنڈا نگرانی اور تشخیص قرض کے معاملہ میں ان یونینوں کا وجود اس قدر ضروری ثابت ہو رہا ہے کہ برما میں کوئی نئی سوسائٹی رجسٹرڈ نہیں کی جاتی۔ تا وقتیکہ یونین اپنے ساتھ اسکے الحاق کا وعدہ نہ کرے اور یونین کے دائرہ اثر سے باہر بھی کوئی نئی سوسائٹی رجسٹرڈ نہیں کی جاتی۔ جب تک اس پر یہ بات واضح نہ ہو جائے کہ بعد کو اس علاقہ میں بھی ایک یونین معرض وجود میں آجائیگی۔

ضمنی قواعد میں درج ہے کہ جب تک تمام سوسائٹیوں کا ⅔ حصہ کسی سوسائٹی کو یونین میں داخل کئے جانے کی تائید کردے اسوقت داخلہ کی درخواست منظور نہ کی جائے۔ قاعدہ یہ ہے کہ یونین میں ہر ایک نئی سوسائٹی صرف متفقہ ووٹ سے ہی داخل کی جاتی ہے۔ کوئی سوسائٹی داخلہ کے بعد اٹھارہ ماہ کا نوٹس دئے بغیر یونین سے کنارہ کش نہیں ہو سکتی ایک ملحقہ سوسائٹی کو یہ حق حاصل ہے کہ یونین کیطرف سے اس کی کارگذاری کا معائنہ ہو۔ مشورہ دیا جائے۔ اس کی استعداد قرض خواہی کی تشخیص کی جائے اور باقی سوسائٹیاں اسکی گارنٹی کریں۔ یونین کے

احکام کی اطاعت اور سد ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اور یہ بھی ان کا فرض ہے۔ کہ اگر کسی امر اس کے نفاذ کے خلاف سمجھیں تو اس کی اطلاع دیں۔ داخلے سے پہلے ہر ایک سوسائٹی کو عام اجلاس میں ایک قرارداد منظور کرنی چاہیے۔ کہ یہ سوسائٹی یونین سے الحاق منظور کرتی ہے۔ اسکے قواعد کی پابندی کا وعدے کرتی ہے۔ علاوہ اور کمیٹی کے دو ممبروں کو اختیار دیتی ہے۔ کہ اس کی طرف سے اس مضمون کے اقرارنامہ پر دستخط کر دیں کہ سوسائٹی ان تمام حقوق اور فرائض اور ذمہ داریوں کو قبول کرتی ہے جو یونین کی طرف سے اس پر عائد ہوں۔

برما کا رجسٹرار رقمطراز ہے یونین سسٹم سے اس تحریک کو بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ابتدائی انجمنوں میں آدمیوں کی بہترین ذہانتیں اور قابلیتیں بروئے کار آنے لگیں۔ ذمہ داری کے احساس اور مقامی مدد سے اس سلسلہ میں حیرت انگیز ترقی ہو سکتی ہے۔ اس تحریک کی نشوونما اندر سے ہوتی ہے۔ اور ایک غریب کسان جسکی قابلیت اور ذہانت سے دنیا بے خبر تھی۔ قوم کا خضر راہ بنجاتا ہے۔ ہمسلئے اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور اس کا اثر و رسوخ کیطرح اپنے رفقائے کار سے کم نہیں ہوتا۔

یونینوں نے جو مفید کام کیا ہے۔ مسٹر ولف بھی اپنے وسیع تجربہ کی بنا پر اسکو حسب ذیل الفاظ میں سراہتے ہیں۔ سوسائٹیوں کے اجتماع سے ترغیب کار کا جو نادر موقع پیدا ہو گیا ہے۔ ہمیں اس کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے محدود ہونیکے باوجود یہ مشترک کاروبار کیلئے نسبتاً زیادہ وسیع حلقہ ہے۔ مسٹر ولف اس امر کی پرزور مخالفت کرتے ہیں۔ کہ ضمانت

لینے والی یونینوں میں ۔۔۔۔ تنظیم کا مستقل وصف قرار دیا جائے۔
اُن کی رائے ہے۔ کہ اس طریق سے ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کی خصوصیت زائل ہو جائیگی۔ ذیل میں باختصار مسٹر ولف کی دلائل درج کی جاتی ہیں۔ ہمیں ان سے کامل اتفاق ہے۔

(۱) گارنٹی کرنے والی یونینیں قائم کرنے کی پالیسی سنٹرل بنک کو مشکلات سے بچانے کی مصلحت پر مبنی ہے۔ حالانکہ قرض دینے کا یہ طریق کوآپریٹو کی بجائے سرمایہ دارانہ نوعیت رکھتا ہے۔

(۲) اس طریق میں مختلف ذمہ واریوں اور مفاد میں پیچیدگی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ پیچیدگی سے لازمی طور پر انتشار اور بے توجہی پیدا ہوتی ہے۔ اور فرائض کو توضیح نہ ہونے سے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔

(۳) اس طریق پر ذمہ داریاں جذب کر دی جاتی ہیں۔ "ان حالات میں آپ اپنے رفقا کو سادہ چیک پیش نہیں کرتے۔ بلکہ ایسا چیک دیتے ہیں۔ جو ایک رقم تک ممکن الحصول ہو اور آپ کیلئے کسی تخفیف کے بغیر اس رقم معین کی ادائیگی ناگزیر ہے۔ آپ کو اپنے سرمایہ پر کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ بالفاظ دیگر آپ کا سرمایہ دوسروں کی مرضی اور رائے پر ہے۔ ذمہ داری کو اس حد تک یقیناً مدغم کر دیا گیا ہے۔ اور یہ اصول امداد باہمی کے خلاف ہے۔"

مسٹر ولف اس تجویز کی پرزور مخالفت کرتے ہیں۔ کہ انجمنوں کے لئے گارنٹی کرنے والی یونینوں میں شمولیت لازمی قرار دیدی جائے۔

عہ۱ ہندوستان میں تحریک امداد باہمی صفحات ۲۲۰-۲۱۷

انجمن ہائے امداد باہمی کے رجسٹراروں کی آٹھویں کانفرنس نے اس مسئلہ پر غور و خوض کیا کہ برما میں ابتدائی انجمنیں برضا و رغبت یونینوں میں شامل ہوتی ہیں۔ آیا یہ طریقہ اُس طریقہ سے بہتر ہے جو دیگر صوبجات مدراس۔ سی پی میں انجمنوں کو بالواسطہ یا بلا واسطہ گارنٹی کرنے والی یونینوں میں شرکت کیلئے مجبور کرنے کے متعلق اختیار کیا جا رہا ہے۔ کانفرنس مذکور نے غور و خوض کے بعد اپنی سب کمیٹی کی حسب ذیل سفارش منظور کی۔

"ہم کانفرنس سے یہ سفارش نہیں کرتے کہ گارنٹی کرنے والی یونینوں میں شرکت کیلئے بالواسطہ یا بلا واسطہ مجبور کرنے کا طریقہ اختیار کیا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ سفارش بھی نہیں کرتے کہ رائج الوقت طریقوں میں مداخلت کی جائے۔

اس سفارش پر کانفرنس میں جو بحث ہوئی اُس سے مفید سبق ملتا ہے۔ ذیل میں اسکا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

مسٹر ایچ کیلورٹ نے سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا۔ سب کمیٹی میں کوئی شخص بھی گارنٹی کرنے والی یونینوں کا حامی نہ تھا۔ بعض ممبر تجربہ کی بنا پر ان کے وجود کی مخالفت کر رہے تھے۔ دوسرے ممبران کے مفید و مضر ہونے کی آزمائش نہیں کرنا چاہتے تھے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب میں ایک گاؤں کا سکھ دوسرے گاؤں میں رہنے والے مسلمانوں کے قرض کی گارنٹی کرنا نہیں چاہتا

مسٹر انگلش ــــ یہ طریقہ برما میں برضا و رغبت اختیار کیا جاتا ہے

مسٹر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سی پی میں بھی یہی حال ہے۔

مسٹر کولنس ۔ بہار و اڑیسہ میں یہ طریقہ اس حد تک ضروری ہے کہ جن انجمنوں نے یونین میں شامل ہونے کا اقرار نہ کیا ۔ میں نے انہیں رجسٹرڈ کرنے سے انکار کر دیا ۔ لیکن کوئی گارنٹی کرنے والی یونین کسی خاص گاؤں کو اپنے حلقہ میں شامل کرنیکے لئے مجبور نہیں ۔

مسٹر ہمنگوے ۔ ہم مدراس میں سوسائٹیوں پر یونین میں شرکت کیلئے بالواسطہ دباؤ ڈالنے کیلئے تیار ہیں ۔ لیکن اس صوبہ میں یونینیں کوئی گارنٹی قبول کرنیکے لئے تیار نہیں ۔

مسٹر چتھاس ۔ اگر سی پی میں فیڈریشن نے مجبور کیا تو سوسائٹیاں یونین میں شرکت کیلئے مجبور ہو جائینگی ۔

مسٹر ڈونووں ۔ اس قسم کی یونینیں سنٹرل بنک کی عدم موجودگی کے باعث معرض وجود میں آئی ہیں ۔ بنگال میں سنٹرل بنک کم و بیش گارنٹی کرنے والی یونین کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اگر بنک دیوالیہ ہو جائے تو ہر ایک سوسائٹی اپنے حصہ پچیس روپیہ کی ادائیگی کی گارنٹی کرتی ہے ۔ مسٹر ولف نے گارنٹی کرنے والی یونینوں کی مذمت کرتے ہوئے اس نے غیر محفوظ قرار دیا ہے ۔ اس لئے میں سب کمیٹی کی سفارش کی تائید کرتا ہوں ۔

مسٹر ایوبنک ۔ بمبئی جب کوئی گارنٹی کرنے والی یونین قائم ہو جاتی ہے ۔ اور اس کے حلقہ میں کوئی نئی سوسائٹی معرض وجود میں آتی ہے ۔ تو رجسٹرڈ کئے جانے سے پہلے یونین میں اسکا شریک ہونا ضروری سمجھتا ہے ۔ دیگر ملحقہ سوسائٹیوں کے ساتھ مقامی نگرانی کے مصارف میں بھی حصہ لینا اسکے لئے لازمی امر ہے ۔ گارنٹی کرنے والی یونینیں

ضمانت کی شرط کے طور پر نگرانی کے فرائض بھی ادا کرتی ہیں ضمانت لیس
نہیں تک محدود ہے۔ مرکزی بنک اور صوبجاتی بنک سے قرض کی
جو درخواست کی جاتی ہے یونین کی کمیٹی اسکی پڑتال کرتی ہے۔ اور یہ درخواست
صرف اسی وقت منظور ہوتی ہے۔ جب کمیٹی اس کی سفارش کرے۔ اگر
یونین کی کوشش کے باوجود انجمن قرض ادا نہیں کرتی تو رجسٹرار
اس کا تصفیہ حساب کرتا ہے۔ اگر اسکے بعد بھی کچھ رقم باقی ہے تو
یونین کی دیگر انجمنیں ایک حد معین تک اس کو پورا کر دیتی ہیں۔
بمبئی میں ضمانت کرنے والی ۱۳۰ یونینیں ہیں۔ جو ذمہ واری قبول کی
جاتی ہے۔ میرے نزدیک وہ کسی طرح بھی معقول نہیں"۔

مسٹر کولنس۔ بہار و اڑلیسہ میں یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے۔ کہ
متوسط ایجنسی کے بغیر کوئی مرکزی بنک ایک سو پچاس انجمنوں
سے زیادہ کا انتظام نہیں کر سکتا۔ کاروبار کے پھیلاؤ کی آخری حد یہ
ہے۔ اس لئے مرکزیت قائم رکھنے کیلئے رسید ضروری ہے۔ ان
حالات میں یہ بہتر سمجھا گیا کہ نئی سوسائٹی کو اسوقت تک رجسٹرڈ نہ
کیا جائے۔ جب تک وہ یونین میں شامل نہو۔ کسی سوسائٹی پر
کسی خاص یونین میں شریک ہونیکے لئے دباؤ نہیں ڈالا جاتا۔ لیکن
چونکہ کوئی مرکزی بنک ایک تعداد معین سے زیادہ انجمنوں کا
انتظام نہیں کر سکتا اس لئے کسی انجمن کو یہ شرط تسلیم کرنے کے
بغیر رجسٹرڈ نہیں کیا جاتا۔ اس سلسلہ میں دوسری بات یہ ہے کہ
تمام انجمنیں سنٹرل بنک میں حصہ دار ہوتی ہیں۔ اور انہیں
ہر ایک سو روپیہ پر دس روپیہ کی مالیت کا معمولی حصہ لینا

پڑتا ہے۔ اور سنٹرل بنک کے قرض پر اس حصہ کی پانچ گنی رقم تک کیلئے ذمہ دار ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ ان کے ممبر اکثر غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ اس لئے مرکزی بینک کی پالیسی کی جانچ نہیں کر سکتے۔ نہ ان قرضوں کی نگرانی کر سکتے ہیں۔ جو دوسری انجمنوں کو دیے گئے ہیں۔ جب انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ یونین میں شریک ہو کر ان ملحقہ انجمنوں کے قرض کی ذمہ واری کو محدود کیا جا سکتا ہے۔ جنکے قرض کا تیقّن واقفیت احوال کے باعث ممکن ہے۔ تو وہ اس تجویز کو قبول کر لیتے ہیں۔ صرف نئی انجمنوں پر ضمانت کرنے والی یونینوں میں شرکت کیلئے زور دیا جاتا ہے۔

ضمانت کرنے والی یونینوں کے بکھیڑے اور الجھن کی نسبت نگرانی کرنے والی یونینوں کا کام بلحاظ نوعیت زیادہ کوآپریٹو اور زیادہ واضح ہے۔ کوآپریٹو آرگنائزیشن کا اصل الاصول یہ ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹی کے ممبر ایک دوسرے کی خبرگیری اور مدد کریں۔ یہ امر بھی امداد باہمی کا اصول ہے۔ کہ جس طرح ایک سوسائٹی کے ممبر ایک دوسرے کی اعانت کرتے ہیں اور باہمی نگرانی سے اپنی حالت کو بہتر بنانا چاہیئے۔ اس اصول کے ماتحت ابتدائی انجمنوں کی نگرانی کرنے والی یونینیں قائم ہوتی ہیں۔ مقامی یونین کی ممبر سوسائٹیاں ہوتی ہیں۔ یونین کے اجلاس عام میں ہر سوسائٹی کا ایک نمائندہ شریک ہوتا ہے۔ یہ نمائندے ایک مجلس منتظمہ منتخب کر لیتے ہیں۔ جو عموماً سات ممبروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور یہی جماعت یونین کے معاملات کا اہتمام کرتی ہے۔

ایک یونین عموماً بیس یا تیس سوسائٹیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کا حلقہ بہت وسیع نہیں ہوتا۔ ورنہ مختلف سوسائٹیوں کے ممبر ایک

دوسرے سے نا آشنا ہونگے۔ اور اس صورت میں باہمی نگرانی دشوار یا ناممکن ہو جائیگی۔ یونین کا حلقہ زیادہ تنگ بھی نہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ اسکے قیام کے مصارف کیلئے سرمایہ کی فراہمی ضروری ہے اگر ملحقہ سوسائٹیاں محدود سے چند ہوں تو ایک اچھے ادارہ کے قیام کے لئے ان کے چندے ناکافی ہونگے۔ یونین کا پہلا فرض ملحقہ انجمنوں کے کام کی نگرانی ہے۔ یونین اس فرض کو انجمنوں سے ان کی کارگذاری کی رپوٹیں طلب کر کے بجا لاسکتی ہے۔ یس انتظامیہ کمیٹی کے ایک ممبر کو معائنہ کیلئے مامور کر کے یا ایک تنخواہ دار نگوان مقرر کر کے ہر ایک یونین ایک مستند نگران کو ملازم رکھتی ہے۔ جسکے پاس رجسٹرار کی طرف سے حسابات کی جانچ پڑتال کی اہلیت کا سرٹفکیٹ ہوتا ہے نگران صرف انجمنوں کا معائنہ ہی نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے حسابات جانچ بھی کرتے ہیں۔ یونین کی مجلس منتظمہ کے ماتحت یونین کے نگران بہت مفید کام کر سکتے ہیں۔ لیکن نگرانوں کی نسبت یونین کی مجلس منتظمہ کے ممبروں کے معائنے زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔

مرکزی بینک کو ملحقہ انجمنوں کی طرف سے قرض کی جو درخواستیں ارسال کی جاتی ہیں۔ یونین کو ان کی جانچ کا کام سپرد ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ مرکزی بینک یونین کی سفارش کے بغیر قرض دیتے ہی نہیں اندرونی نظم و نسق اور ثالثی وغیرہ کے متعلق محکمہ کے افسروں اور انجمنوں کے باہم جو خط و کتابت ہوتی ہے۔ وہ بھی یونین کے توسط سے ہوتی ہے۔ کسی انجمن کے متعلق کوئی کاروائی کرنے سے پہلے بینک اور

محکمہ کے دفتر ہمیشہ یونین سے مشورہ کیا کرتے ہیں۔ یونین اپنے نگران کی تنخواہ اور دیگر مصارف اس سرمایہ سے ادا کرتی ہے۔ جو ملحقہ انجمنوں اور مرکزی بینک سے حاصل کردہ رقوم پر مشتمل ہوتا ہے۔

ترقی کار نگرانی کرنے والی یونینوں کی ترقی میں پوشیدہ ہے مسٹر ولف کی مانند ہمیں بھی یہ توقع ہے کہ اس قسم کی یونینیں تعداد میں بڑھتے بڑھتے آخرکار یورپین طرز کی بڑی یونینوں کی صورت اختیار کرینگی۔ اور اپنے مفید کام کا سلسلہ موجودہ مرکزی بنکوں کی طرح جاری رکھیں گی۔ آخرالذکر ادارات ہر حال میں مفید اور ناگزیر ثابت ہوئے ہیں۔ اور یقین ہے کہ آئندہ بھی انکا اجرا ہوتا رہیگا۔ اگرچہ صوبہ جاتی بنکوں کے مستحکم ہونیکے بعد ان کی حیثیت ثانوی رہ جائیگی" عا۔

عا مدرس کواپریٹو مینوئیل صفحات ۶۸ و ۶۷ عا ہندستان میں تحریک امداد باہمی صفحہ ۱۹۱

فصل شانزدہم

سنٹرل کواپریٹو بنک

سنٹرل بنکوں کا آئین اور نظام ۔ ہندوستان میں بلحاظ آئین مندرجہ ذیل اقسام کے سنٹرل بنک ہیں۔ (۱) وہ بنک جن کی ممبری صرف افراد تک محدود ہے۔ (۲) وہ بنک جن کی ممبری سوسائیٹیوں تک محدود ہے۔ (۳) وہ ممبر جنکے ممبر افراد بھی اور سوسائٹیاں بھی ہیں۔ اول الذکر قسم میں وہ بنک بھی شامل ہیں۔ جن میں صرف افراد ہی حصہ دار بن سکتے ہیں۔ اور وہ بنک بھی ہیں جن میں رجسٹرڈ سوسائٹیاں حصص خرید سکتی ہیں۔ لیکن انہی شرائط پر جن شرائط پر افراد نے خریدے ہیں ان کی نمائندگی کے لئے کوئی قاعدہ نہیں۔ تیسری قسم کے بنکوں کی صورت میں ایک بڑا حصہ رجسٹرڈ انجمنوں کے لئے محفوظ کرلیا جاتا ہے۔ اور انہیں بورڈ آف ڈائرکٹرز میں خاص نمائندگی دی جاتی ہے ہندوستان کے موجودہ حالات میں اس قسم کے بنک زیادہ موزوں ثابت ہوئے ہیں۔

دوسری قسم کے بنک بنکنگ یونینوں کے نام سے مشہور ہیں سنٹرل بنکوں اور قرض لینے والی سوسائٹیوں کے مفاد میں جو تصادم [illegible]

صحیح معنوں میں کوآپریٹو کہا جا سکتا ہے۔ اس قسم اور دوسری اقسام کے بنکوں میں جو الامتیاز یہ ہے۔ کہ ان کا دائرہ اثر دس میل تک محدود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان میں افراد حصہ دار نہیں ہوتے یہ نظام پنجاب کی خصوصیت ہے اگرچہ مدراس اور بنگال میں بھی اس کا وجود پایا جاتا ہے۔ ایسے بنکوں کا انتظام قلیل مصارف سے چلایا جا سکتا ہے۔ اسلئے کہ نگرانی کی ضرورت کو آخری حد تک کم کر دیا گیا ہے اگرچہ یہ بنک مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ تاہم ان کا خاطر خواہ انتظام شاذونادر ہی ہوتا ہے اور طبقہ متوسط کی مدد کیلئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی اس قسم کے بنک صرف ان علاقوں میں قائم کئے جائیں۔ جہاں آبادی کے تمام طبقے امداد باہمی کے حقیقی جذبات سے اثرپذیر ہوں۔

اس مسئلہ میں شدید اختلافات ہو سکتے ہیں۔ کہ آیا اول الذکر قسم کے بنک صحیح معنی میں کوآپریٹو سمجھے جانیکے مستحق ہیں۔ انہیں جوائنٹ سٹاک بنکوں سے بمشکل علیحدہ سمجھا جا سکتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں وہ اپنا کاروبار امداد باہمی کی انجمنوں تک محدود نہیں رکھتے۔ اگر اس قسم کے بنک انجمن ہائے امداد باہمی کے علاوہ دیگر اداروں اور افراد کو قرض دینا چاہیں یا کوئی بیرونی کاروبار کرنا چاہیں تو انہیں رجسٹرڈ نہ کیا جائے۔ ضمنی قواعد میں منافع کی تعین کے متعلق تشریح کر دی جائے۔ اور ڈائرکٹروں کا فرض قرار دیا جائے کہ قرض لینے والی انجمنوں کی ساکھ معلوم کرنیکے لئے جداگانہ عملہ رکھیں اس امر کی نگرانی رجسٹرار کا فرض ہے کہ انجمنوں اور سنٹرل بنک کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ وہ اول الذکر کیلئے مضر نہیں ہے

بہر حال اس قسم کے سنٹرل بنکوں کا بتدریج مفقود ہونا ضروری ہے
سنٹرل بنک عموماً ایسے علاقوں میں کام کرتے ہیں جنکی حد بندی اور انتظام سہولت کے لئے کی جا چکی ہے۔ مثلاً تحصیل، ضلع۔ ان سوسائٹیوں کی تعداد جنکو سنٹرل بنک قرض دیتا ہے۔ مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے کہ بعض حالتوں میں بنک براہ راست ہر ایک سوسائٹی سے معاملہ کرتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں ان یونینوں سے سنٹرل بنکوں کو عموماً ایک وقت معین کے لئے دو سو یا دو سو یا دو سو پچاس انجمنوں سے کاروبار کرنیکے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

سرمایہ کی ترکیب۔ پرائمری سوسائٹیوں کی صورت میں سنٹرل بنک اپنا سرمایہ مندرجہ ذیل صورتوں سے حاصل کرتے ہیں (۱) حصص (۲) امانتیں۔ (۳) قرض اور (۴) محفوظ سرمایہ

(۱) سرمایہ حصص۔ حصہ خریدنے والے افراد اور ملحقہ سوسائٹیوں سے فراہم کیا جاتا ہے۔ مخلوط طرز کے بنکوں میں حصہ دار اشخاص کو ایک ترجیح حاصل ہوتی ہے۔ اور انہیں مجموعی منافع یا لیکوڈیشن کی صورت میں ترجیح و اولیت کے حقوق دیے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ عوام کو حصص خریدنے کی ترغیب و تحریص ہو۔ حصص کی برائے نام قیمت دس روپیہ سے پانچ سو روپیہ تک ہوتی ہے۔ بعض اوقات افراد کے حصص کی قیمت ملحقہ سوسائٹیوں کے حصص سے زیادہ ہوتی ہے۔ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ ۱۹۱۲ء کی دفعہ ۵ کے ماتحت کسی شخص کو سوسائٹی کے سرمایہ حصص کے ۱/۵ سے زیادہ حصص خریدنے کی اجازت نہیں کوئی شخص کسی حالت میں ایک ہزار روپیہ سے زیادہ کے

حصص مقامی حکومت کی خاص منظوری حاصل کئے بغیر نہیں خرید سکتا۔
طاقت رائے دہی کی تقسیم کے طریقے بھی مختلف ہیں۔ مثلاً پنجاب اور یو۔پی میں ایک شخص کو ایک حصہ پر ایک ووٹ کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ آسام اور سی۔پی۔ میں۔ ہر ایک حصہ دار صرف ایک ووٹ کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ بمبئی اور برما میں۔ طاقت رائے دہی اسطرح تقسیم کی گئی ہے۔ کہ بڑے حصہ داروں کو چھوٹوں کے مقابلہ میں کم ووٹ حاصل ہوتے ہیں۔

حصوں کے متعلق ذمہ داری ان کی موجودہ قیمت تک محدود رکھی جاتی ہے۔ لیکن بعض صوبجات میں بنکوں نے ذمہ داری کی موجودہ قیمت کو ایک خاص مقدار سے وابستہ کر دیا ہے۔ بہار و اڑیسہ میں ترجیحی حصہ داروں کی ذمہ داری عموماً دگنی ہوتی ہے۔ عام حصہ داروں کی ذمہ داری حصص کے پانچ گنے سے لیکر دس گنے تک ہوتی ہے۔ یہ قاعدہ نہیں ہے کہ حصص پورے ادا کر دیے گئے ہوں۔

ذیل کے گوشوارہ سے معلوم ہوگا کہ ۱۹۲۱ء میں سنٹرل بنکوں کے ممبروں نے کس قدر سرمایہ حصص ادا کیا۔ غیر مطلوب اور ادا شدہ سرمایہ حصص کی مقدار کیا تھی۔ اس گوشوارہ سے مختلف صوبجات کے سنٹرل بنکوں کے ممبروں کی محفوظ ذمہ داری کا حال بخوبی واضح ہو سکتا ہے۔

صوبہ	ادا شدہ سرمایہ حصص	محفوظ ذمہ داری	سنٹرل بنکوں کی تعداد
مدراس	۱۸۸۲۳۵۸	۲۵۱۲۶۶۴	۳۲
بمبئی	۷۵۳۶۰۹	۲۰۸۲۵۶	۱۷

صوبہ	ادا شدہ سرمایہ حصص	محفوظ ذمہ داری	شیڈول بنکوں کی تعداد
بنگال	١٥٥٨٨٨٢	١٥١٨٧٣٩	٧١
بہار واڑیسہ	٥٦٥٩٢٢	٤٧٤٣٩٢	١٤
یوپی	١٣٧٨٥٩٥	١٦٥٢٥١٣	٦٨
پنجاب	١٣٣١٣٢١	٨٨١٢٩٥	٩٨
برما	٤٠٦٨٢٥	—	١١
سی پی و برار	١٨٤٧٠٣٢	—	٣٤
آسام	٨٣٥٧٤	٣٦٨٢٦	١٥
اجمیر بلعاڑ	٢٢٠٥٠٤	—	٦
دہلی	٧٩٥٠	—	١
میزان ہندوستان برطانی	١٠٢٢٣٦٦٢٢	٧٤٨٤٩١٧	٣٩٤

مندرجہ بالا گوشوارہ سے معلوم ہوگا کہ صرف برما اور سی پی میں کوئی محفوظ ذمہ داری نہیں سرمایہ کا پورا حصہ ادا کیا جا چکا ہے۔ بنگال بہار واڑیسہ اور یوپی میں سرمایہ حصص پچاس فیصدی سے کم ادا ہو چکا ہے۔ بمبئی اور پنجاب میں محفوظ ذمہ داری ادا شدہ سرمایہ کے تناسب سے بہت کم ہے۔

میکلیگن کمیٹی ذمہ داری محفوظ کو ناپسندیدہ قرار دیتی ہے۔ اور خصوصاً منفرد حصہ داروں کی صورت میں۔ اسکی رائے ہے کہ ایک خاص وقت منقضی ہونے کے بعد اور خصوصاً مالی دشواری پیش آنے کی صورت میں بنکوں کے لئے حصص پر کسی جزوی رقم کا

وصول کرنا سہل نہ ہوگا۔

عوام میں اعتماد اور امانتیں رکھنے کا شوق پیدا کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ سرمایہ حصص زیادہ سے زیادہ رکھا جائے۔ اور مصارف کار میں کفایت شعاری اختیار کی جائے۔ حکومت ایسے حصوں پر منافع کی شرح ۱۲ یا ۱۲½ فیصدی مقرر کرتی ہے۔ اگرچہ بعض صوبجات میں عام حصص پر ۵ سے لیکر ۷ فیصدی تک منافع تقسیم کیا جاتا ہے لیکن زیادہ سے زیادہ منافع صرف چند سنٹرل بنکوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

(۲) امانتیں۔ برطانی ہند کے تمام سنٹرل بنکوں کی مجموعی ذمہ داریوں میں امانتوں کا تناسب ۴۶ فیصدی سے قدرے زیادہ ہے۔ یہ بیشتر پیشہ داروں اوسط درجہ کی حیثیت کے زمینداروں سرکاری ملازموں اور پور پینوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔ امانتوں کے معاملہ میں صرف معدودے چند سنٹرل بنک مشترکہ سرمایہ کے بنکوں کی ہمسری کر سکتے ہیں امانتوں پر تین سے دس فیصدی تک کی شرح سے سود ادا کیا جاتا ہے لیکن عموماً یکسالہ امانتوں پر ۵ سے لیکر ۷ فیصدی تک سود دیا جاتا ہے اگر امانتوں کی میعاد میں اضافہ ہوگا تو شرح سود مزید سال کیلئے ایک فیصدی کے حساب سے بڑھتی جائیگی۔ امانتوں کی ایک مختصر مقدار ان اشیاء پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو کسی بنک سے الحاق رکھنے والی انجمنیں جمع کر دیتی ہیں۔ مدراس میں انجمنوں کیلئے یہ ضروری قرار دیدیا گیا ہے۔ کہ اپنی ریزرو رقوم سنٹرل بنک میں جمع کر دیں۔ برما میں ایک چوتھائی ریزرو ڈپازٹ کرنا ضروری ہے۔

قرض۔ سنٹرل بنکوں کو حسب ذیل ادارات سے قرض وصول

ہوتے ہیں۔ (۱) بیرونی بنکوں سے (۲) دوسرے سنٹرل بنکوں سے (۳) صوبجاتی بنکوں سے (۴) حکومت سے۔ بیرونی بنکوں میں یا تو امپیریل بنک ہوتا ہے یا عام جوائنٹ سٹاک بنک۔ جن صوبجات میں اپیکس بنک ہوتے ہیں۔ ان میں سنٹرل بنک براہ راست امپیریل بنک یا جوائنٹ سٹاک بنکوں سے معاملہ نہیں کرتے۔ انہیں صوبجاتی بنک قرض دیتے ہیں۔ یا نقد قرضہ منظور کرتے ہیں۔ اور اول الذکر بنک امپیریل بنک یا جوائنٹ سٹاک بنکوں سے کیش کریڈٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ نازک مالی حالات پیدا ہو جانے کی صورت میں حکومت ہند کی منظوری سے سترہ لاکھ روپیہ امانتداروں کے تحفظ کیلئے سرمایہ محفوظہ کے طور پر دیا تھا۔ اور انیس لاکھ روپیہ دیہاتی انجمنوں کی مالی مدد کیلئے عطا کیا تھا۔ اول الذکر رقم سنٹرل بنک کے مصدقہ پرائمری سوسائٹیوں کے پرامیسری نوٹوں پر تین سال کیواسطے کیش کریڈٹ کے ذریعہ دیا تھا۔ اور رجسٹرار نے حکومت کی طرف سے ادائیگی کی ضمانت دی تھی۔ انیس لاکھ روپیہ کی رقم جو سوسائٹی کے ممبروں کی مالی مدد کیواسطے دی گئی تھی [illegible] کے قرض کی صورت میں منتقل کر دیا گیا۔ جو چار سال کے اندر واجب الادا تھا۔

سنٹرل بنکوں سے ان صوبجات میں قرض لئے جاتے ہیں جہاں پراونشل بنک کی حیثیت کا کوئی بنک موجود نہیں ہوتا۔

اور جہاں سنٹرل بنک اپنے فوائد سرمایہ کو تحریک امداد باہمی کی تقویت کیلئے صرف ایک دوسرے کو قرض دینے کی صورت میں استعمال کر سکتے ہیں۔ حکومت سے جو قرض ملتا ہے وہ باعتبار

مقدار کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اور بتدریج کم ہوتا جارہا ہے ۱۹۳۱ء میں حکومت نے برطانی ہند کے تمام سنٹرل بنکوں کو جو قرض دیا اسکی مجموعی رقم ۶۰۱۸۷۲ روپیہ تھی۔ ریزرو فنڈ۔ سنٹرل بنک قاعدہ کے طور پر اپنے خالص منافع کا ¼ حصہ ریزرو فنڈ میں رکھتے ہیں۔ باقی بطور منافع تقسیم کر دیتے ہیں۔ یا چند مخصوص سرمایوں مثلاً بلڈنگ فنڈ۔ وغیرہ میں دیدیتے ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں تمام سنٹرل بنکوں کے ریزرو اور دوسرے فنڈوں کی میزان ۳۱۹۳۰۷ لہ تھی۔ تو جو تمام ذمہ داریوں ۱۰۴ فیصدی کی برابر ہے۔ ریزرو فنڈ کو کام میں لانیکے لئے کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں۔ بنک اس کو اکثر اپنے کاروباری سرمایہ کے طور پر کام میں لاتے ہیں۔

سنٹرل بنکوں کا مملوکہ سرمایہ (رقمشدہ اور مستعمل سرمایہ کے برخلاف) اور دوسرے فنڈوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ۱۹۳۱ء میں برطانی ہند میں مملوکہ سرمایہ کا تناسب مجموعی ذمہ داریوں سے ۲۱ فیصدی تھا۔ جسے تسلی بخش سمجھا جا سکتا ہے۔ میکلیگن کمیٹی نے رائے ظاہر کی ہے کہ عام حالات میں اداشدہ سرمایہ اور ریزرو فنڈ کی تعداد مجموعی ذمہ داریوں کے ۱۲½ فیصدی سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ اعداد و شمار کے دیکھنے سے یہ حقیقت واضح ہو گی کہ برطانی ہند کے سنٹرل بنکوں کی اس رقم کا اوسط ۱۲ فیصدی سے کم نہیں ہے۔ میکلیگن کمیٹی نے سنٹرل بنکوں کے سرمایہ کی ترکیب کے متعلق حسب ذیل خیالات ظاہر کئے ہیں ان پر خاص طور سے توجہ مبذول کرنیکی ضرورت ہے۔:-

سنٹرل بنک کو اس امر پر کوئی اعتراض نہیں کہ الحاق کی فیس معمول کرنیکا دستور منسوخ کر دیا جائے۔

سنٹرل بنک کے تمام حصص ایک بنیاد پر ہونے چاہئیں۔ لیکن اگر مقامی سرمایہ داروں کو شرکت کی تحریص مقصود ہو تو منافع کے باب میں حصہ دار افراد سے ترجیحی سلوک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مجموعی منافع کے معاملہ میں انکا حق مرجح نہ سمجھا جائے۔

سادہ طریق کار یہ ہوگا کہ افراد اور انجمنوں کے حصص مساوی القیمت ہوں۔

انجمنوں کو سنٹرل بنک سے جتنا قرض لینا منظور ہو عموماً اسی کے تناسب سے حصص خریدنے چاہئیں۔ سنٹرل بنک کے ہر حصہ دار کو ایک ووٹ کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔ اگر فراہمی سرمایہ میں کوئی مشکل درپیش ہو تو۔ مقامی حکومت افراد کو ایک ہزار روپیہ سے زیادہ کے حصص خریدنے کی اجازت دیدے ورنہ قانون کے رو سے افراد کے حصوں کی زیادہ سے زیادہ جو مقدار معین ہے۔ اسی کو ملحوظ رکھا جائے۔

افراد کے تمام حصص پورے ادا کر دیے جائیں۔ ذمہ داری محفوظ کی اجازت صرف انجمنوں کے حصص کی صورت میں دی جا سکتی ہے۔

ذمہ داری محفوظ حصص کی موجودہ قیمت تک محدود رکھی جائے اس کی رقم کو دوگنا ہونے دیا جائے۔

منافع کی شرح قانوناً معین کر دی جائے۔ ایسی صورت میں جبکہ اکثر حصص انجمنوں کے ہوں۔ تو اس کی زیادہ سے زیادہ شرح قرض کی عام شرح کے مساوی ہونی چاہیئے۔ اگر حصہ دار زیادہ افراد ہوں۔ تو اسکی شرح اس سود کی شرح کی نسبت دو یا تین

فیصدی سے زیادہ نہ ہو جو امانتوں پر ادا کیا جاتا ہے۔ "بونس" کی ممانعت کر دی جائے۔

سنٹرل بنکوں میں ابتدائی انجمنوں کی امانتیں حسب ذیل مدات پر منقسم ہوں۔ (۱) زائد امانتیں جو انہیں وصول ہوں اور ارسال کی جائیں۔ (۲) مختصر امانتیں تین مدتوں کیلئے۔ ان میں ریزرو فنڈ جمع نہیں کر دینے چاہئیں۔

چلت حسابات کا اجرا ممنوع ہے۔ لیکن جن مقامات میں بنکنگ کی سہولتیں میسر نہ ہوں۔ وہاں اسکی اجازت دی جا سکتی ہے ایسے حسابات پر کم تر شرح سے سود ادا کیا جائے۔ جو ۲ فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔ دیگر ذمہ داریوں کو پورا کرنے کیلئے جو چلت حساب ہو۔ اس سے قطع نظر یہ رقوم از نقد یا سرکاری تمسکات سے پوری کی جائیں۔

غیر ممبروں اور ممبروں کی طرف سے سیونگ اکاؤنٹس کھولے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس رقم کا ۷۵ فیصدی حصہ زر نقد یا چلت سرمایہ سے پورا کر دیا جائے۔ ایک زر امانت پر زیادہ سے زیادہ جو رقم قبول کی گئی ہے۔ اسکی تعداد کم ہو۔ واپس لینے کیلئے نوٹس کو ضروری قرار دیا جائے۔ اور یہ کہ ان حسابات کو چلت نہ بنایا جائے۔

سنٹرل بنکوں کو اس قدر امانتیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو ان کی تمام ضرورتوں کیلئے کافی ہوں۔ یہ امانتیں مقامی حالات کے پیش نظر مناسب شرائط پر خواہ کسی علاقہ سے ہوں حاصل کر لی جائیں۔

امانتوں کی اوسط میعاد اس میعاد کی اوسط سے کم نہ ہو جو ادائگی قرض کیلئے مقرر ہوتی ہے۔ امانتیں ادا کرنے میں بنکوں کو امانتوں کی تجدید یا تازہ امانتوں کی توقع نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ قرض کی موجود ادائیگی پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ حتی الامکان وصولی اور ادائیگی کا سلسلہ سال بھر جاری رکھا جائے۔

ہماری سفارشات میں جو مصارف مذکور ہیں۔ انہیں برداشت کرنے کیلئے سنٹرل بنکوں اور ابتدائی انجمنوں کو تین فیصدی نفع کی ضرورت ہوگی۔

امانتوں کو بروقت ادا کرنے کا خاص طور سے خیال رکھا جائے۔

تجدید کے متعلق امانت داروں کی رائے پہلے سے معلوم کرنی جائے۔

سنٹرل بنکوں کو اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ کیش کریڈٹ کے کسی واپس نہ ہوئے حصہ کے متعلق یہ سمجھ لیں کہ پریذیڈنسی بنک نے انہیں میعادی قرض کے طور پر دیدیا ہے۔

مسئلہ استحکام کے جوائنٹ سٹاک بنکوں میں جو کیش کریڈٹس ہوں۔ انہیں جائز میعادی رقوم سمجھنا چاہیئے۔ رجسٹرار سنٹرل بنکوں کو جوائنٹ سٹاک بنکوں سے متعارف کرا دے اور آخر الذکر کو مطلوبہ اطلاعات فراہم کرے۔ جوائنٹ سٹاک بنک صورت حالات کو خود سمجھ لیں ادائیگی میں حکومت کی مدد کے امیدوار نہ ہیں۔

سنٹرل بنک رجسٹرار کی منظوری سے دوسرے سنٹرل بنکوں کو مدد دے سکتے ہیں۔ سنٹرل بنکوں کے درمیان قرض کا کاروبار پراونشل بنک کے معرض وجود میں آتے ہی ختم ہو جانا چاہیئے

بنکوں کو ڈیبنچروں کی بجائے طویل میعادکی امانتوں کی صورت میں سرمایہ فراہم کرنا چاہیے۔ مگر ان خاص صورتوں میں جبکہ جایداد غیر منقولہ پر ڈیبنچر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

سرمایہ حصص ریزرو مجموعی ذمہ واریوں کا ۱۲½ فیصدی ہونا چاہیئے۔

سرمایہ کا مصرف۔ بعض سنٹرل بنک منفرد حصہ داروں اور ملحقہ انجمنوں کو پیشگی رقوم دیتے ہیں۔

اس کا سبب اول تو وہ غلط فہمی ہے۔ جس کے زیر اثر انکا قیام عمل میں آیا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ چند بنکوں نے دیہاتی قرضہ کی انجمنوں سے ترقی کرتے کرتے موجودہ صورت اختیار کی ہے۔ اکثر بنکوں میں یہ رواج بند ہوتا جا رہا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہی بہتر بھی ہے۔ جہاں منفرد ممبروں کی قرض دلانے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہو۔ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے ایک جداگانہ دیہاتی بنک قائم کر دینا چاہیئے۔ لیکن جہاں یہ تجویز ناممکن العمل ہو وہاں یہ قیمتی قاعدہ وضع کر دینا چاہیئے۔ کہ منفرد حصہ داروں کو قرض دینے کا دستور بتدریج محدود کر دیا جائے۔ افراد کو قرض دینا سنٹرل بنک کے کاروبار کا جزو نہیں ہونا چاہیئے۔ منفرد حصہ دار کو شریک کرنے کا مقصد اسکی مدد حاصل کرنا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ اسے قرض دیا جائے یا مدد کیلئے معقول رقوم ابتدائی انجمنوں کے حوالہ کی جائے۔

میکلیگن کمیٹی کی رائے ہے کہ ہندوستان کی موجودہ حالت میں سنٹرل بنکوں کے لئے بیرونی کاروبار مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

ان کی تمام سرگرمیاں ابتدائی انجمنوں کی مالی مدد تک محدود رہنی چاہئیں۔ یہ درست ہے کہ یورپ میں ممبروں کی سہولت اور منافع میں اضافہ کی خاطر بیرونی کاروبار بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں عوام کے موجودہ درجہ ترقی کے پیش نظر یہی بہتر ہے کہ سنٹرل بنک عام بنکروں کی طرح ڈسکاؤنٹنگ بلز اور کٹوتی کے ذریعہ یا کسی کام میں سرمایہ لگاکر فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ اس مسئلہ کے متعلق میکلیگن کمیٹی کی مندرجہ ذیل سفارشات خاص توجہ کی مستحق ہیں۔

سنٹرل بنک افراد کو قرض نہ دیں۔ نہ بیرونی کاروبار کریں۔

سنٹرل بنک کو ملحقہ انجمن کی ساکھ کی جانچ کرنی چاہیئے۔ حصول قرض کی استمداد کے مطابق انجمن نے جو تخمینہ کیا ہے اس کی مکرر جانچ یونین کے ذریعہ کی جائے۔ خواہ اپنے عملہ کے ذریعہ اسکے ساتھ ہی یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ انجمن نے اپنے ممبروں کے عام قرض کا کیا معیار کر رکھا ہے۔ سوسائٹی کی ضرورت اور اپنے موجودہ سرمایہ کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

سنٹرل بنک کو جن امور کے دریافت کرنے کی ضرورت ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ (۱) قرض دینے والی سوسائٹی کے ممبروں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کی قیمت کا تخمینہ (۲) یہ امر کہ ممبر کس قدر کماتے ہیں اور کتنا بچا سکتے ہیں۔ اس تحقیق کے بعد سوسائٹی کی نوعیت اور اسکے گذشتہ اعمالنامہ پر مبنی ہر طرح کی جانچ کی جا سکتی ہے۔ جہاں یونین موجود ہو۔ ممبروں کی جائداد کا تخمینہ اسی

کو کرنا چاہیئے۔ بصورت دیگر سنٹرل بنک اسکو تسلیم کرے۔ لیکن سرمایہ ناکافی ہونے کی صورت میں مطالبات کو کم کرنے کیلئے یونین میں واپس بھیجدے۔

سنٹرل بنک ایسے قرض دے سکتے ہیں جو مقررہ اقساط پرونوٹس پر عند الطلب واجب الوصول ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کی شرائط ان شرائط پر مبنی ہوں۔ جنکے ماتحت امانتیں رکھی گئی اور یہ کہ کسی وقت معین میں واجب الادا رقوم اسی مدت میں واجب امانتوں سے زیادہ ہوں انجمنوں کی ادائیگی ممبروں کی ادائیگی کے مطابق ہونی چاہیئے۔

پورے طور سے منظم انجمنوں کے لئے نقد قرضہ کا سلسلہ کھول دینا چاہیئے

قرض لینے والی سوسائٹی سے جو ضمانت لی جائے وہ پرونوٹ کی صورت میں ہو۔ امانتیں رکھ لی جائیں۔ لیکن سنٹرل بنک انجمنوں کے جو حصص ہوں۔ انہیں قرض کی ضمانت نہ سمجھا جائے

قرض پر بازاری شرح سے کم تر سود لینا چاہئے۔ لیکن یہ وسیع فرق باہمی کے لئے کافی گراں ہو۔ قرض کی طوالت اور قرض لینے والی سوسائٹی کی نوعیت اختلاف سے شرح سود بھی ایک نظام کے ماتحت مختلف ہو سکتی ہے۔

جو روپیہ ممبروں سے وصول ہو۔ وہ سوسائٹی کے ذریعہ فوراً سنٹرل بنک کو ادا کر دیا جائے۔ سنٹرل بنک وصولی کی نگرانی کرے واجب الوصول رقوم کی فہرست مرتب کرے۔

سنٹرل بنک کو عموماً ایسی انجمنوں کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی نہیں کرنی چاہیئے جو دائیگی میں قاصر رہی ہوں۔ انجمنوں کو چاہیئے کہ اپنے عملے کے ذریعہ وصولی کیلئے زور ڈالے۔ اور رجسٹرار سے دفعہ ۱۲۶ کے ماتحت کارروائی کرنیکی درخواست کرے۔

چلت حسابات کیلئے سرمایہ کا انتظام کرنیکے بعد سنٹرل بنک ریزرو فنڈ کی باقی رقم (اگر ہو) کو اپنے کاروبار میں لگا سکتا ہے۔

قرض کی کمی کو پورا کرنے کیلئے سنٹرل بنک کو چلت حسابات رکھنے چاہئیں۔

ان کی تعداد اس قدر ہو کہ آئندہ سال جو امانتیں واجب الادا ہیں۔ ان میں سے نصف کو کافی ہو سکے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ مزید امانتیں نہیں رکھی جائینگی نہ امانتوں کی تجدید ہوگی۔ نہ کوئی واجب الوصول رقم وصول ہوگی۔

ذرائع حصول زر سے اسی وقت کام لیا جائے۔ جب کہ دیگر ذرائع حصول مقصد میں ناکام رہیں۔ ایک بنک کے ذرائع حصول زر اس کی ضرورت کو پورا کرنیکے لئے کافی ہونے چاہئیں اور اسکے ساتھ ہی ان انجمنوں کی ضرورتوں کیلئے بھی جنہوں نے اس بنک میں انتظامات کئے ہوں۔

ذرائع حصول زر کا معیار ہر چار ماہ کے بعد از سر نو مقرر کیا جائے۔

زائد فنڈ پراونشل بنکوں میں جمع کر دئے جائیں۔

تقسیم کیلئے منافع کا تخمینہ کرتے ہوئے سنٹرل بنکوں کو موصولہ اور واجب الوصول سود کی رقوم کو تفریق کر دینا چاہیئے۔ ایسا

سود جو کمایا گیا ہو اور واجب الوصول نہ ہو۔ منافع اور خسارہ کے حسابات میں علیحدہ درج کر دیا جائے۔

بڑے قرض کے فنڈ کی شرط صرف ان بنکوں کے متعلق ہونی چاہیئے جو قانون کی مقرر کردہ انتہائی رقم کو ریزرو میں رکھتے ہیں۔

سرمایہ ہائے عمارت کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ انہیں مناسب رقم کے بہم پہونچنے تک ملتوی رکھا جا سکے جہاں یہ عمارات زراعتی ڈپو کا کام دیتی ہیں۔ وہاں حکومت ان کی لاگت کا مناسب حصہ دے سکتی ہے۔

۱۹۲۰ - ۲۱ء میں برطانی ہند کے سنٹرل بنکوں کی کارگذاری

اور اس کے اعداد و شمار ۱۹۲۱ء میں برطانی ہند میں ۴۹۳ سنٹرل بنک تھے۔ ان کے ممبروں میں ۲۷۷۹۱ افراد ۴۰۳۲۳ سوسائٹیاں شامل ہیں۔ ان میں ۳۱۱۶۵ قرضہ کی زرعی انجمنیں ہیں۔ افراد اور سوسائٹیوں کو جو قرض دیئے گئے۔ ان کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۲۲۱۴۹۰ اور ۲۲۳۱۳۵۶۶ تھی۔ پنجاب یوپی اور بنگال کے بنکوں نے ممبروں کے ساتھ اشیا فروخت کیں۔ تمام سنٹرل بنکوں کی فروخت کی مجموعی رقم ۲۵۲۵ لاکھ تھی۔ پنجاب اور بنگال کے بنکوں نے ممبروں کی مصنوعات خریدیں۔ جنکی قیمت علی الترتیب ۲۲۸۶۵۱۰ اور ۱۶۶۳۵۲ تھی۔ سنٹرل بنکوں کا تمام ادا شدہ سرمایہ ۱۰۲۳۶۶۲۲ تھا (۷۶۷۹۴۸۴۷ کی سرمایہ محفوظ تھا) قرضوں اور امانتوں کی کل رقم (انجمنوں۔ پراونشل اور سنٹرل بنکوں۔ حکومت افراد اور دیگر ذرائع سے) ۶۲۸ لاکھ سے قدرے

زیادہ تھی۔ سرمایہ مملوکہ (جو ادا شدہ سرمایہ حصص اور ریزرو فنڈ پر مشتمل تھا) ۱۳۳ ۱/۲ سے زیادہ تھا۔ سنٹرل بنکوں کا کاروبار بھی (جس میں ادا شدہ سرمایہ حصص قرض۔ امانتیں ریزرو اور دوسرے فنڈ شامل ہیں) ۲۱۷۶۳۶۲۵ تھا۔ اس پر ۱۰۸۶۱۲۵ روپیہ منافع ہوا۔ بعض صوبجات میں ۶ سے ۸ فیصدی تک کی شرح سود سے قرض لیا گیا۔ قرضوں پر شرح سود ۷ ۱/۲ فیصدی سے ۱۲ ۱/۲ فیصدی تک تھی۔ حصص تقسیم کئے جانے والے منافع کی شرح ۶ ۱/۲ فیصدی تھی بعض صورتوں میں یہ شرح ۱۲ ۱/۲ فیصدی تک بڑھ گئی۔ قانون کی رو سے منافع کی یہ زیادہ سے زیادہ شرح ہے۔

سنٹرل بنکوں کا کام[1]

سنٹرل بنکوں کے دائرہ عمل کے متعلق حال میں بہت کچھ اختلافی بحث ہو چکی ہے۔ اس بحث کا آغاز مسٹر آر بی ایو بنک رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی بمبئی کے ایک مضمون سے ہوا۔ جو بعنوان "سنٹرل بنکوں کا حقیقی دائرہ کار" ایگریکلچرل جرنل اف انڈیا

---

[1] اس مسئلہ کے متعلق اختلافی لٹریچر مندرجہ ذیل کتب و رسائل میں مل سکتا ہے۔ ایگریکلچرل جرنل اف انڈیا جلد سیزدہم و چہاردہم۔ بنگال کوآپریٹو جرنل جلد ۔۔ انڈین اکانومک ایسوسی ایشن کی تیسری سالانہ کانفرنس کی روئیداد۔ مسٹر ولف کی کتاب "کوآپریشن ان انڈیا" "کوآپریٹو سٹڈیز" مصنفہ مسٹر کراستھویٹ۔

(جولائی ۱۹۱۸ء) میں شائع ہوا تھا۔ اسمیں مضمون نگار نے اس امر کی طرف توجہ منعطف کرائی ہے کہ گذشتہ چند سال سے سی۔ پی۔ یو۔ پی۔ بہار واڑیسہ میں یہ رجحان پیدا ہوگیا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ سنٹرل بنک کو کوآپریٹو نظم ونسق کا مرکز ومدار بنالیا جائے۔ مسٹر الیو بنک رقمطراز ہیں "قرضوں کی جو درخواستیں موصول ہوں سنٹرل بنک کا فرض ہے کہ ان کے جواب میں "ہاں" "یا نہیں" کہے۔ اگر جواب نفی میں ہو تو اسکی وجہ بس بیان کردی جائے۔ تاکہ ایک انجمن کو یہ معلوم ہو سکے۔ کہ اس کی ساکھ کس وجہ سے خراب ہے۔ ۔ اسکا حقیقی دائرہ کار مالیات ہے نہ کہ نظم ونسق اور نگرانی"۔ مسٹر ولفن کے الفاظ میں "تمام انتظامات کی تکمیل کے بعد سنٹرل بنک مقامی بنکوں کی مدد کرنے کیلئے ہے نہ کہ ان کا اتالیق بننے کیلئے" اس مسئلہ میں امور تنقیح طلب سب ذیل ہیں۔ (۱) کیا سنٹرل بنک کو انجمنوں پر بہت زیادہ اقتدار حاصل ہونا چاہیئے۔ (۲) کیا اسے بنکنگ کے ساتھ پروپیگنڈا۔ تنظیم اور معائنہ کا کام بھی کرنا چاہیئے۔

۱۔ کیا سنٹرل بنک کو سوسائٹیوں پر بہت زیادہ اقتدار حاصل ہونا چاہیئے۔

مسٹر الیو بنک نے سنٹرل بنکوں کے دائرہ کار کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے۔ اس کی تائید میں یو۔ پی کے دستور کا حوالہ دیا ہے۔ اور یہ حقیقت محتاج بیان نہیں کہ یو۔ پی میں جو دستور ہے۔ وہ دوسرے صوبجات (سی۔ پی۔ بہار واڑیسہ) کے دستور کا عکس ہے یو۔ پی کے دستور کا حال ۱۷-۱۹۱۶ء کی انتظامی رپورٹ میں اسطرح بیان

کیا گیا ہے۔

اس صوبہ میں جو دستور ہے۔ اسکے باعث ڈسٹرکٹ اور سنٹرل بنکوں کو نہ صرف مالیات اور نگرانی بلکہ اس تحریک کی قسمت کے فیصلہ کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔ ان بنکوں کا انتظام بورڈ آف ڈائرکٹرز کو حاصل ہوتا ہے اور ڈائرکٹروں میں اکثریت پیشہ وروں اور شہریوں کی ہوتی ہے۔ اس قسم کے بورڈ دیہاتی انجمن قرضہ جیسے ادارہ کی نشو ونما اور تربیت کے لئے موزوں نہیں ہوتے اور انجمن کو استحکام کے بعد بھی ان سے مناسب مالی مدد نہیں ملتی۔ ڈائرکٹرز اس نازک پودے کو سینچنے سے معذور ہیں۔ ذیلی بنکر اور دیگر پیشہ ور اشخاص اتنے کثیر الفرصت نہیں کہ بار بار دیہات میں جائیں۔ ایسے عملہ کی کارگذاری دیکھنے کیلئے دور افتادہ دیہات میں جانے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ یہ لوگ اپنی رائے کا مدار بدیہی طور سے اپنے تنخواہ دار عملہ کی کارگذاری کو بناتے ہیں ..... حالانکہ تجربہ سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اکثر سنٹرل سوسائٹیاں ابتدائی انجمنوں کو فائدہ پہنچانے کی بجائے ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس لئے دستور یا طریقہ پر یقینا کوئی شخص غور کرے گا۔ اتنا ہی یہ حقیقت اس پر عیاں ہوتی جائیگی۔ کہ تمام طاقت سنٹرل بنکوں میں مرکوز کر دی گئی ہے۔ اس امر کے علاوہ کہ ہر ایک ممبر سے سنٹرل بنک میں حصہ لینے کیلئے کہا جاتا ہے۔ اور ہر سوسائٹی کو سنٹرل بنک میں امانت جمع کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے سنٹرل بنک سے محض ضمانت دینے والی یونین سے بے تعلقی رکھنے والی

ہر ایک سوسائٹی کو غیر ممبروں کی امانتیں جمع کرنے کی ممانعت کر
دی گئی ہے۔ اور تمام قرض سنٹرل بنک سے لینے کیلئے مجبور
کیا جا رہا ہے۔

ایک شخص نے بنگال کوآپریٹو جرنل (نومبر ۱۹۱۸ء) میں ایک
مضمون شائع کیا ہے۔ جسکے دوران میں کوآپریٹو سنٹرل بنک
کو ابتدائی انجمنوں کے گارڈین سے تشبیہ دے کر مسٹر ایو
بنک کے مذکورہ بالا اصول کی حسب ذیل الفاظ میں تائید کی
ہے: "نیز اس امر کی کوئی علامت نہیں کہ گارڈین کو "وارڈز" پر
جو اقتدار حاصل ہے۔ اس میں سرمو بھی تخفیف کردی جائے
گی۔ دیہاتی سوسائٹیاں تحریک امداد باہمی کے حقیقی اجزا ہیں لیکن
وہ اپنے سرپرستوں (سنٹرل بنکوں) کو ہر ایک مفروضہ اور
حقیقی ضرورت میں مدد دینے کے (باوجود بتدریج مستحکم نہیں
بن رہی ہیں۔ ان وجوہ سے میری رائے ہے کہ اگرچہ سنٹرل
بنک نہایت اچھی نسبت سے قائم کئے گئے تھے۔ لیکن وہ
اس معاملہ میں بلاواسطہ سوسائٹیوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سوال
یہ ہے کہ ان میں سے کتنے بنک اپنے حقیقی کام یعنی مختلف
دیہاتی سوسائٹیوں کے درمیان مالی توازن قائم کرنے میں
مصروف ہیں"۔

دائمی نگرانی وارڈ پر ہو یا کسی دیہاتی سوسائٹی پر اس
سے قدرتی ترقی میں فرق پڑ جاتا ہے۔ کبھی نہ ختم ہونے والی
نگرانی وارڈ سے ترقی کی استعداد سلب کرلیتی ہے۔ اور وہ

اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی بجائے ماں کی اندھی صحت سے باعث دودھ اور بچہ سے غذا کھاتا رہتا ہے۔ سنٹرل بنک کو دیہاتی سوسائیٹی پر جس قدر وسیع اختیار دئے جائیں اسی قدر وہ اپنی اعانت خود اعتمادی۔ اور طاقت سے محروم ہوتی جائیگی۔

اس اصول کی تائید کے لئے بہت وجوہ ہیں۔ کہ مقامی انجمنوں کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ مستقل طور سے جاری نہیں رکھنا چاہیے اگر انہیں تعلیم دینا ہی مقصود ہے۔ تو ایک تعلیمی ایجنسی کی حیثیت سے خود انتظامی کی تعلیم دی جائے۔ ملک میں جو جہالت پھیلی ہوئی ہے۔ اسکے پیش نظر اس امر کی ضرورت ہے کہ باگ اپنے ہاتھ میں رکھی جائے۔ لیکن اس کو پوری طاقت سے کھینچے رہنا۔ مناسب نہیں"۔ مسٹر ولف کی اس رائے کی تائید مسٹر بی۔ اے کولنس نے بھی کی ہے۔ جو مسٹر الیو بنک کے نظریہ کے سخت مخالف ہیں۔ مسٹر کولنس رقمطراز ہیں۔

• سنٹرل بنک یونینوں کی ضمانت کریں یا فیڈریشن معرض وجود میں آکر مالیات اور نگرانی کا خاطر خواہ انتظام کریں۔ ہندوستان کے کسان جو حکومت کی مدد پر بھروسہ کرنے کے عادی ہو چکے ہیں اپنے معاملات کا انتظام اور اپنے سود و بہبود کا فکر نہیں کرینگے (ایگریکلچرل جرنل اوف انڈیا جلد ۲۲ و عدد ۲

جبری نگرانی اور عاملانہ مداخلت

سنٹرل بنک کی پالیسی نہیں ہونی چاہیے۔ البتہ چند مخصوص حالات میں جن کا بیان آگے آئیگا۔ اس پالیسی کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ وجوہ حسب ذیل ہیں۔ سنٹرل بنکوں کی

نگرانی کو مزارعین کی نگرانی کے مرادف نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ نگرانی بنک کے مینیجروں اور مالیات کے ماہر عہدہ داروں کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ لوگ پہلے ماہر مالیات ہوتے ہیں۔ اور بعد کو کوآپریٹر۔ اسکے علاوہ منفرد حصہ دار اور بنکوں کے عہدہ دار سب شہری ہوتے ہیں تعلیم و ہوشمندی میں دیہاتی ممبروں کو انسے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ سنٹرل بنک کے ایسے ممبروں سے معاملہ کرنے میں دیہاتی نمائندوں کو سخت مشکل پیش آتی ہے۔ شہری اور دیہاتی نمائندوں کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل ہے۔ مزید براں سنٹرل بنک پرائمری سوسائٹیوں کی نگرانی نہیں کر سکتا۔ اسکا دائرہ کار تحصیل یا ضلع پر حاوی ہوتا ہے۔ اور اس قدر وسیع علاقہ میں کثیر تعداد موکلوں سے ذاتی واقفیت بہم پہنچانا مشکل ہے۔ انجمنیں اپنی یونین میں ملکیت کے جو جذبات رکھتی ہیں۔ نگرانی کی شہری نوعیت کو ان سے کوئی نسبت نہیں ہوتی ع[1]

سطور بالا میں ہم نے یہ واضح کیا تھا کہ بعض صوبجات کے خصوصی حالات نے اس امر کو ناگزیر کر دیا تھا کہ ایک عارضی تدبیر کے طور پر نگرانی کا کام سنٹرل بنکوں کے سپرد کر دیا جائے۔

ع[1] یہ سطور اور مندرجہ ذیل پیراگراف پروفیسر جے سی کویاجی کے گرانقدر مضمون سے ماخوذ ہیں جو بنگال کوآپریٹو جرنل جلد پنجم ۱۹۲۰؁ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس مضمون پر اضافہ کرنا ناممکن نہیں تو سخت دشوار ضرور ہے۔

جن صوبجات میں ابتدائی انجمنوں کے ممبر تعلیمی لحاظ سے بہت
پس ماندہ ہیں۔ وہاں انہیں اس آزادی سے مستفید ہونے کا موقعہ
نہیں مل سکتا جو باعتبار تعلیم ترقی یافتہ صوبجات کی سوسائٹیوں
کو حاصل ہے۔ سنٹرل بنکوں میں نگرانی کی تحریک کا ایک سبب یہ
بھی ہے کہ ہماری ابتدائی انجمنیں بہت مختصر ہوتی ہیں۔ مسٹر ولف
رقمطراز ہیں۔ ہندوستان میں سوسائٹیوں کو مختصر کرنے کا جو
رجحان پایا جاتا ہے۔ وہ خطرناک ہے۔ سوسائٹیوں کے اختصار
کی وجہ سے ہی سنٹرل بنک نگرانی کی باگ اپنے ہاتھ میں لے
لیتے ہیں۔ اور کاروبار کا محور بن جاتے ہیں۔ لیکن یہ غلطی ہے۔ یہ
حقیقت تسلیم کر لینی چاہیئے کہ گارنٹی کرنے والی یونینوں کو ابھی
ہندوستان کے تمام صوبجات کی آب و ہوا راس نہیں آئی ہے
اور جہاں ان کا وجود نہیں ہے۔ وہاں پرائمری سوسائٹیوں کی نگرانی
کیلئے سنٹرل بنکوں کو کچھ اختیارات دینے ضروری ہیں۔ ہندوستان
کی تحریک کوآپریشن کو پروپیگنڈا اور نگرانی یعنی کوآپریٹو تعلیمی سوسائٹیوں
مرکزی اداروں۔ اور گارنٹی کرنے والی یونینوں کے کامل اختیارات
دیے جانے سے پہلے ایک عرصہ تک دیئے انتقال اختیارات کا قائل ہونا
ضروری تھی۔ اس مدت کے ختم ہونے سے بیشتر سنٹرل بنکوں
کو غیر معمولی اختیارات سپرد کر دیے گئے تھے۔ مسٹر ولف تسلیم کرتے
ہیں کہ موجودہ وقت میں یہ بہترین طریق تھا۔
مسٹر موصوف بنگال بہار اینڈ اڑیسہ کوآپریٹو جرنل میں رقمطراز
ہیں۔ آپ نے ہندوستان میں سنٹرل بنکوں کی طرف

سے نگرانی کیے جانے کا تجربہ کر لیا ہے۔ اور بحالت موجودہ غالباً اس عذر کا یہی بہترین حل ہے۔"

مسٹر ولف اس امر بھی زور دیتے ہیں۔ کہ سنٹرل بنک کو نگرانی کا اختیار صرف عارضی طور سے دینا چاہیئے۔"

سنٹرل بنک کا فرض تنظیمات کی تکمیل کے بعد مقامی بنکوں کو مدد دینا ہے۔ نہ کہ اُن کا اتالیق بننا" ذیل کے بیان سے بھی اس کی تائید و تصدیق ہوتی ہے "سنٹرل بنکوں کو بہت وسیع اختیارات دے دینے سے امداد باہمی کے دستور پر واضح طور سے بڑا اثر پڑتا ہے۔ یہ درست ہے کہ نگرانی اور اقتدار کی باگ اپنے ہاتھ میں رکھی جائے۔ لیکن اس باگ کو کھینچے رہنے کی ضرورت نہیں اسکے برعکس بتدریج ڈھیل دینا مناسب ہے تاکہ انہیں یہ احساس ہو کہ ہم اپنا کام کر رہے ہیں ممبروں کو بتدریج اس کا اختیار دینا چاہیئے۔ مدت انتقال اراضیات میں جو لوگ سنٹرل بنکوں کے اختیار میں توسیع کی ضرورت پر زور دے رہے ہیں۔ انہیں الزام نہیں دینا چاہیے اعتراض اس وقت کرنا چاہیئے۔ جب کہ ایک عارضی اور ہنگامی تجویز کو مستقل چارہ کار سمجھ لیا جائے۔

(۴) کیا سنٹرل بنکوں کو بنکنگ کے ساتھ۔ پرچار۔ تنظیم اور حسابات کی جانچ کا کام بھی کرنا چاہیے۔

جو لوگ اس کا جواب اثبات میں دیتے ہیں۔

ان کا استدلال حسب ذیل ہے۔ فرض کیجئے ایک خالصتاً بنک ہے۔ جو قرض کی درخواستوں پر صرف ہاں یا نہیں کہہ دیتا ہے۔ لیکن امتیاز کے لئے وہ اطلاع کہاں سے کرے گا۔ قرض لینے والے کی حالت اور حیثیت کا معائنہ ضروری ہے۔ ایک ساہوکار جو زیورات کی ضمانت پر قرض دے رہا ہے۔ زیورات کو کسوٹی پر کھ کر دیکھتا ہے۔ کہ کیا سونا خالص ہے اس کے بعد وہ قرض لینے والے کی ساکھ کو جانچتا ہے۔ زمین گروہ رکھنے کی صورت میں ایک وکیل کی تصدیق ضروری ہے۔ جس سے اراضی حال کے ساتھ یہ معلوم ہو سکے کہ گرد رکھنے والے کو اس پر حقوق ملکیت حاصل ہیں۔ جب مخصوص ضمانتوں میں خاص طور سے معائنہ اور جانچ کی ضرورت سمجھی جاتی ہے تو سنٹرل کوآپریٹو بنک بھی ابتدائی انجمنوں کو شخصی ضمانت پر قرض دیتے وقت اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ میکلیگن کمیٹی نے مندرجہ ذیل پیراگراف میں تسلیم کیا ہے کہ سنٹرل بنکوں کو نگرانی۔ معائنہ اور انجمنوں کی ساکھ کی تشخیص کی ضرورت ہے۔

" کسی انجمن کی ساکھ کا حال معلوم کرنے میں سنٹرل بنکوں کو مندرجہ ذیل امور نظر انداز نہیں کر دینے چاہئیں۔ وہ معیار جس کے مطابق ایک پرائمری سوسائٹی

اپنے ممبروں کے قرض کی زیادہ سے زیادہ تعداد معین کرتی ہے۔ انجمن اپنے قرض لینے کے لئے جو حد مقرر کرتی ہے۔ یونین کے لئے ان امور کو غور سے جانچنا ضروری ہے۔ اگر یونین نہ ہو تو اس فرض کو سنٹرل بنک کا عملہ ادا کرے۔ ان اعداد و شمار اور حقائق کے پیش نظر اس قرض کی مقدار معین کی جائے گی۔ جو سوسائیٹی کو دیا جا سکتا ہے۔ بنک اپنے سرمایہ اور سوسائیٹی کی ضرورت کو دیکھ کر فیصلہ کرے گا۔ کہ انجمن کی اصل ساکھ کیا ہے۔ انجمن کی ساکھ تحقیق کرنے میں یہ دیکھنا بہت ضروری ہے کہ اس میں امداد باہمی کی صلاحیت کس حد تک پیدا کی ہے۔ اور اس کے ممبروں کو باہمی ذمہ داریوں کا کس قدر احساس ہے۔ جب تک صوبجات میں ایک پروپیگنڈا کرنے والی مرکزی جماعت مروج طور سے انجمنوں کی "یونین"، قائم نہ ہو۔ اس وقت تک سنٹرل بنکوں کی تنظیم پرچار اور تعلیم کا کام کرنا چاہیئے۔ عوام کی جہالت اور قدامت پسندی کے باعث مسلسل تعلیمی اور کواپریٹو پروپیگنڈا ضروری ہے۔ سنٹرل کواپریٹو بنکوں کا فرض منصبی ہے کہ طبقہ انجمنوں کے درمیان امداد باہمی کے خیالات کی نشر و اشاعت کریں۔ اگر سنٹرل بنکوں میں صرف افراد ہی حصہ دار ہوں۔ تو اس کے پرچار پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ پرچار سے قدرتی طور پر یہ شبہ ہو گا۔ کہ

منافع کی تقسیم کی غرض سے تکلف سوسائٹیاں پیدا کرنے کے
کے لئے خود غرضانہ اقدام کیا گیا ہے۔ لیکن مخلوط طرز کے
سنٹرل کواپریٹو بنک منافع کے ان تنگ دلانہ خیالات سے
اثر پذیر نہیں ہو سکتے اور انہیں پرچار اور تنظیم کا کام کسی
اندیشہ کے بغیر سپرد کیا جا سکتا ہے۔ نظر بحالات و اسباب
موجودہ یہ اعلان نہیں کیا جا سکتا کہ سنٹرل کواپریٹو بنکوں
کو قاعدہ کے طور پر پرچار تنظیم اور تعلیم کا کام نہیں کرنا چاہیئے
اس سوال کا فیصلہ مقام اور مقامی حالات کے پیش نظر کرنا
چاہیئے۔ موجودہ مرحلہ میں جب اکثر صوبجات میں یونینیں قائم
نہیں ہوئیں۔ تنظیم امداد باہمی سوسائٹیاں ترقی کی ابتدائی حالت
میں ہیں۔ سنٹرل بنکوں کو پروپیگنڈا۔ تعلیم اور تنظیم کا اہم کام
بدستور کرتے رہنا چاہیئے۔ حسابات کی جانچ کا کام بیرونی
ایجنسیاں کرتی رہیں جو حکومت کی مقرر کردہ ہوں۔ اور اسی
سے تنخواہ پائیں۔

باہمی امداد کرنے والوں کو مسٹر بی۔ اے کوینس سابق رجسٹرار
کواپریٹو سوسائٹیز بہار و اڑیسہ کی اس رائے سے فائدہ اٹھانا
چاہیئے جو موصوف نے ایک مضمون میں ظاہر کی ہے (ایگریکلچرل
جرنل آف انڈیا جلد چہارم)

" اگر سنٹرل بنکوں کی گارنٹی کرنیوالی یونینوں یا فیڈریشنوں نے مالیات
یا نگرانی پر ضرورت سے زیادہ زور دیا تو ہندوستانی کسان جو حکومت
کی مدد پر بھروسہ کرنے کے عادی ہیں۔ اپنی فکر اور اپنے معاملات

کا انتظام کرنا کبھی نہیں سیکھیں گے۔ انہیں مشورہ دینا چاہیئے اور نگرانی بھی کرنی چاہیئے۔ لیکن یہ سب کچھ متعدد دفتریں نہ بیٹھے بیٹھے نہ ہوں بلکہ دیہات میں جاکر۔ اس مشورہ اور نگرانی کی نوعیت ایسی ہو کہ وہ نئے ممبروں کے ذاتی قرضوں اور دیگر امور کے متعلق اپنی پالیسی مقرر کر سکیں۔ اگر وہ یہ کام زیر ہدایت شروع کرینگے تو رفتہ رفتہ اسے کرنا سیکھ جائیں گے۔ بصورت دیگر تحریک امداد باہمی نیم سرکاری تقاوی کے درجہ سے زیادہ ترقی نہ کر سکے گی۔

فصل ہفتدہم

صوبائی امدادی بنک

میکلیگن کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ برطانوی ہندوستان کے تمام صوبہ جات میں "ایپکس" (مرکزی) بنک قائم کئے جائیں لیکن یو پی اور پنجاب میں ہنوز کوئی مرکزی بنک قائم نہیں کیا گیا۔ ان کے علاوہ دیگر صوبجات میں بشمول برما مرکزی بنک قائم کئے جا چکے ہیں۔ مختلف صوبوں میں ان بنکوں کے مختلف نام ہیں۔ ذیل کی فہرست سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جائیگی:-

(۱) بنگال کوآپریٹو فیڈریشن۔

(۲) بہار اینڈ اڑیسہ پراونشل کوآپریٹو بنک۔

(۳) مدراس سنٹرل اربن بنک۔

(۴) پراونشل کوآپریٹو بنک سی پی اینڈ برار۔

(۵) بمبی سنٹرل کوآپریٹو بنک۔

(۶) اپر برما سنٹرل کوآپریٹو بنک۔

(۷) آسام پراونشل کوآپریٹو بنک۔

اگرچہ مذکورہ بالا بنکوں کے نام اور آئین ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن میکلیگن کمیٹی کی رائے کے مطابق یہ سب ایک ہی فرض کو بجا لا رہے ہیں۔ اور نگرانی کے حدود صوبہ یعنی یونین کی موجودگی و عدم موجودگی اور

بصورت موجودگی خوش اسلوبی دعمدگی کار پر منحصر ہیں۔ اس طریقے سے رجسٹرار کو انجمنوں کے حسابات کی جانچ میں مزید مدد مل جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک مالی پہلو کا تعلق ہے اسے کسی طرح مکمل نہیں کہہ سکتے۔ کسی مرکزی نگران کار انجمنوں کی موجودگی میں سنٹرل بنک ایک دوسرے کو نشر و اشاعت رجسٹرار کے ذریعہ زائد سرمایہ بطور قرض دینے اور قرض لینے میں حتی الامکان . . . . . . مدد دیتے ہیں۔ اس کام کو جب سنٹرل بنک خود کرتے ہیں تو یہ کثیر المصارف اور دشوار ثابت ہوتا ہے۔ اگر رجسٹرار اس فرض کو بجا لاتا ہے تو اس کے کثیر التعداد فرائض میں ایک اور مشکل فرض کا اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سنٹرل بنکوں کے باہم قرض کی داد و ستد سے ذمہ داریاں محفوظ ہو جاتی ہیں اور اس سے دشواریاں پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ بعض صوبہ جات میں سنٹرل بنک مدد کے بغیر کافی سرمایہ کام چلانے کے لئے فراہم نہیں کر سکتے۔ ایک ایسا بنک ان ضرورتوں کو بوجہ احسن پورا کر سکتا ہے جو متمول شہری جماعتوں سے امانتیں حاصل کر سکے اور تحریک امداد باہمی اور صوبائی یا جوائنٹ سٹاک بنکوں کے درمیان واسطے کا فرض بجا لا سکے۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ ہر ایک بڑے صوبہ میں ایک مرکزی بنک قائم کیا جائے جو سنٹرل بنکوں کی نگرانی رکھے گا۔ صوبہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا انتظام کرے گا۔ اور صوبہ کے مالی کوآپریٹو مرکز کا کام دے گا۔ مرکزی بنک کا خاص فرض سنٹرل بنکوں کی نگرانی اور مدد سے صوبہ کے مالیات کی رہنمائی کرنا ہے سنٹرل بنکوں کو باہمی داد و ستد کی ممانعت کر دینی چاہیئے۔ اسی طرح صوبائی یا جوائنٹ سٹاک بنکوں سے بھی اس کے توسط کے بغیر معاملہ

کرنے کی اجازت نہ ہو۔ مرکز کا کاروبار سنٹرل بنکوں کے کوآپریٹو اداروں تک محدود ہے۔ اور انجمنوں سے معاملہ کرنا بنکوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔"

بنگال پراونشل کوآپریٹو فیڈریشن لمیٹڈ

سنہ ۱۹۱۷ء کے اخیر تک رجسٹرار

انجمن ہائے امداد باہمی بنگال حاجتمند سنٹرل بنکوں اور کلکتہ کے مالی اداروں کے درمیان واسطے کے فرائض بجالاتا تھا۔ اس اطلاع سے اکثر اشخاص متعجب ہوں گے کہ رائے جے۔ ایم مترا بہادر رجسٹرار انجمنہائے امداد باہمی کے توسل سے سنٹرل بنکوں میں ۲۵ لاکھ روپیہ جمع کیا گیا۔ لہذا صاحب مذکورہ بالا سرمایہ اور اس کے حسابات پر ذاتی نگرانی رکھتے تھے۔ میکلیگن کمیٹی کی سفارش کے مطابق یہ مناسب سمجھا گیا کہ کلکتہ میں سنٹرل بنکوں کی ایک فیڈریشن قائم کر دی جائے جس میں دوسرے سنٹرل بنک بھی شریک ذمہ دار ہوں۔

اس تجویز کے مطابق ۱۹۱۸ء میں مقامی حکومت اور حکومت ہند کی منظوری سے بنگال پراونشل کوآپریٹو بنک فیڈریشن لمیٹڈ کو رجسٹری کرا دیا گیا۔ فیڈریشن کا دائرہ کار صوبہ بنگال کی حکومت تک وسیع ہے۔ لیکن دوسرے صوبجات کے کوآپریٹو بنکوں سے بھی دوستی کی جاسکتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بنگال میں تحریک امداد باہمی کی مالی حیثیت کو تسلیم کرایا جائے۔ اور ممبروں (سنٹرل بنکوں) کو بطور قرض اداگی رقوم دی جائیں۔ اور رجسٹرار کی اجازت سے دوسری سوسائٹیوں کو بھی خواہ وہ ممبر ہوں یا نہ ہوں مناسب ضمانت پر قرض دیا جائے۔ اس کا

باضابطہ سرمایہ حصص دس لاکھ ہے۔ اور حصے صرف بنگال کی انجمن ہائے امداد باہمی نے خرید کئے ہیں۔ بورڈ آف ڈائرکٹرز میں کم ازکم نو اشخاص شامل ہوتے ہیں اور ان کی تعداد بشمول صدر اٹھارہ سے کبھی تجاوز نہیں کرتی۔ بورڈ آف ڈائرکٹرز کے تین ممبروں کے سوا باقی تمام ممبروں کو حصہ دار منتخب کرتے ہیں۔ یہ انتخاب رجسٹرڈ انجمنوں کے ممبروں اور عہدہ داروں میں سے کیا جاتا ہے۔ ان ممبروں کے فیڈریشن میں بیس حصص ہونے ضروری ہیں دا گر رجسٹرڈ انجمن کی طرف سے نامزد کئے جائیں۔ بورڈ میں کوآپریٹو مفاد کے نمایندوں کی اکثریت ہوتی ہے۔ اور اس کا صدر ایک غیر سرکاری منتخب عہدہ دار ہوتا ہے تین بیرونی اشخاص یا تو امانتداروں کے مفاد کی نمایندگی کرتے ہیں یا جکنگ میں ضروری آسانیاں بہم پہنچاتے ہیں۔ فیڈریشن مذکور میں تاؤ نڈر ممبر یا ترجیحی حصہ دار شامل نہیں۔ یہ ایک خالص اور نمونہ کا باہمی مرکزی بنک ہے۔ دیگر صوبجاتی بنکوں کو اس کی تقلید کرنی چاہئے۔ ایک حقیقی آل انڈیا کوآپریٹو بنک کے قیام سے پہلے اس کی سخت ضرورت ہے بنگال فیڈریشن بیرونی اشخاص اور مصدقہ اداروں کی امانتیں جمع کرتا ہے۔ اگرچہ ان امانتوں کی شرح سود بازاری نرخوں سے کم تر ہے لیکن اس کے باوجود بنک کے قیام کے بعد سے آج تک اس کا سلسلہ تقریباً برابر کے ساتھ جاری ہے۔ امانتدار سمجھتے ہیں کہ خالص طرز کی کوآپریٹو فیڈریشن جس کو بنگال میں تحریک امداد باہمی کی پوری مدد حاصل ہو امانتیں رکھنے کے لئے محفوظ ترین ادارہ ہے فیڈریشن کا گوشوارہ مظہر ہے کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۰ء تک بارہ لاکھ

سے زیادہ کی امانتیں جمع کی جا چکی تھیں۔ حالانکہ فیڈریشن کے کاروبار کو دو سال سے زیادہ کی مدت نہیں گزری تھی۔ اس کے علاوہ بمبئی سنٹرل بنک میں آٹھ سال کے بعد (۳۱ مارچ ۱۹۱۸ء) صرف تین لاکھ کی امانتیں جمع کی گئیں۔ فیڈریشن کے ڈائرکٹروں کی اولین رپورٹ سے اس رائے کی تائید ہوتی ہے "عوام کو فیڈریشن پر اسقدر اعتماد ہوگیا ہے کہ وہ دھڑا دھڑ امانتیں جمع کرا رہے ہیں۔ امانتوں کی افراط کے باعث شرح سود اس شرح سے بھی کم کردی گئی ہے جو اسی مدت کے لئے حکومت کیطرف سے پیش کی جاتی ہے۔ امانتوں کی کثرت کے باعث شرح منافع میں بھی کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ اور اس امر کا قوی امکان ہے کہ آیندہ چند سال میں فیڈریشن کے ممبروں کے لئے شرح سود کمتر کردی جائے" حال میں فیڈریشن کے ممبروں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ان کی رائے سے امانتوں کی شرح ½ ۷ فیصدی تک بڑھادی گئی ہے۔

فیڈریشن کا منافع سال بسال رو بہ ترقی ہے۔ سال مختتمہ ۱۹۱۸ء میں خالص منافع ۱۳۷۰۳ تھا۔ دسمبر ۱۹۲۱ء کو ختم ہونے والے سال میں ۴۴۰۷۶ تھا۔ منافع کی کثیر رقم کے پیش نظر ڈائرکٹروں نے ممبروں کو ریبیٹ دینے کے بعد یہ خیال کیا کہ مخصوص سرمایہ محفوظ کا کھولنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کہ بگمان غالب ایک یا دو سنٹرل بنکوں کو خسارہ ہونے کا اندیشہ تھا۔ ڈائرکٹروں کی رائے تھی۔ احتیاط کا تقاضا ہے کہ ایک اپکس بنک کو جو صوبہ میں تمام بنکوں سے کاروبار رکھتا ہو بڑے قرضوں کے لئے مناسب قواعد وضع کرنے چاہئیں۔ کلکتہ کے

بازاروں میں فیڈریشن کو صوبہ کی تحریک امداد باہمی کا نمائندہ ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک زبردست ریزرو اور بڑے قرضوں کے قواعد وضع کرنے سے اس کی قدر اور بڑھ جائیگی۔ اور وہ تمام مطالبات کے لئے کافی سرمایہ فراہم کر سکے گا۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۱ء کے منافع میں ۸۹۰۰ روپیہ سپیشل رزرو فنڈ کے لئے علیحدہ کر دیا گیا۔ اس سرمایہ نے خسارہ فنڈ کے ۲۱۸۵۴۳ روپیہ اور ریزرو فنڈ کے ۲۶۵۴۲ روپیہ سے مل کر بازار میں فیڈریشن کی ساکھ بہت بڑھا دی۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے دوران میں فیڈریشن کے ممبروں کی ۷۰ سے ۷۶ ہو گئی ہے اور رجسٹریہ حصص ۲٫۷۶ لاکھ سے ۳٫۰۳ لاکھ تک جا پہنچا ہے۔ ۳۱ دسمبر سنہ ۲۱ء کو امانتوں کی رقم ۱۹٫۳۲ لاکھ تھی۔ گزشتہ سال ۱۰٫۸۹ لاکھ تھی ایک سال کے دوران میں ۱۷٫۳۸ لاکھ قرض دیا گیا۔ گزشتہ سال یہ رقم ۱۳٫۸۳ لاکھ تھی۔ ممبروں نے ۱۶٫۳۸ لاکھ روپے ادا کئے۔ امپیریل بنک آف انڈیا میں کیش کریڈٹ ۵۵۸۴۴۷ روپیہ تھا۔

۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء کو فیڈریشن کے ذرائع حصول زر حسب ذیل تھے

کیش کریڈٹ	۳۰٫۷ لاکھ
الہ آباد میں مختصر میعاد کی امانتیں	۵۰ لاکھ
میزان	۸۰٫۷ لاکھ

میکلیگن کمیٹی کے سفارش کردہ معیار کے مطابق وہ ذمہ داریاں جو جلد ذرائع سے پوری ہونی چاہئیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ۱۲ ماہ کے اندر واجب الادا امانتوں کا ایک ثلث	۲۴۵	لاکھ
(۲) چلت امانتوں کا ۷۵ فیصدی	۲۱۶	لاکھ
(۳) کیش کریڈٹ کا وصول نہ کیا ہوا حصہ جو سنٹرل بنکوں کے لئے منظور کیا گیا ہو	۲۰۴	لاکھ
میزان	۲۷۶	لاکھ

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہوگا کہ چلت ذریعہ کافی تھا اور فیڈریشن کی مالی حالت مستحکم ہے۔ فیڈریشن اور اُس کے دیگر اجزا کے درمیان تعلقات میں "اقتدار" یا "نگرانی" کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا جس پر سنٹرل بنکوں کے داخلہ میں مسٹر ایو بنگ نے اعتراض کیا تھا۔ اس حقیقت کی توضیح اس واقعہ سے اچھی طرح ہو سکتی ہے کہ فیڈریشن کے دوسرے سالانہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ سنٹرل بنک کلکتہ کے مالی اداروں سے بلا واسطہ روپیہ لے سکتے ہیں۔ لیکن جس شرح پر فیڈریشن سے روپیہ دستیاب ہو سکتا ہے اس سے زیادہ شرح پر حاصل نہ کریں۔ نیز یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک سنٹرل بنک دوسرے سنٹرل بنک سے امانتیں لے سکتا ہے۔ لیکن چونکہ اس کارروائی سے فیڈریشن کی ضمانت میں مداخلت کا اندیشہ تھا اس واسطے یہ شرط رکھدی گئی کہ ایسے معاملات میں رجسٹرار کی اجازت حاصل کر لی جائے۔

فیڈریشن کی ایک خصوصیت وہ ضمنی قاعدہ ہے جو اس کے تیسرے سالانہ اجلاس میں ریزرو فنڈ کے لئے منظور کیا گیا۔ قاعدہ مذکورہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے "ریزرو فنڈ فیڈریشن سے متعلق ہوگا اور اسکے ممبروں کے درمیان تقسیم نہ کیا جا سکے گا۔ عموماً سرکاری ضمانتوں۔

پوسٹ آفس سیونگ بنک یا رجسٹرار کے منظور کردہ کسی کوآپریٹو ادارہ میں لگایا جاوے گا۔ یا کسی اور کام میں جو کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ ۳۲ میں مذکور ہیں"۔

مندرجہ ذیل اغراض کے لئے ریزرو فنڈ کو کام میں لایا جا سکتا ہے:۔

(۱) کسی ایسے نقصان کو پورا کرنے کے لئے خلاف امید حالات کے باعث پہنچا ہو۔ اس فنڈ میں سے جو کچھ لیا جائیگا وہ آیندہ منافع میں سے پھر جمع کر لیا جائیگا؛

(۲) ایسے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے جو دوسری صورت سے پورے کئے جا سکتے ہوں۔ اس فنڈ میں سے جو کچھ لیا جائیگا وہ تازہ فراہمی فنڈ کے بعد پھر جمع کر دیا جائیگا؛

(۳) اس قرض کی ضمانت کے طور پر جس سے فیڈریشن معاہدہ کرنا چاہتی ہو؛

فیڈریشن کے ٹوٹ جانے کی صورت میں ریزرو فنڈ رجسٹرار کی منظوری سے ایسے مصرف میں لایا جائیگا جس پر ممبروں کی اکثریت متفق الرائے ہو؛

فیڈریشن نے قائم ہونے کے بعد پہلے ہی سال بنگال میں تحریک امداد باہمی کو گرانقدر مدد دی ہے۔ صوبہ کے سب سے بڑے سنٹرل بنک کو بعض اسباب کی بنا پر جو سخت خطرہ درپیش تھا فیڈریشن کی بروقت مدد سے دفع ہو گیا اور اس کی وجہ سے تحریک کو جو نقصان پہنچنے والا تھا اس کا اندازہ باقی نہ رہا۔ فیڈریشن نے صوبہ کے مزارعین کی سب

سے بڑی اور مرفہ الحال انجمن یعنی لزاگانوں گنجا کلیکٹیو بٹرز سوسائٹی لمیٹڈ کو پیش نظر تجاویز پر عمل کرنے میں مدد دی - اور حیلت حساب میعادی امانتوں پر مناسب شرح سے کئی لاکھ روپیہ لگا یا جو سنٹرل بنکوں میں چند ماہ تک بیکار پڑا رہا -

فیڈریشن نے توقعات سے بڑھ کر ترقی کی ہے - لیکن ترقی کی فضا میں تکلف کو کچھ دخل نہیں دیا - اس کا مقصود ممبروں کے ذرائع کو مدد دینا اور حتی الامکان ان کی اعانت کرنا تھا - نیز یہ بھی منظور تھا کہ روپیہ سال بھر تک کام میں آتا رہے - یہ مقاصد حل ہو چکے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ ممبروں کی سہولت کے پیش نظر اس کے دائرہ عمل میں توسیع ہوتی جائیگی -

بہار اینڈ اڑیسہ پراونشل بنک

یہ بنک جو اپریل ۱۹۱۴ء میں رجسٹرڈ ہوا ہے خصوصیت کے ساتھ بہار و اڑیسہ کے سنٹرل بنکوں اور یونینوں سے کاروبار کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا - لیکن رجسٹرار کی منظوری سے ایسے علاقوں کی ابتدائی انجمنوں کو بھی قرض دے سکتا ہے - جہاں کوئی سنٹرل بنک اور یونین موجود نہیں - یہ بنگال کوآپریٹو فیڈریشن کی مانند خالص طرز کا بنک نہیں - اس میں افراد اور کوآپریٹو سوسائٹیاں یکساں حصہ دار بن سکتی ہیں ؛

بنک کا انتظام بورڈ آف ڈائرکٹرز کے سپرد ہے جو دس ممبروں پر مشتمل ہوتا ہے - ڈائرکٹر بننے کا استحقاق صرف اُن اشخاص کو حاصل ہوتا ہے جو بنک میں کم از کم ایک ہزار کے حصص رکھتے ہوں - سنٹرل

بنکوں اور یونینیوں کے منتخب کردہ اس سے مستثنےٰ ہیں۔۔۔۔۔ مالکان حصص کی طرف سے دو ڈائرکٹر نامزد کئے جاتے ہیں اور تین ڈائرکٹران سنٹرل کواپریٹو بنکنگ یونینیوں کی طرف سے منتخب کئے جاتے ہیں جو بنک میں حصہ دار ہوں۔ باقی اجلاس عام میں منتخب ہوتے ہیں۔ ڈائرکٹر ایک سال بعد سبکدوش ہوجاتے ہیں۔ لیکن انہیں دوبارہ منتخب ہونے کا استحقاق رہتا ہے۔ امدادی انجمن ہائے بہار و اڑیسہ کا رجسٹرار سابق ڈائرکٹر ہے لیکن بنک میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ چیرمین جو بنک اور بورڈ کے تمام جلسوں کی صدارت کرتا ہے اور اجلاس عام میں منتخب کیا جاتا ہے۔ بورڈ اپنا سکرٹری یا اپنے سیکرٹری اور خزانچی خود منتخب کرتا ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ ڈائرکٹر ہوں۔ اگر ایک چیرمین کی میعاد صدارت میں صدر کی کرسی خالی ہوجاوے تو ڈائرکٹر اس عہدہ پر جنرل میٹنگ کا اجلاس ہونے تک دوسرے شخص کو مقرر کردیتے ہیں۔

بنک میں باضابطہ سرمایہ سات لاکھ ہے حصص دو قسم کے ہیں ۔

(۱) سو سو روپیہ کے چار ہزار ضمانتی حصے جن میں سے ہر ایک پر پانچ روپیہ فی حصہ کے حساب سے ادا کیا جاچکا ہے۔ باقی حصہ محفوظ ذمہ داری کا ہے۔ جو امپیریل یا کسی جوائنٹ سٹاک بنک کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ۲۵ روپیہ کی دو مساوی اقساط میں دو ماہ کے بعد ادا کیا جاسکتا ہے۔ اور باقی پچاس روپیہ پانچ ماہ کے نوٹس کے بعد۔ (۲) پانچ پانچ سو روپیہ کے چھ سو ترجیحی حصص ان میں سے ۴۸۶ پر افراد اور سنٹرل بنکوں اور سوسائٹیوں سے دو سو روپیہ فی حصہ کے حساب سے ادا کر دیا ہے اور باقی تین سو ایک کی محفوظ ذمہ داری ہے جو بنک کے کی تنسیخ کی صورت

میں کام آئیگی۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۱ء کو بنک کی ساتویں سالانہ رپورٹ مرتب کی گئی تھی۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنک کا روباری سرمایہ ۱۰ لاکھ سے بڑھ کر پندرہ لاکھ ہو گیا۔ سرمایہ محفوظ ساٹھ ہزار تھا اور سال کا منافع ۱۳۱۸۲۲ روپیہ تھا۔ اس میں سے ۱۴۷۱۹ روپیہ تقسیم کئے لئے موجود تھا۔ ترجیحی حصہ داروں کو چھ فیصدی منافع اور ایک فیصدی بونس دیا گیا۔

اس وقت تک بنک کی رفتار ترقی اطمینان بخش ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ بنک کے ذرائع سے جو اب وسیع ہو رہے ہیں کام لینے کی ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حصہ دار افراد کو بتدریج خارج کر دیا جائے۔ اور بنک کو خالص بنانے کی جد وجہد کی جائے۔

مدراس سنٹرل اربن بنک لمیٹڈ

یہ بنک انڈیا ایکٹ ۱۰ کے ماتحت ۱۹۱۰ء

میں رجسٹرڈ ہوا تھا اس میں صرف افراد حصہ دار تھے۔ قیام کے بعد ہی اس نے صوبہ کی ابتدائی انجمنوں کو قرض دینا شروع کر دیا تھا۔ اور قرض کے علاقہ کی وسعت کے اعتبار سے دوسرے سنٹرل بنکوں سے ممتاز تھا حصہ دار افراد کو بھی ان کی امانتوں کی ضمانت پر قرض دیا جاتا تھا مئی سنہ ۱۸ء کے آخر تک اس کے بورڈ آف ڈائرکٹرز میں انجمنوں کا کوئی نمایندہ شریک نہ تھا۔ گاہ گاہ یہ تجویزیں پیش کی جا رہی تھیں کہ اس بنک کو اپیکس بنک میں منتقل کرنے کے لئے آئین میں ایسی تبدیلی کر دی جائے کہ انجمنیں بھی حصہ دار بن سکیں۔ اور ڈائرکٹروں میں ان کے نمایندے بھی شامل ہو جائیں۔

مدراس سنٹرل اربن بنک آخر کار یکم اپریل سنہ ۱۷ء کو اپیکس بنک بن گیا۔ ۲۸ فروری سنہ ۲۰ء کو غیر معمولی اجلاس نے ضمنی قواعد میں جو ترمیم کی اس کے رو سے بنک کے مقاصد حسب ذیل ہوں گے۔ (۱) امدادی انجمنوں کو مالی مدد دینے کے لئے سرمایہ کی فراہمی۔ صوبہ مدراس کے لئے پراونشل سنٹرل بنک کا کام دینا۔ اسکا منظور شدہ سرمایہ ۹ لاکھ ہے جو سو سو روپیہ کے دو ہزار ترجیحی اور سو سو روپیہ کے چار ہزار معمولی حصص پر مشتمل ہے۔ ترجیحی حصص افراد یا ان کے نمایندوں نے خریدے ہیں۔ ضمنی قواعد میں بتدریج خریداری اور ترجیحی حصص کے دستور کو منسوخ کر دینے کی تشریح کر دی گئی ہے۔ مجلس منتظمہ چار ہزار معمولی حصص خاص طور سے سنٹرل بنکوں کو دے گی۔ یکم جون سنہ ۱۹۱۹ء سے پہلے جو معمولی حصص سنٹرل بنکوں کے علاوہ انجمنوں کو دئے گئے تھے۔ جب تک ضمنی قواعد کے مطابق سنٹرل بنکوں کے نام منتقل نہ کر دئے جائیں انجمنوں کے پاس ہی رہیں گے۔

اس وقت مدراس اربن بنک میں ۳۸۳ ترجیحی منفرد حصہ دار ہیں۔ ۱۲ سنٹرل بنک اور ۵۹ انجمنیں حصہ دار ہیں۔ خریداری اور انتقال کی کارروائی ختم ہونے کے بعد یہ بنک بنگال فیڈریشن کی مانند خالص طرز کا فیڈریشن بن جائیگا۔ بنک کا موجودہ آئین سابقہ سے بہتر ہے۔ اسلئے کہ پہلے تو اس میں صرف افراد ہی حصہ دار تھے۔ نئے آئین کی رو سے ہر ایک سنٹرل بنک (زیادہ سے زیادہ پچاس کی تعداد تک) جو اپنے ادا شدہ سرمایہ کی نسبت سے موجودہ قیمت کے دس فیصدی معمولی حصص رکھتا ہو۔ . . . . . بورڈ آف ڈائرکٹرز میں ایک ممبر نامزد کرنے کا مستحق ہے

یہ نامزد ممبر اس سنٹرل بنک کا ممبر ہونا چاہیئے۔ ترجیحی حصہ دار متعدد ممبر منتخب کر سکتے ہیں جو بارہ سے کم اور سنٹرل بنکوں کو ضمنی قواعد کے رو سے جتنے ممبر نامزد کرنے کا استحقاق ہے۔ اس کے نصف سے زیادہ نہ ہوں۔ اس طرح سنٹرل بنکوں کی آواز کو بنک کے انتظام میں بڑا دخل ہے۔ مجلس منتظمہ اپنے اندر سے ایک شخص کو صدر اور دوسرے کو نائب صدر منتخب کر لیتی ہے۔ بنک کا تمام انتظام بورڈ کرتا ہے۔ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر اور مجلس منتظمہ کے منتخب کردہ سات ممبروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ عہدہ دار تین سال کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ یا اس وقت تک کے لئے جب تک اُن کے جانشین مقرر نہ ہوں۔ مدراس کے ۲۳ سنٹرل بنکوں میں سے ایک کے سوا سب پراونشل بنک کے ممبر ہیں۔

خالص منافع کا ۱/۴ ہر سال سرمایہ محفوظ میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ باقی گذشتہ سال کی رقوم کے ساتھ پورے ادا شدہ ترجیحی حصص پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس کی شرح نو فیصدی سے زیادہ نہیں ہوتی۔ زائد رقوم میں سے نو فیصدی منافع معمولی ادا شدہ حصص پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو کچھ باقی رہے اس کو ذیل کی مدات میں تقسیم کیا جاتا ہے (۱) ایک رقم جس کی تعداد خالص منافع کے دس فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔ سرمایہ تعمیر میں (۲) ایک رقم جو بنک کے سہ ماہی مصارف کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو۔ (۳) ادارہ کے ممبروں کو بونس جس کی تعداد ایک ماہ کی تنخواہ سے زیادہ نہ ہو۔

بنک نے سرمایہ تسویہ منافع کے نام سے ایک

فنڈ قائم کر رکھا ہے۔ اس کا سود اور اصل علیحدہ رکھا جاتا ہے اور اسے صرف ترجیحی حصہ داروں کے فائدہ کے لئے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اس کو اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب ترجیحی حصص پر نو فیصدی منافع دینے کے لئے اس کی رقم کافی نہ ہو۔ دوسرا ریزرو فنڈ ایک ہی ہے اور تقسیم نہیں ہو سکتا۔ یہ مجموعی طور سے بینک کے تمام حصہ داروں کا ہے۔ نقصان کو پورا کرنے کے سوا اسے دوسرے مصرف میں نہیں لایا جا سکتا۔ کوئی حصہ دار اس میں خاص حصہ کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ ذیل کے گوشوارہ سے معلوم ہوگا کہ پراونشل بینک نے گذشتہ دو سال کے مقابلہ میں کس قدر نمایاں ترقی کی:۔

سنہ	سرمایہ حصص	امانتیں	کاروباری سرمایہ	خالص منافع	ریزرو فنڈ
سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء	۳۲۲۸۶۰	۴۲۹۶۵۲۷	۴۳۳۲۳۲۲	۶۳۶۸۵	۱۴۴۶۲۲
سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	۳۴۴۱۲۰	۵۰۶۰۱۰۵	۵۵۴۷۹۲۵	۷۰۰۵۴	۱۵۴۹۷۸
سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء	۴۷۷۷۰۰	۶۱۵۶۳۱۲	۶۷۹۴۷۱۴	۹۰۴۸۳	۱۸۱۳۲۱

سی پی اینڈ برار پراونشل کوآپریٹو بینک۔ یہ بینک اپریل سنہ ۱۹۱۲ء میں رجسٹرڈ ہوا تھا۔ اسے دیہاتی انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ اور عام بازار زر کے درمیان سلسلہ کی آخری کڑی سمجھنا چاہئے۔ ابتدا میں یہ مقصد نہ تھا کہ تحریک کو جس قدر سرمایہ کی احتیاج ہے وہ سب بہم پہنچا دیا جائے۔ مقامی سرمایہ کی چند خرابیوں کو دور کرنا منظور تھا۔ سنٹرل بینک اصلاً پراونشل بینک میں حصہ دار نہ تھے۔ وہ اپنی سہولتوں کے

پلیش تطر پراونشل بنک سے معاملہ کرنے اور نہ کرنے میں آزاد تھے ۔ پراونشل زر نقد کی داد و ستد نہیں کرتے تھے ۔ الہ آباد بنک کی شاخ جبلپور اس کی طرف سے روپیہ وصول اور تقسیم کرتی تھی ۔ کیش کریڈٹ سنٹرل بنک کو نہیں دیئے جاتے تھے ۔ قرض کی ہر ایک درخواست پر غور اور اس کا فیصلہ بنک کے ڈائرکٹر کرتے تھے اور انہوں نے رجسٹرار کو چند خاص اختیارات تفویض کر رکھے تھے ۔ پہلے تمام حصہ دار افراد تھے اور بنک کے ڈائرکٹروں کے بورڈ میں سنٹرل بنکوں کا کوئی نمائندہ نہیں ہوتا تھا ۔ موجودہ قواعد نے بنک کے آئین کے چند نقائص کو دور کر دیا ہے ۔ اب بورڈ آف ڈائرکٹرز میں گورنر سی پی و برار فیڈریشن کے علاوہ پراونشل بنک اور فیڈریشن کے ممبر کوآپریٹو بنکوں کے ڈائرکٹروں کا ایک ایک ممبر بھی شامل ہے ۔ اب اب ہاتیوں کے حصے اور ترجیحی حصے حذف کر دئے گئے ہیں ۔ تمام حصص پچاس روپیہ کی مساوی قیمت کے ہیں ۔ بنک کا منظور شدہ سرمایہ سات لاکھ روپیہ ہے جو پچاس پچاس کے چودہ ہزار حصوں میں منقسم ہیں ۔ ان حصوں کو افراد اور سی پی و برار کی رجسٹری شدہ انجمن ہائے امداد باہمی خرید سکتی ہیں ۔ تطر بحالات مذکورہ اس بنک کو مخلوط طرز کا بنک کہہ سکتے ہیں ۔ یہ سی پی اور برار کی تمام رجسٹرڈ انجمنوں کو قرض دیتا ہے ۔ خواہ وہ سنٹرل بنک ہوں خواہ دوسری قسم کی انجمن ہائے امداد باہمی ۔ شرط یہ ہے کہ وہ کوآپریٹو فیڈریشن سی پی و برار کی ممبر ہوں ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بنک کے موکلوں کے لئے حصہ دار ہونا ضروری نہیں ۔ لیکن ان کا الحاق برار کوآپریٹو فیڈریشن

سے ہونا چاہیئے ۔

پراونشل فیڈریشن اور پراونشل بنک کا قریبی تعلق نہایت خطرناک مالی حالات پر منتج ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۲۰ء کی مالی مشکلات کے چند ماہ پیشتر پراونشل بنک اور فیڈریشن باہم پیوستہ تھے۔ پراونشل بنک کے مینیجنگ ڈائرکٹروں اور گورنر آف دی فیڈریشن کی ایگزیکیٹو کونسل کے ممبروں کے مخلوط جلسے منعقد ہوتے تھے سنہ ۱۹۲۲ء میں کنگ کمیٹی نے مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق حسب ذیل رائے ظاہر کی تھی "گزشتہ واقعات کی روشنی میں ہم اس امر پر اظہار تعجب کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ پہلے ہی مشترک جلسہ میں گورنر نے پراونشل بنک کی ممنونیت کے لئے یہ تجویز پیش کر دی کہ تمام بنکوں کو جملہ حسابات رکھنے چاہیئیں۔ ہم نے مشترک جلسوں کی روئداد کا مطالعہ کیا ہے۔ اور غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس تحریک کی مالیات اور خصوصاً پراونشل بنک کی مالیات کو دیگر معاملات کے ماتحت کر دیا گیا۔ چنانچہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کو جو مشترک جلسہ منعقد ہوا اس میں مختلف سنٹرل بنکوں کے لئے ۴۳۹۰۰۰ روپیہ بطور نقد قرضہ منظور کر لیا گیا۔ اس وقت پراونشل بنک کی جو حالت تھی۔ اس کے پیش نظر یہ کارروائی ناعاقبت اندیشانہ اور اصول کاروبار کے منافی تھی۔ اس کے بعد ۱۸ فروری سنہ ۲۰ء کو جو مشترک جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں سنٹرل بنکوں کے لئے ۷۵۰۰۰ روپیہ نقد قرضہ کی منظوری دے دی گئی۔

اس طرح فروری سنہ ۱۹۲۰ء میں پراونشل بنک کے لئے یہ ضروری تھا کہ ۴۴۶۵۰۰۰ روپیہ نقد عند الطلب ادا کرنے کی غرض سے

فراہم کرے۔ غ۱

اسی جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ گورنر رجسٹرار سے تنی انجمنوں کو رجسٹرڈ کرنے کے لئے درخواست کرے تاکہ کوآپریٹو بنکوں کو اس سرمایہ کے استعمال کا موقعہ مل سکے جو ان کے پاس ہے اور وہ امانتوں کو قبول کرنے سے انکار نہ کر سکیں۔

نیز یہ فیصلہ کیا گیا کہ گورنر نے یکم جولائی سنہ ۱۹ئہ سے تا حال (اتنی مدت کے اندر جس کی میعاد ۷ ۱/۲ ماہ سے کم نہ ہو) مختلف سنٹرل بنکوں کی جو قرض دیتے ہیں ان کی منظوری دے دی جائے اس منظوری سے پیشگی رقوم کی تعداد ۶۸۵۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ ان مشترک جلسوں کی کارروائی پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ ان کی تشریح و توضیح غیر ضروری ہے۔ اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ فیڈریشن نے بسرعت

غ۱۔ اس عظیم ذمہ داری کے علاوہ ان امانتوں پر مزید ذمہ داری تھی۔ امانتوں اور کیش کریڈٹ کا کاروبار کرنیوالا بنک اگر معاہدہ کے مطابق زر نقد نہ دے سکے تو ان دقت صورت حال سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ سنہ ۱۹۲۰ئہ کے آخر میں پراونشل بنک کو یہ مشکلات درپیش تھے۔ اکتوبر ۱۹۲۰ئہ میں پراونشل بنک میں تقریباً ۱۴ لاکھ کے حلیت حسابات تھے۔ یہ یہ دو ماہ کے اندر جو امانتیں قابل الادا تھیں۔ یہ رقم ان کا ۱/۲ ۳۳ حصہ تھی۔ اس کے بعد کیش ریزرو کی مقدار بڑھتی گئی اور فروری سنہ ۱۹۲۱ئہ میں ۱۸ لاکھ ہو گئی۔ ان امانتوں کا ۴۴ فیصدی حصہ تھی جو آئندہ یا دو ماہ کے اندر ادا کی جانے والی تھیں۔ آئندہ چند ماہ کے اندر یعنی مارچ سنہ ۱۹۲۱ئہ سے اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ئہ تک یہ رقم گھٹتے گھٹتے صرف ایک لاکھ رہ گئی۔ یہاں تک کہ نومبر سنہ ۱۹۲۲ئہ میں پراونشل بنک بمشکل اپنا کام چلا رہا تھا اور سنٹرل بنکوں کو مالی مدد دینے سے عاجز تھا۔ امانتداروں اور قرضخواہوں کی طرف سے اس پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں ان کے پیش نظر ان کی ہستی معرض خطر میں تھی۔" اکنگ کمیٹی کی رپورٹ دی پی صفحہ ۴

توسیع کار کی جو حکمت عملی اختیار کر رکھی تھی اور پراونشل بنک کو جس شکل میں مبتلا کر دیا تھا اس کے علاوہ مختلف سنٹرل بنکوں کے لئے رقوم منظور کی گئیں تاکہ وہ انجمنہائے امداد باہمی کے منتظم کرنے والوں کو ادائیگی کر سکیں ؏۱ -

پراونشل بنک اور فیڈریشن کا اختلاط ایک غلط اصول کی بنا پر عمل میں آیا تھا۔ پراونشل بنک کو فیڈریشن کے ماتحت کر دینا مالی نقطۂ نگاہ سے خطرناک تھا۔ ہمیں کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق ہے۔ سی پی میں اعلےٰ کوآپریٹیو بنکنگ تنظیم کی تباہی کا راز اس اختلاط اور اُلجھاؤ میں پوشیدہ ہے -

دوران تحقیقات میں جو نقائص رفع کرنے کے لئے جو تجاویز بنکنگ نے پیش کیں ان میں پراونشل بنک کا لکویڈیشن اور تجارتی بنکوں سے قرض کا اجرا خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ادا ے فرائض میں پراونشل بنک کی روش اصولی کاروبار کے سراسر خلاف تھی اور اسی وجہ سے فیڈریشن کی وابستگی اور اس کے زیر اثر ہونے کا موقع پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب کہنے کے بعد پراونشل بنک کے وجود کو چاروناچار تسلیم کرنا پڑتا ہے اور اس کی ضرورت سے کسی شخص کو مجال انکار نہیں ہو سکتی۔ رپورٹ مذکور میں پراونشل بنک کے خلاف جو دلائل پیش کی گئی ہیں وہ اطمینان بخش نہیں۔ اگرچہ اس خاص بنک کی کارروائی سے اس قسم کے دوسرے بنکوں کی فائدہ مندی پر شک کرنے کے لئے کافی وجوہ موجود ہیں -

؏۱ بنکنگ کمیٹی کی رپورٹ (سی پی ۲۲-۱۹۲۱ء) صفحہ ۳۱

امداد باہمی کی دنیا میں جامعیت دستور عام ہے اور ایک ایسے عہد میں جبکہ ہم پراونشل کوآپریٹو بنکوں کی آل انڈیا فیڈریشن کے معرض وجود میں آنے کی خوشگوار توقعات قائم کر رہے ہیں۔ موجودہ پراونشل بنک کے لیکوئیڈیشن کی تجویز پسندیدہ معلوم نہیں ہوتی۔ اگر بعض مواقع پر بنکنگ کے مستحکم اصول سے انحراف کیا گیا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پراونشل لیکوئیڈیشن کی تجویز پیش کردی جائے۔ پراونشل بنک کو فیڈریشن کے الجھاؤ سے نکال دیا جائے۔ ایک آزمودہ کار ماہر کو منیجر مقرر کر کے اس کی مدت قیام میں اضافہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ دو یا تین کاروباری اشخاص کو اس کے ڈائرکٹروں کے زمرہ میں شامل کرنا ضروری ہے پراونشل بنک کے لیکوئیڈیشن اور تجارتی بنکوں کو اس پر حاوی کرنے سے سنٹرل بنکوں کی سرگرمیوں پر بھی برا اثر پڑے گا۔ اور وہ اپیکس بنک کے مرکز سے جدا ہو کر روزافزوں کمزوری کے باعث زیادہ دیر تک کامیابی سے جدوجہد نہیں کرسکیں گے۔ یہ تحریک امداد باہمی کی خوش بختی ہے کہ سی پی گورنمنٹ نے لیکوئیڈیشن کے متعلق کنگ کمیٹی کی سفارش کو مسترد کر دیا۔ جیسا کہ ذیل کی قرارداد (ناگپور مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۲۲ء) سے واضح ہوتا ہے۔

"اپیکس بنک کے قیام کے حق میں نہایت قوی اور مستحکم دلائل ہیں۔ بشرطیکہ اس کے اہتمام و انتظام میں مقامی حالات کے علم سے استفادہ کیا جائے۔ اور کمیٹی کی رپورٹ میں بنکنگ کے جو اصول پیش کئے گئے ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔ مقامی حکومت کمیٹی کی اس رائے سے متفق ہے کہ پراونشل کوآپریٹو اپیکس بنک کے ابتدائی فرائض

حسب ذیل ہیں:-

(۱) سنٹرل بنک اپنے لئے جو روپیہ حاصل کر سکتے ہیں اس کے علاوہ زرامانت کو جذب کرنا۔

(۲) کوآپریٹو بینیر کارڈ سکاوٹ

(۳) ایک مرکز کی بہم رسانی جس کے توسط سے مثبت سنٹرل بنک اپنا سرمایہ منفی سنٹرل بنکوں کو پہنچا سکیں۔ مقامی حکومت کی رائے ہے کہ پراونشل کوآپریٹو بنک کی ناکامی محض اُن غلطیوں کا نتیجہ نہ تھی جو کمیٹی نے اس کے طریق کار میں بتائی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بازار زر میں کافی ساکھ پیدا نہ کر سکا۔ پہلے پانچ سال میں منفرد امانت داروں سے کافی روپیہ حاصل نہ کر سکا اور تجارتی بنکوں میں اپنی ساکھ نہ بڑھا سکا حکومت کی رائے ہے کہ یہ کمزوریاں رفع ہونی چاہئیں اور ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کمیٹی کی رپورٹ کے پارہ ۲۳ میں واضح کیا گیا ہے کہ افراد کے حصص پر سنٹرل بنکوں اور انجمنوں نے جو روپیہ دیا (اپنے سرمایہ محفوظ سے) وہ دو مختلف تاریخوں میں دیا گیا۔ نیز یہ کہ اس وقت سنٹرل بنکوں اور انجمنوں کے درمیان حصص کی تقسیم ناہموار ہے۔ اگر اپیکس بنک کو بحیثیت مجموعی تحریک امداد باہمی کی ملکیت قرار دیا جائے تو حصص کو حتی الامکان مساوی طور سے تقسیم کرنا چاہیئے۔ اور اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ ان قدیم بنکوں اور انجمنوں کے مفاد کو نقصان نہ پہنچے جن کے دوش پر فک الرہن کا بار غیر مناسب مناسب مقدار میں پڑنے والا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ پراونشل بنک کو مندرجہ ذیل اصول کے ماتحت از سرنو منظم کیا جائے کہ سنٹرل بنکوں

اور دیہاتی انجمنوں کے درمیان حصص کی مساوی تقسیم ہو سکے۔ مقامی مشاورتی بورڈ اور سنٹرل کنٹرولنگ بورڈ کے متعلق بھی جدید قواعد مرتب کئے جائیں۔ ایک ذمہ دار شخص کو منیجر کے عہدہ پر فائز کیا جائے جو بنکنگ کا تجربہ رکھتا ہو۔ سنٹرل بنکوں کے معاملات اور دفاتر کی نگرانی اور بنکنگ کے متعلق ان کے ڈائرکٹروں کو مشورہ دینا اس کے فرائض میں شامل ہو۔ از سر نو منتظم ہونے تک پراونشل بنک رجسٹرار کی رائے سے اپنا کاروبار جاری رکھے گا۔ ہز ایکسیلنسی گورنر بمشورہ وزیران تجاویز پر فوری عملدرآمد ضروری سمجھتے ہیں۔"

بمبئی سنٹرل کوآپریٹو بنک

بمبئی اربن انجمن امداد باہمی کی کامیابی اس بنک کے کام کی محرک ہوئی۔ سوسائٹی مذکور بمبئی کی انجمن ہائے امداد باہمی کے اولین رجسٹرار مسٹر میکنل کی تجویز سے ۱۹۰۶ء میں قائم ہوئی تھی۔ مقصد اس کا یہ تھا کہ دیہاتی انجمنوں کو مناسب شرح سود پر قرض بہم پہنچایا جائے۔ اس انجمن کے تمام سرمایہ کے لئے مصارف پیدا ہو گئے اور چند دیہاتی انجمنوں کی درخواستیں اس بنا پر مسترد کرنی پڑیں کہ انجمن کی بنیاد کو وسیع کئے بغیر مزید پیشگی رقوم دینا ممکن نہ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری تھا کہ بیرونی سرمایہ کو اس تحریک میں جذب کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔ ان اصولوں کے پیش نظر سر وٹھل داس ستیکرسے آنجہانی اور مسٹر لالو بھائی ساملداس نے سنٹرل بنک کے قیام کی تجویز پیش کی حکومت بمبئی نے چند ترمیموں کے ساتھ اس کو منظور کر لیا۔ اور

سکیم کے لئے حکومت ہند اور وزیر ہند کی منظوری حاصل کر لی گئی۔

بمبئی سنٹرل کوآپریٹو بنک ۱۹۱۱ء میں رجسٹرڈ ہوا تھا۔ پچاس پچاس روپیہ کے چودہ ہزار حصص جاری کئے گئے تھے جو پورے خرید ے اور ادا کئے جا چکے ہیں۔ بنک کو ادا شدہ سرمایہ سے تین گنی رقم کے تمسکات جاری کرنے کا مجاز ہے۔ یعنی اس شرط سے کہ ان کی تعداد میں لاکھ سے زیادہ نہ ہو۔ حکومت ہنڈی کے بدلے زر نقد دئے جانے تک ان پر چار فیصدی شرح کی گارنٹی کرتی ہے۔ بنکنگ فنڈ ایسی شرح سے قائم کیا گیا ہے کہ ۴۱ سال کے اندر تمام ڈبنچر ختم ہو جائیں گے۔ سنکنگ فنڈ کی موجودگی کے باعث اس قانون سے مستثنےٰ کر دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے منافع کا ۲۵ فیصدی ریزرو فنڈ میں جمع کرنا ضروری ہے۔ مشکوک قرضوں کے لئے ایک ریزرو فنڈ علیحدہ قائم کیا گیا ہے۔ تاکہ بڑے قرضوں کی کسر پوری کی جا سکے اس مد میں ۵۵۰۰۰ روپیہ جمع ہیں۔

صوبہ بمبئی کی رجسٹری شدہ انجمنوں کو نو ماہ سے لے کر دس سال تک کے لئے انجمن کی نوعیت کے پیش نظر ۷ سے لے کر ۷½ فیصدی شرح تک قرض دیا جاتا ہے حکومت کے ساتھ ایک قاعدہ کی رو سے قرض پر شرح سود زیادہ سے زیادہ ۸ فیصدی مقرر کر دی گئی ہے۔ حکومت کے ساتھ جو معاہدہ ہو چکا ہے اس کی رو سے بنک کے قیام کے بعد ایک بار ۶ فیصدی کے حساب سے منافع تقسیم کیا جا چکا ہے۔ منافع کی نصف رقم اس رقم کے علاوہ جو اسی شرح کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے سود دہ ریبیٹ کی صورت میں قرض لینے

والی انجمنوں کو ادا کر دی جاتی ہے۔

یہ بنک ان تمام انجمنوں سے جو اس سے قرض لینا چاہتی ہیں براہ راست معاملہ کرتا ہے۔ مگر ہر ایک قرض رجسٹرار سے منظوری حاصل کرنیکے بعد دیا جاتا ہے۔ قرض کی درخواست کرنے والوں کی ساکھ کو جانچنے کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے تین منتخب تنخواہ دار افسر رجسٹرار کے ماتحت مقرر تھے اور ان کی نصف تنخواہیں سنٹرل بنک دیتا ہے اور نصف حکومت۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں متذکرہ افسروں کی بجائے بنک نے اپنے انسپکٹر مقرر کر دئے جو انجمن قرض کی درخواست کرتی ہے یہ اس کی حیثیت کا معائنہ کرتے ہیں۔ اس کے ممبروں کے قبضہ میں جس قدر اراضی ہوتی ہے اُس کی قیمت کا تخمینہ کرتے ہیں۔ یہ تخمینہ انجمن کی عام کارگزاری کے حال کیساتھ رجسٹرار کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ رجسٹرار آڈٹ نوٹ اور انجمن کی باقی کارگزاری کو دیکھنے کے بعد اس درخواست کو آخری فیصلہ کے لئے پراونشل بنک کے ڈائرکٹروں کے پاس بھیج دیتا ہے۔ اور یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ کس قدر قرض دے دیا جائے۔ قرض کی رقم سوسائٹی کی جائداد کی قیمت کے ایک ثلث سے بیش نہیں ہوتی۔ قرض منظور ہونے کی صورت میں روپیہ براہ راست آر سی آر کے ذریعہ انجمن کو بھیج دیا جاتا ہے۔

بنک مذکور ابتدا میں انفرادی طرز کا تھا۔ عام حصہ دار پرائیویٹ اشخاص تھے اس کے ڈائرکٹروں کا انتخاب بھی حصہ دار ہی کرتے تھے۔ ڈائرکٹروں میں بمبئی کے ممتاز کاروباری اشخاص شامل ہوتے تھے۔ لیکن انجمنوں کے نمائندہ کی حیثیت سے کوئی شخص شریک نہیں ہوتا تھا۔ یہ آئین کا صریح

نقص تھا اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ بنک کی نوعیت کو زیادہ کوآپریٹو بنایا جائے اور قرض لینے والی کے لئے بنک کا ممبر ہونا لازم قرار دیدیا جائے مسٹر یونیک نے اس تبدیلی کے حق میں چار دلیلیں پیش کی ہیں۔

اول۔ بنک کا منافع ان ممبروں کی جیب میں چلا جاتا ہے جو کہ کوآپریٹر نہیں ہیں۔ دوسرے امداد باہمی کرنیوالوں کی آواز کو بنک کے اس معاملہ میں دخل ہونا چاہئیے کہ طویل میعاد کے قرضوں کی بجائے قلیل میعاد کیلئے قرض دئے جائیں تیسرے۔ بنک کے ڈائرکٹر کوآپریٹر نہیں ہوتے اس لئے سوسائٹیوں کی مشکلات کا احساس اور اندازہ نہیں کر سکتے۔ چوتھے ممکن ہے کہ بنک کے ممبر ہونیکی وجہ سے کوآپریٹروں کو اس امر کا یقین دلانیکی کوشش کیجائے کہ یہ اجنبی ادارہ ہے۔ خوش قسمتی سے ڈائرکٹروں نے اس تجویز کو قبول کر لیا کہ انجمنیں حصہ دار بنیں اور جو انجمنیں حصوں کی خریداری کی قدر میں ہیں ان کیلئے حصے بہم پہنچانیکی تدبیریں اختیار کریں۔ رجسٹرار نے ایک گشتی حکم جاری کر دیا ہے جسکی رو سے افراد کی بجائے بتدریج انجمنیں حصہ دار بنتی چلی جا رہی ہیں بنک میں ۳۸۷ منفرد حصہ دار ہیں اور ۱۷۱ انجمنیں ممبر ہیں۔ ڈائرکٹری بتدریج تحریک امداد باہمی کے نمائندہ بنتے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پراونشل بنک جو صوبہ کو مالی مدد دینے کیلئے جاری کیا گیا تھا۔ اسکی بجائے ڈسٹرکٹ بنک یہ فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور پراونشل بنک سوسائٹیوں سے براہ راست صرف نہری علاقوں میں معاملہ کرتا ہے۔ یا ان اضلاع میں جہاں سنٹرل بنک مفقود ہوں۔

۳۱ مارچ سنہ ۲۱ء کو بنک کا کاروباری سرمایہ ۴۸ لاکھ روپے سے زیادہ اس میں نصف مستقل امانتوں کی صورت میں تھا۔ بنک نے انجمنوں کو ۴۲ لاکھ روپیہ سے زیادہ قرض دیا۔ اسے تقریباً ۸۰ ہزار روپیہ منافع ہوا۔

اپر برما سنٹرل کوآپریٹو بنک

یہ بنک اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء میں رجسٹرڈ ہوا تھا۔ اسے صحیح معنی میں پراونشل بنک نہیں کہہ سکتے لیکن اس قسم کے بنک کے متعدد فرائض بجا لاتا ہے۔ اس سے تقریباً دو ہزار انجمنیں ملحق ہیں اور اس کے دائرہ کار میں تمام صوبہ برما شامل ہے۔ اس کے ممبروں میں انجمنیں (۲۰۸۰) اور افراد (۳۰۷) شامل ہیں حصہ کی قیمت ایک سو روپیہ ہے منظور شدہ سرمایہ سات لاکھ ہے۔ بنک کا سرمایہ طویل میعاد کی امانتوں کی صورت میں فراہم کیا جاتا ہے۔ جو ایک سے لے کر پانچ سال تک واجب الادا ہوتی ہیں حکومت سے اس بنک کو ذرا اعانت نہیں ملتا۔

بنک مذکور گیارہ سنٹرل بنکوں کو روپیہ فراہم کرتا ہے لیکن ان اضلاع کے سوا جہاں سنٹرل بنک موجود ہیں انجمنوں کو یونین کی گارنٹی اور اس کی تشخیص کردہ ساکھ پر روپیہ دیتا ہے۔ یونین جسقدر روپیہ دینے کی سفارش کرتی ہے وہ رجسٹرار کی ذمہ داری پر دیدیا جاتا ہے اور رجسٹرار کے توسط سے ہی قرض کی تمام درخواستیں وصول کیجاتی ہیں۔ رجسٹرار ہی بنک کے منیجر کو طلب نامہ لکھتا ہے جس کی تعمیل آخرالذکر کیلئے ضروری ہوتی ہے۔ پراونشل بنک کو حسابات کی جانچ اور نگرانی کے اختیارات حاصل نہیں لیکن نئی انجمنیں موجودہ یونینوں کے دائرہ کار کے اندر قائم ہوتی رہتی ہیں۔

جنرل میٹنگ منفرد حصہ داروں حصہ دار کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ایک ایک نمایندہ اور ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بنکوں کے نمایندوں پر مشتمل ہوتی ہے ڈائرکٹر حسب ذیل طریقہ سے منتخب کئے جاتے ہیں (۱) ۴ منفرد حصہ دار ان میں سے ۲ حصہ دار جنرل میٹنگ کے منتخب کردہ اور ماندلے میونسپلٹی کے باشندے ہونے چاہئیں۔ (۲) ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بنکوں اور برما کی انجمن ہائے امداد باہمی کے

تمام چیئرمین (۳) منیجر اور (۴) اسسٹنٹ منیجر۔

تمام اختیارات نگرانی رجسٹرار کو حاصل ہیں جو ضمنی قواعد کی رو سے قرض کی درخواستوں کو وصول کرتا ہے اور بنکوں کے لئے ایک کم از کم مقدار معین کرتا ہے۔ جسکے مطابق وہ امانتیں وصول کر سکتے ہیں حصوں کی حوالگی کی منظوری دیتا ہے باہر سے قرض لینے اور سرمایہ محفوظ کو کسی کام میں لگانے سے رجسٹرار کی اجازت ضروری ہوتی ہے۔ سالانہ منافع کا اعلان انجمنوں کے لئے سود کی شرح دس فیصدی سے زیادہ کرنیکی اجازت دینا بھی رجسٹرار کے اختیار میں ہے۔ آئینی نگرانی حسابات کی جانچ اور معائنہ کے اختیارات کے علاوہ رجسٹرار کو ان اصولوں کے فیصلہ کا بھی اختیار ہے جنکے ماتحت امانتیں وصول کیجاتی ہیں۔ رجسٹرار کے ان بے پناہ اور وسیع اختیارات کے باوجود کسی جگہ اس کی مالی ذمہ داری کی تعریف نہیں کی گئی اسکی طرف سے جو رسالے شائع ہوئے ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت بنکوں کے قرض کو ذمہ داری قبول نہیں کرتی۔ اس وقت بنک کا مجوزہ سرمایہ ۴۷۷۰۰ روپیہ ہے اس میں سے ۳۰۱۲۵۰ روپیہ ادا شدہ ہے سرمایہ محفوظ کی میزان ۲۳۵۶۰۰ ہے۔

آسام پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ

یہ نوخیز بنک ہندوستان کے تمام کوآپریٹو پراونشل بنکوں سے کم عمر ہے ستمبر ۲۱ء میں بمقام شلانگ پراونشل کوآپریٹو کانفرنس کا اولین اجلاس منعقد ہوا تھا اس اجلاس میں اس بنک کے قیام کی تحریک و تجویز کی گئی تھی ۲۲ء کے آغاز میں اس نے کاروبار شروع کیا اس کا مذکورشدہ سرمایہ پانچ لاکھ ہے تمام سنٹرل اسکے ممبر ہیں عنان انتظام بورڈ آف ڈائرکٹرز کے ہاتھ میں ہے جو ہندوستانیوں اور یورپینوں پرمشتمل ہے امید کیجاتی ہے کہ اس بنک کے ذریعہ

آسام کی تحریک امداد باہمی کا تعلق بیرونی بازار زر سے ہو جائیگا ۔

یوپی میں کوئی پراونشل بنک نہیں نہ اسکے قیام کی تحریک موجود ہے ۔ پنجاب میں پراونشل کوآپریٹو بنک کا قیام زیر تجویز ہے ۔

پراونشل کوآپریٹو بنکوں کے موجودہ نظام کی مالی تفصیلات ۔ مندرجہ ذیل گوشوارہ سے چھ بنکوں کے کاروباری سرمایہ اور اسکی فراہمی کے ذرائع کا حال معلوم ہوگا ۔ (یہ اعداد و شمار ۲۲-۱۹۲۱ء کے سرکاری سال کے اختتام پر فراہم کئے گئے تھے ان میں آسام پراونشل بنک کا نام اس وجہ سے مذکور نہیں کہ اسکے قیام کو صرف ابھی ذرا گزرے تھے

	ادا شدہ سرمایہ حصص	اختتام سال پر قرضوں و امانتوں کی تفصیل			ریزرو و دیگر فنڈ	کاروباری سرمایہ
		انجمنوں سے	پراونشل یا سنٹرل بنکوں سے	افراد و دیگر ذرائع سے		
مدراس	۴۷۷۷۰۰	۳۱۴۹۵۱	...	۵۸۴۱۳۶۱	۲۱۳۴۰۴	۶۸۴۷۴۱۶
بمبئی	۷۰۰۰۰۰	۱۷۲۹۱۱۲	...	۲۰۸۷۴۹۹	۱۹۴۲۸۰	۴۷۱۰۸۹۱
بنگال	۲۹۷۵۰۰	۵۹۸۵	۳۹۴۰۱۱	۱۳۳۰۹۰۷	۱۲۶۴۲	۲۰۱۰۴۵
بہار و اڑیسہ	۱۱۷۲۰۰	۱۰۲۳۱۷	۴۳۷۶۶۹	۸۲۲۳۳۳	۶۰۱۰۱	۱۵۳۹۶۲۰
برما	۵۷۴۹۶۰	۷۴۲۴۳۳	...	۷۰۲۹۱۲۹	۳۳۳۱۶۱	۸۶۷۹۶۷۳
سی پی و برار	۶۰۱۲۵۰	۱۶۰۱۰	۱۴۹۳۵۳۱	۱۷۹۱۴۹۶	۱۲۰۱۵۱	۴۰۲۳۶۳۹
میزان [illegible]	۲۷۶۸۶۰۰	۲۹۱۰۸۰۸	۲۳۲۵۲۱۱	۱۸۹۰۲۷۲۵	۹۳۳۴۴۰	۲۷۸۴۱۶۸۴

جہاں تک حصص کا تعلق ہے بنگال سی پی اور برار کے بنکوں کے تمام حصص انجمنوں کے خرید کردہ ہیں۔ ہندوستان میں صرف یہی دو طرز کے پراونشل بنک قائم ہیں۔ دوسرے بنک مخلوط طرزوں کے ہیں۔ بمبئی اور مدراس میں منفرد حصہ داروں کی اکثریت ہوتی ہے۔ جنہیں وہ محض انفرادی نوعیت کے تھے حال ہی میں انہوں نے اپنے حصص کو انجمن ہائے امداد باہمی کو دے دئیے ہیں۔ ان بنکوں میں جو امانتیں ہوتی ہیں ان کا ایک حصہ پبلک کا جمع کردہ ہوتا ہے اور دوسرا ان امانتوں پر مشتمل ہوتا ہے جو سنٹرل بنکوں اور سوسائٹیوں سے آتی ہیں۔

پراونشل بنک	منفرد حصہ دار	ممبر سوسائٹیاں
مدراس	۳۸۳	۹۰
بمبئی	۷۸۳	۱۷۱
بنگال	...	۷۲ صرف سنٹرل بنک
بہار و اڑیسہ	۲۴	۳۰
برما	۳۰۷	۲۰۲۵
سی پی و بہار	...	۲۳۹۳
میزان (برطانی ہند)	۱۴۹۷	۴۸۳۶

پراونشل جو قرض لیتے ہیں اس پر شرح سود ۴ فیصدی سے ۸ فیصدی تک ہے جو قرض دیا جاتا ہے اس پر شرح سود ½۴ فیصدی سے دس فیصدی تک ہوتی ہے۔ پراونشل بنک کے حصص پر سالانہ منافع کی شرح ۴ سے ۹ فیصدی تک ہوتی ہے۔ تمام بنکوں کو منافع حاصل ہوا ہے بابت ۲۱-۱۹۲۰ء میں منافع کی میزان ۲۹۵۶۳۱ روپیہ تھی۔

میکلیگن کمیٹی کی سفارشیں ۔ پراونشل کوآپریٹو بنکوں کے متعلق میکلیگن
کمیٹی کی مندرجہ ذیل سفارشیں خاص طور سے غور وخوض کے مستحق ہیں ۔

یہ ضروری ہے کہ ہر ایک بڑے صوبہ میں پراونشل بنک قائم کر دیا جائے ۔

پراونشل غیر ضروری طور سے بڑے پیمانہ پر قائم نہ کئے جائیں ۔

سرمایہ حصص معہ وافر سرمایہ تاختہ باہر سے قرض لی ہوئی رقم کے $\frac{1}{8}$ سے کم نہ ہو

پراونشل بنک کے منتظمین میں سنٹرل بنکوں اور انجمنوں کو بھی نمائندگی
دیجائے اور انہیں ایسی حالت میں رکھا جائے کہ ایک مناسب وقت کے اندر اجلاس
عام میں کثرت آرا حاصل کرنیکے قابل ہو سکیں ۔ ابتدا میں منفرد حصہ دار غیر معمولی
اثر ورسوخ حاصل کر سکتے ہیں ۔

لیکن یہ ضروری نہیں کہ انجمنیں اور سنٹرل بنک پراونشل بنک کے منتظمین
ہی سب سے زیادہ حصص رکھتے ہوں ۔

حصص عموماً ایک ہی درجہ کے ہونے چاہئیں ۔ منفرد حصوں پر
محفوظ ذمہ داری مناسب نہیں معلوم ہوتی ۔ لیکن انجمنوں کے حصص
لائق اعتراض ہیں ۔

تمام سنٹرل بنک پراونشل بنک سے ملحق کر دئے جائیں ۔ لیکن
جہاں کوئی سنٹرل بنک نہ ہو وہاں پراونشل بنک بلا واسطہ ابتدائی
انجمنوں کو قرض دے سکتے ہیں ۔

طویل ترین میعاد کی امانتوں پر کفالت دیجائے ۔

عند الطلب امانتیں اپنی مقدار کے ۷۵ فیصدی تک چلت حسابات
سے پوری ہونی چاہئیں ۔

امانات بچت حسابات کے متعلق کوئی ممانعت نہیں ہونی چاہئے

پراونشل بنک کو کیش کریڈٹ پر بہت زیادہ اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔ خود مختار رہنے کے لئے محفوظ اور چلت امانتوں کا زبردست ذخیرہ رکھنا چاہیئے۔

پراونشل بنک کو چلت حسابات کے لئے کافی رقوم رکھنی چاہئیں جن سے سال آئندہ کے چار ماہ تک مطالبات کو پورا کیا جا سکے۔ نیز ملحقہ سنٹرل بنکوں کی اُن تمام ذمہ داریوں کو پورا کیا جا سکے جن کو ایسی مدت میں پورا کرنے کا اپنے ذمہ لیا ہے۔ سنٹرل بنکوں کی اس خدمت کے عوض اسے کمیشن یا زیادہ شرح کا سود وصول کرنا چاہیئے۔ مذکورہ بالا انتظام کے اختتام پر تمام چلت حسابات کو جمع کر دینا زیادہ آسانی کا باعث ہوگا۔

پراونشل بنکوں کو بیرونی کاروبار کی ممانعت کر دی جائے مگر اس حد تک کہ وہ زائد فنڈ مختصر میعاد کے لئے بیرونی اداروں میں جمع کریں۔

ایک پراونشل بنک دوسرے پراونشل بنک کو قرض دینے میں تامل و توقف کرے، اور یہ دیکھے کہ آیا قرض لینے والے بنک نے اپنی ساکھ اچھی طرح ثابت کر دی ہے۔ اور قرض دینے والا بنک قرض لینے والے بنک کی حالت کو جانچ سکتا ہے۔

رجسٹرار کی طرف سے ایک مستند محاسب کے تقرر کی ضرورت ہے۔ اس کا تمام خرچ بنک کو ادا کرنا چاہیئے۔

پراونشل بنکوں کو سنٹرل بنکوں کے برابر منافع دینا چاہیئے۔ ملحقہ سنٹرل بنکوں کے منافع کے متعلق کاغذات بہم پہنچانا رجسٹرار کا کام ہے

حصہ داروں اور امانتداروں میں ہر سال گوشوارہ اور رپورٹیں تقسیم کرنا بھی ضروری ہے۔

مجوزہ آل انڈیا کواپریٹو بنک جو دلیلیں ایکس بنکوں میں صوبہ کے مالیات کو مرکوز کرنے کے حق میں پیش کی جاتی ہیں وہی تمام ہندوستان کے مالیات کو آل انڈیا کواپریٹو بنک میں مرکوز کرنے کے لئے پیش کی جا سکتی ہیں۔ اس تجویز کے ساتھ سر ڈینیل ہملٹن کا نام خصوصیت رکھتا ہے۔ موصوف نے اپنی ایک تقریر میں اس مسئلہ کے متعلق حسب ذیل خیالات ظاہر کئے "فیڈریشن کے بعد تمام دیہاتی انجمنوں کو اپنائیں گے۔ دیہاتی انجمنیں فیڈریشن کے بعد سنٹرل بنکوں کو اپنائیں گی۔ سنٹرل بنک فیڈریشن کے بعد پراونشل بنک کو اپنائیں گے۔ اور پراونشل بنک فیڈریشن کے بعد آل انڈیا بنک کو اپنائیں گے۔"

ہمیں یہ رائے ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئے۔ لیکن اس تجویز کو جامہ عمل پہنانے سے پہلے تین شرطوں کا بجا لانا ضروری ہے۔

(۱) سنٹرل بنک خالص طرز کے ہوں۔

(۲) تمام پراونشل بنک بنگال بنک کی طرز کے ہوں یعنی سنٹرل بنکوں کے مالی فیڈریشن۔

(۳) ہر صوبہ میں ایک اعلیٰ قسم کا بنک موجود ہو۔

چونکہ عرصہ دراز تک ان شرطوں کا پورا ہونا خارج از امکان ہے۔ لہذا یا تو ہمیں اس تجویز کو خیرباد کہہ دینا چاہئے یا اس سے بھی آسان تر کوئی تجویز سوچنی چاہئے۔ آل انڈیا بنک کی ضرورت

عام طور سے محسوس کی جا رہی ہے۔ ان سطور کے حوالہ قلم کرتے وقت (نومبر ۱۹۲۲ء) بنگال پراونشل کوآپریٹو فیڈریشن لمیٹڈ میں آل انڈیا سنٹرل کوآپریٹو بنک کی عدم موجودگی کے باعث سرمایوں کی افراط ہے۔ وہ دوسرے پراونشل بنکوں کو کثیر المقدار قرض دے چکا ہے۔ لیکن وہ قرض لینے والے بنکوں کی مالی حالت کی جانچ کس طرح کر سکتا ہے۔ ان حالات میں ایک مالی توازن قائم کرنے والے مرکز کے طور پر آل انڈیا سنٹرل کوآپریٹو بنک کا قیام وقت کی اشد ترین ضرورت سمجھا جاتا ہے۔ اس کے قیام کے بعد ملک کے تمام کوآپریٹو وسائل ایک مرکز پر جمع ہو جائینگے اور اس تحریک کی مدد کے لئے نئے ذرائع سے مزید سرمایہ فراہم کیا جا سکتا ہے اور متعدد پراونشل بنکوں کے درمیان مالی وسائل کی تقسیم مساوی طور سے کی جائیگی۔ اگرچہ آل انڈیا بنک کے قیام کی ضرورت فی الحال محسوس کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے قیام کے لئے صوبجات کی مزید ترقی کا انتظار کرنا پڑے گا۔ جس وقت مخلوط طرز کے پراونشل بنک مدارج ترقی کو طے کر لیں گے۔ یا ترقی کر کے خالص طرز کے بنک بن جائینگے۔ پنجاب اور یوپی میں ایپکس بنکوں کا قیام عمل میں آ چکے گا۔ اس وقت ترقی کی قدرتی رفتار آل انڈیا کوآپریٹو بنک کے قیام کے لئے فضا کو زیادہ سازگار بنائیگی ۔

فصل ہژدہم

یونین امداد باہمی اور تجارتی فیڈریشین

آج کل یورپ اور امریکہ میں علم بردارِ تحریک امداد باہمی تنظیم استحکام اور فیڈریشن کے فوائد پر بہت زور دے رہے ہیں جس طرح ایک سوسائٹی متعدد افراد کے اجتماع کی نمایندگی کرتی ہے۔ اور اسے افراد کی منفرد مساعی کی نسبت بہتر نتائج کی توقع رہتی ہے اسی طرح ایک یونین یا فیڈریشن مقامی سوسائٹیوں کے اجتماع کی نمایندگی کرتی ہے۔ مغرب کے علم برداران تحریک امداد باہمی اصول فیڈریشن (وفاق) کی قدر بخوبی سمجھ چکے ہیں۔ اس کا نتیجہ انجمن ہائے امداد باہمی تھوک فروش یعنی ٹریڈنگ فیڈریشنوں۔ یونینوں (مشورہ اور پروپیگنڈا کرنے کی انجمنیں) اور اس سے بھی وسیع تر تحریک انٹرنیشنل کواپریٹو ٹریڈنگ اینڈ بنکنگ کی صورت میں نمودار ہوا ہے۔ یہ حقیقت ذہن نشین کرنے کے لئے کہ ہندوستان اس معاملہ میں کس حد تک پس ماندہ ہے اور ہندوستانی حامیان تحریک امداد باہمی کو اس تحریک کی تقویت کی غرض سے عملی پالیسی کی ترغیب دینے کے لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یورپ کی انجمن ہائے امداد باہمی اور ٹریڈنگ فیڈریشنوں کی تاریخ ارتقا کا ایک باب سنا دیا جائے یورپ کی تحریکوں کو حسب ذیل عنوانات کے ماتحت درج کیا جا سکتا ہے :۔

(۱) تجارت اور پرچار کرنے والی مرکب فیڈریشن۔

(۲) صرف پرچار کرنے اور مشورہ دینے والی یونینیں۔

(۳) خالص تجارتی فیڈریشن یا امداد باہمی کی انجمن ہائے تھوک فروشی
پہلے گروہ میں وہ تمام تحریکیں شامل ہیں جن میں تمام تفسیاتی اور
اور مادی سرگرمیاں فیڈریشن میں مرکوز ہوتی ہیں اور یہ فیڈریشن پرچار اور
اعتدار کے علاوہ تجارتی کاروبار بھی کرتی ہیں۔ "سنٹرو سوئس" یا آل رشین سنٹرل
یونین آف کنزیومرس سوسائیٹیز (اس میں ۳۳۳ صیغے اور فیڈرل یونین
شامل ہیں۔ ہر ایک یونین میں تقریباً دس ہزار ممبر شامل ہیں سرمایہ ۲ کروڑ ۳۰ بل
اور منافع ۸ ملیارڈ روبل ہے)۔

دی یونین اینڈ ہول سیل آف سوس ڈسٹری بیوٹیو سوسائیٹیز (اس کے
ممبروں کی تعداد ۳۶۲۷۸۹ ہے چھ پروپیگنڈا کرنے والے اخبارات ہیں
اور ۳۳ ملین فرانک سے زیادہ سالانہ منافع ہوتا ہے) دی فرینچ نیشنل
فیڈریشن آف کنزیومرس سوسائیٹیز (اس میں ۲۲۹۱ سوسائیٹیاں ممبر ہیں
اور ۱۳۶۰۷۱۳ افراد ممبر ہیں سالانہ منافع ۱۵۳۶۹۷۶۰۸ فرانک ہے)
دی یونین اینڈ ہول سیل آف سوس ڈسٹری بیوٹیو کواپریٹو سوسائیٹیز۔ اور
سویڈن۔ اور ناروے کی یونینیں اور ہول سیلز اولین عنوان کے ماتحت درج
ہوسکتی ہیں۔

دوسری مد میں وہ تحریکیں آتی ہیں جن میں تجارتی فیڈریشن اور کواپریٹو ہول
سیل کو قانوناً واضح طور پر مشاورتی اور پروپیگنڈا کرنے والی یونینوں سے علیحدہ
کردیا گیا ہے اس کی مثال کے لئے ذیل میں چند اداروں کے نام درج کئے
جاتے ہیں۔ کواپریٹو یونین آف دی یونائیٹڈ کنگڈم۔ دی آئرش انگلش اینڈ
سکاٹش ایگریکلچرل ارگنائزیشن سوسائیٹیز۔ دی ایگریکلچرل کواپریٹو یونین
آف فرانس۔ جرمنی کی متعدد یونینیں۔ دی نیشنل لیگ آف کوپریٹو سوسائیٹیز اٹلی۔

آسٹریلین یونین آف کواپریٹو سوسائیٹیز۔ دی بمبئی سنٹرل کواپریٹو انسٹی ٹیوٹ مدراس۔ پراونشل یونین۔ بنگال کوآپریٹو آرگنائزیشن سوسائیٹی۔ وغیرہ۔

تیسرے عنوان کے ماتحت صرف خالص تجارتی فیڈریشن یا کوآپریٹو ہول سیلز آتی ہیں مثلاً جرمن ڈسٹری بیوٹیو سوسائیٹیز آسٹریلین اور بلجین ہول سیل سوسائیٹیز۔ یونائیٹڈ گرین گروورز سوسائٹی آف کینیڈا۔ دی ڈینش کوآپریٹو ایگ ایکسپورٹ سوسائٹی۔ سمنٹ ورکس مینور سوسائٹی۔ کول سپلائی سوسائٹی۔ کواپریٹو ڈیری سوسائیٹیز۔ جوائنٹ پرچیز ایسوسی ایشن آف انجینئرنگ ورکس دی یونین اینڈ ہول سیل آف ڈینش ڈسٹری بیوٹیو سوسائیٹیز۔ کیلیفورنیا فروٹ گروورز ایکسچینج۔ فرنچ کوآپریٹو ہول سیل سوسائٹی۔ انگلش سکاٹش کوآپریٹو ہول سیل سوسائیٹیز۔ انگلش اینڈ آئرش ایگریکلچرل ہول سیل سوسائیٹیز نیشنل یونین، اطالوی مزدوروں کی انجمنیں ٹیٹیز۔ اطالین فیڈریشن آف ایگریکلچرل سپلائی کوآپریٹو سوسائیٹیز۔ اطالین ہول سیل کوآپریٹو سوسائیٹی۔ ڈچ یونین آف ڈسٹری بیوٹیو سوسائیٹیز۔ سنٹرل سپلائی ایسوسی ایشن آف ڈچ ایگریکلچرل۔

اس مختصر کتاب میں اس قسم کی تمام سوسائیٹیوں کا مفصل حال درج کرنا ممکن نہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو دی انٹرنیشنل ریویو آف ایگریکلچرل اکانامکس۔ دی انٹرنیشنل کوآپریٹو بلیٹن۔ دی انٹرنیشنل لیبر ڈائرکٹری (حصہ ہفتم) اور دی پیپلز ایئر بک۔ اب ہم ہر عنوان کے ماتحت خالص طرز کی چند فیڈریشنوں کا بیان کرتے ہیں۔ یعنی دو مقصد رکھنے والی فیڈریشن۔ تھوک فروشی کرنے والی فیڈریشن اور پرچار کرنے والی فیڈریشن۔

اول الذکر قسم کی فیڈریشنوں کی طرز کی وضاحت کے لئے سوئس یونین کا بیان کافی ہوگا۔ یونین آف سوئس کنزیومرس۔ پرچار میں کواپریٹو نظام کے سلسلہ

کی تین کڑیاں حسب ذیل ہیں:- (۱) انتظامی کمیٹی یا ایگزکٹو۔ (۲) کونسل نگرانی یا بورڈ آف کنٹرول اور (۳) کانگرس یا یجسلیٹو فیڈ یشری ارگن۔ کانگرس سپروائزری کونسل کو منتخب کرتی ہے۔ اور سپروائزری کونسل ایڈمنسٹریٹو کمیٹی یا ایگزکٹو کا انتخاب کرتی ہے۔ سپروائزری کونسل ۱۲ ممبروں پر مشتمل ہوتی ہے ان کا انتخاب تین سال کے لئے عمل میں آتا ہے۔ اور ہر سال اپنی تعداد کے ایک ثلث کی بنسبت سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ کونسل کے اختیارات میں انتظامی بورڈ کے انتخاب اور نگرانی کے علاوہ کمیٹیوں اور کثیر المشاہرہ عہدہ داروں کا تقرر بھی شامل ہے۔ تنخواہوں کے مدارج کا تقرر۔ مزدوری کے معاہدوں کی تصدیق۔ مال کی خریداری۔ کانگرس کے انعقاد کی تاریخ کا تعین وغیرہ بھی کونسل ہی کرتی ہے۔ کونسل اپنے معاوضہ کی مقدار مقرر کرتی ہے۔ چار ماہ کے بعد اس کا جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ کونسل کے اختیارات اس کے اُن پانچ ممبروں کی ایک کمیٹی کو دے دئے جاتے ہیں۔ (جو یونین کے مستقر کے قریب سکونت رکھتے ہوں) پانچ ممبروں کی اس کمیٹی کا نام "بعوڈی کونسل" ہے اور یہی نگرانی کے فرائض بجالاتی ہے۔

مجلس تصرف کے ماتحت ایڈمنسٹریٹو یا انتظامی بورڈ ہے جو تین سے لے کر پانچ ممبروں تک پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ ممبر بورڈ آف ڈائرکٹرز کی حیثیت سے مجموعی طور پر یونین کے کاروبار کو چلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ یونین کا کاروبار تین صیغوں میں منقسم ہے۔ ہر صیغہ کے مہتمم انتظامی کمیٹی کے ممبر ہوتے ہیں جن کی تعداد ایک سے کم اور تین سے زیادہ نہیں ہوتی۔ پہلا صیغہ تنظیم۔ ہڑتال۔ نگرانی۔ بیمہ۔ طباعت۔ تعمیر اور فلاحت پر حاوی ہے۔ دوسرا صیغہ سکرٹری شپ اور پروپگینڈا کا ہے۔ اور اس میں یونین کی طرف سے شائع ہونے والے مختلف اخبارات کے ایڈیٹر بھی شریک ہوتے ہیں تیسرا صیغہ تھوک فروشی کے کاروبار (تجارتی اور تعمیری) کے متعلق ہے۔ ذیل کی فہرست سے یہ

مضمون واضح تر ہو جائے گا۔

(۱) کوآپریٹو کانگریس۔

(۲) مجلس نگرانی کنندگان۔

(۳) ایڈمنسٹریٹو کمیٹی یا انتظامیہ کمیٹی

(۴) تین صیغے۔ جن میں سے ہر ایک کا انصرام انتظامی کمیٹی کے ممبر کرتے ہیں۔ ہر ایک صیغہ کا منصرم اعلے اور چانسلر جدا ہوتا ہے۔ تھوک فروشی کے صیغے میں دو یا تین منصرم زائد ہوتے ہیں۔

(۵) ماتحت صیغے اور ان کے ناظمین۔

مذکورہ بالا بیان سے سوئس یونین کے طرز نظام کی خصوصیت مساوات واضح ہو جائے گی۔ اب ہم ان تحریکوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں ہول سیل سوسائٹی ایک جداگانہ ہستی رکھتی ہے مثلاً کوآپریٹو یونین آف دی یونائیٹڈ کنگڈم جو سلطنت متحدہ میں خالص کوآپریٹو ملز کی فیڈریشن ہے اور انڈسٹریل اور پراویڈنٹ سوسائٹیز کے قانون کے ماتحت کام کرتی ہے۔

سوسائٹی کے مقاصد اس کے قواعد کے مطابق حسب ذیل ہیں :-

محاسبوں۔ کتب فروشوں تجارتی اور عام مشیروں کا کام کرنا۔ سوسائٹیوں کے ان نزاعات میں ثالث کے فرائض انجام دینا جو مقامی طور سے فیصل نہ ہو سکیں۔ اصول اور تجاویز کی نشر و اشاعت۔ اپنی تمام شاخوں میں کوآپریٹو کاروبار کو منظم کرنا خواہ کاروبار صنعت و حرفت اور تجارت کے متعلق ہو یا تعلیم اور کسی نوعیت کے دیگر مقاصد کے لئے۔

ہر ایک ممبر کے لئے پانچ شلنگ کا قابل انتقال حصہ خریدنا لازم ہے۔ اس پر کوئی سود یا منافع نہیں ملتا۔ ہر ایک سوسائٹی کے لئے ضروری ہے کہ معرض وجود

ہیں سب نے تک یونین کو حسب ذیل صورتوں میں سالانہ مدد دے :-

(۱) انجمن ہائے تقسیم یا انجمن ہائے خوردہ فروشی کی صورت میں ½ پنس فی ممبر۔

(۲) دیگر قسم کی سوسائٹیوں کی صورت میں (فیڈریشنڈ۔ پروڈکٹو وغیرہ) اس شرح سے جس کا فیصلہ یونائیٹڈ بورڈ نے کیا ہو۔

کوآپریٹو تنظیم کی غرض سے سلطنت متحدہ کو سات جغرافیائی رقبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان رقبوں کو سیکشن کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جداگانہ سیکشنل بورڈ ہے۔ جسے علاقہ مذکور کی یونین سال بہ سال اپنے پسند کردہ طریقوں سے منتخب کرتی ہیں۔ ساتوں سیکشنل بورڈوں کے ملنے سے سنٹرل بورڈ بنتا ہے۔ یونین کی عنانِ انتظام اسی بورڈ کے ہاتھوں میں رہتی ہے۔ انگلستان اور سکاٹ لینڈ کا ہر ایک سیکشنل بورڈ اور آئرلینڈ کی ایگزیکٹو کمیٹی اپنے اپنے علاقوں کی سوسائٹیوں کی رہنمائی کے لئے ذمہ دار ہے۔ اور ان کے جلسے ماہانہ منعقد ہوتے ہیں۔ سنٹرل بورڈ بحیثیت مجموعی سال بھر میں صرف دو جلسے منعقد کرتا ہے۔ ایک انتخاب کے فوراً بعد عام پالیسی مقرر کرنے کے لئے۔ اور ایک کانگرس سے پہلے اس میں پیش ہونے والی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے۔ لیکن کانگرس کے اجتماعات کے درمیانی رقبہ میں کام کا بیشتر حصہ ختم ہو جاتا ہے اسے یونائٹڈ بورڈ اور مختلف کمیٹیوں کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ یونائٹڈ بورڈ سیکشنل بورڈوں کے ممبروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر سال اس کے تین جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ اور کانگرس کے ماتحت یونین کی ایگزیکٹو کے فرائض بجالاتا ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کمیٹیاں بھی مقرر کی جاتی ہیں۔ آفس کمیٹی۔ فنانس سب کمیٹی۔ ایجوکیشنل کمیٹی۔ پروڈکٹو کمیٹی۔ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی۔

جوائنٹ کمیٹی آف ٹریڈ یونینسٹ اینڈ کوآپریٹرس۔ اکزیبیشن کمیٹی جوائنٹ پروپیگنڈا کمیٹی۔ اور انٹرنیشنل فارن انکوائری کمیٹی۔

کوآپریٹو یونین کو صنعتی انجمنوں سے جو تعلق ہے وہی تعلق آئرلینڈ۔ انگلینڈ۔ اور سکاٹ لینڈ کی اگریکلچرل ارگنائزیشن۔ سوسائٹیوں کو ان ممالک کی زرعی سوسائٹیوں سے ہے۔ اس قسم کی فیڈریشنوں کے مکمل نمونہ کے طور پر ہم آئرش اگریکلچرل آرگنائزیشن سوسائٹی کی کارگزاری اور آئین پر ایک غائر نظر ڈالتے ہیں۔

اس سوسائٹی کو ۱۸۹۴ء میں رائٹ آنریبل سر ہوریس پلنکٹ نے جنہیں آئرش کوآپریٹو تحریک کا بانی کہنا بجا ہوگا۔ قائم کیا تھا۔ مسٹر ونشارٹ نیل کی جدوجہد کو بھی اس میں بڑی حد تک دخل تھا۔ سوسائٹی نے سخت مشکل اور مخالف حالات میں کام شروع کیا لیکن رفتہ رفتہ باشندگان آئرلینڈ کو مادی ترقی میں مدد دینے والے ادارہ کی صورت اختیار کرلی۔ اس کے پیش نظر تجارتی کاروبار نہیں۔ یہ صرف تنظیم تعلیم اور کوآپریٹو ڈول کو سہارا دینے کا کام کرتی ہے۔ تجارت کا کام دوسری فیڈریشن کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ جو آئرش اگریکلچرل ہول سیل سوسائٹی لمیٹڈ کے نام سے مشہور ہے۔ اول الذکر سوسائٹی نئی سوسائٹیوں کو منظم کرنے کے لئے لائق اشخاص کو بھیجتی ہے۔ مستند محاسبوں کا عملہ رکھتی ہے جو سوسائٹیاں درخواست کرتی ہیں ان کے حسابات کی جانچ کے لئے محاسب بھیج دئے جاتے ہیں۔ حساب کی جانچ کا کام معمولی فیسوں پر کیا جاتا ہے۔

فیڈریشن کا مرکز ڈبلن میں ہے لیکن ایک تنظیم کرنے والا ہر صوبہ میں مقرر کردیا گیا ہے جس کو پراونشل کمیٹی مشورہ دیتی ہے۔ ملک کو

کانفرنسی اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ موزوں مقامات پر نمایندوں کے جلسے منعقد ہو سکیں اور ان میں بحث و تحیص کے بعد اہم سوالات کا فیصلہ کر دیا جائے۔ صوبائی منتظمین کے علاوہ جو کھن سازی اور مشینوں کے معاملات کا کافی علم رکھتے ہیں۔ دیگر اشخاص بھی مقرر کئے جاتے ہیں جو زراعتی مشینوں کی مرمت اور زراعت کے متعلق مفید مشورہ دے سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ انجمن منظم مزارعین کے لئے وہی خدمات انجام دیتی ہے جو ٹریڈ یونین اپنے ممبروں کے واسطے کرتی ہے۔ مزارعین کے متعلق جب کوئی سوال اخبارات یا پارلیمنٹ میں اٹھایا جاتا ہے۔ انجمن ان کے نظریہ کی تائید میں آواز بلند کرتی ہے۔ اس کا اہم ترین کام قانونی معاملات میں انجمنوں کے مفاد کا تحفظ ہے۔ ان تمام خدمات کے عوض انجمنوں سے سالانہ ایک الحاقی فیس وصول کی جاتی ہے جس کی تعداد منافع کے ایک ہزار پونڈ پر دس شلنگ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ سوسائیٹیوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ منفرد ممبروں سے ایک خاص چندہ وصول کر کے سوسائٹی کو ارسال کریں۔ اس کی شرح سوسائٹی کے ساتھ ان کے کاروبار پر فی پونڈ ½ پنس نقد ہے۔ دی آئرش ایگریکلچرل آرگنائزیشن سوسائٹی ڈویلپمنٹ کمشنروں سے سالانہ گرانٹ (عطیہ) وصول کرتی ہے جو ادائگی کی مقدار پر منحصر ہوتا ہے۔ سرکاری عطیہ قبول کرنے کی وجہ سے اس پر کسی حد تک حکومت کی نگرانی بھی رہتی ہے۔ ایک خاص پابندی یہ ہے کہ اسے خالص زرعی اغراض کے سوا دیگر مقاصد کے لئے سوسائٹیاں منظم

کرنے کی مخالفتیں اس سے ۸۰۰ ۱ سوسائیٹیاں ملحق ہیں کسان ممبروں کی تعداد ۱۳۵۶۶۹ ہے۔ منافع ۰۰۰۰۰ ۱۱ پونڈ ہے ان سوسائٹیوں میں ۴۳۵ مکھن سازی کا کاروبار کرتی ہیں ان کا منافع ۶۲۰۰۰۰ پونڈ سے زائد ہے۔

ذیل میں ایک خالص پروپگنڈا کرنے والی یونین کی مثال درج کی جاتی ہے۔ اس کا نام "پلر دو" سوسائٹی ہے۔ فلینڈ میں امداد باہمی کی سرگرمیوں کا آغاز اسی کے قیام سے شروع ہوا۔ سر ہوریس پلنکٹ نے آئرلینڈ کی زرعی انجمن میں جس طریق کار کا تجربہ کیا تھا۔ یہ انجمن ۱۸۹۹ء میں اسی کے پیش نظر قائم کی گئی تھی۔ اس کے بانیوں نے آئرش ادارہ کے پروگرام کو اختیار کر لیا تھا۔ ہر ایک امر میں اسی کی پیروی کرتے رہے سوسائٹی کے مقصد امداد باہمی کے ذریعہ عوام کی اقتصادی ترقی اور ملک کے موجودہ تمام کو اپریٹو اداروں کو ایک مرکز پر جمع کرنا تھا اس نے تحریک امداد باہمی کے فوائد عوام کے ذہن نشین کئے ہیں اور متعدد کو آپریٹو سرگرمیوں کے اجرا میں مدد دی ہے۔ پہلے کسانوں کی انجمنیں اور انجمن ہائے بیمہ قائم کی گئیں اور اس کے بعد مختلف قسم کی انجمن ہائے امداد باہمی (کوآپریٹو ڈیریز۔ دیہاتی بنک سٹور) معرض وجود میں آئیں۔ یہ سوسائٹی کوآپریٹو سوسائٹی کے عہدہ داروں کو بک کیپنگ اور نظم ونسق کے اصول کی تلقین کرتی ہے۔ انجمنوں کے حسابات جانچ کر انہیں مدد دیتی ہے۔ ان کے نزاعات کا فیصلہ کرتی ہے اور ایک دوسرے کے فائدہ کے لئے مشترک کام کرنے کی تعلیم دیتی ہے اس کے علاوہ بیرونی

میں امداد باہمی فنلینڈ کی نمایندگی کرتی ہے اس کے مفاد کی نگراں رہتی ہے اور مخالفین کی طرف سے جو اعتراضات ہوتے ہیں ان کے جواب دیتی ہے۔ اس کے دیگر مقاصد میں سے چند ذیل میں درج کئے جاتے ہیں مقامی انجمنوں اور ان کے ممبروں کی واقفیت کے لئے لٹریچر کی اشاعت تجارت کی غرض سے فیڈریشن کے فوائد کی تشہیر و تلقین۔ سوسائٹیاں جو کاروبار کرتی ہیں اُن کے متعلق مناسب قواعد کی ترتیب۔ ایسے انتظامی اور قانونی معاملات میں حکومت سے گفت و شنید کرنا جو تحریک امداد باہمی پر اثر انداز ہوں[۵۱]۔

آخر میں ہم تیسری طرز کی خالص تجارتی فیڈریشن یا تھوک فروشی کی امداد باہمی کا حال بیان کرتے ہیں۔ کوآپریٹو سٹورز کے بیان میں انگلش اور سکاٹش ہول سیلز کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اس فصل کے شروع میں مختلف ممالک کی ایجنسی ہائے تھوک فروش کے نام درج کئے گئے ہیں۔ چونکہ اس قسم کی سوسائٹیوں اور اداروں کا مفصل بیان اس کتاب میں درج نہیں کیا جا سکتا اس لئے ہم ایک اور خاص طرز کی کوآپریٹو ہول سیل سوسائٹی کے تفصیلی حالات بیان کرتے ہیں۔ اس کا نام ہنگیا۔ یونین آف کنزیومرس سوسائٹیز یا کوآپریٹو ہول سیل سوسائٹی بڈاپسٹ ہے۔ اسے ۱۸۹۸ء میں کاؤنٹ الگزنڈر کرولی نے قائم کیا تھا۔ یہ محکمہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کی نگرانی اور تقسیم کا مرکز ہے

[۵۱] پلرو و سوسائٹی کے متعلق تفصیلی حالات کے لئے ڈاکٹر گبھارڈ کی کتاب سوشیئہ فنلینڈ میں تحریک امداد باہمی اور ایک مضمون کا مطالعہ کرنا چاہئے جو انٹرنیشنل ریویو آف ایگریکلچرل اکانامکس (مئی ۱۹۱۵ء) میں شائع ہوا تھا۔

معاہدہ تریانس کی رو سے ہنگری کو جو علاقہ ملا اس میں ان انجمنوں کی تعداد ۱۰۰۰ کے قریب ہے۔ "ہنگیا" کا مقصد خریداروں کی انجمنوں کو اشیائے خوردنی۔ ملبوسات۔ اور آلات کشاورزی وغیرہ بہم پہنچانا ہے۔

اضلاع کے مرکزی مقامات میں بڑے پیمانہ پر نمائشیں منعقد کی جاتی ہیں تاکہ ان علاقوں کی سوسائٹیوں کو بآسانی اشیا خوردنی اور زرعی آلات بہم پہنچائے جاسکیں۔ ہول سیل اشیا بناتی نہیں لیکن اپنے ممبروں کو جدید ترین آلات بہم پہنچانے کے لئے اس نے ایک جداگانہ سوسائٹی ہنگیا صنعتی کمپنی لمیٹڈ کے نام سے قائم کر رکھی ہے۔ اس سوسائٹی کے قیام سے وہ خطرات دور ہو گئے جو کوآپریٹروں کو صنعتی کاروبار میں درپیش رہتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی خریداروں کے مفاد بھی محفوظ رہے۔ اس کمپنی کی نگرانی کا کام ہنگیا ہول سیل خود انجام دیتی ہے۔

"ہنگیا انڈسٹری" کثیر مقدار میں اشیا تیار کرنے والی جوائنٹ سٹاک کمپنی ہے۔ اس کا سرمایہ دس ملین کراؤن ہے۔ حصص کا بڑا حصہ ہنگیا نے خریدا ہے۔ باقی حصص اضلاع کی انجمنوں اور ان کے ممبروں نے خریدے ہیں۔ ہنگیا انڈسٹری کمپنی ۱۹۱۶ء میں قائم ہوئی تھی اس وقت سے آج تک برابر ترقی کر رہی ہے۔ ذیل میں چند کارخانوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جو اس کے ماتحت چل رہے ہیں۔ دو سٹیم ملز۔ ایک سوپ فیکٹری۔ کیمیکل ورکس۔ برش اینڈ بروم فیکٹری۔ سوئٹ میٹ فیکٹری۔ کارخانہ رسن سازی۔ کارخانہ دیاسلائی۔ کٹلری ورکس ڈسٹلری۔ اور شربت کے گودام۔ یہ سب

کارخانے بڈاپسٹ میں ہیں۔ ذاتی کارخانوں کے اجرا کے علاوہ وہ
دیگر صنعتی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی ہے۔ مثلاً سپرٹ اور خمیر سازی
کی فیکٹری۔ بچگان خوک کو مرتب کرنے کا ادارہ۔ ریڈ پیپرل۔ اور
جڑی بوٹیوں کو فراہم کرنے والا ادارہ۔ سوسائٹی کی تمام مشینیں
جدید نمونہ کی ہیں۔ اور وہ اس قدر مال تیار کرسکتی ہیں جو ہنگلیا کے
ممبروں کی ضرورتوں سے بہت زیادہ ہوگا۔ جس وقت مشینوں نے
عام پیمانہ کے مطابق اشیا کی تیاری شروع کردی اُس وقت نہ
صرف اہل ملک کے لئے کافی تعداد میں اشیا میسر آسکیں گی بلکہ
انہیں دیگر ممالک کو بھی بھیجا جاسکے گا۔ ہنگری ایک زرعی ملک ہے
اس لئے اس کی برآمد بیشتر زرعی پیداوار پر مشتمل ہوتی ہے۔ "ہنگلیا"
اپنا جداگانہ اخبار شائع کرتی ہے اس کا نام "فوتورا" ہے۔ اور
کوآپریٹو یونینس ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے۔
یہ کمپنی نیشنل سنٹرل کوآپریٹو سوسائٹی آف کریڈٹس کے سلسلہ میں
قائم کی گئی ہے اور دیہاتی کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ دونوں
سوسائٹیوں کی پیداوار فراہم کرتی ہے۔ اس کا حصہ ملکی خریداروں
کے لئے رکھ لیا جاتا ہے اور ایک حصہ غیر ممالک کو بھیج دیا جاتا
ہے۔ اس کمپنی سے حکومت ہنگری کو بھی کچھ دلچسپی ہے (۱۹۱۸ء
میں قائم ہوئی تھی) معرض وجود میں آنے کے پہلے سال ہی اُسے
چار ملیارڈ ہنگرین کراؤن منافع ہوا۔ [۵۱]

---

[۵۱] ماخوذ از "پیپلز ایر بک" ۱۹۲۲ء

بین الاقوامی امداد باہمی

یورپ اور امریکہ میں جہاں بھی تحریک امداد باہمی پر نظر ڈالئے یہ حقیقت واضح ہوگی حامیان تحریک اس کو بہتر انسانی سوسائٹی کے قیام کی ایک سبیل سمجھتے ہیں۔ مختلف مدارج ترقی طے کرنے کے بعد یہ تحریک بین الاقوامی انجمن امداد باہمی کی صورت میں منتقل ہونے کے لئے رو بہ راہ ہے "بین الاقوامی امداد باہمی" کی اصطلاح ایک خصوصیت کی حامل ہے۔ مسٹر اے جے سکرٹری انٹرنیشنل کوآپریٹو الائنس رقمطراز ہیں کہ "یہ تحریک ۱۸۴۴ء میں بمقام لنکا شائر پیدا ہوئی ابتداً اس میں صرف ۲۸ بیکار افراد شامل تھے لیکن دیکھتے ہی دیکھتے روئے زمین پر پھیل گئی اس وقت دو کروڑ پچاس لاکھ افراد اس میں شامل ہیں اقتصادی اور معاشرتی آزادی کے لئے جدوجہد کی جارہی ہے۔ پہلے افراد میں خود غرضی تھی لیکن اب امداد باہمی اور اخوت کی بنیاد پر سوسائٹی قائم کرنے کی تجویز کی جارہی ہے۔"

بین الاقوامی امداد باہمی کے مقصد کی تقویت کے لئے ۱۸۹۵ء میں انٹرنیشنل کوآپریٹو الائنس قائم کی گئی۔ اس میں جرمنی۔ ارجنٹائن۔ امریکہ۔ آسٹریا۔ بلجیم۔ بلغاریہ۔ کینیڈا۔ ڈنمارک۔ ہسپانیہ۔ استھونیا ریاستہائے متحدہ۔ فن لینڈ۔ فرانس۔ جارجیا۔ برطانیہ۔ ہنگری۔ آئرش فری سٹیٹ۔ اٹلی۔ لٹویا۔ لتھونیا۔ ناروے۔ نیدرلینڈ۔ پولینڈ۔ رومانیا۔ روس۔ سرویا۔ سویڈن۔ سوئٹزرلینڈ۔ زیگوسلافیا۔ اور امریکن کی کوآپریٹو یونین شامل ہیں۔ اس کی غرض قیام یہ تھی۔ کہ

بین الاقوامی پیمانہ پر کوآپریٹو اصول کی ترویج کی جائے۔ "انٹرنیشنل کوآپریٹو بلیٹن" اس کے مفاد کا ترجمان خصوصی ہے۔ دو ادارے اس کے مددگار و معاون ہیں ایک کا نام انٹرنیشنل کمیٹی آف دی کوآپریٹو ہول سیل سوسائٹیز ہے اور دوسری کا نام انٹرنیشنل کوآپریٹو رومنز کمیٹی ہے۔الائنس کی سرگرمیوں کے نتیجہ میں ایک انٹرنیشنل کوآپریٹو ہول سیل سوسائٹی اور ایک انٹرنیشنل کوآپریٹو بنک کے قیام کی تجویز زیر غور ہے۔ وائی کاونٹ گرے نے جمعیتہ الاقوام کی کارگزاری اور جنگ عظیم کے سبق پر تقریر کرتے ہوئے بین الاقوامی امداد باہمی پر زور دیا اور کہا کہ ہمیں واقعات سے سبق لینا چاہئے یا تباہی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اس تحریک کے حامیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ امداد باہمی کا مستقبل بین الاقوامی امداد باہمی کی ترقی پر منحصر ہے۔ عہد حاضر کی ضرورت اسی امر کی متقاضی ہے کہ جو مقصد ہمارے پیش نظر ہے اس کے حصول کے لئے جدوجہد کریں اس لئے کہ یہ جدوجہد تہذیب عالم کے قصر کی ازسرنو تعمیر کا ایک حصہ ہے۔

بین الاقوامی تحریک باہمی میں ہندوستان کا درجہ

ہندوستان میں تحریک امداد باہمی نے کافی ترقی کی ہے لیکن ابھی وہ ترقی کی اس دوڑ میں دیگر ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ ہماری تحریک ابھی یک طرفہ ہے۔ ابھی ہم نے مکان کا صرف کمرہ تعمیر کیا ہے۔ ابھی تعمیر کے دوسرے حصوں کی بنا رکھنا باقی ہے۔ اس کے بغیر یہ مکان دوسرے ممالک کی شاندار عمارتوں کا جواب نہیں بن سکتا۔ پراونشل بنک آل انڈیا کو آپریٹو بنک سے ملحق کردیئے جائیں۔ پراونشل کوآپریٹو ایگریکلچرل

ہول سیل قائم کئے جائیں اور انہیں آل انڈیا ایگریکلچرل ہول سیل سوسائٹی سے ملحق کردیا جائے۔ پراونشل کوآپریٹو انڈسٹریل یونین قائم کی جائیں۔ اور انہیں آل انڈیا انڈسٹریل کوآپریٹو یونین سے ملحق کردیا جائے۔ پراونشل کنزیومرس ہول سیلرز قائم کئے جائیں اور ان کا الحاق آل انڈیا کنزیومرز ہول سیلرز سوسائٹی سے کردیا جائے۔ ہمیں پراونشل کوآپریٹو پروپیگنڈسٹ یونینوں اور انہیں آل انڈیا یونین سے ملحق کرنے کی ضرورت ہے جب یہ تمام انجمنیں اور یونینیں قائم ہوجائیں گی اور ان کا فیڈریشن معرض وجود میں آجائے گا اس وقت تحریک امداد باہمی مزید ترقی کرے گی اور ہم ایک حقیقی نمائندہ آل انڈیا کوآپریٹو کانگرس قائم کرسکیں گے جو انٹرنیشنل کوآپریٹو الائنس سے ملحق ہوگی لیکن یہ دیکھ کر دل دکھتا ہے کہ ابھی ہماری منزل مقصود کوسوں دور ہے۔

ہندوستان کے کسی صوبہ میں ٹریڈنگ فیڈریشن موجود نہیں صرف پراونشل بنک اور پرچار کرنے والی یونین ہیں لیکن ابھی ایسے صوبجات بھی ہیں جن میں کوئی ایسا بنک اور یونین موجود نہیں۔ پراونشل بنکوں کے آئین کا بیان اس سے پہلے کیا جاچکا ہے۔ اس فصل کو پراونشل کوآپریٹو یونینوں کے اجمالی تذکرہ پر ختم کیا جاتا ہے۔

بنگال کوآپریٹو ارگنائزیشن سوسائٹی نے ۱۹۱۸ء میں کاروبار شروع کیا۔ یہ سرپرستوں۔ حیاتی ممبروں۔ معمولی ممبروں۔ طالب علم ممبروں اور ملحقہ سوسائٹیوں پر مشتمل ہے۔ دو اخبارات شائع کرتی ہے۔ ایک "بنگال بہار واڑیسہ کوآپریٹو جرنل" اور دوسرا "بھنڈار"۔ اول الذکر انگریزی کا سہ ماہی رسالہ ہے۔ اور آخر الذکر ونیکلر ماہانہ مجلہ۔ سوسائٹی مذکور نے

کلکتہ میں یوحنا میموریل لائبریری قائم کر رکھی ہے اس لئے کہ کلکتہ میں دنیا کے تمام ممالک کی تحریک امداد باہمی کے متعلق لٹریچر دستیاب ہو جاتا ہے اس میں اخبار۔ میگزین۔ بلیو بکس اور رپورٹیں وغیرہ شامل ہیں۔ بنگالی اور انگریزی زبان میں امداد باہمی کے موضوع پر تقریریں کرائی جاتی ہیں۔ ملکی زبان اور انگریزی میں رسالے اور پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ اور صوبہ کے طول و عرض میں انہیں تقسیم کیا جاتا ہے۔ تحصیلوں اور اضلاع میں کوآپریٹو کانفرنس منعقد کی جاتی ہیں۔ اور سفری لکچراروں کے ذریعہ دیہات میں پرچار کرایا جاتا ہے۔ یہ لوگ جادو کی لالٹینوں کے ذریعہ اپنی تقریروں کی مثالوں کو واضح کرتے ہیں۔ جو لوگ تحریک کے سلسلہ میں مفید کام کرتے ہیں انہیں انعامات اور تحفے دئیے جاتے ہیں تحفے اور انعامات بیشتر دیہاتی انجمنوں کے سکرٹریوں کو دئے جاتے ہیں۔ اس سے دوسرے لوگوں کو دیانت دارانہ کام کی ترغیب و تحریص ہوتی ہے۔ اس سے صدر دفتر سے نہ صرف بنگال کے تمام اضلاع کو مشورہ اور استفسارات کا جواب دیا جاتا ہے بلکہ ہندوستان کے دیگر حصوں کو بھی مفید معلومات بہم پہنچائی جاتی ہے۔ انجمن کی طرف سے کالجوں کے طلبہ میں پرچار کیا جاتا ہے تاکہ انہیں اس تحریک سے دلچسپی پیدا ہو اور کالجوں میں اربن کوآپریٹو سٹورز قائم کئے جاسکیں۔ سوسائٹی کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ اگر سرمایہ میں گنجائش ہوئی تو کوآپریٹو سوسائٹیوں کے سکرٹریوں۔ محاسبوں اور منیجروں کی تربیت کے لئے کلاسیں کھول دی جائیں گی۔ اور ایک مستقل نمائش کا انتظام کیا جائے گا جس سے بنگال میں تحریک امداد باہمی کی ترقی

اور کامیابی کا حال معلوم ہو سکے ۔ سوسائٹی کو حکومت سے ۲۹۸۰ روپیہ سالانہ کی ایک رقم ملتی ہے ۔ اس کا دفتر اور کتب خانہ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بنگال کے دفتر میں داخل ہے ۔

بی ۔ سی ۔ او سوسائٹی کو قائم ہوئے پانچ سال گزرے ۔ اس عرصہ میں اس نے بنگال کے باشندوں میں تحریک امداد باہمی کو مقبول عام بنانے کی کامیاب جدوجہد کی ہے ۔ لیکن اگر دیہات کی سوسائٹیوں سے اس کا تعلق قریبی ہو جائے تو وہ اس سے زیادہ مفید کام کرسکتی ہے جب تک سوسائٹیوں سے بلاواسطہ ربط پیدا نہ ہوگا ۔ یہ انجمن ایک ترقی کن اور وسعت پذیر ادارہ نہیں بنے گی ۔ اگر اس کو قائم رکھنا منظور ہے تو آل بنگال یونین آف کوآپریٹو سوسائٹیز میں منتقل کردینا چاہئے ۔ بی ۔ سی ۔ او ۔ صرف اسی صورت میں تحریک امداد باہمی کی ترقی کا موجب بن سکتی ہے ۔

فی الحال ان افراد کو اس کے ادارہ اہتمام میں زیادہ دخل ہے جو سوسائٹیوں کے ممبر نہیں ۔ بعض سوسائٹیاں اس میں شامل ہیں لیکن عملاً اس سے تعلق نہیں رکھتیں ۔ وقت آگیا ہے کہ سوسائٹی کے آئین میں ایسی تبدیلی کر دی جائے کہ یہ صوبہ کے کوآپریٹو مفاد کی حقیقی نمایندہ بن جائے ۔ سنٹرل بنک اور سوسائٹیاں بنگال کوآپریٹو یونین کے تمام ممبر ہوں ۔ (سوسائٹی کا نیا نام جو بنگال کوآپریٹو آرگنائزیشن سوسائٹی کی نسبت زیادہ فصیح ہوگا) افراد کو خاص ممبروں کی حیثیت سے داخل کیا جائے ۔ آئین بدلنے اور مالی حالت مستحکم ہو جانے کے بعد بی ۔ سی ۔ او سوسائٹی یا بنگال کوآپریٹو یونین صوبہ کے تمام اضلاع میں زیادہ بہتر اور موثر پرچار کرسکے گی ۔

بمبئی سنٹرل کو آپریٹو انسٹی ٹیوٹ صوبہ بمبئی میں وہی کام کرتا ہے جو برٹش کو آپریٹو یونین انگلستان میں کرتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے اغراض و مقاصد اس کے آئین میں حسب ذیل مذکور ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ کا مقصد یہ ہے کہ ان تمام ذرائع سے جو اس کے اختیار میں ہوں ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کو فروغ دیا جائے۔ ہر قسم کی کوآپریٹو سرگرمی کے لئے مرکز کا کام دینا۔ کوآپریشن کے متعلق مسائل کی تحقیق کا شوق پیدا کرنا اور اہم امور میں اس تحریک کے علم برداروں کے خیالات کی ترجمانی کرنا۔

توسیع دائرہ کار کے لئے انسٹی ٹیوٹ نے مندرجہ ذیل مقامات میں اپنی شاخیں قائم کر دی ہیں۔ (۱) پونا (۲) بڑوچ (۳) دھارواڑ (۴) کولابہ (۵) بمبئی۔ ریاستوں کے باشندے بھی اپنے قریب کی شاخوں کے ممبر بن کر انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔

فی الحال انسٹی ٹیوٹ کا کام صدر دفتر واقعہ بمبئی اور مذکورہ بالا پانچ شاخوں کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ دیہات میں کام کرنے کے لئے تعلقہ وار شاخیں قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ تعلقہ وار شاخوں کے کام میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ کوآپریٹو کونسلیں قائم کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے بورڈ نے جو مجلس مستقلہ قائم کی ہے وہ پالیسی اور پرچار کے سلسلہ میں پیدا ہونے والے اہم سوالات کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتی ہے اور نیز ایسے معاملات میں جو رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بمبئی تصفیہ کے لئے اس کے پاس بھیجے۔ جن معاملات میں کثیر التعداد کوآپریٹروں کی رائے کا دریافت کرنا ضروری ہوتا ہے وہ پراونشل کانفرنس میں پیش کر دئے جاتے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ نے مختلف

میغوں میں جو کام کیا ہے مندرجہ ذیل تفصیلات سے اُس کا حال واضح ہو سکتا ہے :-

قانونی مشورہ - کاروبار کے سلسلہ میں جو قانونی دشواریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں سوسائیٹیوں کو مدد دینے کے لئے قانونی مشورہ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے - اس نے مختلف مسائل میں بوقت ضرورت انجمنوں کو مشورے دئے ہیں -

ٹریننگ کلاسیں - انسٹی ٹیوٹ نے تحریک امداد باہمی کا کام کرنے والوں کے فائدہ کے لئے خصوصاً اور پبلک کے فائدہ کے لئے عموماً جماعتیں قائم کی ہیں -

(۱) ابتدائی ٹریننگ کورس - ملکی زبان میں دیہاتیوں کو تعلیم دینے کے لئے -

(۲) جونیر سکریٹریز ٹریننگ کلاس - ملکی زبان میں مختلف اضلاع کے اندر

(۳) سینیر سکریٹریز ٹریننگ کلاس - ملکی زبان میں تحصیلوں کے صدر مقامات کے اندر

(۴) آنریری آرگنائزروں کے لئے ٹریننگ کلاس - ملکی زبان میں - تحصیلوں کے صدر مقامات کے اندر

(۵) انگلش ٹریننگ کلاس - بمبئی میں طلبہ اور پبلک کی تعلیم کے لئے -

(۶) بنکوں کے منیجروں کے لئے ٹریننگ کلاس - انگریزی میں بمبئی کے اندر - اور تحصیلوں میں ملکی زبان میں -

(۷) آنریری آرگنائزر کلاس - انگریزی میں بمبئی کے اندر -

(۸) کنشی نوالیش کلاس اِن کوآپریشن - انگریزی میں بمبئی کے اندر -

کانفرنسیں ۔ انسٹی ٹیوٹ پراونشل کانفرنس کا منعقد کرتا ہے ۔ اور اس کی شاخیں مختلف مراکز میں ڈویژنل کانفرنسیں منعقد کرتی ہیں ۔ ضلع وار سالانہ تعلقہ کانفرنسیں منعقد کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔ ڈویژنل کانفرنس ہر سال باری باری تمام اضلاع میں منعقد ہوا کریں گی ۔ تعلقہ اور ڈسٹرکٹ کانفرنسوں کی تمام کارروائی ملکی زبان میں ہوتی ہے ۔

جادو کی لالٹینوں کے ذریعہ لکچر ۔ انسٹی ٹیوٹ مختلف مقامات میں ملکی زبان اور انگریزی میں پرچار اور تعلیم کا انتظام کرتا ہے ۔ جادو کی لالٹینوں کے ذریعہ لکچروں کو موثر بنانے کے لئے مختلف مضامین کے متعلق تصاویر تیار کی گئی ہیں ۔ دو سیٹ مکمل ہو چکے ہیں باقی تیاری کے بعد مختلف مقامات کو بھیج دئے جائیں گے ۔

میگزین ۔ انسٹی ٹیوٹ مندرجہ ذیل میگزین شائع کرتا ہے :-

(۱) بمبئی کوآپریٹو کوارٹرلی ۔ (انگریزی میں)
(۲) شکاری پترکا (گجراتی میں)
(۳) شکاری مترا (مرہٹی میں)
(۴) کرناٹک شکاری منزا (کناری میں)

رسالے ۔ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے کوآپریشن کے مختلف مسائل کے متعلق رسالے شائع کئے جاتے ہیں ۔

صناعوں اور خریداروں کی سوسائٹیاں ۔ انسٹی ٹیوٹ کوآپریشن کی دیگر شاخوں میں بھی پرچار کرتا ہے ۔ مثلاً خریداروں اور صناعوں کی سوسائٹیاں ۔

کوآپریٹو ہاؤسنگ ۔ انجمن ہائے امداد باہمی تعمیر مکانات کے سلسلہ میں زبردست

پرچار کرتا ہے اور اس موضوع پر ۴۵ رسالے شائع کر چکا ہے۔ اس کے پرچار کے نتیجہ میں بمبئی اور دیگر مقامات میں متعدد ٹاؤننگ سوسائٹیاں قایم ہو چکی ہیں۔

لائبریری اور ریڈنگ روم۔ انسٹی ٹیوٹ نے کوآپریٹو لٹریچر کی ایک لائبریری قائم کی ہے۔ اسی کے ساتھ ایک دارالمطالعہ بھی ہے۔ فی الحال لائبریری اور ریڈنگ روم انسٹی ٹیوٹ کے صدر دفتر میں ہیں کوشش کی جارہی ہے کہ مختلف مقامات میں کتب خانے قائم کردئے جائیں۔

نائٹ کلاسنر۔ (شبینہ مدارس) سوسائیٹیوں کے غیر تعلیم یافتہ ممبروں کی تعلیم کے لئے پس ماندہ دیہات میں ۴۰ نائٹ کلاسیں سر ڈیل بھائی ٹھیکرے کے عطیے سے جاری کردی گئی ہیں۔ شبینہ تعلیم کی مزید توسیع کے لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نواح کی سوسائٹیاں متحد ہوکر اپنے اپنے علاقہ میں نائٹ سکول جاری کردیں اور ان کے قیام میں ایک دوسرے کو مدد دیں۔ انسٹی ٹیوٹ اس معاملہ میں ضروری رہنمائی کے لئے تیار ہے

انسٹی ٹیوٹ محض امداد باہمی کی تعلیم کا کام ہی نہیں کرتا ہے بلکہ اس تحریک کو ہر صیغہ میں ترقی دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اس تحریک کے متعلق جو مسائل زیر بحث آتے ہیں ان کے متعلق آزادانہ کوآپریٹو خیال ظاہر کرتا ہے[1] درحقیقت ہندوستان میں یہ سب سے بڑا پرچار کرنے والا غیر سرکاری ادارہ ہے۔

مدراس پراونشل کوآپریٹو یونین بھی کانفرنسیں منعقد کرتی ہے اور انگریزی زبان میں اخبارات شائع کر کے پرچار میں مدد دیتی ہے (دی مدراس بلیٹن آف

---

[1] ماخوذ از پمفلٹ سلا بمبئی سنٹرل کوآپریٹو انسٹی ٹیوٹ

کوآپریشن)۔ انگریزی کے علاوہ صوبہ کی سب سے بڑی زبانوں تامل اور تیلگو میں بھی اخبارات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس صوبہ میں نگرانی کرنے والی اضلاع کی کونسلیں اور یونینوں کی فیڈریشنیں بھی پرچار میں مدد دیتی ہیں۔

بہار و اڑیسہ کوآپریٹو فیڈریشن اور سی پی و برار کوآپریٹو فیڈریشن کے ممبر صرف انجمن امداد باہمی ہیں۔ ہر دو فیڈریشنوں کے مقاصد حسب ذیل ہیں :۔

(۱) نگرانی۔ حسابات کی جانچ۔ ملحقہ سوسائٹیوں کی دیکھ بھال۔

(۲) زراعتی صنعتی اور دیگر اقسام کے کوآپریشن کی ترویج۔

(۳) ابتدائی تعلیم کی توسیع و ترویج۔ اور ملحقہ سوسائٹیوں کے مادی اخلاقی ارتقا کی کوشش۔

(۴) صوبہ کے تمام کوآپریٹروں کے درمیان اتفاق و ہم آہنگی پیدا کرنا۔ فیڈریشن ضلع ہر تحصیل میں ملحقہ سوسائٹیوں کے نمایندوں کی کانگرس منعقد کرتی ہیں۔ کارکنوں کو تعلیم دیتی ہیں۔ انتظامی اختیارات کو کام میں لاتی ہیں۔ حسابات کی جانچ اور پروپیگنڈا کرتی ہیں۔

برما میں ہر ضلع کے اندر کوآپریٹو اور ایگریکلچرل ایسوسی ایشن قایم ہیں۔ گزشتہ چند سال میں انہوں نے کافی پروپیگنڈا کیا ہے۔ اور توسیع تعلیم کے لئے گرانقدر کوشش کر رہی ہیں۔ کام میں ہمواری پیدا کرنے کے لئے ضلع وار ایسوسی ایشنوں کو پراونشل یونین میں ملحق کردینے کی تجویز زیر غور ہے۔ پنجاب میں ایک پراونشل یونین قایم ہوچکی ہے اس کا مقصد حسابات کی جانچ اور امداد باہمی کا پرچار ہے امید کی جاتی ہے کہ وقت مناسب کے اندر باضابطہ فیڈریشن کی

صورت اختیار کرلے گی - یو پی اور آسام میں بھی کوآپریٹو پروپیگنڈا اور تعلیمی اغراض کے لئے فیڈریشن یا آرگنائزیشن سوسائٹیاں قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔

جب ایک صوبہ میں کوآپریٹو یونین (خالص طرز کی سوسائٹیوں کی حقیقی فیڈریشنیں) قائم ہو جائیں گی۔ اس وقت آل انڈیا کوآپریٹو یونین کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے گا۔ بین الاقوامی سرگرمیوں میں حصّہ لینے سے پہلے ہندوستان میں اس قسم کے آل انڈیا کوآپریٹو اداروں کا قائم ہوجانا ضروری ہے۔

فصل نوزدہم

امداد باہمی کی تعلیم

جہاں تک انجمنوں کی تعداد ان کی ممبری اور کاروباری سرمایہ کا تعلق ہے ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کی رفتار کو قدرے تسلی بخش قرار دیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر ہم انجمنوں کے نظم و نسق کی نوعیت یا ممبروں میں اصول امداد باہمی کی پابندی و احساس یا ان کے اوصاف شہریت کو دیکھیں تو اس تحریک کی ترقی کے متعلق ہمارا فتوٰے برعکس ہوگا۔ اس مرحلہ میں تعلیم کی اشاعت کا مسئلہ پیش آتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ توسیع علم کے بغیر کوآپریٹیو تحریک کی ترقی ناممکن ہے۔ امداد باہمی کے سلسلہ میں تعلیم۔ امداد باہمی کی تعلیم۔ مختلف مضامین میں کوآپریٹروں کی تعلیم۔ اگر اس تحریک کے یوریین علمبرداروں کی سرگرمیوں پر نظر ڈالی جائے تو واضح ہوگا کہ مذکورہ بالا تینوں پالیسیوں کا باقاعدہ تجربہ کیا گیا ہے۔ لیکن ہندوستان میں خال خال کوششیں کی گئی ہیں اور ان میں کوئی خاص حکمت عملی یا تجویز مدنظر نہیں رہی۔

تعلیم بذریعہ امداد باہمی۔ انجمن امداد باہمی دوسری سوسائٹیوں سے اس امر میں ممتاز ہوتی ہے کہ وہ اپنے ممبروں کے صرف اقتصادی مفاد کی نگہداشت نہیں کرتی بلکہ ان کی اخلاقی سطح کو بلند کرتی ہے

اور زندگی و تخیل کے اعلےٰ نصب العین کی تعلیم دیتی ہے "میں سب کے کام آؤں سب میرے کام آئیں" انجمن ہائے امداد باہمی کا اصل الاصول ہے۔ ان کے ممبرا فراد کے مفاد کو اجتماعی مفاد کے ماتحت کرنا سیکھتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ اتحاد بڑی طاقت ہے۔ انہیں حکومت خود اختیاری کے ابتدائی اصول کا علم حاصل ہوتا ہے۔ انجمن امداد باہمی اخلاقی جمہوریت ہوتی ہے جس میں سب کے حقوق مساوی ہوتے ہیں اور ہر ایک کو ترقی کے یکساں مواقع دیئے جاتے ہیں۔ وہ تنظیم کے فوائد سے واقف ہو جاتے ہیں اور اپنی ذات پر اعتماد کرنا سیکھ لیتے ہیں۔ ان کے اندر کاروبار چلانے اور نظم و نسق قائم کرنے کی جو استعداد ہوتی ہے وہ بروئے کار آجاتی ہے بصورت دیگر اس سے کام لینے کا کوئی موقعہ پیدا نہ ہوتا۔ امداد باہمی ترقی کی طرف رہنمائی کرنے والی طاقت ہے اور انجمن امداد باہمی وہ مدرسہ ہے جس میں نیکی کی عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہندوستان کی تحریک امداد باہمی کے طلبہ مختلف پراونشل رجسٹراروں کی سالانہ رپورٹوں کا مطالعہ کریں تو مذکورہ بالا بیان کی صحت و صداقت خود بخود ان پر آشکارا ہو جائے گی۔ اس حقیقت سے کسی کو مجال انکار نہیں کہ انجمن ہائے امداد باہمی تعلیم کا ایک زبردست ذریعہ ہیں۔ انہوں نے ممبروں کے اخلاقی نقطۂ نظر کو بلند کر دیا ہے اور زندگی میں ایک نئی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔

امداد باہمی کے لئے تعلیم۔ اب ہم اس تعلیم کا ذکر کرتے ہیں جو امداد باہمی کے لئے دی جاتی ہے۔ اس کو دو عنوانوں کے ماتحت تقسیم کیا جاسکتا ہے (۱) لفظ کے صحیح معنی میں امداد باہمی کی تعلیم (۲) امداد باہمی کا پرچار۔ پہلی تعلیم سے وہ تمام نکات مراد ہیں جو انجمن ہائے امداد باہمی یا فیڈریشنیں

یا دیگر مسلمہ اجارات اپنے ممبروں۔ سکرٹریوں۔ منیجروں۔ صیغہ کے عہدہ داروں۔ سپروائزر۔ آڈیٹر۔ انسپکٹر وغیرہ) کو ادائے فرائض کے لئے سکھاتے ہیں۔ تاکہ وہ قواعد و ضوابط کو بخوبی سمجھ لیں اور سمجھنے کے بعد تحریک کے نصب العین کو مدنظر رکھیں۔ دوسری تعلیم سے حسب ذیل امور مقصود ہیں۔ (۱) رسالوں اخباروں کتابوں اور رپورٹوں وغیرہ کی اشاعت۔ (۲) ماہرین اور سفری کارکنوں کے لکچر (۳) کتب خانوں اور مطالعہ گھروں کی بنا اور افتتاح (۴) کانفرنسوں کا انعقاد (۵) کوآپریٹروں کو انعامات اور تمغے دینا (۶) امدادی نمائشیں منعقد کرنا۔

۱۸۷۹ء میں پروفیسر سٹوارٹ نے گلوسسٹر کانگرس میں امداد باہمی کی اول الذکر تعلیم پر زور دیتے ہوئے حسب ذیل تقریر کی تھی:۔

اگر ہمارے ممبروں کی اکثریت اقتصادیات کا کافی علم نہیں رکھتی۔ تجارت کے رموز و اسرار نہیں جانتی اپنے ملک اور دیگر ممالک کے احوال سے بے خبر ہے۔ تجارت کی تاریخ کا مطالعہ نہیں کرتی اور اس امر سے بھی ناواقف ہے کہ آپ کا مقصد کیا ہے اور کس طریقہ سے اسے حاصل کرنا ہے۔ اگر ممبروں کی اکثریت واقعی ان امور سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔ تو اس سے تحریک امداد باہمی کو ایک سخت خطرہ درپیش ہے۔ یہ لوگ ترقی کی راہ میں سنگ گراں بن جائیں گے اور آپ کے مملوکات معرض خطر میں پڑ جائیں گے۔ پیداوار بڑھانے کی کوششیں جس طرح ماضی میں اکثر ناکام ہوتی رہی ہیں اسی طرح مستقبل میں بھی بدانجام ہوں گی۔

پروفیسر سٹوارٹ نے تحریک کے مبادیات کو بخوبی سمجھ لیا تھا۔ اور

زمانہ سے برطانی باہمی امداد کو خطرہ سے مطلع کر دیا تھا۔امداد باہمی کی تحریک صحیح معنی میں جمہوری تحریک ہے بشرطیکہ ایسی تحریک کبھی معرض وجود میں آئی ہو "ایسی تحریک چند اشخاص کی اصابت رائے سے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کامیابی کے لئے ممبروں کو اکثریت اور اس کی معاملہ فہمی پر اعتماد کرنا پڑے گا۔ پروفیسر سٹوارٹ کی رائے ہے کہ پہلے ممبروں کو اصول کی تعلیم دی جائے۔ علم اقتصادیات کے نکات بتائے جائیں اور کوآپریٹروں کی جدوجہد کی تاریخ کے سبق دئے جائیں۔اس کے علاوہ انہیں عام تعلیم دی جائے۔" تعلیم تمام انسانوں کے لئے ضروری ہے لیکن امداد باہمی کے لئے تعلیم کی اشد ضرورت ہے" راہبران راشڈیلز نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا۔ اور اپنے منافع میں سے ایک حصہ تعلیم کے مصارف کے واسطے علیحدہ کر دیتے تھے۔ ادبی اور علمی مضامین کی تعلیم کے لئے کلاسیں قائم کیں۔ ان سہولتوں کی مانگ اس قدر بڑھ گئی اور یہ پبلک کا ایسا ضروری فرض سمجھا گیا کہ پبلک حکام نے اس کام کی انجام دہی اپنے ذمہ لے لی جو اب تک انجمن ہائے امداد باہمی کر رہی تھیں۔انجمنوں نے تعلیمی کام کا حصہ وہ حکام کے حوالہ کر دیا۔ اور خود کوآپریٹو مقاصد کے حصول کے لئے عورتوں اور مردوں کو کوآپریٹو فوج کے اجزا کے طور پر فرائض کی تلقین شروع کر دی۔ تاکہ وہ انفرادی اور اجتماعی حالتوں میں ذہانت اور ہوشیاری سے کام کر سکیں۔

کانگرس نے ۱۶-۱۹۱۵ء میں کوآپریٹو تعلیم کے لئے جو پروگرام وضع کیا تھا اس میں مذکورہ تعلیم کے حسب ذیل مقاصد بتائے گئے ہیں:۔

"تاریخ اصول اور طریق کار کی تعلیم سے عوام میں کوآپریٹو سپرٹ اور خیالات

پیدا کرنا۔ اقتصادیات صنعت۔ اور تاریخ آئین کی تعلیم اس حد تک دینا جس حد تک وہ کوآپریشن سے متعلق ہوں۔ اس کے عورتوں اور مردوں کو معاشرتی اور صنعتی اصلاحات اور شہری زندگی حصہ لینے کی تعلیم دینا بھی کچھ کم اہمیت نہیں رکھتا۔"

امداد باہمی کے مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے ہولی ایک ہاؤس منچسٹر میں ایک کوآپریٹو کالج قائم کیا گیا ہے۔ کوآپریٹو یونین سنٹرل ایجوکیشنل کمیٹی کے ذریعہ اس کی نگرانی کرتی ہے (کوآپریٹو یونین سلطنت متحدہ کی سوسائٹیوں کی فیڈریشن ہے اور ان کی طرف سے تعلیم و تنظیم اور مشورہ دینے کا کام کرتی ہے) پراسپکٹس میں اس کالج کے مقاصد ان الفاظ میں درج ہیں "کوآپریٹر کی کامل آگاہی کے لئے خاص مضامین کے لئے اعلیٰ تعلیم کا مرکز قائم کر کے کوآپریٹو تعلیم کی سکیم کا مکمل کرنا تحریک امداد باہمی کی ترقی میں مزید آسانی بہم پہنچانا۔

جذبۂ امداد باہمی۔ پیدا کرنے کے لئے ایک مرکز قائم کرنا۔ کوآپریٹو اصول پر عمل پیرا ہونے کے لئے جوش اور ولولہ پیدا کرنا۔ طلبہ کو تحریک امداد باہمی کی تقویت کے لئے آمادہ کرنا۔ ہر ممکن طریقہ سے کوآپریٹو اصول اور دستور کی نشر و اشاعت کرنا مفید کوآپریٹو خیالات پیدا کرنا۔ اور جو انجمنیں اس مقصد سے قائم ہوں ان سب سے اشتراک عمل کرنا اور انہیں مدد دینا کوآپریشن کی ترقی کے لئے علمی تحقیقات کرنا۔ اور معاشرتی مشکلات کو کوآپریٹو اصول سے حل کرنے کی ترغیب دینا۔ کالج میں عورتوں اور مردوں کو داخلہ کی یکساں اجازت ہے لیکن سترہ سال سے کم عمر کے طالب کو خاص حالات کے سوا داخل نہیں کیا جاتا سیشن اکتوبر سے جون تک رہتا ہے

ہفتہ میں پندرہ گھنٹہ تعلیم دی جاتی ہے۔ تمام مضامین کی تعلیم کی فیس ۱۲ گنی ہے۔ جو لوگ پورے نصاب کی تعلیم میں شریک نہیں ہو سکتے ان کے لئے خاص مضامین کے مختصر نصاب مرتب کئے گئے ہیں۔ کالج کے نصاب تعلیم کی تفصیل غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کی جاتی ہے صرف اس قدر بتا دینا کافی معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس میں سب نہیں تو تقریباً وہ تمام خاص مضامین شامل ہیں (ملاحظہ ہو ضمیمہ ۱۲) جو کوآپریٹو تعلیم کا مقصد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ خط و کتابت کے ذریعہ بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور "ایکسٹنشن لکچرز" کا طریقہ بھی اختیار کیا جاتا ہے۔ ایکسٹنشن لکچرز سے یہ مراد ہے کہ جو سوسائٹیاں نصاب تعلیم بہم پہنچانے کی درخواست کرتی ہیں انہیں مطلوبہ نصاب ارسال کر دیا جاتا ہے کوآپریشن کے سلسلہ میں اہمیت رکھنے والے مضامین کی تحقیقات کے لئے بیس پونڈ اور چالیس پونڈ کے دو وظیفے مستحق طلبہ کو دئیے جاتے ہیں۔ کوآپریٹو کالج کا یہ کام جس کا مختصر حال بیان کیا گیا۔ بظاہر صرف برطانی کوآپریٹروں کے لئے مفید معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس لئے کہ دنیا کے ہر حصہ کے طلبہ کو اس کالج میں داخلہ کی اجازت ہے۔ "انٹرنیشنل کوآپریٹو بلیٹن" میں ایک مضمون نگار رقمطراز ہے۔ گذشتہ چند ماہ کے اندر ہندوستان۔ آسٹریا فن لینڈ اور جاپان کے نوجوان اور پرجوش کوآپریٹروں نے توسیع علم کی خواہش ظاہر کی اور ہولی یوک ہاؤس میں رہ کر ہماری تحریک کے اصول و فروغ سے واقفیت بہم پہنچائی۔ ان میں سے بعض نے کامل نصاب پر عبور حاصل کیا اور بعض نے سرسری واقفیت پر قناعت کی۔ غرض بقدر فرصت ہر ایک مشتاق علم نے اس گلزار میں رہ کر گلچینی کی اور بانیان تحریک نے جو

نخل نصب کیا تھا اس کی شاخوں کو بتدریج محیط ارض ہوتے دیکھا۔"

روس میں بھی اسی قسم کی اولوالعزمانہ سکیم کو جامہ عمل پہنایا جارہا ہے۔ آل رشین کوآپریٹو کانگرس کی منظور کردہ قرارداد کی رو سے ۱۷ ستمبر ۱۹۱۸ء کو ماسکو یونین آف کریڈٹ سوسائٹیز کی عمارت میں کوآپریٹو یونیورسٹی کا افتتاح عمل میں آیا۔ یونیورسٹی کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ کوآپریٹو تعلیم کے لئے ماہرین فن کی خدمات حاصل کی جائیں تاکہ سوسائٹیوں کے تربیت یافتہ ڈائرکٹر اور ممتاز کوآپریٹو اخبارات کو لائق ایڈیٹر مل سکیں۔ پہلے اکانامک کوآپریٹو سکشن کا افتتاح عمل میں آیا اس درجہ میں ان اقتصادی مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے جو امداد باہمی سے متعلق ہیں۔ اس میں نظریہ۔ طریقہ اور اصول تنظیم کی عمومی تعلیم بھی شامل ہے۔ دوسرا سکشن کمرشل مینجروں کی تعلیم کے لئے تھا اور تیسرے میں کوآپریٹو پیداوار کے نصاب کی تعلیم دی جاتی تھی۔ کوآپریٹو اعداد و شمار۔ بنکنگ۔ بہی کھاتہ۔ کوآپریٹو ہاوسنگ وغیرہ کے متعلق بھی لکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس اہم تعلیمی ادارہ کے مصارف کے لئے ہر ایک کوآپریٹو ادارہ کو اپنے منافع کا ایک حصہ دینا پڑتا ہے چونکہ یونیورسٹی کی مالی حالت مستحکم ہے۔ اس لئے اس کے بانیوں کو امید ہے کہ کوآپریٹو اصول کی بنا پر یہ ادارہ ان لائق کارکنوں کی بہترین تربیت گاہ بن جائے گا جو روس کی اقتصادی اور معاشرتی تعمیر کے میدان میں سرگرم عمل ہیں۔

حکومت فرانس نے فرانس کے مشہور کالج میں امداد باہمی کی ایک چیئر قائم کی ہے۔ اس پر پروفیسر چارلس گائڈ کو مقرر کیا ہے جو اس ملک میں تحریک امداد باہمی کے بانی اور فرانسیسی انجمنوں کے رہنما ہیں۔ یہ نیا ادارہ نیشنل فیڈریشن آف کوآپریٹو سوسائٹیز آف فرانس کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ پیرس کانگرس نے ۱۹۱۹ء

میں جس سرمایہ کی منظوری دی تھی ادارہ کے مصارف اس سے برداشت کئے جاتے ہیں۔ اس کے قیام پر بیس ہزار فرانک صرف ہو چکے ہیں۔ فرانسیسی کوآپریشر کالج میں اس چیئر کے قائم ہونے سے بہت خوش ہیں اس لئے کہ فرانس کا ہر کالج صرف قومی ادارہ ہی نہیں بلکہ اس کے پروفیسروں کو اس امر کی کامل آزادی حاصل ہے کہ نصاب تعلیم اپنی رائے سے مقرر۔ اور علمی تحصیلات میں اپنے جبلی رجحانات کی پیروی کریں۔ اگر یہ ادارہ کامیابی سے چلتا رہا تو اغلب ہے کہ اعلیٰ تعلیمی حلقوں میں کوآپریشن کو سائنٹیفک تحقیقات کے لئے ایک موضوع قرار دے دیا جائے گا۔ اور جن لوگوں پر آج تک امداد باہمی کے پرچار کا کوئی اثر نہیں ہوا وہ بھی اس سے اثر پذیر ہو جائیں گے۔

جرمنی میں برلن یونیورسٹی نے چیئر آف کوآپریشن پر ڈاکٹر اگسٹ سلر کو مقرر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مراکز پر کوآپریٹو تعلیم کے لئے کلاسیں جاری کی گئی ہیں۔ ان کلاسوں میں کوآپریشن کے متعلق مختلف مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے جو ممبروں اور عہدہ داروں کے احوال کے مناسب ہوتی ہے۔ متعلم اپنے علم سے جس قدر فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے اسی کے تناسب سے نصاب تعلیم کو طویل یا مختصر کر دیا جاتا ہے جرمنی میں تحریک امداد باہمی جس سرعت سے پھیلی ہے اس کا حال ان کتابوں اور رسالوں کی کثرت سے معلوم ہو سکتا ہے جو اس موضوع پر شائع ہوتے رہتے ہیں ان علمی رسالوں کے مصنف اکثر ممتاز یونیورسٹیوں کے وہ طلبہ ہوتے ہیں جو ڈگریاں حاصل کرنا چاہتے ہیں ان رسالوں اور کتابوں میں کوآپریشن کے متعلق جو محققانہ موشگافیاں کی جاتی ہیں آج سے چار پانچ سال پیشتر انگلستان کا کوئی فاضل ان سے آگاہ نہ تھا حالانکہ جرمنی میں یہ دقیق عالمانہ بحثیں بیس سال پہلے عام ہو چکی تھیں۔ جرمنی میں انجمن ہائے امداد باہمی کی عنان نظم و نسق جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے ان کا معیار تعلیم دیگر ممالک کے کوآپریٹروں کی نسبت زیادہ بلند ہے۔ اس کی ایک

وجہ تو یہ ہے کہ جرمنی کا عام نظام تعلیم ہی عمدہ ہے اور دوسری یہ کہ فیڈریشنوں نے اس میں گرانقدر مدد دی ہے۔

مغربی ممالک کی یہ مثالیں بنگال اور ہندوستان میں ہمارے لیے کافی درس بصیرت رکھتی ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ ہندوستان میں جملہ اقسام کی انجمن ہائے امداد باہمی کی تعداد ۴۷۵۰۳ ہے۔ ممبروں کی تعداد ۱۷۵۲۹۰۴ ہے اور کاروباری سرمایہ ۲۶۴ ملین روپیہ ہے (ایک ملین دس لاکھ کے مساوی ہوتا ہے) اس سے ظاہر ہے کہ ملک میں اس تحریک نے جڑ پکڑ لی ہے۔ اور اس کے استحکام سے لاکھوں اشخاص کا سود و بہبود وابستہ ہے۔ اس تحریک کی کامیابی اور استحکام کا مدار کوآپریٹو تعلیم کی توسیع و اشاعت پر ہے۔ اور اس میں تعلیم کے دونوں پہلو (تنگ اور فراخ) شامل ہیں اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس وقت تک ہندوستان کے مختلف صوبجات میں کوآپریٹو تعلیم کے متعلق (اس کے تنگ مفہوم کے اعتبار سے) کیا کوشش کی جا چکی ہے۔

چند صوبجات میں کارکنوں اور عہدہ داروں کی تربیت کے لئے آزمائشی جدوجہد کی گئی ہے۔ بمبئی میں سنٹرل کوآپریٹو انسٹی ٹیوٹ نے کوآپریٹو محکمہ کی مدد سے سکرٹریوں اور صیغہ کے عہدہ داروں کی تربیت کے لئے مختلف نصاب مقرر کئے ہیں۔ دیگر صوبجات میں بھی کوآپریٹو محکموں نے اپنے عہدہ داروں کی مدد سے امیدواروں کی تربیت کے لئے نصاب تعلیم مقرر کر رکھے ہیں لیکن آج تک ہندوستان کی کسی یونیورسٹی نے امداد باہمی کو جداگانہ تعلیم کے لئے بطور مضمون منتخب نہیں کیا اگرچہ بعض نے جن میں کلکتہ یونیورسٹی خصوصیت سے قابل ذکر ہے کوآپریشن کو اقتصادیات کے ضمنی مضمون کے طور پر ڈگری کے انتخاب میں شامل کر دیا ہے۔ ہندوستان کی کسی قدیم و جدید یونیورسٹی میں امداد باہمی کو چیئر قائم کرنے کی تجویز زیر غور نہیں اگرچہ ان سب نے

یہ تسلیم کرلیا ہے کہ ہندوستان میں تحریک امداد باہمی اہم ترین اقتصادی تحریک ہے
اس وقت ملک میں کوئی ایسی زبردست پراونشل یونین یا آل انڈیا کوآپریٹو ادارہ
نہیں جو آل انڈیا کوآپریٹو کالج یا یونیورسٹی کے قیام میں مالی مدد دے سکے۔ مغربی ممالک کی
جو مثالیں بیان کی گئی ہیں اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ جو حقیقت ہماری نگاہوں سے مستور
ہے وہ یورپین کوآپریٹرول کے ذہن نشین ہو چکی ہے یعنی وہ اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ امداد باہمی
علمی تحقیقات کے لئے ایک اہم مضمون ہے اور دیگر علوم کے مقابلہ میں اسے نظرانداز نہیں کیا
جا سکتا۔ کوآپریشن کی روز بروز ترقی۔ اور مختلف اقتصادی مسائل کے حل کرنے میں اس کے
اصول کے اطلاق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ملک کے ذہین اور ہونہار طلبہ کو اس فن کا مطالعہ کرنا
چاہیئے تاکہ اپنے وطن کے اقتصادی مفاد کو تقویت دے سکیں۔ اس کے علاوہ کوآپریٹو کالج
کے قیام یا کوآپریٹو صدارت پر کسی ماہر فن کے تقرر سے تحریک کو بے اندازہ طاقت حاصل ہوگی۔
کوآپریٹو سوسائٹی ہو یا سنٹرل بنک۔ ٹریڈنگ سوسائٹی ہو یا سٹور۔ اور فیڈریشن ہر ایک کی
کامیابی عمدگی نظم و نسق پر منحصر ہے۔ عمدہ نظم و نسق اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ منتظمین کو
پہلے ہی امداد باہمی کے اصول اور طریق کار کی تربیت دے دی جائے۔ اس زمانہ میں جبکہ ہر طرف
سے یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ طلبہ کو صنعت و حرفت کی تعلیم دی جائے۔ کوآپریٹو تربیت کے
مسلمہ مراکز کا قیام اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔ کوآپریٹو سوسائٹیاں نوجوانوں کے لئے روزگار
کا دائرہ سال بسال وسیع کرتی جا رہی ہیں۔ چونکہ امداد باہمی کے مندرجہ اصول کے مطابق۔
کوآپریٹو سٹورز۔ ہاؤسنگ سوسائٹیاں۔ سیل سوسائٹیاں۔ مویشی کے پرورش کرنے والی
سوسائٹیاں۔ مارکیٹ گارڈننگ سوسائٹیاں۔ صنعتی انجمنیں اور ہول سیل
سوسائٹیاں قائم ہو رہی ہیں اور ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اس لئے ضرورت ہے کہ ملک
کے ذہین اور طباع اشخاص اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی قابلیت سے ان اداروں کو کامیاب
بنائیں۔ ہندوستان میں امداد باہمی کی یکطرفہ ترقی کا سبب ہی یہ ہے کہ کوآپریٹو مطالعہ اور

تحقیق کے مراکز موجود نہیں۔ اگر یہ مراکز قائم ہو جائیں تو ان سے نئے خیالات اور نئی تجاویز اشاعت پذیر ہوں اور اس کے ساتھ سرگرمی عمل کے لئے نئے نئے میدان پیدا ہو جائیں۔ نظر بحالات موجودہ ہماری رائے ہے کہ ایک آل انڈیا کوآپریٹو یونیورسٹی یا کالج (آپ جس نام سے بھی اسے موسوم کرنا پسند کریں) الٰہ آباد جیسے مرکزی مقام میں قائم کیا جائے اور اس کالج کو ہندوستان کے تمام کوآپریٹو ادارات اور پراونشل امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے مالی امداد دی جائے۔ کالج میں امداد باہمی کی تعلیم کے ساتھ تحقیق کا انتظام بھی ہو۔ کالج میں ایک لائبریری قائم کی جائے جس میں ہندوستان اور دیگر ممالک کی اقتصادیات کے متعلق کتابوں کا کافی ذخیرہ ہو۔ امداد باہمی کے متعلق ایک ماہانہ رسالہ کا اجرا عمل میں لایا جائے جس میں ہر صوبہ کی خبریں اور پروفیسروں کی تحقیق کے نتائج شائع ہوں۔ غیر ممالک کی کوآپریٹو سرگرمیوں کے حالات اور امداد باہمی کے متعلق جدید اہم تصنیفات کے اشتہارات شائع کئے جائیں۔ ماہانہ رسالہ کا ایک ایڈیٹوریل بورڈ ہو۔ چیف ایڈیٹر اور منیجر کو تنخواہ دی جائے۔ انٹرنیشنل کوآپریٹو بلیٹین اور ریویو آف اگریکلچرل اکنامکس کی مانند آل انڈیا جرنل کو بھی مختلف صوبجات میں اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ زبانوں میں شائع کیا جائے۔

مجوزہ کالج اضافی نوعیت کا ہو۔ کوآپریٹو سٹور۔ کوآپریٹو ڈیری۔ کوآپریٹو لانڈری وغیرہ اس سے وابستہ رہیں تاکہ طلبہ تمام ممکن صیغوں میں کوآپریشن کی عملی تعلیم حاصل کر سکیں۔ مختلف درجوں کے طلبہ کے لئے تعلیم کے مختلف معیار مقرر کر دئے جائیں۔ کالج میں خط و کتابت کے ذریعہ تعلیم دینے کا بھی ایک سکشن قائم کیا جائے تاکہ وہ لوگ بھی اس سے بہرہ ور ہو سکیں جو الٰہ آباد آنے سے مجبور رہوں۔

لیکن اس آل انڈیا کالج کی بنیاد کو آل انڈیا کانگرس آف کوآپریٹرز ہی تنظیمی طور سے مستحکم کر سکتی ہے لہٰذا اس مقصد اور نیز دیگر اغراض کے لئے جلد سے جلد آل انڈیا کوآپریٹو کانگرس کی تنظیم عمل میں لائی جائے۔ اس مقصد کے حصول تک مقامی حکومتوں کے

ندنا۔ (ہماری مراد صیغہ امداد باہمی اور صیغہ تعلیم کے وزرا سے ہے) مختلف
یونیورسٹیوں میں امداد باہمی کی کرسیاں قائم کر سکتے ہیں۔ تحریک کی تقویت کے لئے کواپریشن
پیئر کا مقام بدیہی طور سے اس قدر ضروری ہے کہ اس کے لئے دلیل و حجت پیش
رنے کی ضرورت نہیں۔ کواپریٹو چیئر کے قیام کے لئے تین یا چار لاکھ روپیہ کی ضرورت
گی۔ جو پرائیویٹ سرکاری عطیوں سے فراہم ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ
واپریٹو تعلیم ہر طبقہ اور جماعت میں عام کر دی جائے۔ پرائمری مدارج سے
یونیورسٹی کے درجہ تک کواپریشن کو لازمی مضمون قرار دے دیا جائے۔ ایک کالج اور
ہر ثانوی سکول کے منتظمین کو چاہیئے کہ سٹوڈنٹس کواپریٹو سٹورز قائم کرنے میں
مدد دیں اور حوصلہ افزائی کے علاوہ خود بھی اس میں شریک ہوں۔ سٹوڈنٹس سٹورز
کا انتظام متعلمین اور معلمین کو اپنے باہمی فایدہ کے لئے مشترک طور سے کرنا چاہیئے
کالجوں سے اقتصادیات کے متعلم اپنے پروفیسروں کے ساتھ کواپریٹو سرگرمیوں کے
مرکزمیں جائیں اور کاروبار کے طریقوں کو بچشم خود دیکھیں۔ ان مختلف تدابیروں
اور طریقوں سے امداد باہمی کی تعلیم کو وسعت دی جا سکتی ہے۔ اس تحریک کے
فایدہ سے مکمل طور پر بہرہ مند ہونے اور انٹرنیشنل کواپریٹو کامن ویلتھ میں مناسب
حصہ لینے کا اس کے سوا کوئی طریق نہیں۔ سیاسیات میں جمہوریت کا جو مطلب
ہے اقتصادیات میں امداد باہمی سے وہی مقصود ہے۔ اگر ذمہ دار حکومت کو کامیاب
بنانا ہے تو اس کی بنیاد مستحکم مالیات پر بھی چاہئے۔ امداد باہمی کے اینٹ اور گارے
سے یہ بنیاد مستحکم اور زلزلہ کے اثر سے محفوظ ہو جائیں گی۔ کواپریشن کی کامیاب ترقی
ذمہ دار جمہوری حکومت کے استحکام کی ضامن ہے۔ سیاسی اور اقتصادی ترقی کو
دوش بدوش چلنا چاہئے۔ ہندوستان مختصر مقبوضات اور قلیل بضاعت
رکھنے والوں کا ملک ہے یہاں اقتصادی ترقی کا راز دلالوں اور متوسطوں کو

برطرف اور امداد باہمی کے ذریعہ مزارع قانونی بلاواسطہ خریدار یا غیر ممالک کو مال بھیجنے والے کے ساتھ قائم کردینے میں مضمر ہے۔ امداد باہمی کے اصول پر عمل کرنے سے ہندوستان کے کروڑوں جفاکش اور غریب کسانوں کی اقتصادی مشکلات دور ہوسکتی ہیں۔

لیکن اس سلسلہ میں ہمارا جو مطمح نظر محض وہ آل انڈیا کوآپریٹو کالج یا یونیورسٹی میں چیئر قائم کردینے سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کوآپریٹو تعلیم کے فراخ تر معنی اور اس کے متعلق مسائل پر غور کرنا ضروری ہے۔ کوآپریٹو تعلیم کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پرائمری سوسائٹیوں کے ممبروں کو کوآپریشن کے اصول اور طریقوں کی تعلیم دی جائے۔ اور دوسرے یہ کہ تعلیم یافتہ اشخاص میں پرچار کیا جائے۔

ہر شخص اس حقیقت کا معترف ہے کہ جہالت کی وجہ سے دیہاتی سوسائٹیوں کے ممبر کوآپریشن کے اصول اور فوائد کو نہیں سمجھ سکتے۔ امداد باہمی کی ترقی کی راہ میں ایک بڑا پتھر ہے لیکن اسے ہٹایا جاسکتا ہے۔ جب تک عوام میں ابتدائی تعلیم رائج نہ ہو اس وقت تک انہیں کوآپریشن کے اصول اور طریقوں کی تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئیے۔ سنٹرل بنکوں اور کم فرصت انسپکٹروں یا سپروائزروں کو اس کا ذمہ دار بنادینا کافی ہوگا۔ یہ ان پراونشل یونینوں کا فرض ہے جو موجود ہیں یا عنقریب معرض وجود میں آنے والی ہیں کہ ممبروں کو ان کے مکانات میں پہنچ کر تعلیم دینے کے لئے تربیت یافتہ مشیر (ہدایت کرنے والے) پرچارک یا مبلغ مقرر کریں۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ہم پہلی سکیم کو اختیار کرنے کی تائید کرتے ہیں۔ دیہاتی انجمنوں کو دس دس یا بارہ بارہ سوسائٹیوں کے گروہوں میں تقسیم کردینا چاہئیے جن سوسائٹیوں کو ایک گروہ میں شامل کیا جائے وہ سب متصلہ دیہات کی ہوں اور یہ دیہات تین یا چار میل سے زیادہ مسافت پر واقع نہ ہوں ہر گروہ کو ایک انسپکٹر کے ماتحت کردیا جائے جو مقامی سکول کا ماسٹر یا پاٹھ شالہ کا پنڈت ہو۔ اسے آٹھ یا دس

روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے (دیہاتی سوسائٹیوں کے ماہانہ چندوں یا کسی پراونشل فنڈ میں سے) ان مقامی مشیروں کو ڈویژنل انسپکٹر تربیت دے گا۔ آخرالذکر شخص صیغہ امداد باہمی کا اعلیٰ تربیت یافتہ اور تجربہ کار عہدہ دار ہونا چاہیئے۔ ٹریننگ کلاسیں زمیندار کے کچہری خانہ میں جاری کی جائیں تاکہ دیہاتی سوسائٹیوں کے سکرٹری اور ممبر بھی ان میں شریک ہو سکیں (اس لئے کہ ٹریننگ کلاس ان کے گاؤں سے صرف تین یا چار میل کے فاصلہ پر ہوگی) نصاب کی تعلیم ختم ہونے کے بعد مشیر کی حیثیت دیہاتی انجمنوں کے فلاسفر دوست اور مشیر کی رہ جائے گی۔ وہ سوسائٹیوں کے ایک گروہ کے ہیڈ سکرٹری کے فرائض بجالائے گا۔ روزانہ کام میں دیہاتی سکرٹریوں کو مدد دے گا۔ سوسائٹی کے کاغذات کو درست رکھنے میں اعانت کرے گا۔ دیہاتی سکرٹری اس کی مدد سے سالانہ بیانات تیار کریں گے۔ ہیڈ سکرٹری انجمنوں کو ممبروں اور سنٹرل بنک کو سوسائٹیوں سے واجب الوصول رقوم وصول کرنے میں مدد دے گا۔ سنٹرل بنک کے عہدہ داروں کو سوسائٹیوں کی شکایات سے آگاہ کرے گا۔ اور دیہاتی سوسائٹیوں کو سنٹرل بنک کے احکام کا مطلب سمجھائے گا۔ مختصراً یہ کہ وہ دیہاتی سوسائٹیوں اور سنٹرل بنک کے درمیان متوسط کا کام کرے گا۔ اگر لاکھوں دیہاتی کواپریٹروں کو امداد باہمی کے حقیقی مفہوم سے آگاہ کرنا ہے اگر دیہاتی کواپریٹو کریڈٹ سوسائٹیوں کے دامن سے بے اعتنائی کا بدنما داغ چھڑانا ہے تو اس قسم کی ایک جامع اور دوررس سکیم کا اختیار کرنا ضروری ہے۔

تحریک کو تعلیم یافتہ اور نیم تعلیم یافتہ اشخاص میں مقبول بنانے اور انہیں امداد باہمی کے دائرہ میں لانے کے لئے کانفرنسوں لیکچروں اور نمائشوں کا انتظام ضروری ہے اس کے ساتھ ہی پمفلٹ شائع کئے جائیں اور کارکنوں کو انعامات دیئے جائیں۔ اخبارات کا اجرا اور اس قسم کی دیگر تدابیر بھی موثر ثابت ہوں گی۔ فصل سابق میں یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ ان مقاصد کے پیش نظر متعدد صوبجات ہند میں پرچار کرنے والی مرکزی یونینیں قائم ہوگئی ہیں۔

فصل ششم

امداد باہمی اور اعانت عوام

انجمن ہائے امداد باہمی کو مراعات۔ ذیل میں ان مراعات کی فہرست درج کی جاتی ہے جو قانون ۲ ۱۹۱۲ء کے ماتحت رجسٹرڈ ہونے والی انجمن ہائے امداد باہمی کو دی گئی ہیں :۔

(۱) انجمن ہائے امداد باہمی کا کارپوریٹ اداروں کی حیثیت سے تسلیم کیا جانا۔
(۲) رجسٹرار کے عملہ کی طرف سے کسی فیس کے بغیر حسابات کی سالانہ جانچ پڑتال۔
(۳) بعض صورتوں میں دوسرے قرض خواہوں کے مطالبات زر سوسائٹی کے مطالبہ زر کو مقدم رکھنا۔
(۴) ممبروں کے حصص اور سود کا عدالتوں کے احکام قرقی سے مستثنٰی ہونا۔
(۵) سوسائٹی کے کسی افسر کے مصدقہ حسابات کا عدالت میں بطور ثبوت پیش ہو سکنا۔
(۶) انکم ٹیکس سے مستثنٰی ہونا۔
(۷) کورٹ فیس سے مستثنٰی ہونا۔
(۸) رجسٹریشن ایکٹ کے ماتحت واجب الادا فیس سے مستثنٰی ہونا۔
(۹) حصول اراضی کے سلسلہ میں سوسائٹیوں کو انہی مراعات کا حاصل ہونا جو کمپنیوں کو حاصل ہیں۔
(۱۰) اصطلاح "کواپریٹو" کے مخصوص استعمال کی رعایت۔
(۱۱) سوسائٹیوں اور ان کی شاخوں کے باہم زر مرسلہ کے لئے رعایتی ٹرانسفر رسیدوں

کا محل الحصول ہونا۔

(۱۲) انجمنوں اور ان کے مالی ایجنٹوں یا تھوک فروشوں کے درمیان ڈاکخانہ کے ذریعہ بھیجے ہوئے روپیہ پر منی آرڈر کمیشن کا واپس کر دینا۔

(۱۳) بمبئی میں دکن ایگریکلچرسٹس رلیف ایکٹ سے (دفعہ ۲۰ و ۲۱ کے سوا) مستثنیٰ ہونا۔

(۱۴) پوسٹل سیونگ بنک کے سلسلہ میں آسانیاں۔

(الف) سوسائٹیاں پبلک اکاونٹ کھول سکتی ہیں۔

(ب) ہیڈ اور سب پوسٹ آفس منظوری کی امید میں فوراً ایسے اکاونٹ کھول سکتے ہیں۔

(ج) انجمنیں تین دن کے نوٹس پر اپنے اکاونٹ سے تمام ہیڈ کوارٹر پوسٹ آفسوں سے تین ہزار تک کی رقم نکال سکتی ہیں۔ اور اسی قدر رقم سات روز کے نوٹس پر دوسرے ڈاکخانوں سے نکال سکتی ہیں اور دس روز کے نوٹس پر تمام ڈاکخانوں سے دس ہزار روپیہ تک کی رقم نکال سکتی ہیں۔

(۱۵) بمبئی میں سوسائٹیوں کے ممبر تقاوی کی پیشگی رقوم سوسائٹیوں کے ذریعہ وصول کر سکتے ہیں۔

(۱۶) بعض صوبجات کے سرکاری خزانوں کے اندر مضبوط صندوقوں کی امانات۔

امداد باہمی میں سرکاری ملازموں کے حصہ لینے کے متعلق موجودہ قواعد

کوآپریشن کے سلسلہ میں اپنے ملازموں کے رویہ کے متعلق حکومت کے قوانین خاصے نرم ہیں۔ عموماً ہر ایک سرکاری ملازم کسی کوآپریٹو ادارہ میں حصہ لے سکتا اور امانت رکھ سکتا ہے مگر (۱) انڈین سول سروس کے ممبر اپنے صوبہ کے باہر ایسا کر سکتے ہیں۔

(۲) پراونشل اور سبارڈی نیٹ سول سروس کے ممبر خاص اجازت سے ایسا کر سکتے ہیں لیکن جس ضلع میں انہوں نے سرمایہ لگایا ہے اس ضلع میں ان کا تقرر نہ ہوگا۔ مقامی حکومتوں کو ان قوانین میں ترمیم کی اجازت ہے۔ اور بعض حکومتوں نے اس اجازت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ مثالاً برما میں سرکاری ملازم پراونشل بنک میں حصہ لے سکتے اور امانتیں جمع کر سکتے ہیں۔ اور مدراس سی پی۔ بنگال اور بہار واڑیسہ میں سنٹرل بنکوں اور پراونشل بنک میں سرمایہ لگانے اور امانتیں رکھنے پر سرکاری ملازموں کے لئے کوئی پابندی نہیں۔ ملک کے مختلف اقطاع کے حالات مختلف ہیں اس لئے کسی حد تک اختلاف رواج کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اگر سرکاری دباؤ کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی جائے تو تحریک اس مالی اور اخلاقی مدد سے محروم ہو جائے جو سرکاری ملازموں سے اسے پہنچ رہی ہے۔ یورپ میں انجمن ہائے امداد باہمی کے ساتھ کاروبار کرنے کے لئے سرکاری ملازموں پر معدودے چند پابندیاں ہیں یا کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر تمام کاروبار کو پبلک رکھنے اور انجمنوں کی کامل نگرانی کی احتیاط کی جائے تو خاص پابندیاں عائد کرنے کی بہت کم ضرورت باقی رہے۔ اس معیار پر دیکھنے سے موجودہ قواعد فی الجملہ پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں۔

تحریک سے ڈسٹرکٹ افسروں کا تعلق

حکومت ہند نے اپنے رزولیوشن مورخہ ۲۹- اپریل ۱۹۰۴ء میں واضح کیا تھا کہ انجمن ہائے امداد باہمی کے معرض وجود میں آنے کے بعد ان کی فوری نگرانی کا فرض تو رجسٹرار ادا کرے گا لیکن ڈسٹرکٹ افسروں کو تحریک کی توسیع میں مدد دینا چاہیئے۔ اور انجمنوں کے قائم ہو جانے کے بعد ان کی ہمدردی اور اعانت کرنا چاہیئے۔ ۱۹۱۴ء کے رزولیوشن میں حکومت ہند نے یہ وضاحت کی کہ اگرچہ

انجمنوں کے اندرونی نظم و نسق میں مداخلت کرنا ڈسٹرکٹ افسر کے فرائض منصبی میں داخل نہیں لیکن اسے یاد رکھنا چاہیے کہ وہ سلسلہ انتظام کی ایسی کڑیاں ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور ان سے قریبی تعلق رکھنا اس کا فرض ہے۔ ہمدردی نہ کرنے سے وہ ختم ہو جائیں گی اور نگرانی نہ کرنے سے کسی غیر مطلوب سرگرمی میں حصہ لینا شروع کر دیں گی۔ حکومت بنگال نے اگست ۱۹۱۱ء میں ایک سرکلر جاری کیا تھا کہ اگرچہ کلکٹر کو ذاتی طور سے انجمنوں کی تنظیم یا معائنہ نہیں کرنا چاہیے لیکن اسے اس تحریک سے واقفیت بہم پہنچانا اور اس کی مدد کے لئے آمادگی ظاہر کرنا چاہیے۔ خصوصاً عزازی منتظمین ... کی بھرتی کے معاملہ میں۔ ڈسٹرکٹ افسروں کو کوآپریشن کے سلسلہ میں جو ہدایات دی گئی ہیں میکلیگن کمیٹی انہیں صریح اور مناسب سمجھتی ہے اور ان کی تائید کرتی ہے۔

پبلک کفالتیں

کوآپریٹو اداروں کے حصص اور امانتیں (بمبئی سنٹرل کوآپریٹو بنک کے ڈبنچروں کے علاوہ جن کی سود کی گارنٹی وزیر ہند باجلاس کونسل نے کی ہے) فی الحال ٹرسٹ سیکوریٹیز میں شامل نہیں ہیں جب کورٹ آف وارڈز کا سرمایہ قانوناً ٹرسٹ سیکوریٹیز تک محدود ہوتا ہے تو اسے کوآپریٹو اداروں میں نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن اس قسم کی پابندیاں کورٹ آف وارڈز کو ان سوسائٹیوں کی مدد سے باز نہیں رکھ سکتیں جو وارڈ کی ریاست اور اس کی رعایا کے فایدہ کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ کورٹ آف وارڈز اپنے سرمایہ سے سوسائیٹیوں کی مدد دے سکتا ہے۔ نئے کاروبار مثلاً ڈیری اور

مواشی کو پرورش کرنے والی سوسائیٹیوں کی صورت میں پرائیویٹ اشخاص اور اور بلدیات کے عطیے بھی قبول کئے جا سکتے ہیں مگر اسی حالت میں کہ سوسائیٹیوں کو ناواجب طور سے نادار مشہور نہ کیا جائے۔

انجمنوں کو یا انجمنوں کے ذریعہ زرعی پیشگی رقوم

حکومت قانون ۱۲ ۱۸۸۳ء کے ماتحت زرعی آراضی کے مالکوں کو تخم اور مواشی کی خرید وغیرہ کے لئے جو قرض دیتی ہے اس کے ساتھ سوسائیٹیوں کے تعلق کی نوعیت کا مسئلہ مدت سے زیر بحث اور مابہ النزاع چلا آتا ہے سوسائیٹیوں سے قرض لینے والے اشخاص بھی وہی ہیں جن کا ذکر قانون مجریہ ۱۸۸۴ء میں ہے تجویز پیش کی گئی ہے کہ سرکاری قرض کی تقسیم میں سوسائیٹیوں کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اس صورت میں حکومت سوسائیٹیوں کی مقامی واقفیت سے فایدہ اٹھا سکے گی اور اس مزید ضمانت سے مستفید ہوگی جو سوسائیٹیاں پیش کرتی ہیں اس کے ساتھ ہی قرض لینے والے ان دقتوں اور دشواریوں سے بچ جائیں گے جو براہ راست سرکاری خزانہ سے روپیہ وصول کرنے میں پیش آتی ہیں۔

ایک جماعت اس تجویز پر ترقی کر کے کہے گی کہ حکومت سوسائیٹیوں کے ذریعہ قرض تقسیم نہ کرے بلکہ قرض انہی کو دے یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ جب تک قرض کی رقوم کی تقسیم (ان اغراض کی تحقیق کے ساتھ جو قانون میں مذکور ہیں) کا کام سوسائیٹیوں کے سپرد نہ کر دیا جائے حکومت اس اہتمام کی مشکل سے نہیں بچ سکتی جو قرض کی رقم دینے ادا سے اور وصول کرنے کے سلسلہ میں تحریر و اندراج کے لئے کرنا پڑتا ہے۔ اگر قرض کی تقسیم کا کام سوسائٹی کے حوالہ کر دیا جائے

تو وہ نہایت سہولت سے اسے تقسیم کردے گی اگر وصول اس کی معرفت کیا جائے گا تو وہ سرکاری ایجنسیوں کی نسبت وصول کرنے میں انفرادی احوال کو زیادہ مدنظر رکھے گی۔ اس تجویز پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس صورت میں انجمنیں اپنی جدوجہد اور مالی ایجنسیوں کی مدد پر اعتماد کرنے کی بجائے سرکاری روپیہ سے فائدہ اٹھانے کی حرص میں مبتلا ہو جائیں گی۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر رجسٹرار یا کسی افسر مجاز کی منظوری سے انجمنوں کو قرضے دیئے گئے تو ان کے ناروا استعمال کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اس تجویز کو قرض کی ان درخواستوں پر حاوی نہیں کرنا چاہئے جو افراد کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں اس لئے کہ ایسی درخواستوں پر انجمنیں خود بھی غور کر سکتی ہیں یا سرکاری افسران کے متعلق مناسب کارروائی کا حکم دے سکتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے جو زرعی قرض انجمنوں کو صرف اسی صورت میں دیا جائے جبکہ اقتصادی مشکلات کے باعث مزارعین کی عمومی مدد مقصود ہو یا غیر مزروعہ بنانے کے لئے کوئی نو آبادی قائم کی جا رہی ہو۔ ان حالات میں حکومت انجمنوں کو عام ایگریکلچرسٹ احکام کے ماتحت قرض دے سکتی اور کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ ۴۲ کے ماتحت وصول کر سکتی ہے لیکن مناسب طریق یہ ہوگا کہ یہ قرض قانون قرض مزارعین مجریہ ۱۸۸۴ء کے ماتحت دیا جائے اور چونکہ اس قانون کی رو سے انجمنیں قرض لینے کی مجاز نہیں اس لئے قانون میں خفیف سی تبدیلی کر دی جائے۔ ہمارے نزدیک اس حقیقت پر زور دینا ضروری ہے کہ یہ قرض کسی نئی تحریک کو مدد دینے کے لئے نہیں دیئے جاتے ہیں۔ بلکہ عام نظم و نسق کا ایک حصہ ہیں۔ ان قرضوں کے دینے سے پالیسی یا طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف اس قدر تغیر ہوتا ہے جو

کام پہلے سرکاری عہدہ دار کرتے تھے وہ انجمن ہائے امداد باہمی سے لیا جائے گا۔ لہذا ہم قانون نمبر ۲ مجریہ ۱۹۱۲ء میں ایک دفعہ کے اضافہ کی تجویز پیش کرتے ہیں جس کی رو سے ان کوآپریٹو سوسائیٹیوں کو اغراض مندرجہ قانون کے لئے قرض دینا جائز ہو جائے جو ایکٹ نمبر ۲ ۱۹۱۲ء کے ماتحت رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔" (میکلیگن کمیٹی کی رپورٹ)

اراضی کو ترقی دینے کے لئے جو قرض دئے جاتے ہیں اسی قسم کی دلائل ان کے متعلق پیش کی جا سکتی ہیں۔ جب چند مزارعین کی مشترکہ کوشش سے کوئی خاص ترقی مدنظر ہو تو یہ قرض بھی انجمنوں کو بھی دئے جائیں۔

قحط کے دوران میں ممبروں کو مالی امداد دینے کا مسئلہ

تحریک امداد باہمی کو معرض وجود میں آنے کے بعد کسی شدید قحط کی مشکلات کا سامنا نہیں ہوا۔ میکلیگن کمیٹی کی رائے ہے کہ اگر جلیت رقوم کافی تعداد میں جمع ہو جائیں اور حکومت سے سوسائیٹیوں کو زرعی قرض بے تکلف ملنے لگے تو قحط کی مصائب کو بڑی حد تک دور کیا جا سکتا ہے۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ

قحط کی حالت میں بڑی دشواری قرضوں کے دانشمندانہ انتظام اور قحط کے بعد اس کی وصولی کرنے میں پیش آتی ہے۔ قحط کی مشکلات کے پورے پر نمودار ہو جانے کے بعد ممبر خلاف معمول زیادہ قرضوں کے لئے درخواستیں پیش کریں گے، اور باقی قرضوں کو وقت پر ادا نہ کر سکیں گے اچھے اور برے سال پے در پے آتے رہتے ہیں ان کے اعادہ کو مدنظر رکھنا سوسائٹی کا فرض ہے خوشحالی کے زمانہ میں قرض دیتے وقت احتیاط کرنی چاہیئے اور بدحالی میں اس سے بھی زیادہ تامل و تفکر کی ضرورت ہے۔ لیکن ہر فصل کے بعد قرض دینے کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے یہاں تک کہ خوشحالی کا زمانہ عود کر آئے۔ ممبروں کے املاک واموال اور پیداوار کا جو تخمینہ پہلے کر لیا گیا ہے ضرورت ہو تو قرض دینے میں اسے بھی نظرانداز کر دیا جائے۔ اور بعد کو قرض بتدریج وصول کیا

جائے۔ وہ تمام رقم جو محتاط قرض دینے والا مقروض کو اس کے غلط استعمال کی اجازت دیئے بغیر وصول کر لیتا ہے۔ سوسائٹی کے منافع میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔ ملک کے بعض حصوں میں جہاں بلائے قحط اکثر نازل ہوتی رہتی ہے۔ گردش ایام کو خاص طور سے ملحوظ رکھا جاتا ہے بلکہ مہاجنوں کے کاروبار کی بنیاد ہی اس کے اندازہ پر ہے۔ ایسے علاقہ کی سوسائٹیوں کو ابتدا ہی سے یہ حقیقت سمجھ لینی چاہئے کہ جو قرض دئے جا رہے ہیں ممکن ہے کہ ان کی میعاد میں مزید توسیع کرنی پڑے اور یہ مدت بڑھتے بڑھتے چار یا پانچ سال ہو جائے۔ یہ دیکھنا بھی انکا فرض ہے کہ آیا وصولی مشکوک تو نہیں ہے؟ ایسے علاقوں کے کسان انتہا سے زیادہ جفاکش ہوتے ہیں اور اگر انہیں مہلت دی جائے گی دیانتدار ترین مقروض ثابت ہوں گے۔

بمبئی، و سی پی میں انجمن ہائے امداد باہمی قحط کے لئے مختصر ریزرو فنڈ رکھتی ہیں۔ بمبئی میں اس فنڈ کی ابتدا وادیا ٹرسٹیز کے عطیہ سے ہوئی جو قحط زدہ علاقہ کی چند مختصر سوسائٹیوں کے درمیان اس شرط سے تقسیم کر دیا گیا کہ وہ اس میں بیس روپیہ سالانہ کا اضافہ کرتی رہیں گی۔ یہ رقم بمبئی سنٹرل بنک میں بطور امانت جمع ہے اور صرف قحط کی حالت میں رجسٹرار کی منظوری سے نکالی جا سکتی ہے۔ سی پی میں ہر ایک سنٹرل بنک اور پرائمری سوسائٹی کے لئے ضروری ہے کہ پراونشل یونین کے ناقابل تقسیم اور مستقل فنڈ میں اس رقم خرچ کا ۲۵ فی صدی حصہ جمع کریں۔ جو یونین کی طرف سے اس کے انتظام وغیرہ پر ہوتا ہے یونین اس رقم سے سنٹرل بنک کے حصص خرید لیتی ہے اور ان حصص پر جو منافع ہوتا ہے جو ضمن انشورنس فنڈ کے طور پر جداگانہ لگا دیا جاتا ہے اور اسے قحط کی حالت میں رجسٹرار کی منظوری سے پراونشل بنک کی مدد کے لئے کام میں لایا جا سکتا ہے۔

جو رقوم ان نو زائیدہ سرمایہ ہائے محفوظ میں جمع ہیں انہیں کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ قحط کی مشکلات اور مصائب کو دور کرنے کے سلسلہ میں یہ رقوم کوئی قابل ذکر مدد نہیں دے سکتیں۔ میکلیگن کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیاں اپنی ذاتی ساکھ پر قحط کی مشکلات دور کرنے کی کوشش کریں اس نوع کے سپیشل فنڈ قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔

حکومت کی طرف سے امداد

اکثر یورپین حکومتوں کے خلاف حکومت ہند اس اصول پر قائم ہے کہ اسے براہ راست کوآپریٹو تحریک کی مدد نہیں کرنی چاہئے۔[1] اس اصول کو صرف تین مواقع پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس نے نئی طرز کی انجمنیں قائم کرنے کے لئے پیشگی رقوم دی ہیں ایک پراونشل بنک (سنٹرل بنک آف بمبئی) کے جاری کردہ ڈیبنچروں پر سود کی گارنٹی کی ہے۔ اور حال میں دو صوبجات کے اندر جنگ عظیم کی پیدا کردہ مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے خاص طور سے پیشگی رقوم دی ہیں۔

ان مواقع کے علاوہ حکومت نے اس تحریک کے متعلق کبھی مالی ذمہ داری نہیں لی۔ لیکن حکومت کو کوآپریٹو بنکوں اور سوسائٹیوں کے حسابات کی جانچ اور نگرانی سے ایسا قریبی تعلق ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت ان اداروں کی تباہی کو گوارا نہیں کرسکتی اور بنکوں کو اور سوسائٹیوں کو مالی امداد دیتی ہے۔ بعض حالتوں میں بنکوں نے اور حکومت کے افسروں نے بھی جو اس تحریک سے وابستہ ہیں اس عام خیال سے فائدہ اٹھایا ہے۔ بعض حالتوں میں اس کے اعلانات جاری کئے گئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بحالت موجودہ تحقیق کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حکومت پر کس حد تک ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ سرکلر مورخہ ۵۔ جنوری ۱۹۳۱ء میں زرعی عطیوں کے مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے حکومت ہند نے خواہش ظاہر کی تھی کہ عام اقتصادی مشکلات کے باعث جن مقامات کی سوسائٹیوں کے سرمائے ختم ہو گئے ہیں ان کا ذکر خاص طور پر کرنا چاہئیے لیکن نہ ان سوسائٹیوں کو مدد دینے نہ ان اصول کا۔ جن کے ماتحت مدد دیئے جانے کا امکان ہے۔ حکومت کا رویہ یہ ہے کہ وہ تمام

---

[1] حال ہی میں اسے سی پی اینڈ برار پراونشل کوآپریٹو بنک کو تباہی سے بچانے کے لئے مدد دینی پڑی۔

مالی ذمہ داری قبول کرلنے سے انکار کرتی ہے۔ اور مالی مدد کا کوئی صریح اور صاف وعدہ نہیں کرتی یہ حکمت عملی اس اصول پر مبنی ہے کہ ملک میں خالص کوآپریٹو تحریک جاری ہو۔ جو اپنی مدد آپ رہے اور اپنی سرگرمیوں پر اعتماد رکھے۔ جہاں تک غیر ضروری مراعات اور عطیات کا تعلق ہے موجودہ پالیسی صحیح اور پسندیدہ ہے۔ (میکلیگن کمیٹی کی رپورٹ)

حکومت کی پالیسی کی کامیابی اس حقیقت سے ثابت ہے کہ تحریک امداد باہمی نے عظیم ترین اقتصادی مشکلات کا سامنا کیا اور ایک شدید ترین کشمکش سے فاتحانہ عہدہ برآ ہوئی۔ امداد باہمی کی تحریک نے اپنی اندرونی استعداد اور طاقت یقین دلانے والا مظاہرہ کردیا ہے سر جمیس (اب لارڈ) مسٹن نے یو پی کی آٹھویں پراونشل کوآپریٹو کانفرنس کی صدارتی تقریر میں حسب ذیل خیالات ظاہر کئے تھے "ضرورت اس امر کی تھی کہ ہم پبلک میں آئیں اور اسے یقین دلائیں کہ ہمیں انجمنوں پر اعتماد ہے اور اگر انہیں درحقیقت مدد کی ضرورت ہو تو مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔ بہت کم بنکوں نے اس مدد کے لئے حکومت سے درخواست کی۔ سال کے اخیر میں نئی امانتوں کی مقدار اس رقم سے بہت زیادہ تھی جو بنکوں سے نکالی گئی۔ اور حکومت نے جو قلیل رقم دی تھی وہ چند ماہ کے اندر ہی ادا کردی گئی۔ سوسائٹیوں کی مالی حالت مستحکم ہے اور کسی سرمایہ لگانے والے کو اس کی امانتوں کی میعاد پوری ہو جانے کے بعد ایک دن کے لئے بھی منتظر نہیں رکھا جاتا" بعض دفعہ حکومت نے خاص طرز کی انجمن ہائے امداد باہمی چلانے کے لئے قرض دئے ہیں (مثلاً ہاؤسنگ سوسائٹیاں۔ آب پاشی کی سوسائٹیاں وغیرہ) کوآپریٹو پروپیگنڈا کرنے والی سوسائٹیوں کو بھی مدد دی گئی ہے۔ حکومت کی طرف سے پروپیگنڈا کے کام میں جو مالی مدد دی جاتی ہے وہ بلحاظ نتائج بہترین ہے۔

تحریک امداد باہمی سے حکومت کا آئندہ تعلق ۔ عام طور سے یہ رائے

ظاہر کی جاتی ہے کہ حکومت کی نگرانی ہمیشہ ناگزیر رہے گی اگرچہ رجسٹرار کے فرائض میں کچھ تبدیلی کر دی جائے گی۔ مسٹر ڈبلو آر گورے نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ معائنہ اور حسابات کی جانچ کے لئے انجمنوں کی تنظیم اس طریقہ سے کی جائے۔ کہ انجمنیں آخرکار اس فرض کو خود بجا لانے کے قابل ہو جائیں اور خود ہی اس کے مصارف برداشت کریں۔ مسٹر ہوچن آنجہانی نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ مقصد یہ ہے کہ انجمنیں آخرکار خود حسابات کی جانچ اور معائنہ کی نگرانی کی ذمہ دار بن جائیں لیکن اس اثنا میں حکومت کو معائنہ وغیرہ کے لئے کافی عملہ رکھنا چاہیئے۔ آل انڈیا رجسٹرار کانفرنس نے ۱۹۲۶ء میں حسب ذیل ریزولیوشن منظور کیا تھا "اس وقت کا انتظار کرنا چاہیئے جبکہ سوسائٹیاں خود حسابات کی جانچ اور معائنہ کے مصارف برداشت کریں گی۔ لیکن اس وقت کے آنے تک حکومت کو اس قدر عملہ رکھنا چاہیئے۔ جو تحریک کی مسلسل ترقی کے لئے ضروری ہو۔ اس میں مختلف صوبجات کے اختلاف احوال کو مدنظر رکھا جائے۔"

ہمیں اب معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کی مسلسل ترقی کے لئے ابھی مدتوں تک سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص کی مشترک مساعی کی ضرورت کافی رہے گی۔ اس مسئلہ کا حقیقی حل یہ نہیں ہے کہ حکومت کی نگرانی بالکل نہ رہے۔ بلکہ غیر سرکاری اور سرکاری کارکنوں کی مشترک انجمنیں چند سال تک اعتدال کے ساتھ کام جاری رکھیں گی اور حکومت کی نگرانی بتدریج کم ہوتی جائے گی۔ یہ کام بقول لارڈ کارمائیکل اس وقت تک جاری رہے جب تک ممبروں کی قائم کردہ انجمنوں کی حکومت ممبروں کے لئے قائم ہو اور حکومت کی ابتدائی کارروائی عوام کے جاری کردہ موثر پروپیگنڈہ کی صورت میں منتقل ہو جائے اور اس طرح وہ تحریک معرض وجود میں آئے جو اپنی ہستی کو حکومت کی بلاواسطہ مدد کے بغیر جاری رکھ سکتی ہو۔"

فصل بست ویکم

ایکٹ انجمنہائے امداد باہمی ۲ا مجریہ ۱۹۱۸ء

ہرگاہ یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مزارعین۔ اہل حرفہ، اور قلیل المعاش اشخاص کے درمیان کفایت شعاری اور مدد ذاتی کی ترویج و ترقی انجمنہائے امداد باہمی کے قیام میں مزید آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔ اور اس غرض کے لئے انجمن ہائے امداد باہمی کے قانون میں ترمیم کردی جائے۔ لہذا قانون میں حسب ذیل ترمیم کیجاتی ہے۔

تمہید

مختصر نام اور حدود۔ (۱) (الف) اس ایکٹ کا نام ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی مجریہ ۱۲ء ہوگا۔ اور یہ (ب) تمام برطانی ہند میں نفاذپذیر ہوگا۔

ایکٹ مجریہ ۱۹۰۴ء کا نام "کواپریٹو کریڈیٹ سوسائٹیز ایکٹ تھا" موجودہ ایکٹ کا نام "کواپریٹو سوسائٹیز ایکٹ ہے" تبدیلی نام کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ نہ صرف انجمن ہائے قرضہ پر حاوی ہے۔ بلکہ اس کے دائرہ نفاذ میں وہ سوسائیٹیاں بھی شامل ہیں۔ جو اشیا کی پیداوار تقسیم۔ بیمہ مواشی اور اس قسم کی دیگر اغراض کے لئے قائم ہوں۔ اور یہی وہ خاص تبدیلی ہے جو نئے قانون کی روسے کی گئی ہے۔ اگرچہ قانون ہذا میں کواپریٹو سوسائٹی کی مختصر تعریف نہیں کی گئی، لیکن

جس قسم کی انجمنوں کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔ ان کی صراحت کر دی گئی ہے مثلاً تمہید اور ان پابندیوں سے جو منفرد ممبروں کے حصے لینے کی حد پر دفعہ ۵ کی روسے عاید کی گئی ہیں۔ اس طبقہ کا حال واضح ہوتا ہے جسکے سود و بہبود کیلئے اس کا نفاذ عمل میں آیا۔ دفعہ ۱۰ کے الفاظ سے ایک حد تک کوآپریٹیو کی رہنمائی کرینگے۔ اس دفعہ میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ انجمنیں کوآپریٹیو اصول پر مبنی ہونی چاہئیں۔ سابق ایکٹ صرف دو قسم کی انجمنوں پر حاوی تھا یعنی دیہاتی اور شہری، موجودہ ایکٹ میں یہ امتیاز منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور تین قسم کی انجمنوں کو شامل کیا گیا ہے۔ جو سابق ایکٹ میں خصوصیت کے ساتھ مذکور تھیں۔

(الف) اول ان انجمنوں کو تسلیم کیا گیا ہے۔ جو یونینیں یا سنٹرل بنکنگ یونینیں کے نام سے موسوم اور سراسر دوسری سوسائٹیوں سے مرکب ہیں۔ دفعہ ۸ کی شرط اول کی روسے اس قسم کی مشترک سوسائٹیاں عموماً محدود ذمہ داری کی ہونی چاہئیں۔ لیکن افراد کے حصص پر دفعہ ۵ کی روسے جو پابندیاں عاید کی گئی ہیں۔ اور ممبروں کی سکونت وغیرہ کے متعلق جو شرائط دفعہ ۶ میں درج ہیں۔ ان کا اطلاق ان انجمنوں پر نہ ہوگا۔

(ب) ایکٹ مذکور ان مرکزی انجمنوں کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ جو جزوی طور سے دوسری سوسائٹیوں اور افراد پر مشتمل ہیں۔ اگرچہ ان سوسائٹیوں کے منفرد حصہ داروں کے حصص دفعہ ۵ کی روسے محدود کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن دفعہ ۸ اور ۶ کے منشا کے مطابق ان کی وہی حیثیت ہے۔ جو عنوان الف کے ماتحت مذکورہ یونینوں کی۔

(ج) سوسائٹیوں کی ایک اور قسم جو تسلیم کی گئی ہے۔ وہ سنٹرل بنک

یا سنٹرل سوسائٹی ہے۔ اسکے ممبر افزلو ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا خاص مقصد صرف اپنے ممبروں کو فائدہ پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ کوآپریٹو نوعیت کی دوسری سوسائٹیوں کو بھی فائدہ پہنچایا جاتا ہے۔ (دفعہ ۷) یہ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ اس قسم کی سوسائٹی کو اگرچہ اس کا قیام جوائنٹ سٹاک اصول کے مکانی عمل میں کیا ہو۔ وہ مراعات حاصل ہونی چاہئیں۔ اور جو ایکٹ کی رُو سے انجمہائے امداد باہمی کو حاصل ہیں۔ ایکٹ مذکور میں دوسری اہم تبدیلیاں جو کی گئی ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) رجسٹری سے پہلے مجوزہ ضمنی قواعد کا پیش کرنا۔ اور ضمنی قواعد میں جو ترمیم کیجائے اسکو رجسٹرڈ کرانا۔ دفعہ ۸ و ۱۱۔

(۲) مقامی حکومتوں کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ رجسٹرار کے اختیارات ان اشخاص کو عطا کریں۔ جو رجسٹرار نہ ہوں۔ (دفعہ ۳) اور رجسٹراروں کو یہ اختیار دیں۔ کہ وہ حسابات کی جانچ تحقیقات اور معائنہ کے لئے دوسرے اشخاص کو مامور کرسکیں (دفعہ ۱۷ و ۳۵ و ۳۶) کلکٹروں کو حسابات کی جانچ کے لئے اشخاص کا تقرر کا جو اختیار تھا۔ (مقامی ایکٹ کی دفعہ ۲۱) وہ منسوخ کردیا گیا۔

(۳) رجسٹری کے سرٹیفکیٹ کی وہ قدروقیمت جو اُسے بطور ثبوت حاصل ہوئے (دفعہ ۱۰) اور اسیطرح رجسٹروں، فہرستوں، اور حصوں وغیرہ کو۔ (دفعہ ۲۵)

(۴) زرعی پیداوار پر سوسائٹی کے سابق مطالبہ کی میعاد بارہ ماہ سے بڑھا کر اٹھارہ ماہ کردی گئی (دفعہ ۱۹ الف) نیز بہم رسانیدہ چارہ اور مشین اور بہم ساختہ مصالحہ سے بنائی اشیائے کے متعلق ایسے مطالبات کو شریک کر لیا گیا۔ (دفعہ ۱۹ ب)

(۵) قدیم ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کی رو سے حسابات کی جانچ کے لئے کسی فیس کی وصولی ممنوع قرار دی گئی اسے منسوخ کر دیا گیا (یہ واضح ہو کہ اگرچہ یہ ممانعت منسوخ کر دی گئی ہے۔ تاہم حکومت فی الحال یہ نہیں چاہتی کہ کوئی فیس وصول کی جائے۔ ان سوسائٹیوں کے سوا جن کے حسابات کی جانچ کیلئے پیشہ ور آڈیٹروں کی خدمات ضروری سمجھی جائیں)

(۶) انتقال حصص اور اسی نوعیت کی دیگر دستاویزات کو لازمی رجسٹری سے بری قرار دے دیا گیا۔

(۷) سرمایہ لگانے اور سرمایہ جمع کرنے کے لئے وسائل کی توسیع (دفعہ ۳۲)

(۸) دفعہ ۳۴ کی رو سے اجازت دی گئی کہ سوسائٹی اپنے منافع کا ایک حصہ رفاہ عام یا خیراتی امور کے لئے (ان میں تعلیم بھی شامل ہے) مخصوص کر دے۔

(۹) قرضخواہ کو یہ حق دیا گیا کہ وہ سوسائٹی کے کاغذات کی جانچ کے لئے رجسٹرار کو لے جائے۔

(۱۰) مقامی حکومت کو اختیار دیا گیا کہ منافع مقرر کر دیں (دفعہ ۴۳ (۲) و (۱)) اور وہ دفعہ محذوف کر دی گئی۔ جس کی رو سے مقامی حکومتوں کو امانتوں پر شرح سود مقرر کرنے کا اختیار حاصل تھا (ایکٹ قدیم دفعہ ۲۷ (۲۲))

(۱۱) مقامی حکومتوں کو اجازت دی گئی کہ وہ احکام منسوخی کے خلاف اپیلوں کی سماعت کے اختیارات دے سکیں (دفعہ ۳۲) اور وضع کر سکیں (دفعہ ۴۳ (۲))

(۱۴) آئندہ جو ایسوسی ایشن ایکٹ کے ماتحت رجسٹرڈ نہ ہوں انہیں کواپریٹو کے استعمال کی ممانعت (دفعہ ۴۷)

تعریفات

(۲) اس ایکٹ کے مضمون اور عبارت میں کوئی بات برخلاف نہ ہو تو

(الف) "ضمنی قواعد" کے معنی میں وہ رجسٹرڈ ضمنی قواعد جو فی الحال نافذ ہوں اور ان میں ضمنی قواعد کی وہ ترمیم بھی شامل ہے جو رجسٹرڈ کرالی گئی ہو

کسی سوسائٹی کو رجسٹرڈ کرنے کی درخواست کے ساتھ مجوزہ ضمنی قواعد کی ایک نقل بھی منسلک کرنی ہوگی۔ (دفعہ ۸ (۳)) اور یہ قواعد ایکٹ کے منشا کے خلاف نہیں ہونے چاہئیں (دفعہ ۹)

ضمنی قواعد کی ترمیم کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۱۱

ضمنی قواعد کی ایک نقل رجسٹرڈ سوسائٹی کے دفتر میں رکھی جائے جسے ممبر اور غیر ممبر کسی فیس کی ادائیگی کے بغیر دیکھ سکیں۔ دفعہ ۱۶

مقامی حکومتیں زیر دفعہ ۴۳ (ج) ایسے قواعد وضع کر سکیں جن میں یہ توضیح ہو کہ انجمنیں کن امور کے متعلق ضمنی قواعد بنائیں اور ضمنی قواعد کی ترمیم کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے

(ب) "کمیٹی" میں بھی ایک رجسٹرڈ سوسائٹی کا ادارہ اہتمام جسے اس سوسائٹی کا نظم و نسق سپرد ہوتا ہے۔ سوسائٹی کے ضمنی قواعد میں کمیٹی مقرر کرنے کے ضوابط درج ہوتے ہیں۔ دفعہ ۴۳ (ع)

(ج) "ممبر" میں وہ شخص شامل ہوگا جو سوسائٹی کو رجسٹرڈ کئے جانے کی درخواست میں شریک ہو اور وہ شخص بھی جسے سوسائٹی کے رجسٹرڈ ہونے کے بعد اس

کے ضمنی قواعد وضوابط کی رو سے ممبر بنایا جائے
لفظ "شخص" کے مفہوم میں یہاں عورت و مرد دونوں شامل ہیں اور رجسٹری شدہ انجمن ہائے امداد باہمی میں جو دفعہ ۱۸ کے ماتحت کارپوریٹ ادارات ہیں سوسائٹی کو رجسٹرڈ کئے جانے کی درخواست میں جو ممبر شریک ہوں ان کی عمریں اٹھارہ سال سے کم نہیں ہونی چاہئیں دفعہ ۱۶ (۱)۔ سوسائٹی کے رجسٹری کے بعد ہونے والے ممبروں کے لئے اس شرط کو خاص طور سے ضروری قرار نہیں دیا گیا۔
سوسائٹی کے داخلہ کے لئے درخواست دیں ان کے لئے کن شرائط کی بجاآوری ضروری ہے؟۔ ممبروں کا انتخاب۔ ممبروں کی طرف سے ہونے والی ادائیگی۔ ممبری کے حقوق کے استعمال سے پہلے ممبروں کو حاصل ہونے والا سود۔ ان نزاعات کو فیصل کرنے کا طریق کار جو ممبروں یا سابق ممبروں کے درمیان پیدا ہو جائیں متوفی ممبر کے حصہ کی قیمت کا تخمینہ کس طریق سے کیا جائے۔ ایسے شخص کی نامزدگی جس کے نام یہ حصہ منتقل یا ادا کر دیا جائے گا۔
ادائیگی کی کا قاعدہ۔ جو شرائط قرض کی درخواست کرنے والے ممبروں کے لئے بجالانی ضروری ہیں۔ وہ اغراض جن کے لئے قرض دے جا سکتے ہیں۔ اور روپیہ کی وہ تعداد جس حد تک ایک ممبر کو قرض دیا جا سکتا ہے" ان امور کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے مقامی حکومت کے مرتبہ قواعد (زیر دفعہ ۴۳ اور کواپریٹو سوسائیٹوں کے ضمنی قواعد دیکھئے)
سوسائٹی کے ممبروں کے درمیان منافع تقسیم کئے جانے کی شرائط۔ اور ممبروں کو تقسیم کئے جانے والے منافع کی زیادہ سے شرح کے

متعلق ان قواعد کا مطالعہ کیجئے جو زیر دفعہ ۴۳ (رو) وضع کئے گئے ہیں۔
دفعہ ۱۳ میں ممبروں کے حق رائے دہی کا بیان ہے۔ دفعہ ۱۴ میں ممبر کے مفاد یا حصہ کے انتقال کی بحث ہے۔ کسی رجسٹرڈ سوسائٹی کے ممبر کا حصہ یا مفاد سوسائٹی کی واجب الادا رقم کے سوا دیگر مطالبات زر کے عوض قرق نہیں کیا جا سکتا متوفی ممبر کے حصہ یا مفاد کے منتقل کرنے کے لئے آسانیاں بہم پہنچائی گئی ہیں ملاحظہ ہو دفعہ ۱۲۔ رجسٹرڈ سوسائٹی کے ممبر کی ذمہ داری اس کے ممبر نہ رہنے کی تاریخ سے دو سال بعد باقی رہتی ہے۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۲۳۔
ممبر کا انتخاب ذاتی طور سے ہو اور سوسائٹی خود انتخاب کرے۔ کوئی شخص کسی ایسے قاعدہ کے ماتحت داخلہ کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ جس کی رو سے کسی شخص کا خود بخود ممبر بن جانا لازم آتا ہے۔ ایک اہم اصول یہ ہے کہ پرانے ممبر کمیٹی میں یا ان کے نمائندے نئے ممبروں کو منظور کر لیں۔
(د) "افسر" کے مفہوم میں۔ صدر۔ سیکرٹری۔ خزانچی۔ کمیٹی کا ممبر اور وہ شخص شامل ہے جسے قواعد کے ماتحت سوسائٹی کے کاروبار کے متعلق ہدایت کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔
(ز) رجسٹرڈ سوسائٹی کے معنی ہیں وہ سوسائٹی جو اس ایکٹ ماتحت رجسٹرڈ ہو چکی ہو۔ یا رجسٹرڈ سمجھ لی جائے۔ سوسائٹی کی درخواست کی شرائط کے متعلق ملاحظہ ہو۔ دفعہ ۸۔ سوسائٹی کی رجسٹری کے لئے ملاحظہ ہو دفعہ ۹۔
سوسائٹی کے رجسٹرڈ ہونے کے ثبوت کے متعلق ملاحظہ ہو۔ دفعہ ۱۰۔ سوسائٹی کے پتہ اور اس کی تبدیلی کے متعلق ملاحظہ ہو۔ دفعہ ۱۵۔ ہر ایک سوسائٹی اس ایکٹ اور قواعد وضمنی قواعد کی ایک نقل معائنہ کے لئے موجود رکھے گی۔
ملاحظہ ہو۔ دفعہ ۱۶ رجسٹرڈ سوسائٹی کی مراعات کے ملاحظہ ہو دفعہ ۱۸

لغایت ۲۸ رجسٹرڈ سوسائٹی کے املاک اور سرمایہ کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۲۹
لغایت ۳۴ رجسٹرڈ سوسائٹی کے کاروبار کے معائنہ کے متعلق دفعہ ۳۵
لغایت ۳۸ ایسی سوسائٹیوں کے توڑ دینے اور بند کئے جانے کے متعلق ملاحظہ
ہوں دفعات ۳۹ لغایت ۴۲ ہر ایک رجسٹرڈ سوسائٹی ایک ریزرو فنڈ
رکھے گی۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۴۳ اور اس کا ذیل نوٹ۔ ہر ایک سوسائٹی اپنے
سالانہ حسابات اور بیلنس شیٹ شائع کرے گی اور گوشوارہ رجسٹرار کو بھیجے
گی۔ جو آخر الذکر کا مقرر کردہ ہو گا۔

(ز) "رجسٹرار" سے مراد وہ شخص ہے جو اس ایکٹ کے مطابق کوآپریٹو سوسائٹیوں
کو رجسٹرڈ کرنے کا فرض بجالاتا ہو۔

رجسٹرار اس قسم کے نزاعات کا فیصلہ کریگا کہ ایک شخص زراعت پیشہ
ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ ایک شخص کا باشندہ ہے یا نہیں (دفعہ ۷)
کسی سوسائٹی اس کے ضمنی قواعد اور ان کی ترمیمات کو رجسٹرڈ کرنے کا فیصلہ
رجسٹرار ہی کر سکتا ہے (دفعات ۹ لغایت ۱۱) وہ ایک رجسٹرڈ سوسائٹی
کی کاروباری اور مالی حالت کے متعلق تحقیقات کر سکتا ہے اور ان اسباب کے
پیش نظر جو دفعہ ۳۹ و ۴۰ میں مذکور ہیں رجسٹری کو منسوخ کر سکتا ہے۔
وہ کسی سوسائٹی کا کاروبار مفید اور رجسٹری کی تنسیخ کے بعد اس کے قرض کو
وصول کرنے کے لئے لکوئیڈیٹر مقرر کر سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۴۲۔ وہ کسی
سوسائٹی کی رجسٹری زیر دفعہ ۳۵ و ۳۶ تحقیقات کے بعد منسوخ کر سکتا ہے
زیر دفعہ ۴۲ وہ اس امر کی منظوری دے سکتا کہ ایک رجسٹرڈ سوسائٹی دوسری
رجسٹرڈ سوسائٹی کو قرض دے۔ وہ ایک غیر محدود ذمہ داری والی سوسائٹی
کو مال منقولہ کی ضمانت کی بنا پر قرض دینے کی اجازت دے سکتا ہے۔ وہ اس امر

کی منظوری دے سکتا ہے۔ کہ ایک رجسٹرڈ سوسائٹی اپنا سرمایہ کسی بنک میں یا بنکنگ کاروبار کرنے والوں میں سے کسی شخص کے پاس جمع کرے۔ رجسٹرار ہی زیر دفعہ ۳۲ اس امر کی اجازت دے گا کہ سوسائٹی کے خالص منافع میں سے ایک رقم جس کی تعداد منافع کے دس فیصدی سے زیادہ نہ ہو ۱/۴ منافع کو ریزرو فنڈ میں جمع کر دیئے جانے کے بعد کسی رفاہ عام کام میں دے دی جائے اس کے پاس سوسائٹیوں کے ناموں اور پتوں کا ایک رجسٹر رہے گا وہ سوسائٹیوں کو ترمیم شدہ ضمنی قواعد کی نقول ارسال کرے گا اور ہر ایک رجسٹرڈ سوسائٹی کے حسابات کی جانچ کرے گا۔ یا اس کا حکم دیگا۔ وہ کسی رجسٹرڈ سوسائٹی کے قرض خواہ کی طرف سے درخواست وصول ہونے پر سوسائٹی کے کاغذات کو خود دیکھے گا۔ یا دیگر اشخاص کو اس غرض کے لئے مامور کرے گا۔

(س) "قواعد" سے مراد وہ قواعد ہیں جو اس ایکٹ کے ماتحت وضع کئے گئے ہوں۔

ایکٹ میں انجمن کے آئین سے بھی بحث کی گئی ہے۔ اس کی دفعات ان عام اصول تک محدود ہیں۔ جو تمام کوآپریٹو سوسائٹیوں کو خاص قانون کی مراعات سے استفادہ کی شرط کے طور پر قبول کر لینی چاہئیں۔ اس کے علاوہ اور چند معاملات ہیں جن کے سلسلہ میں رہنمائی اور پابندیوں کی ضرورت ہوگی۔ صوبجاتی حکومتوں کو قواعد مرتب کرنے کا جو اختیار اس ایکٹ میں دیا گیا ہے وہ مقامی ضرورتوں کے پیش نظر انہیں کو استعمال کریں گی۔ قواعد میں ترقی اور سادگی کا ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ یہ دونوں چیزیں خود قانون میں موجود ہیں۔ جنرل کلاسز ایکٹ کی دفعہ ۲۶ میں قواعد اور ضمنی قواعد وضع

کرنے کی شرائط مذکور ہیں۔ قواعد اور ضمنی قواعد پہلے عام آگاہی کے لئے شائع کئے جائیں اور ان کے متعلق جو اعتراضات ہوں ان پر آخری اشاعت سے پیشتر غور و خوض کیا جائے۔

(۳) **رجسٹری** صوبجاتی حکومت کسی شخص کو تمام صوبہ یا اس کے کسی حصہ کے لئے انجمن ہائے امداد باہمی کا رجسٹرار مقرر کر سکتی ہے اور اس کی مدد کے لئے ایک شخص یا متعدد اشخاص کا تقرر عمل میں لا سکتی ہے اور انہیں کسی عام یا خاص حکم سے اس ایکٹ کے ماتحت رجسٹرار کے تمام یا ضروری اختیارات دی سکتی ہے۔

اس ایکٹ کے ماتحت صوبجاتی حکومتوں کے دیگر اختیارات کے متعلق ملاحظہ ہوں۔ دفعات ع۲۹ کلاز ۲ ع۲۳ ۔ ع۳۹ کلاز (۵) ع۴۳ و ع۴۵ و ع۴۶ و ع۴۷

۴۔ وہ سوسائٹیاں جن کی رجسٹری ہونی چاہیے

شرائط مذکور ذیل کے ماتحت ایک انجمن جس کا مقصد اپنے ممبروں کے اقتصادی مفاد کو امدادی اصول کے مطابق ترقی دینا ہو۔ یا وہ انجمن جو اس قسم کی انجمن کے کاروبار میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہو اس ایکٹ کے ماتحت محدود ذمہ داری کے ساتھ یا اس کے بغیر رجسٹرڈ کی جا سکتی ہے۔

اگر صوبجاتی حکومت کسی عام یا خاص حکم صادر کر کے اس کے خلاف اعلان نہ کرے تو

(۱) ایسی انجمن کی ذمہ داری جس کی ممبر کوئی رجسٹرڈ انجمن ہو محدود ہوگی

(۲) ایسی انجمنوں کی ذمہ داری جس کا مقصد اپنے ممبروں کو قرض دینے کے لئے سرمایہ بہم پہنچانا ہو اور جس کے ممبروں کی اکثریت مزارعین پر مشتمل ہو اور جس کے ممبروں میں کوئی رجسٹرڈ انجمن شامل نہ ہو غیر محدود رہے گی

سابق ایکٹ میں انجمن ہائے امداد باہمی کے حسب ذیل مقاصد واضح کئے گئے تھے۔ "انفرادی کفایت شعاری اور امداد باہمی کی حوصلہ افزائی تاکہ ممبر ایک دوسرے کی ضرورت اور استعداد کے علم اور مقامی رائے عامہ کے دباؤ سے اپنی مشترکہ ساکھ کا فائدہ اٹھا سکیں"۔ لیکن نئے ایکٹ نے ہندوستان میں امداد کا دائرہ کا وسیع کر دیا ہے۔ اس کی رو سے ایک انجمن امدادی اصول کے ماتحت ممبروں کی اقتصادی ترقی کو اپنا مقصد قرار دے سکتی ہے اس تبدیلی کے باعث نئی طرز کی انجمنیں جن کا حال کتاب میں بیان کیا جا چکا ہے معرض وجود میں آ گئیں

سابق ایکٹ صرف دوم قسم کی ابتدائی انجمنوں کو تسلیم کرتا تھا۔ دیہاتی اور شہری اس کی رو سے ابتدائی انجمن ہائے امداد باہمی کا اجتماع جائز نہ تھا نئے ایکٹ کی رو سے ابتدائی انجمنوں کی سہولت کے لئے انجمنیں قائم کرنے کی اجازت ہے۔ اس قسم کی انجمنیں، سنٹرل بنک۔ گارنٹی کرنے والی یونین اور ڈسٹرکٹ اگریکلچرل اور کواپریٹو ایسوسی ایشنیں ہیں اور ان سب کی ذمہ داری محدود ہوتی ہے۔ اس نوعیت کی مشترک انجمنیں ضمنی دفعہ ۱ کے ماتحت عموماً محدود ذمہ داری کی ہوتی چاہئیں۔ لیکن ممبروں کے حصص کی تحدید کے متعلق دفعہ ۵ کی رو سے جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان کا اطلاق ایسی انجمنوں پر نہیں ہوتا۔ اسی طرح ان شرائط کا اطلاق بھی نہیں ہوتا جو تعداد اور سکونت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ دفعہ ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ۔

(۱) وہ انجمن ہائے قرضہ جن کے اکثر ممبر کسان ہوں۔ غیر ذمہ واری کی ہونی چاہئیں۔

(۲) جن قرضہ کی انجمنوں کے ممبر غیر زراعت پیشہ اشخاص ہوں محدود یا غیر محدود ذمہ واری کی بنیاد پر قائم کی جاسکتی ہیں۔

(۳) ایسی انجمنیں (کریڈٹ سوسائٹیاں ہوں یا اس کے برعکس) جن کے ممبروں میں کچھ رجسٹرڈ انجمنیں بھی شامل ہوں۔ محدود ذمہ واری کی ہونی چاہئیں۔

(۴) کریڈٹ کو اپریٹو سوسائٹیوں کے علاوہ دیگر اقسام کی انجمنیں ذمہ واری کے معاملہ میں آزاد ہیں۔

لفظ "زراعت پیشہ" کی تعریف قانون مفلدہم مجریہ ۱۸۷۹ء کی دفعہ ۲ (دکن ایگریکلچرسٹ ریلیف ایکٹ) میں اس طرح مذکور ہے زراعت پیشہ سے مراد وہ شخص ہے جو ایک ضلع یا اس کے کسی حصہ کی حدود کے اندر (جو فی الحال اس ایکٹ کے دائرہ نفاذ میں شامل ہو) بذاتِ خود یا اپنے ملازموں اور رعیت کے ذریعہ زراعت سے کل یا جزوی طور پر کسب معاش کرتا ہو یا وہ شخص جو عموماً ان حدود کے اندر ذاتی طور سے زراعت کا کام کرتا ہو"۔

تشریح

زراعت پیشہ شخص جو اپنا درجہ معاشرت بدلنے کی نیت کے بغیر عارضی طور سے زراعت کے ذریعہ کسب معاش ترک کر دے یا بذاتہ زراعت کے کام میں مشغول نہ رہے یا جو تقاضائے سن وحال اور قویٰ کی کمزوری کے باعث زراعت کا کام کرنے سے معذور ہو جائے۔ یا ملک معظم کی فوج میں ملازمت کے باعث زراعت کا کام

موجود نہ رہ سکے اس تعریف کی رو سے زراعت پیشگی سے خارج نہیں ہو جاتا۔
زراعت پیشہ شخص کو اس مقام میں سکونت پذیر رہنا چاہیئے جہاں وہ زراعت کے ذریعہ کسب معاش کرتا ہے یا بذات خود زرعی محنت کرتا ہے
اس اصطلاح کے مطابق لگان وصول کرنے والے متمول اشخاص شامل نہیں۔ ملاحظہ ہو۔ حکومت ہند کی قرارداد مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۴ء کا پیرا ۳

(۵) محدود ذمہ داری اور سرمایہ حصص رکھنے والی انجمن کے ممبروں کے مفاد پر پابندیاں

جس صورت میں انجمن کے ممبروں کی ذمہ داری حصص سے محدود ہو رجسٹرڈ انجمن کے سوا کوئی ممبر۔
(الف) انجمن کے سرمایہ حصص کے اس حصہ سے زیادہ نہیں رکھ سکتا جو قواعد میں مذکور ہو دیہ حصہ ⅕ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے)
(ب) انجمن کے ایک ہزار سے زیادہ کے حصص میں وہ کسی حصہ یا حصہ کے متعلق دعویٰ کا مستحق و مجاز نہ ہوگا۔
حکومت بنگال کے نافذ کردہ قاعدہ ۱۲ کی رو سے اس حصہ کی مقدار جس کا ذکر ضمنی دفعہ (الف) میں ہے ⅕ مقرر کر دی گئی ہے۔ منفرد ممبر کل حصص کے ⅕ سے زیادہ نہیں رکھ سکتا بشرطیکہ اس کی قیمت ایک ہزار سے متجاوز نہ ہو سنٹرل بنکوں کی صورت میں صوبجاتی حکومتوں کو دفعہ ۴۶ کی رو سے قاعدہ مذکورہ میں حصص کی قیمت کے متعلق ترقی کر دینے کا اختیار رہے۔ تاکہ سنٹرل بنک کافی سرمایہ

حصص فراہم کر سکیں ۔
حصص کی تجدید کا منشا یہ ہے ۔ کہ افراد ان انجمنوں کے مفاد میں شریک غالب نہ بن سکیں اور حصص کے متعلق تجارت بامید منفعت کی صورت پیدا نہ ہو سکے اور ان لوگوں کی حوصلہ افزائی نہ ہو جو ایکٹ کی بہم رسانندہ سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر ان اغراض کے سوا جو انجمنوں کے پیش نظر ہیں دیگر مقاصد کے لئے سنٹرل بنک قائم کرنا شروع کر دیں

(۶) رجسٹری کی شرطیں

(۱) اس ایکٹ کے ماتحت کسی انجمن کی جس کے ممبروں میں رجسٹری شدہ انجمن شریک ہو رجسٹری نہیں جائیگی ۔ تاوقتیکہ اس کے ممبروں میں کم از کم دس اشخاص ۔ اٹھارہ سال کی عمر کے شامل نہ ہوں اور اس صورت میں کہ مقصد انجمن کا ممبروں کو قرض دینے کے لئے سرمایہ فراہم کرنا ہو تاوقتیکہ یہ اشخاص ۔

(الف) ایک ہی گاؤں یا قصبہ یا متصلہ دیہات کے باشندے نہ ہوں
(ب) ان صورتوں کے سوا جب کہ رجسٹرار اس کے برعکس دلالت کرے ۔ ایک ہی قبیلہ ۔ معاشرتی درجہ اور قوم کے ہوں ایک ہی پیشہ کرتے ہوں ۔
(ج) محدود ذمہ واری کی انجمنیں جو اس ایکٹ کے ماتحت رجسٹرڈ ہوں ان کے نام کے آخر میں لفظ ذمہ واری محدود" لکھا جائے گا

اس دفعہ میں رجسٹریشن کی شرائط بیان کی گئی ہیں ۔ رجسٹری کی درخواست بہر حال اٹھارہ سال یا اس سے زیادہ عمر کے دس اشخاص کو پیش کرنی چاہیئے

قرضہ کی انجمن کی صورت میں رجسٹری کی درخواست ان اشخاص کو پیش کرنی چاہیئے۔ جو ایک ہی گاؤں قصبہ یا متصلہ دیہات میں بود و باش رکھتے ہوں۔ یا ایک ہی قوم او رقبیلہ کے فرد ہوں۔ فرضہ دارانہ انجمن کی صورت میں رجسٹرار کو اس انجمن کے رجسٹرڈ کرنے کا امتیازی اختیار دیا گیا ہے۔ جس کے ممبروں میں دوسری جماعت یا اقوام کے افراد بھی شامل ہوں۔

متصلہ دیہات میں سکونت اور ہم قومی و ہم پیشگی و ہم جماعتی کے متعلق شرائط اس دفعہ کے ماتحت انجمن ہائے قرضہ پر عائد ہوتی ہیں دیگر انجمنوں پر ان کا اطلاق ضروری قرار نہیں دیا گیا۔ لیکن رجسٹرار کو تمام انجمنوں کے متعلق ان صفات پر اصرار کرنے سے کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا۔ اس دفعہ میں ممبروں کو کم از کم تعداد کے متعلق جو شرائط ہیں وہ یونینوں اور سنٹرل سوسائٹیوں پر عائد نہیں ہوتیں۔ اس ایکٹ کے الفاظ میں کوئی ایسی بات نہیں جو دو انجمنوں یا ایک انجمن یا شخص منفرد کی رجسٹری کی درخواست دینے سے باز رکھے۔ اگرچہ درخواست گذاروں کی کوئی تعداد معین نہیں کی گئی۔ لیکن رجسٹرار اپنے اختیارات سے ان انجمنوں کو رجسٹرڈ کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔ جنکا مقصد کافی حد تک حقیقی امداد باہمی ظاہر نہ ہوتا ہو۔

قصبہ اور گاؤں کا مابہ الامتیاز۔ سرایڈورڈ گیٹ سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ (صفحہ ۲۹)

لفظ "قصبہ" کی حسب ذیل تعریف کرتے ہیں۔

مردم شماری کی اغراض کے لئے اس لفظ کے مفہوم میں۔ ہر ایک میونسپلٹی۔ ہر ایک چھاؤنی جو حدود بلدیات سے خارج ہو لائینوں اور مکانات کے ہر ایسے مجموعہ کو جس کی آبادی پانچ ہزار سے کم نہ ہو۔ شامل سمجھ لیا گیا۔

پراونشل سپرنٹنڈنٹ ان مقامات کو مردم شماری کی اغراض کے لئے قصبات میں داخل کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

بیڈن باول کے نزدیک لفظ "گاؤں" کے معنی حسب ذیل ہیں۔

مقررہ حدود کے ایک مقام میں جس کا نام نقشہ میں درج ہو مستقل نوعیت کے افراد کا گروہ" (برطانی ہند میں مالیہ اراضی صفحہ ۱۰۰)

آگے چل کر مسٹر بیڈن باول رقمطراز ہیں۔

مستقل میں نے اس وجہ سے کہا۔ کہ ایسے اقطاع بھی جن میں دو یا تین سال تک مسلسل کاشت ہوتی ہے اور اس کے بعد زمین کو غیر مزروعہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ قاعدہ عام کی رو سے دیہاتی انجمنوں کے لئے غیر محدود ذمہ داری کو مناسب ترین سمجھا گیا ہے۔ خصوصاً اس حقیقت کے پیش نظر کہ حقیقی امداد باہمی یہ ہے کہ اجتماعی ساکھ سے منفرد ممبروں کو فائدہ پہنچایا جائے۔ لیکن ایسی صورتیں ہو سکتی ہیں کہ مخصوص

دیہاتی انجمنوں کے ممبروں کو محدود ذمہ داری کی اجازت دی جائے اس ایکٹ کی رو سے صوبجاتی حکومتوں کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ غیر محدود ذمہ داری کے قاعدہ کو نرم کردیں۔

رجسٹری شدہ

۷. بعض مسائل کے فیصلہ کے متعلق رجسٹرار کے اختیارات۔ جب اس ایکٹ کو اغراض کے سلسلہ میں کسی شخص کے متعلق یہ سوال پیدا ہو کہ وہ زراعت پیشہ ہے یا غیر زراعت پیشہ۔ یا یہ کہ کوئی شخص گاؤں۔ قصبہ یا متصلہ دیہات کا باشندہ ہے یا یہ کہ ایک شخص۔ کسی خاص قوم قبیلہ یا پیشہ در جماعت کا فرد ہے۔ تو اس کا فیصلہ رجسٹرار کرے گا اور اس کا فیصلہ آخری ہوگا۔

۸۔ رجسٹری کے لئے درخواست۔

(۱) رجسٹری کی غرض سے جو درخواست رجسٹرار کے پیش کی جائے۔

(۲) درخواست پر کس کے دستخط ثبت ہونے چاہئیں۔

(الف) اسی سوسائٹی کی صورت میں جس کے ممبروں میں کوئی رجسٹرڈ سوسائٹی شریک نہ ہو۔ کم از کم ایسے دس اشخاص کے دستخط جن کی تعریف دفعہ ۶ کے ضمنی دفعہ (۱) میں مذکور ہے۔

(ب) اس انجمن کی صورت میں جس کے ممبروں میں کوئی رجسٹرڈ انجمن شامل ہو ہر ایک سوسائٹی کی طرف سے ایک شخص مجاز کے دستخط۔ ایسی صورت میں جبکہ انجمن کے تمام ممبر رجسٹرڈ انجمنیں نہیں ہیں دس ممبروں کے دستخط۔ اگر ان کی تعداد دس سے کم تر ہو تو سب کے دستخط۔

۳ ۔ درخواست کے ساتھ انجمن کے مجوزہ ضمنی قواعد کی ایک نقل بھی ارسال کرنی ہوگی اور وہ اشخاص جنہوں نے یا جن کی طرف سے درخواست پیش کی گئی ہے۔ انجمن کے متعلق رجسٹرار کی مطلوبہ اطلاعات فراہم کریں گے ہر صوبہ کے قواعد میں درخواست کے فارم کا ذکر ہے۔ وہ طریقہ بتایا گیا ہے جو درخواست گزاروں کو اختیار کرنا چاہئے۔ درخواست گزاروں کو درخواست پیش کرنے سے پہلے قواعد کا مطالعہ کرلینا چاہئے۔

ملاحظہ ہوں نوٹ زیر عنوان ضمنی قواعد دفعہ ۳ کلاز (۵) لفظ ممبر کو تعریف کے لئے ملاحظہ ہوں ۲ دفعہ ۱۰ ضمنی دفعہ ۱(۱) اور اس کے ماتحت نوٹ۔ رجسٹری سے پہلے مجوزہ ضمنی قواعد پیش کرنے کی شرط ایک نئی خصوصیت ہے اس دفعہ کی کلاز ۔ ۲ ۔ (الف) میں ان انجمنوں کا ہے جو رجسٹری شدہ انجمنوں کی بجائے افراد پر مشتمل ہوں۔

کلاز۔ ۲ (ب) میں سنٹرل سوسائٹیوں یا بنکوں کی دو اقسام کا ذکر ہے یعنی (۱) سنٹرل بنک یا دہ انجمنیں جن کے حصہ داروں میں صرف ابتدائی انجمنیں شامل ہوتی ہیں اور ان کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ ایسی انجمنوں کی صورت میں ہر ایک ابتدائی انجمن کی طرف سے رجسٹری کی درخواست پر ایک شخص مجاز کو دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ (۲) سنٹرل بنک یا مخلوط طرز کی انجمنیں جن کے حصہ داروں میں ابتدائی انجمنیں اور افراد دونوں شامل ہیں دس یا دس سے کم۔ اس صورت میں رجسٹری کی درخواست پر ابتدائی انجمنوں کے نمائندگان مجاز کے دستخط ہونے چاہئیں اور منفرداً تمام ممبروں کو بھی دستخط کرنے چاہئیں بشرطیکہ ان کی تعداد اس سے کم ہو اور دس منفرد ممبروں کو اگر ان کی تعداد دس سے زیادہ ہو۔

۹ رجسٹریشن - اگر رجسٹرار کو اطمینان ہو جائے کہ سوسائٹی نے ایکٹ اور قواعد

کے منشا کی تعمیل کی ہے اور اس کے ضمنی قواعد ایکٹ اور قواعد کے خلاف نہیں ہیں۔ تو مناسب سمجھ کر وہ سوسائٹی اور اس کے ضمنی قواعد کو رجسٹرڈ کر دے گا۔ ملاحظہ ہوں۔ دفعہ ۵ و ضمنی دفعات (a) اور (g) کے ذیلی نوٹ۔

۱۰۔ رجسٹری کا ثبوت۔ رجسٹری کے متعلق رجسٹرار کا دستخط کردہ سرٹیفکیٹ اس امر کا کافی ثبوت ہوگا کہ سوسائٹی کی رجسٹری ہوگئی ہے۔ (بشرطیکہ یہ ثابت نہ کر دیا جائے کہ یہ رجسٹری منسوخ کر دی گئی)۔ انجمنوں کی رجسٹری کے منسوخ ہونے کے متعلق ملاحظہ ہوں دفعات ۳۹ و ۴۰ اور ان کے ذیلی نوٹ۔

۱۱۔ (۱) رجسٹری شدہ سوسائٹی کے ضمنی قواعد کی ترمیم۔ رجسٹری شدہ سوسائٹی کے ضمنی قواعد کی ترمیم جائز نہیں سمجھی جائے گی جب تک کہ وہ ایکٹ کے ماتحت رجسٹرڈ نہ ہو جائے۔ اس غرض کے لئے ترمیم کی ایک نقل رجسٹرار کو ارسال کرنی پڑے گی۔

(۲) اگر رجسٹرار کو یہ اطمینان ہو جائے کہ ضمنی قواعد کی ترمیم ایکٹ کے خلاف نہیں ہے تو وہ مناسب سمجھ کر اس ترمیم کو رجسٹرڈ کر سکتا ہے۔

(۳) جب رجسٹرار ضمنی قواعد کی کسی ترمیم کی رجسٹری کر دے گا۔ تو ترمیم شدہ ضمنی قواعد کی ایک مصدقہ نقل سوسائٹی کو ارسال کریگا اور یہ اس امر کا حتمی ثبوت ہوگا کہ ترمیم کی رجسٹری ہو گئی ہے۔

* * * *

ممبروں کی ذمہ داریاں اور حقوق

۱۲ کامل ادائیگی نہ ہونے تک ممبر اپنے حقوق سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ حصہ
انجمن کا کوئی ممبر اس وقت تک ممبری کے حقوق سے استفادہ نہیں کر سکتا
جب تک وہ انجمن کی ممبری کے متعلق پوری ادائیگی نہ کر چکا ہو۔ یا قوا
عد و ضوابط کی رو سے اس کا مفاد انجمن سے وابستہ نہ ہو گیا ہو۔

ملاحظہ ہوں دفعہ ۲ کلاز (a) (c) اور (e) کے ذیلی نوٹ۔ ادائیگی کے
معنی ہیں فیس داخلہ کی ادائیگی۔ "مفاد متعلق انجمن" کی تعریف و شوار۔
دفعہ ۱۳ میں اسی کے ہم معنی جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں
انجمن کے سرمایہ میں مفاد" دفعہ ۲۲ میں متوفی ممبر کے حصہ یا مفاد
کا ذکر کیا گیا ہے۔ بظاہر۔ سرمایہ سے وہ سرمایہ مراد ہے۔ جو انجمن
کو ایک ممبر کی ادا کردہ رقوم سے بنتا ہے۔ ان رقوم کو ان امانتوں
کی طرح واپس نہیں کیا جا سکتا جو میعاد معین کے لئے جمع ہوتی ہیں
عندالطلب واپس کیا جا سکتا ہے اور یہ رقوم کم و بیش مستقل نوعیت
کی ترقی میں۔

ایک شخص کو انجمن یا انجمن کے سرمایہ میں اس وقت مفا
حاصل ہو سکتا ہے جب کہ وہ حصص خرید لے اور وہ رقوم ادا کردے
جو قواعد کی رو سے واجب الادا ہوں۔

محدود ذمہ داریوں کی انجمنوں کی صورت میں جو حصے جاری کیا
کرتی ہیں۔ انجمن کے سرمایہ میں ممبر کے حاصل کردہ مفاد اور اس
ذمہ داری میں جو وہ قبول کرتا ہے کچھ تعلق ہوتا ہے۔ اس کے

برعکس غیر محدود ذمہ داری کی انجمن میں جو حصے جاری کئے جاتے ہیں اُن میں اس قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسی صورتوں میں اس مفاد کی حد سے قطع نظر جو انجمن میں ہو ممبروں کو ایک ووٹ کا حق حاصل ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۲ میں حصہ یا مفاد کے ایک ہی معنی ہیں۔ ایک ممبر کو وراثتاً ایک پورا حصہ مل سکتا ہے یا کسی حصہ میں جزوی مفاد۔

۱۴ (۱) ممبروں کے ووٹ۔ جہاں رجسٹرڈ انجمن کے ممبروں کی ذمہ داری حصص سے نہیں ہے سرمایہ میں مفاد کی حد سے قطع نظر ہر ایک ممبر کو انجمن کے معاملات میں صرف ایک ووٹ کا حق حاصل ہوگا۔

(۲) جہاں ایک انجمن کے ممبروں کی تعداد حصص سے محدود ہو۔ ہر ایک ممبر کو اس قدر رایوں کا حق حاصل ہوگا جو قانون میں مذکور ہیں۔

(۳) مگر رجسٹری شدہ انجمن اپنا سرمایہ دوسری رجسٹری شدہ انجمن کے حصص میں لگا دے تو اس رجسٹری شدہ کے معاملات میں حصہ لینے کے لئے اپنی طرف سے کسی ممبر کو مقرر کر سکتی ہے۔

غیر محدود ذمہ داری کی انجمن کی صورت میں ہر ایک ممبر کو نظم و نسق میں ایک رائے کا استحقاق ہوگا اور ایسی صورت میں جبکہ ممبر کی ذمہ حصص سے محدود ہوگی تو ہر ایک ممبر کو سوسائٹی کے ضمنی قواعد کی رو سے یا اس سے زیادہ رایوں کا حق ہوگا۔

ضمنی دفعہ ۳ میں ان ابتدائی انجمنوں کی نمائندگی کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے سرمایہ کا ایک حصہ دوسری ابتدائی انجمنوں یا سنٹرل بنکوں میں لگا دیا ہے۔ ان صورتوں میں سرمایہ لگانے والی انجمن متعلقہ ابتدائی انجمن یا سنٹرل بنک کے معاملات میں حصہ لینے کے لئے اپنے کسی ممبر کو مقرر کر سکتی ہے۔

۱۴ (۱) حصص یا مفاد کے انتقال پر پابندیاں۔ رجسٹری شدہ انجمن کے سرمایہ میں کسی ممبر کا جو حصہ یا مفاد ہو اس کا انتقال ایسی شرائط کے ماتحت عمل میں لایا جاسکے گا جو زیادہ سے زیادہ رقم کے متعلق قواعد میں مذکور ہوں۔

(۲) غیر محدود رجسٹری شدہ انجمن کی صورت میں کوئی ممبر انجمن کے سرمایہ میں سے اپنا حصہ یا مفاد یا اس کام کا کوئی جزو اس وقت تک منتقل نہیں کرے گا جب تک

(الف) یہ حصہ یا مفاد اس کے پاس ایک سال سے زیادہ مدت سے نہ ہو۔ اور

(ب) حصہ کا یہ انتقال یا چارج انجمن یا انجمن کے ممبر کے نام نہ کیا جائے۔

دفعہ ۱۰۰ قانون انتقال ملوکات میں چارج کی تشریح حسب ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔ "جہاں ایک شخص کی جائداد غیر منقولہ کو قانوناً دوسرے شخص کے روپیہ کی ادائیگی کے لئے ضمانت قرار دیدیا جائے۔ اور یہ معاملہ رہن کا نہ ہو تو آخرالذکر شخص کے متعلق کہا جائیگا کہ وہ اس جائداد پر "چارج" رکھتا ہے۔"

محدود ذمہ داری کی انجمن کی صورت میں زیادہ سے زیادہ اس ایکٹ کی دفعہ ۲۸ ضمنی دفعہ ب کی رو سے ایک ہزار مقرر ہے۔ غیر محدود ذمہ داری کی انجمن کا ایک ممبر اپنے ممبر بننے سے ایک سال بعد اپنے حصہ کو مع سود منتقل یا" چاپنج کر سکتا ہے لیکن زیر دفعہ ۲۳ انجمن کے قرضوں کے لئے اس کی ذمہ داری حصہ کی منتقلی کے ساتھ ممبر نہ رہنے سے دو سال بعد تک ختم نہیں ہوتی۔

قدیم ایکٹ میں غیر محدود ذمہ داری کی نان کریڈٹ سوسائیٹوں کے حصص کے انتقال پر جو پابندیاں ہیں وہ اس دفعہ نے منسوخ کردیں۔ دفعہ ۲۲ کے ماتحت کسی متوفی ممبر کا جائز وارث متوفی کے حصہ کو اپنے نام منتقل کئے جانے کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

ان دو معاملات اور دیگر معاملات میں مسلمہ رجسٹری شدہ انجمنیں جوائنٹ سٹاک کمپنیوں کے مساوی بنادی گئی ہیں۔اور یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ آیا اس ایکٹ سے ان انجمنوں کو تو فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے جو حقیقی امدادی نوعیت کی نہیں ہیں مجوزہ ضمنی قواعد پر غور کرنے میں ان امور کا لحاظ رکھنا چاہیئے مثلاً ایک سرمایہ حصص رکھنے والی انجمن کو یہ ہدایت ممکن ہوگی کہ حصص قابل انتقال نہ ہوں۔ یا صرف ایسے اشخاص کو منتقل کئے جائیں جن کے متعلق چند امور کو ملحوظ رکھا جاسکے۔ مثلاً یہ کہ انہیں باضابطہ ممبر منتخب کرلیا جائے گا۔

انجمن سے مطالبہ کا حق ترجیح

۱۵ انجمنوں کے پتے۔ ہر ایک رجسٹری شدہ انجمن کا ایک باقاعدہ رجسٹرڈ پتہ ہوگا۔ اور تمام خط وکتابت اسی پتہ سے کی جائے گی۔ اور اس پتہ میں جو تبدیلی ہو گی اس سے رجسٹرار کو مطلع کر دیا جائے گا۔

۱۶ ایکٹ۔ ضوابط۔ اور ضمنی قواعد کی کاپیاں معائنہ کے لئے موجود رہیں گی۔ ہر ایک رجسٹری شدہ انجمن ایکٹ زیر بحث اپنے ضمنی قواعد اور اس قسم کی انجمنوں کے متعلق قانون کی ایک کاپی مناسب اوقات میں اپنے رجسٹرڈ پتہ (مراد دفتر) پر کسی فیس کے بغیر معائنہ کے لئے موجود رکھے گی۔

"قواعد کی کاپی معائنہ کے لئے کھلا رکھنے" کا مطلب صرف یہی نہیں کہ ممبر ہی اس کا مطالعہ کر سکیں بلکہ غیر ممبروں کو بھی اس کے مطالعہ کا حق حاصل ہوگا۔

۱۷ (۱) حسابات کی جانچ۔ رجسٹرار کم از کم سال میں ایک بار ہر ایک رجسٹری شدہ انجمن کے حسابات کی جانچ خود کرے گا یا تحریری حکم کے ذریعہ اپنی طرف سے کسی شخص مجاز کو اس کام کے لئے مامور کرے گا۔

(۲) حسابات کی جانچ میں زیر دفعہ (۱) واجب الوصول قرضوں کی (اگر ہوں) نیز انجمن کی ذمہ داریوں اور املاک کی جانچ بھی شامل ہے۔

(۳) رجسٹرار کلکٹر یا کوئی ایسا شخص جسے رجسٹرار نے عام یا خاص تحریری حکم سے اس امر کا مجاز کیا ہو ہر وقت سوسائٹی کے رجسٹروں۔ کتابوں اور ضمانتوں کی جانچ اور مطالعہ کر سکے گا۔ اور معائنہ کرنے والا شخص سوسائٹی کے کاروبار کے متعلق جو امور دریافت کرنا چاہے گا ان کے متعلق اطلاع بہم پہنچانا سوسائٹی کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔

"حساب کی جانچ کے معنی" ایکٹ میں اس اصطلاح کے یہ معنی ہیں کہ جانچ میں واجب الوصول قرضوں کی جانچ اور املاک کی قیمت اور ذمہ داریوں کا تخمینہ بھی شامل ہے۔ یہ صرف سوسائٹی کی خود محاصل و مصارف کی تیاری کا نام نہیں ہے۔ بلکہ سوسائٹی کے اموال کی فہرست کی دیکھ بھال بھی اس میں شامل ہے۔ اس میں ان تمام معاملات کی تحقیق شامل ہے جن سے سوسائٹی کی عام حیثیت دریافت ہو سکتی ہو۔

سرکاری جانچ ۔ جانچ درحقیقت وہی ہے جو سرکاری طور سے کی جائے۔ حسابات کی جانچ کے ذریعہ سے ہی یہ تحریک حکومت کے زیر نگرانی رہ سکتی ہے۔ یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ تمام صورتوں میں سرکاری طور سے جانچ کو لازمی قرار دیا جائے۔ ایکٹ کی اس دفعہ کا یہی منشا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مذکورہ طریقہ کو اختیار کرنے سے انجمنوں کے ممبروں اور عوام کو ان کے انتظامات پر مزید اعتماد ہو جائے گا۔ ان صورتوں میں بھی جبکہ انجمنوں کو حکومت کی طرف

سے مالی امداد نہ ملے گی وہ اس ایکٹ سے گراں قدر مراعات حاصل کریں گی اس لئے یہ مناسب ہے کہ وہ اپنے حسابات لازمی طور سے جانچ کے لئے پیش کریں۔ اس ملک میں اسی کو سرکاری جانچ سمجھا جائے گا۔

واضح ہو۔ کہ اس دفعہ کی ضمنی دفعہ ۳ کے ماتحت رجسٹرار کلکٹر یا رجسٹرار کے مامور کردہ شخص کے سوا کسی کو سوسائٹی کے حسابات کی جانچ کا اختیار نہیں۔ اس کا منشا یہ ہے کہ سوسائٹی کے عہدہ داروں کو ادنیٰ سرکاری ملازم تنگ نہ کر سکیں۔ اسسٹنٹ رجسٹرار اور آڈیٹروں کو دفعہ زیر بحث میں یہ اختیارات دئے گئے ہیں۔

۱۹۰۴ء کے مطابق رجسٹرار انجمنوں کے حسابات کی جانچ کا ذمہ دار تھا۔ لیکن موجودہ ایکٹ میں اسے یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ تحریری حکم دے کر کسی شخص کو حسابات کی جانچ کے لئے مامور کر دے۔ قدیم ایکٹ کے مطابق سرکاری جانچ کے لئے فیس وصول نہیں کی جا سکتی تھی۔ لیکن اس ایکٹ کی دفعہ ۴۳ (۹) کی رو سے مقامی حکومت کو جانچ کی فیس وصول کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔

رجسٹری شدہ انجمنوں کی مراعات

۱۸۔ انجمنیں کارپوریٹ ادارات سمجھی جائیں گی۔ رجسٹرڈ ہونے کے بعد ایک سوسائٹی کو اس نام کا ایک کارپوریٹ ادارہ سمجھا جائیگا۔ جس نام سے وہ رجسٹرڈ ہوئی ہے۔ اس کو دائمی توارث کا حق

حاصل ہوگا۔ اس کی ایک مشترک مہر ہوگی۔ وہ جائداد پر رکھ سکے گی۔ معاہدات کر سکے گی۔ مقدمات قائم کر سکے گی۔ اور اپنے خلاف قائم شدہ مقدمات کی پیروی کر سکے گی۔ اور ان کے علاوہ تمام کر سکے گی جو اس کے مقصد قیام کے سلسلہ میں ضروری ہوں۔

انجمن کو کارپوریشن بنانے کے لئے اس کی رجسٹری کا ضروری ہے۔ کارپوریشن متعدد اشخاص کا ایک اجتماع یا جمعیت ہے جس کے ساتھ مختلف امور میں شخص واحد کا سلوک کرتا ہے۔ کارپوریشن کے حقوق اور فرائض کا اطلاق اس کے ممبروں پر بھی ہوتا ہے۔ دائمی توارث کی استعداد ہی کارپوریشنوں کو دیگر سوسائٹیوں کو ممتاز کرتی ہے۔ انجمن رجسٹری کے بعد کارپوریٹ ادارہ بن جاتی ہے۔ وہ ایک قانونی حیثیت رکھتی ہے۔ مقدمات دائر کر سکتی ہے اور اس کے خلاف بھی مقدمات دائر کئے جا سکتے ہیں۔ جائداد کی مالک بن سکتی ہے۔ اور اس قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہو سکتی ہے جن کے لئے اسے کارپوریٹ کیا گیا ہے۔

۱۹۔ رجسٹری شدہ انجمن۔ اگر مالیہ اراضی۔ یا مالیہ اراضی کی حیثیت سے حکومت کا کوئی مطالبہ اور زمیندار کے لگان یا لگان کی حیثیت سے وصول ہونے والے روپیہ کے متعلق کوئی سابق مطالبہ نہ ہو تو سوسائٹی کے مطالبہ کی وصولی میں دیگر قرضخواہوں کے مطالبات زر پر مقدم رکھا جائے گا۔ خواہ یہ مطالبات کسی موجودہ مہر سے ہوں یا کسی سابق مہر سے۔ انجمن کے مطالبہ کو حسب ذیل صورتوں میں مرجح سمجھا

جائے گا:-

(الف) تخم یا کھاد یا ان کی خریداری کے لئے زرنقد کی فراہمی کی صورت میں۔ کسی ممبر یا شخص کی استادہ فصل یا دیگر زرعی پیداوار پر قرض یا تخم و کھاد وغیرہ کی فراہمی سے اٹھارہ ماہ کے اندر۔

(ب) مواشی یا چارہ برائے مواشی۔ زرعی و صنعتی آلات اور مشینیں۔ صنعت کے لئے خام مصالح۔ یا اشیاء مذکور کی خریداری کے لئے زرنقد کی بہم رسانی۔ ان اشیاء پر جو اس طرح سے بہم پہنچائی گئی ہوں۔ یا اس قرض سے کل یا جزوی طور پر خریدی گئی ہوں یا بہم رسانیدہ خام مصالح سے بنائی گئی۔ یا روپیہ سے خریدی گئی ہوں۔

کلاز۔(الف) سابق ایکٹ میں مطابہ کی یہ ترجیح قرض دینے کی تاریخ سے فصل استادہ یا دیگر زرعی پیداوار پر صرف ایک سال تک تھی۔ لیکن موجودہ ایکٹ میں انجمن کے مطالبہ کی وصولی کے لئے اس میعاد کو بڑھا کر اٹھارہ ماہ کر دیا گیا ہے اس لئے کہ بعض فصلیں مثلاً نیشکر بونے کے بعد ایک سال سے زیادہ مدت میں درو ہوتی ہیں۔

کلاز۔(ب) ضابطہ دیوانی کی دفعات ۶۰ و ۶۱ کی رو سے مزارعین کی زرعی پیداوار۔ مواشی۔ اور آلات کشاورزی کو قرق نہیں کیا جاسکتا تھا لیکن سوسائٹی اس قانون کی رو سے مواشی وغیرہ کو قرق کرا کے اپنا مطالبہ وصول کر سکتی ہے۔ ۱۹۱۲ء کے ایکٹ میں سوسائٹی کے مطالبہ کو اس مال پر کوئی ترجیح حاصل نہ تھی جو اس کے بہم رسانیدہ خام مصالح سے تیار کیا گیا ہو۔ یا اس کے روپیہ سے خریدا گیا ہو۔ موجودہ ایکٹ کی رو سے سوسائٹی کو نہ صرف

اس خام مصالح پر مطالبہ کی ترجیح حاصل ہوگئی جو اس کے روپیہ سے خریدا گیا ہو بلکہ اس مال پر بھی جو اسس خام مصالح سے تیار کیا گیا ہو۔ سوسائٹی کو ترقی کے اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ مطالبہ کی ترجیح کا فیصلہ صرف عدالت دیوانی میں ہی ہوسکتا ہے۔

مواشی۔ آلات۔ خام مصالح اور اشیا کے متعلق کوئی خاص میعاد معین نہیں۔ لہذا تمادی کے عام قانون کے مطابق اس قسم کے مطالبات کو تین سال تک ترجیح حاصل رہ سکتی ہے۔ اگر قانون مذکور کی دفعہ ۲ کے ماتحت سوسائٹی نے ڈگری یا چارج حاصل نہ کیا ہو تو وہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۷۳ کے ماتحت (اس دفعہ کی منشا کے مطابق) درخواست دے کر کسی ایسے ڈگریدار کے مقابلہ میں اپنے مطالبہ کی اولیت کا نفاذ نہیں کرا سکتی جس کے مطالبہ کی بنا پر کوئی جائداد زیر فروخت ہو۔ اس کے علاوہ قانونی چارہ جوئی کی دوسری راہیں بھی انجمن کے لئے کھلی ہیں۔ ملاحظہ ہو ۱۸ اسی ڈبلو این ۱۱۷۱ (ہائی کورٹ کلکتہ کا فیصل شدہ) دفعہ ۷۳ (ضابطہ دیوانی) منظر ہے کہ قرض کی بنا پر فروخت شدہ جائداد کی قیمت ڈگریداروں میں تناسب کے ساتھ تقسیم کردی جائے۔ چنانچہ اس کے مطالبہ سے مستنبط ہوتا ہے کہ مدعی (اس مقدمہ میں شاہباز پور کواپریٹو بنک مدعی تھا) ڈگریدار رہا۔ لیکن اس مقدمہ میں سوسائٹی ڈگریدار نہ تھی۔ چنانچہ اس کا مطالبہ مسترد کردیا گیا۔ اسے موجودہ ایکٹ کی دفعہ ۲۰ کے معنی میں چارج نہیں کہہ سکتے ہیں۔

منشی عبدالقادر بنام شہباز پور کواپریٹو بنک ۱۸ اسی ڈبلو ۱۱۷۱

۲۰ ممبروں کے حصوں اور مفاد کے متعلق چارج اور رقم مجرائی۔ رجسٹری شدہ انجمن کو موجودہ اور سابق ممبروں کی امانتوں اور حصہ یا سرمایہ میں مفاد پر ایک رقم کی وصولی کا حق ہوگا۔ اور اسی طرح اس منافع یا بونس پر جو کسی موجودہ یا سابق ممبر سے سوسائٹی کو واجب الوصول ہو۔ اور قرض ادا کرنے کے لئے کسی موجودہ یا سابق ممبر کو جو رقم واجب الادا ہو اس میں ایک رقم مجرا دے سکتی ہے۔ "چارج" کی تعریف اور غرض وغایت کے لئے ملاحظہ ہو۔ دفعہ ۱۴۔ اس رقم میں سے جو کسی موجودہ ممبر یا سابق ممبر کی طرف سے وصول ہونے والی ہو۔ ایک رقم مجرا دے سکتی ہے۔ اور عدالت دیوانی کی مداخلت کے بغیر وہ کریڈٹ کی رقم کو اس کے قرض کے حساب میں منتقل کر دے گی اگر اس طرح بھی انجمن کا واجب الوصول روپیہ وصول نہ ہو تو دفعہ سابق کے مطابق عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کرے۔

۲۱ حصص اور مفاد قرق نہیں ہو سکتے۔ سرمایہ میں کسی ممبر کا جو حصہ یا مفاد ہو وہ کسی عدالت کے حکم یا ڈگری سے اس ممبر کے کسی قرض یا ذمہ داری کی بنا پر قرق یا فروخت نہیں ہو سکتا۔ پریذیڈنسی ٹاؤنس انسالونسی ایکٹ ۱۹۰۹ء کے ماتحت مقرر کردہ کوئی سرکاری ملازم۔ یا پراونشل انسالونسی ایکٹ ۱۹۰۷ء کے ماتحت مقرر شدہ محصل کو اس حصہ یا مفاد کے متعلق کسی دعوے کا حق نہ ہوگا۔

یہ دفعہ ممبر کے حق میں ایک خاص قاعدہ ہے۔ انجمن کے

سرمایہ میں ایک ممبر کا جو حصہ یا مفاد ہو۔وہ انجمن کے دوسرے ممبر کے قرض کے باعث کسی ڈگری کی بنا پر قرق یا فروخت نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے حصہ یا مفاد ایسا مال بھی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جسے قرضخواہوں میں تقسیم کیا جاسکے۔ دفعہ کے آخری حصہ میں اس کی اچھی طرح وضاحت کردی گئی ہے۔

۲۲ (۱) ممبر کی وفات پر مفاد کا انتقال۔ کسی ممبر کی وفات پر رجسٹری شدہ انجمن ان قواعد کی بنا پر جو اس کے متعلق وضع کیے گئے ہیں متوفی ممبر کے نامزد ممبر کو اس کا وارث قرار دے سکتی ہے۔ اگر متوفی کا نامزد شخص نہ ہو تو اس شخص کو جائز وارث قرار دیا جاسکتا ہے۔ جو کمیٹی کی رائے میں متوفی کا جائز وارث اور نمائندہ ہو۔ یا ایسے نامزد شخص وارث یا جائز نمائندہ کو اس قدر رقم ادا کرسکتی ہے جو قواعد اور ضوابط کی رو سے متوفی ممبر کے حصہ یا مفاد کی قیمت کے مساوی ہو۔

(۱) بشرطیکہ۔ غیر محدود ذمہ داری کی انجمن کی صورت میں ایسا نامزد شخص وارث یا جائز نمائندہ انجمن سے متوفی ممبر کے حصہ یا مفاد کی قیمت کے مساوی رقم کا مطالبہ کرے۔

(۲) محدود ذمہ داری کی سوسائٹی کی صورت میں۔ انجمن متوفی ممبر کا حصہ یا مفاد ایسے نامزد۔ وارث یا جائز نمائندہ کے نام منتقل کرے گی جو قواعد کی رو سے انجمن کا ممبر بن سکے۔ یا متوفی کی وفات سے ایک ماہ کے اندر درخواست موصول ہونے پر ان اوصاف کے کسی اور مخصوص شخص کے نام۔

۲- رجسٹری ۔ وہ تمام قرض جو اس کے ذمہ متوفی ممبر کو واجب الادا ہو اُس جائز نمائندہ وارث یا نامزد شخص کو ادا کردے گی۔
۳- اس دفعہ کی رو سے رجسٹری شدہ انجمن جو منتقلی یا ادائیگی کرے گی وہ دوسرے شخص کے مطالبہ کے مقابلہ میں جائز منصور ہوگی۔
اس دفعہ کی ضمنی دفعہ ۱ میں ممبر کی وفات کے بعد اس کے حصہ یا مفاد کے منتقل کئے جانے کا بیان ہے۔
ضمنی دفعہ ۲ میں ان رقوم۔ امانتوں اور منافع کا بیان جو کسی ممبر کی وفات کے بعد انجمن کے ذمہ واجب الادا ہوں۔
"نامزد شخص"۔ ہر شخص انجمن کا ممبر بنتے وقت کسی ایسے شخص کو نامزد کر سکتا ہے جس کے نام اس کی (ممبر) وفات کے بعد حصہ یا مفاد یا ایکٹ کی اس دفعہ کی منشا کے مطابق حصہ کی قیمت ادا کی جا سکے۔ یہ نامزدگی ان قواعد وضوابط کے مطابق عمل میں آنی چاہیئے جو مقامی حکومت اس باب میں ایکٹ کے مطابق وضع کرے۔ اس طرح صرف ایک شخص کو نامزد کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو دفعہ ۴۳
ضمنی دفعہ ۲ جس میں حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ممبروں کی طرف سے ہونے والی نامزدگیوں کے متعلق قواعد وضع کرے۔ بہر حال ممبروں کے لئے یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو ضرور نامزد کریں جس کے نام ان کی وفات کے بعد حصہ یا اس کی قیمت منتقل کی جا سکے۔ جب کوئی شخص نامزد نہ ہو اس صورت میں کمیٹی یہ فیصلہ کرے گی کہ کس شخص کو

متوفی کا وارث یا جائز نمایندہ قرار دیا جائے غیر محدود ذمہ داری کی سوسائٹی میں شخص نامزد کو اور اگر نامزد نہ ہو تو وارث یا جائز نمایندہ کو متوفی ممبر کے حصہ یا مفاد کی قیمت ادا کی جائے گی۔ حصہ کی قیمت متعلقہ قواعد و ضوابط کے مطابق مقرر کرنی چاہیئے۔ حصہ یا مفاد کی حیثیت سے وہ رقم مراد ہے۔ جو انجمن نے متوفی ممبر سے وصول کی۔ یا کسی اور ممبر سے جس سے متوفی ممبر نے حصہ لیا ہو۔

واضح رہے کہ غیر محدود ذمہ داری کی انجمن ضمنی دفعہ ۱ (۱) کی رو سے اس امر کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اگر کمیٹی کو اس بارہ میں کچھ شکوک ہوں تو ان کے باوجود متوفی ممبر کا مفاد ایسے نامزد یا وارث کو ضرور ادا کرے۔

محدود ذمہ داری کی انجمن کی صورت میں حسب ذیل اشخاص کو حصہ یا مفاد منتقل کرنا لازمی ہے:۔

(۱) شخص نامزد کو اگر وہ ممبر بننے کے لائق ہو۔

(۲) اگر نامزد نہ ہو تو کمیٹی کے منتخب کردہ وارث یا جائز نمایندہ کے نام بشرطیکہ وہ ممبر بننے کا اہل ہو۔

۳۔ بدیں شہادت کسی ایسے شخص کے نام جس کو جائیداد منتقل ہوئی ہو۔ بشرطیکہ وہ شخص ممبر بننے کا اہل ہو۔ بشرطیکہ نامزد شخص کی طرف سے متوفی کی وفات کے ایک ماہ کے اندر اس غرض کے لئے درخواست پیش کی گئی ہو۔

۴ جہاں کوئی شخص نامزد نہ ہو۔ کسی ایسے شخص کے نام جس کے نام کمیٹی کا منتخب کردہ وارث یا جائز نمایندہ حصہ کو منتقل کرنا چاہتا ہو۔

۵۔ اگر نامزد شخص اور وارث ممبری کے اہل نہ ہوں۔ یا وہ کسی ایسے شخص کے نام منتقل کرنے کا انتظام نہ کر سکیں جو ممبر بن سکتا ہو تو سوسائٹی کو اختیار ہے کہ قواعد ضوابط کے مطابق حصہ کی قیمت وارث یا شخص نامزد کے نام منتقل کر دے۔

دوسری رقوم مثلاً منافع اور امانتوں وغیرہ کے معاملہ میں محدود ذمہ داری اور غیر محدود ذمہ داری کے متعلق انجمنوں کے قواعد یکساں ہیں۔ اگر کوئی شخص نامزد موجود ہو تو سوسائٹیاں واجب الادا رقوم اُسے ادا کر سکتی ہیں بصورت دیگر اس شخص کو یہ رقوم ادا کی جائیں گی جسے کمیٹی وارث یا جائز نمائندہ قرار دے۔ اس قسم کی ادائیگی کے وقت کمیٹی وصیت نامہ یا تصدیق وراثت کا سرٹیفکیٹ طلب کرے۔ اس دفعہ کا منشا یہ ہے کہ سوسائٹیوں کو ان زحمتوں سے محفوظ کر دیا جائے جو غلط اور غیر مستحق ادائیگی کی صورت میں پیش آ سکتی ہیں۔ بطور مثال اگر وارث یا جائز نمائندہ کے انتخاب میں کمیٹی نے غلطی کی ہے تو حقیقی وارث ادا شدہ رقم کے متعلق اس کے خلاف دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ شخص نامزد حقیقی وارث نہ ہو لیکن اگر اسے رقوم ادا کر دی جائیں تو کمیٹی حقیقی وارث کو رقوم ادا کرنے کی ذمہ دار نہیں۔ واضح ہو کہ کسی متوفی شخص کا واجب الوصول قرض وصول کرنے کے لئے عموماً وصیت نامہ یا تصدیق وراثت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس دفعہ کی رو سے رجسٹری شدہ انجمن کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اس تنقیح کا فیصلہ کرنے کے بعد

کہ متوفی وارث یا جائز نمائندہ کون ہے حصہ یا مفاد یا اُس کی قیمت شخص نامزد یا اس کے جائز نمائندہ کو ادا کر دے۔ یہ ان مراعات میں سے ایک رعایت ہے جو کہ انجمن کے امداد باہمی کو دی گئی ہیں۔

۲۳ سابق ممبروں کی ذمہ داری۔ اُن قرضوں کے متعلق سابق ممبر کی ذمہ داری جو اس کے رجسٹری شدہ انجمن سے علیحدہ ہونے کے وقت ہوں ممبر نہ رہنے سے دو سال بعد تک رہتی ہے۔

"سابق ممبر" سے مراد ہے وہ زندہ شخص ہے جو سوسائٹی کا ممبر نہ رہے پہلے ایکٹ میں سوسائٹی کے قرض کے متعلق سابق ممبر کی ذمہ داری اس سے کم تر مدت یعنی ایک سال تک رہتی تھی۔ لیکن موجودہ ایکٹ میں ممبر سوسائٹی سے علیحدہ ہونے کے دو سال تک ذمہ دار رہتا ہے۔

۲۴ متوفی ممبروں کی جائداد کی ذمہ داری۔ ممبر کی وفات کے بعد اس پر انجمن کا جو قرض ہو۔ وفات سے ایک سال بعد تک اس کی ذمہ داری متوفی کی جائداد پر رہے گی۔

سابق دفعہ میں اس ممبر کی ذمہ داری کا ذکر ہے جو ممبر نہیں رہا لیکن زندہ موجود ہے۔ اس دفعہ میں متوفی ممبر کی ذمہ داری کا بیان ہے۔

۲۵ ممبروں کا رجسٹر۔ رجسٹری شدہ انجمن ممبروں یا حصوں کی جو فہرست رکھے گی اس میں حسب ذیل اندراجات ضروری ہوں گے۔

(الف) وہ تاریخ جس میں کسی شخص کا نام ممبر کی حیثیت سے درج ہوا۔

(ب) وہ تاریخ جس میں کوئی ممبر انجمن سے علیحدہ ہو گیا ہو۔

دفعہ ۲۵۔ یہ دفعہ ثبوت کے متعلق ایک خاص قاعدہ ہے۔ رجسٹری

کے سرٹیفکیٹ کے لئے ملاحظہ ہو۔ دفعہ ۱۰
۲۶ سوسائٹیوں کے رجسٹروں میں اندراجات کا ثبوت۔ رجسٹری شدہ انجمن کے ایسے رجسٹر کی نقل جو کاروبار میں رکھا جاتا ہے۔ اگر مصدقہ ہو تو کسی مقدمہ یا عدالتی کارروائی کے دوران میں ان اندراجات کے ثبوت کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے اور اس میں کاروبار اور حسابات کے متعلق جو اندراجات ہوں وہ اسی طرح اور اسی حد تک صحیح سمجھے جائیں گے جس حد تک کہ اصل رجسٹر کے اندراجات۔
قانون شہادت کی دفعہ ۳۴ کی عبارت حسب ذیل ہے:۔
"کاروبار کے سلسلہ میں حسابات کے جو رجسٹر باقاعدہ رکھے جاتے ہیں وہ اس حد تک برمحل ہیں جس حد تک کسی ایسے معاملہ کا تعلق ہو جو عدالت معلوم کرنا چاہتی ہے لیکن یہ اندراجات ایک شخص کو کسی امر کا ذمہ دار قرار دینے کے لئے کافی ثبوت نہیں۔
یہ دفعہ اس غرض کے لئے وضع کی گئی ہے کہ رجسٹری شدہ انجمن ہائے امداد باہمی کو اپنے رجسٹر عدالتوں میں پیش کرنے ضروری نہیں۔ صرف ان کی مصدقہ نقول پیش کر دینا کافی ہوگا۔
بنگال میں اس کے متعلق جو قواعد ہیں ان میں درج ہے کہ سرٹیفکیٹ پر تاریخ اور تصدیق انجمن کے سکرٹری صدر یا رجسٹرار کے منظور کردہ افسر کی ہونی چاہئے۔ ملاحظہ ہوں دفعہ ۴۳ کے ذیلی قواعد۔
رجسٹری شدہ انجمن بادی النظر میں اس قسم کی مصدقہ نقول سے کاروبار کا اثبات ہوتا ہے لیکن ان کو حتمی ثبوت نہیں سمجھا جاسکے گا۔
بادی النظر سے مراد وہ شہادت ہے جسے مسترد اور نامنظور نہ کئے

جانے کی صورت میں تسلیم شدہ سمجھ لیا جائے۔
ملاحظہ ہو بنکرز ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ ۴ جس میں واضح کیا گیا ہے کہ تمام قانونی کارروائیوں میں بنکر کے رجسٹر کے اندراجات کی مصدقہ نقل کو اندراجات کی رجسٹری شدہ انجمنوں میں شہادت سمجھا جائے گا۔

۲۷ (۱) رجسٹری شدہ انجمن کے حصوں اور ڈیبنچروں کے متعلق دستاویزات کا لازمی رجسٹری سے استثنا۔

انڈین رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۱۷ ضمنی دفعہ (۱) کلاز (الف) و (ب) حسب ذیل دستاویزات پر عائد ہوں گی:۔

(۱) رجسٹری شدہ انجمن کے حصہ کے متعلق دستاویز خواہ اس انجمن کا کل یا جزو مال منقولہ ہو یا غیر منقولہ یا

(۲) ایسی انجمن کا جاری کردہ ڈیبنچر جس کی رو سے مال منقولہ میں یا اس کے متعلق کسی حق کی تخلیق۔ اعلان۔ حوالگی تحدید یا تنسیخ پر ہو مگر اس حد تک کہ وہ ڈیبنچر رکھنے والے کو اس ضمانت کا حقدار بنائے جو رجسٹری شدہ دستاویزات کی رو سے اسے حاصل ہے۔ جس غرض سے سوسائٹی نے رہن رکھا ہے یا اپنے مال غیر منقولہ کا کل یا جزو یا کوئی مفاد ڈیبنچر رکھنے والوں کے مفاد کے لئے ٹرسٹیوں کے حوالہ کیا ہے۔ یا

۳۔ کسی ڈیبنچر کی تصدیق یا انتقال جو اس قسم کی انجمن کا جاری کردہ ہو۔

یہ دفعہ اور اس کے بعد آنے والی دفعہ کے وضع کرنے کا منشا یہ ہے کہ

انجمنیں کم از کم مصارف سے اپنا کاروبار چلا سکیں۔ جن انجمنوں کے اموال میں مال منقولہ اور غیر منقولہ اور کلاز (۲) کی ذیل میں مذکورہ ڈبنچر شامل ہوں ان کے حصص کے متعلق دستاویزات کو یہ دفعہ لازمی رجسٹری سے مستثنٰے قرار دیتی ہے۔ انڈین رجسٹریشن ایکٹ کی دفعات (B) و (C) اور دفعہ ۱۷ کی ضمنی دفعہ (۱) میں وصایا سے تعلق نہ رکھنے والی ان دستاویزات (مال غیر منقولہ کے ہبہ ناموں کے سوا) کا بیان ہے۔ جن کی رو سے فی الحال یا آئندہ کسی مال غیر منقولہ میں ایک سو روپیہ تک کے حق یا مفاد کی تخلیق۔ اعلان۔ حوالگی۔ حد بندی۔ یا منسوخی مقصود ہو۔ اور وصیت سے تعلق نہ رکھنے والی دستاویزات جن میں کسی معاملہ کے سلسلہ میں کسی حق یا مفاد کے اعلان حوالگی۔ حد بندی۔ یا منسوخی کی بنا پر رسید یا ادائیگی تسلیم کی گئی ہو۔

دستاویزات۔ ڈبنچر۔ اور ان ڈبنچروں کی تصدیقات اور ان کے انتقالات جن کا ذکر بترتیب ضمنی دفعات ۱ و ۲ و ۳ میں ہے۔ وہ اور اس رجسٹریشن ایکٹ کی دفعہ ۱۷ کی ضمنی دفعہ ۱ کی کلاز (الف) و (ب) کے دائرہ نفاذ سے خارج ہیں۔ جن ڈبنچروں کا ذکر ضمنی دفعہ ۲ میں ہے وہ مال غیر منقولہ سے غیر متعلق بھی ہو سکتے ہیں لیکن وہ ڈبنچر رکھنے والوں کو اس رہن پر قانونی حق دلاتے ہیں جو رجسٹری شدہ انجمنوں نے ڈبنچر رکھنے والوں کے فائدہ کے لئے ٹرسٹیوں (متولیوں) کے حق میں کیا ہو۔

۲۸۔ انکم ٹیکس ۔کورٹ فیس ۔اور رجسٹری کی فیس سے مستثنیٰ کرنے کا حق۔ گورنر جنرل با جلاس کونسل گزٹ آف انڈیا میں اعلان کے ذریعہ کسی رجسٹری شدہ انجمن یا رجسٹری شدہ انجمنوں کی ایک قسم کو حسب ذیل محصولات معاف کرسکتا ہے۔

(الف) انکم ٹیکس جو انجمن کے منافع پر واجب الادا ہو۔ یا منافع اور دیگر رقوم کے ٹیکس سے جو انجمن کے ممبروں کو منافع پر وصول ہوئی ہوں۔

(ب) کورٹ فیس۔جو قانون رائج الوقت کی رو سے انجمن کی تحریر کردہ یا رجسٹری شدہ انجمن کی طرف سے۔ یا کسی عہدہ دار یا ممبر کی طرف سے انجمن کے کاروبار کے متعلق تحریر کردہ دستاویزات ۔ یا دستاویزات کی قسم پر واجب الادا ہو۔

(ج) رجسٹری کے نافذ الوقت قانون کے ماتحت واجب الادا فیس۔

اس دفعہ کی رو سے انجمنوں کو ان محصولات سے مستثنیٰ کیا گیا ہے جو بلا واسطہ حکومت کو ادا کئے جاتے تھے۔ گشتی اعلان ۴۸۱ الیف مورخہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کی رو سے جس کی ترمیم اعلان ۵۷۹ مورخہ ۲۔جون ۱۹۱۳ء میں کی گئی ہے۔ رجسٹری شدہ انجمن ہائے امداد باہمی کے منافع اور ان رقوم کو جو اس منافع کے باعث ممبروں کو وصول ہوئی ہوں انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ ان دستاویزات کو جو کسی رجسٹری شدہ انجمن امداد باہمی۔ یا انجمن کے کسی ممبر یا عہدہ دار نے انجمن کے کاروبار کے سلسلہ میں تحریر کی ہوں ضمنی دفعہ (ب) کی رو سے کورٹ فیس سے

مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔
قانون رجسٹری کے ماتحت جو کسی رجسٹری شدہ انجمن کو کاروبار کے سلسلہ میں اپنے کسی عہدہ دار یا ممبر کی تحریر کردہ دستاویزات پر جو فیس ادا کرنی پڑتی تھی اس سے ضمنی دفعہ (ج) کے ماتحت مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔
محکمہ امور داخلہ کا اعلان ۲۷۸۴ (جوڈیشل) شملہ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۱۴ء
صوبجاتی حکومت جس وقت چاہے ان مستثنیات کو منسوخ کر سکتی ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۴۶)۔

رجسٹری شدہ انجمنوں کے اموال اور سرمائے

۲۹ - (۱) قرضوں پر پابندیاں۔ رجسٹری شدہ انجمن کسی ایسے شخص کو قرض نہ دے گی جو ممبر نہ ہو۔ رجسٹرار کی عام یا خاص منظوری سے ایک رجسٹری شدہ انجمن دوسری رجسٹری شدہ انجمن کو قرض دے سکتی ہے۔
(۲) غیر محدود ذمہ داری کی انجمن رجسٹرار کی منظوری کے سوا جائداد منقولہ کی بنا پر قرض نہ دے گی۔
(۳) صوبجاتی حکومت کسی عام یا خاص حکم سے کسی رجسٹری شدہ انجمنوں کی جائداد غیر منقولہ کے رہن پر روپیہ دینے کی ممانعت کر سکتی ہے۔
ضمنی دفعہ ۱ - کوآپریٹو بنک اور جائنٹ سٹاک کے درمیان ایک خاص فرق یہ ہے کہ اول الذکر صرف اپنے ممبروں کو قرض دے سکتا ہے۔ لیکن آخر الذکر کے لئے اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے اول الذکر سود کی ادائگی پر غیر ممبروں کی امانتیں جمع کرتا ہے۔

لیکن جب تک وہ ممبر نہیں بنتے انہیں قرض نہیں دیتا۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ قرض صرف ممبروں کو دیا جائے۔ ایکٹ کا منشا کفایت شعاری کی ترغیب و تشویق ہے۔ اور پس انداز کرنے کی ترغیب کے لئے یہ اقرار نہایت موثر ہے کہ جب تک کوئی شخص ممبر نہ بنے اور انجمن کے سرمایہ میں کچھ جمع نہ کرے اُسے قرض نہیں دیا جائے گا۔

ضمنی دفعہ ۲ ۔ غیر محدود ذمہ داری کی انجمن عموماً ذاتی ساکھ پر قرض دیا کرتی ہے یا اس ساکھ کی بنا پر جو ممبروں کی انفرادی سیرت یا حیثیت سے پیدا ہو حقیقی ساکھ اور مادی ضمانت کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ امداد باہمی کا اخلاقی مقصد اسی طریق سے اچھی طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور انجمن ان غریب ممبروں کی بھی مدد کر سکتی ہے جو کافی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں رکھتے۔

اس قاعدہ کی توجیہ یہ ہے کہ دیہات میں مال منقولہ کی قیمت کا تخمینہ کرنا اور اس مال غیر منقولہ کے متعلق ملکیت ناموں کو جانچنا سخت مشکل ہے جس کو رہن کے لئے پیش کیا جائے۔ یہی مصلحت ہے کہ مال منقولہ اور غیر منقولہ کی ضمانت پر قرض دینے کے متعلق پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔

بہرحال بعض اشخاص کے نزدیک یہ پابندیاں غیر ضروری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ذاتی ساکھ ہمارے کاروبار کا مدار سہی لیکن زیورات کو مناسب ضمانت کے طور پر قبول کیا جا سکتا ہے۔ عام رواج یہ ہے کہ زیورات کو اس غرض کے لئے کارآمد سمجھا جاتا ہے۔ اگر

کسی ممبر کو اس کی مادی ساکھ سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھانے دیا گیا تو اندیشہ ہے کہ وہ زیورات کسی ساہوکار کے پاس گرو رکھ کر قرض دیگا۔

"دیہاتی انجمنوں کے معاملہ میں زیورات کے رکھنے اور ان کی قیمت جانچنے میں کچھ سخت دشواریاں سہی۔ لیکن ان میں امتیاز کرنا بہتر ہوگا۔ جب کوئی دیہاتی انجمن کسی بڑے گاؤں یا قصبہ میں واقع ہو۔ جہاں زرگر مل سکتے ہوں۔ بازار موجود ہو۔ پولیس کے سپاہی اور عہدہ دار اپنے فرائض بجا لا رہے ہوں وہاں اس قسم کا کاروبار دور افتادہ دیہات کی نسبت زیادہ اطمینان سے کیا جا سکتا ہے چنانچہ رجسٹرار کو یہ اختیار دینا چاہئیے کہ وہ جس انجمن کو مناسب سمجھے زیورات پر روپیہ قرض دینے کی اجازت دے دے۔ اور اس معاملہ میں اپنے طریق کار کو وہ خود ہی مقرر کرے گا۔"

حکومت ہند کی قرارداد۔ صیغہ مالیات زراعت ۱-۹۳-۲۳ مورخہ ۲۹ - اپریل ۱۹۱۵ء

ضمنی دفعہ (۳) رہن۔ رہن کا سوال اور بھی پیچیدہ ہے۔ ایک مقروض یا حاجت مند کسان کو رہن کی آسان تر اور نرم تر شرائط پیش کر کے موثر مدد دی جا سکتی ہے۔ اگر کسی ایسے ممبر کو جو اپنی جائداد کی وجہ سے قرض کا مستحق ہے۔ انجمن کے پاس رہن رکھنے کی اجازت نہ دی جائے اور قرض دینے سے انکار کر دیا جائے تو اندیشہ ہے کہ وہ ساہوکار کے پاس رہن رکھ دے۔ اگر قرض دینے کی ممانعت نہ کی جاتی تو ممکن تھا کہ یہ معاملہ اس ممبر اور سوسائٹی دونوں کے حق میں مفید ثابت ہوتا۔ یہ کسی طرح مناسب نہیں معلوم ہوتا

کہ انجمنوں کو اپنا محدود سرمایہ اس طرح منتقل کردینے کی اجازت دے دی جائے کہ وہ بآسانی میسر نہ آسکے ۔ ان کا مفید ترین کاروبار یہ ہو سکتا ہے کہ مختصر میعاد کے لئے قرض دیں اور بروقت وصول کریں۔ جہاں تک ممکن ہو انہیں عدالتوں کے طواف سے باز رکھا جائے۔ آخری یہ تھی کہ اول الذکر صورت میں انجمنوں کو رہن پر قرض دینے کی اجازت دی جائے۔ لیکن صوبجاتی حکومتوں کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ اگر مداخلت ضروری سمجھیں تو عام یا خاص حکم سے کسی انجمن یا تمام انجمنوں کو قرض دینے کی ممانعت کردیں۔

میکلیگن کمیٹی کی حسب ذیل سفارشات اس دفعہ پر عائد ہوتی ہیں۔ امداد باہمی کا یہ بنیادی اصول ہے کہ ضمانت ذاتی ہو یعنی اس کا مدار آدمی کی ذات اور وعدوں پر ہو جائداد پر نہ ہو شخصی ضمانت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ممبر قرض ادا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اور یہ اہلیت بحیثیت کارکن اس کی استعداد کار ۔ دیانت ۔ سیرت اور جائداد کی حیثیت پر موقوف ہے ۔ کوآپریٹو سوسائٹی اور ساہوکار کے درمیان یہ فرق ہے کہ سوسائٹی اول الذکر تین امور کو بھی مدنظر رکھتی ہے اور ساہوکار صرف آخرالذکر (جائداد کی حیثیت) کو دیکھتا ہے۔ مال غیر منقولہ کو گرو رکھنے میں کوآپریشن کے جذبہ یا مفہوم کے خلاف کوئی بات نہیں اس حد تک کہ شخصی ضمانت کی ضرورت تسلیم کرلی جائے اور مقروض کی جائداد کو محض ثانوی حیثیت کی ضمانت قرار دیا جائے ۔ اس سے یہ نتیجہ مستنبط ہوتا ہے کہ جب قرض کی ضمانت کے طور پر مال منقولہ (زیورات) کو قبول کیا جائے

تو اس کے ساتھ ہی مقروض اور اس کے ضامنوں سے ایک اقرار نامہ بھی تحریر کرا لیا جائے۔ ہمارے نزدیک اقرار نامہ یا رہن نامہ کی موجودگی سوسائیٹیوں کو عدم ادائیگی کی صورت میں مقروض کی جائداد کے خلاف قانونی کارروائی کرنے سے پہلے ضمانتوں کے خلاف چارہ جوئی سے باز نہیں رکھ سکتی"۔

۳۰ قرض لینے پر پابندیاں۔ رجسٹری شدہ انجمن غیر ممبروں سے قرض اور امانتیں اس حد تک اور ان شرائط کے ماتحت حاصل کر سکتی ہے جو قواعد و ضوابط میں مقرر ہوں۔

جہاں تک قرض لینے کا سوال ہے، اگر انجمن کو کسی پابندی کے بغیر اس کی کھلی اجازت دے دی جائے تو ممکن ہے وہ خطرناک ثابت ہو چنانچہ اس معاملہ میں مناسب نگرانی رکھنے کے لئے حکومتوں کو محفوظ اختیارات دے دئے گئے ہیں۔ اور ایسے قواعد و ضوابط وضع کئے گئے ہیں جن سے سوسائٹی کے لئے قرض لینے کی حد معین ہوتی ہے۔

چندوں، امانتوں، پیشگی رقموں، ادائیگیوں اور وصولیوں کی تمام اغراض کے لئے زرعی پیداوار کو بھی وہی حیثیت دی گئی ہے جو روپیہ کو حاصل ہے۔ اس قسم کا کاروبار انجمن کے عام اختیارات کے دائرہ کے اندر ہے۔

۳۱ غیر ممبروں سے دیگر کاروبار پر پابندیاں۔ ان صورتوں کے سوا جن کا ذکر دفعات ۲۹ اور ۳۰ میں ہے غیر ممبروں سے رجسٹری شدہ انجمن کے کاروبار پر وہ ممانعتیں اور پابندیاں عائد ہوں گی جو مقامی حکومت قواعد کی صورت میں عائد کرنا مناسب سمجھے۔

اس دفعہ میں حکومتوں کو دفعات ۲۹ و ۳۰ کی ذیل میں مذکورہ پابندیوں کے علاوہ غیر ممبروں کے ساتھ کاروبار پر مزید پابندیاں عائد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۳۲ سرمایہ کا لگانا۔ (۱) ایک رجسٹری شدہ سوسائٹی حسب ذیل صورتوں میں اپنا سرمایہ لگا سکتی اور امانت رکھ سکتی ہے۔

(الف) گورنمنٹ سیونگ بنک۔

(ب) اس سیکورٹی میں جو انڈین ٹرسٹ ایکٹ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۲۰ میں مذکور ہے

(ج) حصہ یا کسی رجسٹری شدہ انجمن کی سیکورٹی پر۔

(د) کسی بنک میں۔ یا بنکنگ کا کاروبار کرنے والے شخص کے پاس جسے رجسٹرار اس غرض کے لئے منظور کر چکا ہو

(ہ) کسی اور طریقہ سے جو قانوناً جائز ہو۔

(۲) اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے جو سرمائے لگائے جا چکے ہیں اور امانتیں رکھی جا چکی ہیں ان کی تصدیق کی جاتی ہے۔ اس شرط سے کہ ایکٹ مذکور کے موجود ہونے کی صورت میں انہیں جائز سمجھا جاتا۔

اس دفعہ میں اُن تمام سرمایوں کا بیان ہے جو انجمنوں کو کاروبار کے لئے فوری طور سے درکار نہیں ہوتے۔ ابتدائی انجمن کو اس امر کی اجازت ہے کہ سرمایہ محفوظ کو اپنے کاروبار میں لگا دے۔

کلاز ۱۔ الف۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے حسابات کو پبلک اکاؤنٹس قرار دیا گیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل مراعات دی گئی ہیں۔

(۱) انجمنیں بترتیب تین دن اور دس دن کے نوٹس پر تمام اُن ڈاکخانوں سے جو اضلاع کے مستقروں میں یا تعلقوں کے ان مستقروں میں واقع ہوں

جہاں تار گھر بھی ہو تین ہزار اور دس ہزار کی رقوم نکال سکتی ہیں۔

(۲) انجمنیں دس دن کے نوٹس پر تمام ڈاک خانوں سے روپیہ نکال سکتی ہیں (کالورٹ)

انڈین ٹرسٹس ایکٹ (ایکٹ ۲ ۱۸۸۲ء) کی دفعہ ۲۰ میں مذکور ہے۔ جہاں ٹرسٹ کا مال زر نقد کی صورت میں ہو۔ اور فوری طور سے یا جلد ٹرسٹ کے اغراض و مقاصد کے لئے کام میں نہ لایا جا سکے۔ ٹرسٹی (ان ہدایات کے ماتحت جو تولیت نامہ میں درج ہوں) سرمایہ کو مندرجہ ذیل صورتوں کے سوا کسی کفالت میں نہیں لگا سکتا۔

(الف) حکومت ہند کے پرامیسری نوٹوں۔ ڈبینچروں سٹاک اور دوسری کفالتوں پر۔ نیز سلطنت متحدہ برطانیہ اور آئرلینڈ کے پرامیسری نوٹوں وغیرہ پر۔

(ب) امپیریل پارلیمنٹ کے تمسکات۔ ڈبینچروں۔ اور ان سالانہ رقوم پر جو وہ ہندوستانی محاصل سے وصول کرتی ہے۔

(ج) ان ریلوے یا دوسری کمپنیوں کے سٹاک۔ ڈبینچروں اور حصوں پر جن کے سود کی گارنٹی وزیر ہند بااجلاس کونسل نے کی ہو۔ یا بمبئی سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کے ڈبینچروں پر جن کے سود کی گارنٹی وزیر ہند بااجلاس کونسل نے کی ہو۔

(د) اس جائداد غیر منقولہ کے رہن پر جو برطانی ہند کے اندر واقع ہو۔ اس شرط پر کہ جائداد چند سال کے لئے پٹہ پر نہ ہو۔ اور اس کی قیمت زر رہن سے ایک تہائی اور مکانات کی صورت میں نصف سے زیادہ ہو۔

(۱۴) دوسری کفالتوں پر جو تولیت نامہ کی رو سے جائز ہوں یا جنہیں عدالت عالیہ کے فیصلے وقتاً فوقتاً جائز قرار دیں۔

کلاز (الف) و (ب) و (ج) اور (د) پہلے ایکٹ میں نہ تھی۔ ان کا اضافہ سرمایہ لگانے کے زیادہ مواقع پیدا کرنے کے لئے کیا گیا ہو۔

کلاز۔ (الف) و (ج) ۔ ایکٹ رجسٹری شدہ انجمن دوسری رجسٹری شدہ انجمن کے حصص میں سرمایہ لگا سکتی ہے یا کسی رجسٹری شدہ انجمن کی گارنٹی پر اپنا سرمایہ کسی تیسرے فریق کے پاس جمع کر سکتی ہے اگر کوئی خسارہ ہو تو گارنٹی دینے والی انجمن اُس کی تلافی کرے گی۔

کلاز۔ (ا) و (ج) "کسی دوسرے طریقے سے" یعنی دفتروں کی تعمیر۔ اور اس غرض کے لئے اراضی کی خرید (کالورٹ)

انجمن امداد باہمی کے کاغذات اور رقوم مقامی حکومتوں کے ایما سے سرکاری خزانوں میں محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

۴۳ سرمایہ منافع کے طور پر تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ رجسٹری شدہ انجمن کے سرمایہ کا کوئی حصہ بونس یا منافع کے طور پر ممبروں کے درمیان تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔

خالص منافع کا ¼ حصہ ہر سال محفوظ سرمایہ میں جمع کر دینے کے بعد باقی منافع اور گزشتہ سال کا جو منافع تقسیم کے لئے موجود ہو۔ اسے اس حد تک اور ان شرائط کے ماتحت ممبروں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا جو قانون میں مقرر ہوں۔

غیر محدود ذمہ داری کی سوسائٹی کی صورت میں منافع کی کوئی تقسیم مقامی حکومت کے عام یا خاص حکم کے بغیر نہ ہوگی۔

انجمن خواہ محدود ذمہ داری کی اساس پر ہو خواہ محدود ذمہ داری کی بنا پر اسے اپنے منافع کا ¼ حصہ سرمایہ محفوظ میں جمع کرنا چاہیے۔
محدود ذمہ داری کی سوسائٹی کی صورت میں منافع کا ¼ حصہ سرمایہ محفوظ میں جمع کر دینے کے بعد۔ بونس وغیرہ کی صورت میں ادائیگی کی جا سکتی ہے ان شرائط کے ماتحت جو حکومت کے وضع کردہ قواعد میں درج ہوں۔
غیر محدود ذمہ داری کی انجمن کی صورت میں منافع کا ¼ حصہ اس طرح علیحدہ کرنے کے بعد مذکورہ بالا طریق سے تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے مقامی حکومتوں کی عام یا خاص منظوری لازمی ہے۔ اگر اس قسم کی منظوری حاصل نہ ہو سکے۔ تو غیر محدود ذمہ داری کی انجمنیں اپنا تمام منافع کسی ایسی رقم کو تشخیص کرنے کے بعد جو زیر دفعہ ۴۲ امور رفاہ عام کے لئے مخصوص کر دی گئی محفوظ سرمایہ میں جمع کر دیں گی۔
غیر محدود ذمہ داری کی محفوظ سرمایہ کے منافع کی تقسیم کے متعلق کلاز مقامی حکومت کی منظوری سے خصوصیت کے ساتھ ان جدید الوضع غیر محدود ذمہ داری کی انجمنوں کے اموال کی مناسبت سے رکھی گئی ہے جن میں حصص چند سال تک بصورت اقساط ادا کئے جاتے ہیں۔ اور حصہ داروں کو اس مدت کے منقضی ہونے کے بعد منافع میں استحقاق حاصل ہوتا ہے۔
دفعہ ہذا میں مقامی حکومت کے عام یا خاص حکم سے اس قسم کی انجمنوں کو منافع کی تقسیم کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اور

اس میں ریزرو فنڈ کی مقدار اور قرضوں پر سود کی شرح کو ملحوظ نہیں رکھا گیا جو قدیم ایکٹ کی رو سے ضروری تھا۔

ریزرو فنڈ تین اغراض کے لئے ہے۔

(۱) اگر کوئی نقصان یا کمی واقع ہو تو ریزرو فنڈ سے اسے پورا کردیا جائیگا

(۲) اس سے بازار میں جدید ساکھ قائم ہوتی ہے۔

(۳) جوں جوں ریزرو فنڈ کی مقدار میں اضافہ ہوگا سود سے فایدہ اٹھانے کی ضرورت کم تر ہوتی جائے گی اور انجمن کے جاری کردہ قرضوں پر سود کی شرح بتدریج روبہ تخفیف ہوگی۔ ممکن ہے کہ انجمن کے سرمایہ کو چند سال تک اچھے مصارف میں لانے کے بعد شرح سود تین فی صدی سالانہ تک رہ جائے۔ ریزرو فنڈ کسی وقت بھی ممبروں کے درمیان تقسیم نہیں ہوسکتا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ممبروں کو انجمن کو توڑ دینے کی ترغیب نہ رہے اور یہ لالچ ان کا دامنگیر نہ ہوسکے کہ اس وافر سرمایہ کو مل کر باہم تقسیم کر لیں۔ اس غرض سے قواعد میں درج ہے کہ انجمن کے توڑ دئے جانے کے بعد ریزرو فنڈ رفاہ عام کے ان امور پر خرچ کیا جائے گا۔ جن کے متعلق ممبر فیصلہ کریں۔

۴۴ خیراتی کاموں کے لئے عطیات۔ رجسٹری شدہ انجمن خالص منافع میں سے ¼ حصہ ریزرو فنڈ میں جمع کرنے کے بعد رجسٹرار کی منظوری سے ایک رقم جو باقی منافع کے دس فی صدی سے زیادہ نہ ہو ان خیراتی کاموں کے لئے علیحدہ کرسکتی ہے۔ جو خیراتی عطیات کے قانون ۱۸۹۰ء میں مذکور ہیں۔

یہ تشریح نئی ہے اور اس کی روسے انجمن کے منافع کے ایک حصہ کو خیراتی کاموں پر خرچ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

"خیراتی کاموں" کی تعریف۔ ایکٹ نمبر ۱۹ بابت ۱۹۱۲ء میں اس طرح درج کی گئی ہے۔ اس ایکٹ کی روسے خیراتی کاموں کے دائرہ میں غربا کی مدد۔ تعلیم۔ طبی مدد۔ اور آسائش عامہ کے کسی کام کو ترقی دینا بھی داخل ہے۔ اس میں ایسے امور داخل نہیں جو خالص مذہبی تعلیم و عبادت سے متعلق ہوں۔"

ذاتی کاموں میں چندہ دینے سے پہلے رجسٹرار کی منظوری ضروری ہے۔ خالص منافع کا ¼ حصہ ریزرو فنڈ میں داخل کئے جانے کے بعد باقی منافع کا دس فی صدی حصہ خیراتی کاموں کے لئے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ فرض کیجئے انجمن کا خالص سالانہ منافع ایک سو روپیہ ہے۔ اس میں سے ۲۵ روپیہ ریزرو فنڈ میں جمع ہوں گے۔ اور دس فی صدی کے حساب سے ½۷ روپیہ خیراتی امور کے لئے علیحدہ کئے جائیں گے۔

کاروبار کا معائنہ

۳۵ (۱) رجسٹرار کی طرف سے تحقیقات۔ رجسٹرار اپنی رائے یا کلکٹر کے ایما سے یا کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت یا کم از کم ایک تہائی ممبروں کی درخواست پر خود تحقیقات کرے گا یا کسی شخص کو تحریری حکم دے کر انجمن کے قواعد۔ کارگزاری اور مالی حالت کی تحقیقات پر مامور کرے گا۔

(۲) انجمن کے تمام ممبر اور عہدہ دار انجمن سے کے معاملات کے متعلق رجسٹرار یا اس کے مامور کو عند الطلب ضروری اطلاعات بہم پہنچائیں گے۔

(۱) رجسٹرار اپنی رائے سے تحقیقات کرسکتا ہے۔

(۲) یا کلکٹر کی درخواست پر۔

(۳) یا کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت کی درخواست پر۔

(۴) کم از کم ⅓ ممبروں کی درخواست پر۔

رجسٹرار خود تحقیقات کرسکتا ہے۔ یا کسی شخص کو تحریری حکم دے کر تحقیقات کے لئے مامور کرسکتا ہے۔ رجسٹرار جب کسی شخص کو تحقیقات کا حکم دے تو وہ بہرحال تحریری ہونا چاہیئے۔ یہ عجیب بات ہے انجمن سے ممبروں یا عہدہ داروں کے لئے آڈیٹر دفعہ ۳۴

(۳) یا تحقیقات کنندہ افسر دفعہ ۳۵ (۲) کو مطلوبہ اطلاع بہم پہنچانے میں عمداً غفلت کرنے کے قصور کی کوئی سزا تجویز نہیں کی گئی۔ غالباً ایسے معاملات کو ملک کے ضابطہ فوجداری کے منشا کے مطابق کارروائی کئے جانے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔

۳۶- (۱) مقروض انجمن کے رجسٹروں کا معائنہ۔ رجسٹرار کسی انجمن کے قرض خواہ کی درخواست پر خود تحقیقات کرے گا۔ کسی شخص کو تحریری حکم دے کر انجمن سے کے رجسٹروں کی جانچ کے لئے مامور کریگا۔ اس شرط سے کہ

(الف) درخواست گزار رجسٹرار کو اس امر کا یقین دلادے کہ انجمن کے ذمہ قرض واجب الادا ہے۔ اور یہ کہ وہ مطالبہ کرچکا ہے اور کافی وقت گزر جانے کے بعد بھی اسے روپیہ وصول نہیں ہوا۔

(ب) درخواست گزار اتنی رقم معائنہ کے مصارف کے لئے رجسٹرار کے پاس جمع کردے جو آخر الذکر نے طلب کی ہو۔

(۲) رجسٹرار تحقیقات کے نتیجہ سے قرضخواہ کو مطلع کرے گا۔

اس دفعہ کی رو سے رجسٹری شدہ انجمن کے قرضخواہ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی ایسی انجمن کے رجسٹروں کے معائنہ کے لئے رجسٹرار سے درخواست کرے جو اس کا قرض ادا کرنے میں قاصر رہی ہو۔ کمپنیز ایکٹ کے ماتحت قرض کی ادائیگی نہ کرنے کے بعد کمپنی کو توڑا جا سکتا ہے۔

۳۷ مصارف تحقیقات ۔ جہاں زیر دفعہ ۳۵ تحقیقات کی جائے۔ وہ دفعہ ۳۶ کے ماتحت معائنہ کیا جائے۔ رجسٹرار مصارف تحقیقات یا ان کے کسی جزو کو درخواست گزار قرضخواہ اور انجمن کے ممبروں یا عہدہ داروں یا سابق عہدہ داروں کے درمیان تقسیم کر سکتا ہے۔

اس دفعہ میں اس تحقیقات کے مصارف کی وصولی کا ذکر ہے جو زیر دفعہ ۳۵ و ۳۶ کی گئی ہو۔ مصارف تحقیقات کلی یا جزوی طور سے انجمن ۔ یا تحقیقات کا مطالبہ کرنے والے ممبروں۔ یا خواہاں تحقیقات قرضخواہ یا انجمن کے موجودہ ممبروں یا سابق ممبروں سے وصول کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے کسی سے وصول کئے جا سکتے ہیں۔ یا رجسٹرار کی رائے کے مطابق ان کے درمیان برداشت کرنے کے لئے تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔

۳۸۔ مصارف تحقیقات کی وصولی ۔ زیر دفعہ ۳۷ جو رقم مصارف تحقیقات کے طور پر واجب الوصول ہو وہ کسی ایسے مجسٹریٹ کو درخواست دے کر وصول کی جا سکتی ہے جس کی حدود اختیار سماعت میں مدعا علیہ

رضا کارانہ سکونت پذیر ہو۔ یا کاروبار کرتا ہو۔ وصولی کسی ایسے مال منقولہ کی قرقی یا فروخت سے کی جائے گی جو مدعا علیہ کی مملوکہ اور مجسٹریٹ کی حدود اختیار سماعت میں واقع ہو۔

انجمن کا توڑ دیا جانا

۳۹۔(۱) اگر زیر دفعہ ۳۵ تحقیقات یا زیر دفعہ ۳۶ معائنہ۔ یا تین چوتھائی ممبروں کی درخواست پر معائنہ کرنے کے بعد رجسٹرار یہ رائے قائم کرے کہ انجمن کا توڑ دیا جانا ضروری ہے تو وہ انجمن کی رجسٹری کو منسوخ کر سکتا ہے۔

(۲) رجسٹری کی تنسیخ کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر انجمن کا کوئی ممبر ضمنی دفعہ ۱ کے ماتحت رجسٹرار کے حکم کے خلاف اپیل کر سکتا ہے۔

(۳) اگر دو ماہ کے اندر کوئی اپیل نہ ہو تو اس حکم کا نفاذ عمل میں آئے گا۔

(۴) اگر دو ماہ کے اندر اپیل کر دی جائے۔ تو جب تک سماعت کنندہ عدالت اس حکم کو بحال نہ کرے اس پر عمل نہ ہوگا۔

(۵) اس دفعہ کے ماتحت تمام اپلیں مقامی حکومت سے کی جائیں گی۔ حکومت مقامی سرکاری گزٹ میں اعلان کرے گی کہ اس قسم کی اپلیں اُس افسر مال کی عدالت میں پیش کی جائیں جس کا نام اعلان میں درج ہے۔

اس دفعہ میں رجسٹرار کو اختیار دیا گیا ہے کہ شرائط مندرجہ ذیل کے ماتحت انجمن کی رجسٹری کو منسوخ کر دے:۔

(۱) اگر دفعہ ۳۵ کے ماتحت تحقیقات۔

(۲) یا دفعہ ۳۶ کے ماتحت معائنہ کرنے سے رجسٹرار انجمن کو توڑ دیا جانا ضروری سمجھے۔
(۳) یا کسی انجمن کے تین چوتھائی ممبر انجمن کو توڑ دئیے جانے کی درخواست کریں
(رجسٹرار اس حالت میں انجمن کی رجسٹری کو منسوخ کرسکتا ہے جب کہ مجموعی تعداد اس کے ممبروں کی دس سے بھی کم رہ جائے)

جس انجمن کی رجسٹری منسوخ کردی جائے۔ وہ مقامی حکومت یا اس افسر مل کی عدالت میں اپیل کرسکتا ہے جس کے نام کا اعلان حکومت کی طرف سے مقامی سرکاری گزٹ میں کیا گیا ہو۔ رجسٹری کی منسوخی کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اپیل کردی جائے۔ رجسٹرار کے حکم کا نفاذ اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت کے فیصلہ کی تاریخ سے ہوگا۔

قانون میں انجمن کے کسی قرض خواہ کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ اس کی رجسٹری کی منسوخی کے حکم کے خلاف اپیل کرسکے۔ انجمنوں کی ناکامی کے اسباب مختلف ہیں ان میں مندرجہ ذیل اسباب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ نگرانی کی کمیٹی۔ بلا امتیاز قرض دے دینا۔ مقروضوں کی بد معاملگی۔ بروقت ادائیگی کا نہ ہونا۔ قرض دینے کی اجازت کا چند اشخاص تک محدود ہونا۔ انجمن کے عہدہ داروں کا عدم تدین یا نا اہلیت۔ ممبروں کا بُرا انتخاب۔ انجمن کے دائرہ کار کی حد مناسب سے زیادہ توسیع۔ پرانے قرضوں کی منسوخی۔ آئین کی خرابی۔ اندرونی اختلافات۔ ممبروں کی یا سرمایہ کی کمی۔ کسی ایک ممبر کا حد سے بڑھا ہوا اثر۔ عام ممبروں کا انجمن کے معاملات میں دلچسپی نہ لینا (میکلیگن کمیٹی کی رپورٹ صفحہ ۵۳)

۴۰ انجمن کی رجسٹری کی تنسیخ۔ جہاں کسی انجمن کی رجسٹری کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کے ممبروں کی تعداد دس سے کم نہ ہو۔ وہاں رجسٹرار کسی وقت اس امر کا یقین ہو جانے پر کہ ممبروں کی تعداد دس سے کم رہ گئی ہے رجسٹری منسوخ کر سکتا ہے۔

اس دفعہ میں توضیح کر دی گئی ہے کہ انجمن کی رجسٹری کے بعد بھی ممبروں کی تعداد اس سے کم تر ہونی چاہئے جو رجسٹری کی درخواست دینے کے لئے ضروری ہے۔ سکونت اور قومیت وغیرہ کے متعلق ایسی کوئی توضیح موجود نہیں۔ جو انجمن ہائے قرضہ کے دفعہ ۳۲ (الف) اور (ب) میں کی گئی ہے۔ منشا یہ ہے کہ رجسٹرار انجمنوں کے ضمنی قواعد کو منظور کرنے سے پہلے اس امر کا اطمینان کر لے کہ آئندہ ممبروں کے لئے سکونت اور قومیت کے متعلق شرائط کی پابندی کی جائے گی۔ اگر شرائط داخلہ کے متعلق قواعد میں ترمیم کی ضرورت ہو تو رجسٹرار کی منظوری سے ان میں سادہ طور سے ترمیم کی جا سکتی ہے۔ اگر قانوناً شرائط پر سختی سے عملدرآمد کرنے کی ہدایت ہو تو انجمن کو توڑنے اور از سر نو اس کا آئین وضع کئے بغیر ان میں کوئی ترمیم نہیں کی جا سکتی۔

۴۱ انجمن کی رجسٹری منسوخ ہونے کا نتیجہ۔ جب کسی انجمن کی رجسٹری منسوخ ہو جائے گی تو اس کا وجود ایک کارپوریٹ جماعت کے طور پر باقی نہ رہے گا۔

(الف) منسوخی دفعہ ۳۹ کے منشا کے مطابق ہو تو منسوخی کے حکم کی تاریخ نفاذ سے۔

(ب) منسوخی دفعہ ۴۰ کے منشا کے مطابق ہو تو صدور حکم کی تاریخ سے۔

۴۲ سوسائٹی کا توڑ دینا۔

(۱) اگر انجمن کی رجسٹری دفعہ ۳۹ و ۴۰ کے ماتحت منسوخ ہوئی ہو تو رجسٹرار ایک موزوں شخص کو انجمن کا توڑنے والا مقرر کرے گا۔

(۲) جو انجمن کو توڑنے والا ضمنی دفعہ ۱ کے ماتحت مقرر ہوگا اسے حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے :-

(الف) اپنے عہدہ کے نام سے انجمن کی طرف سے مقدمات دائر کرنا اور مقدمات کی پیروی کرنا۔

(ب) جو ممبروں اور سابق ممبروں کے ذمہ انجمن کے سرمایہ میں جو رقوم واجب الادا ہیں ان کی تعیین۔

(ج) انجمن کے خلاف دعاوی کی تحقیقات۔ اور ایکٹ کے منشا کے مطابق مدعیوں کے درمیان نزاع ترجیح کا فیصلہ۔

(د) اس امر کا فیصلہ کہ انجمن کو توڑنے کے مصارف کون اشخاص کس تناسب سے برداشت کریں گے۔

(ہ) انجمن کے اموال کو جمع اور تقسیم کرنے کے متعلق اس قسم کی ہدایات دینا جو معاملات کو روبراہ لانے کے لئے ضروری ہوں۔

(۳) اس دفعہ کے ماتحت مقرر شدہ انجمن کو توڑنے والا اس حد تک جہاں تک اس دفعہ کی اغراض کو پورا کرنے کا تعلق ہے۔ گواہوں کو طلب اور دستاویزات کو پیش کرنے کے احکام جاری کریگا۔ اور یہ احکام اسی طریقہ سے جاری کئے جائیں گے جو عدالت دیوانی میں ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء کے مطابق اختیار کیا جاتا ہے۔

۴۔ اس دفعہ کے ماتحت انجمن توڑنے والے شخص کے حکم کے خلاف اپیل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ہوگی۔

۵۔ اس دفعہ کے ماتحت درخواست پر احکام حسب ذیل طریقوں سے نافذ ہوں گے :۔

(الف) اگر درخواست توڑنے والے کی ہو۔ تو کسی مقامی دیوانی عدالت کی طرف سے اسی طریقہ پر جو دیوانی کی ڈگریوں کے متعلق اختیار کیا جاتا ہے۔

(ب) جب ڈسٹرکٹ جج کی عدالت کی طرف سے ہو تو اسی طریقہ سے جو کسی مقدمہ میں اس عدالت کی ڈگریوں کے متعلق اختیار کیا جاتا ہے۔

۶۔ مذکورہ بالا صورتوں کے سوا کسی دیوانی عدالت کو اس ایکٹ کے ماتحت کسی رجسٹری شدہ انجمن کو توڑ دئے جانے کے متعلق مقدمات کی سماعت کا اختیار نہیں۔

رجسٹری کے منسوخ ہونے کے بعد رجسٹرار کسی موزوں شخص کو انجمن توڑنے والا مقرر کرسکتا ہے۔ اس دفعہ میں رجسٹرار کے اختیارات اور فرائض کا بیان ہے۔ انجمن توڑنے والے شخص کے سامنے گواہوں کی طلبی اور دستاویزات کی پیشی کی جو کارروائی ہوگی اس کے سلسلہ میں ضابطہ فوجداری کی چند دفعات بھی عائد ہوں گی انجمن توڑنے والے شخص کے احکام کو ڈگری سمجھا جائیگا اور عدالت دیوانی ان کے نفاذ کے لئے وہی طریق اختیار کرے گی جو ایسی ڈگریوں کے نفاذ کے لئے قانوناً مقرر ہے۔ انجمن توڑنے والے شخص کے احکام کے خلاف ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل ہوگی۔ اس صورت میں کہ یہ قواعد کے مطابق ہوا انجمن توڑنے والے کے فیصلہ کو اسی طرح نافذ کیا جائے جس طرح مذکورہ بالا عدالت کی ڈگری کا نفاذ ہوتا ہے۔

قانون اجارات ہند کی دفعہ متعلق تنسیخ اجارات حصہ داری کو آپریٹو سوسائٹی تنسیخ پر عائد نہیں ہوتی۔

قواعد

۴۳ (۱) مقامی حکومت تمام صوبہ یا اس کے کسی حصہ کے لئے کسی ایک رجسٹری شدہ انجمن یا کسی قسم کی رجسٹری شدہ انجمنوں کے متعلق اس ایکٹ کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

(۲) اختیار مذکورہ بالا کی عمومیت پر کوئی مخالف اثر ڈالے بغیر یہ قواعد حسب ذیل نوعیت کے ہو سکتے ہیں:۔

(الف) دفعہ ۵ کے ماتحت سوسائٹی کے ایک ممبر کے حصص کی انتہائی تعداد اور اس کے سرمایہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ کی مقدار کا تعین۔

(ب) انجمن کی رجسٹری کی درخواستوں کے لئے فارم شرائط اور طریق کار کی توضیح و تعیین۔

(پ) ان معاملات کی توضیح جن کے متعلق انجمن ضمنی قواعد بنا سکتی ہے۔ اور وہ طریقہ جو قواعد وضع کرنے میں یا ان کی ترمیم و تنسیخ میں اختیار کرنا چاہیئے اور وہ شرائط جن کا قواعد وضع کرنے یا ان میں ترمیم و تنسیخ کرنے سے پہلے موجود ہونا ضروری ہے۔

(ت) ان شرائط کی تعیین جو داخلہ کے لئے درخواست کرنے والے ممبروں یا داخل شدہ ممبروں کے لئے بجا لانی ضروری ہیں۔ ممبروں کے انتخاب اور داخلہ کے طریقہ۔ ادائیگی۔ اور ان مفاد کی توضیح جو انہیں ممبری کے حق کے استعمال سے پہلے حاصل ہو سکتے ہیں۔

(ث) اُن طریقوں کا تقرر جن کے ماتحت حصوں یا ڈبنچروں کے ذریعہ سرمایہ فراہم کیا جا سکتا ہے۔

(ج) ممبروں کے عام اجلاسوں کے متعلق قواعد اُن کا طریق کار اور وہ اختیارات جو ان اجلاسوں کو حاصل ہوں گے۔

(چ) ممبروں اور عہدہ داروں کے تقرر۔ تعطل اور برطرفی کے شرائط۔ کمیٹی کے اجلاسوں کا طریق کار کمیٹی اور دوسرے عہدہ داروں کے فرائض اور اختیارات۔

(ح) ان رجسٹروں اور کتابوں کی توضیح جو انجمن کو رکھنی چاہئیں۔ ان حسابات کی جانچ اور اس جانچ کے مصارف کے متعلق ضوابط۔ بیلنس شیٹ کا وقتاً فوقتاً شائع کرنا جس میں انجمن کے املاک و اموال اور ذمہ داریوں کو بیان کیا گیا ہو۔

(خ) حاصل و مصارف کے اُس گوشوارہ کا بیان جو انجمن کی طرف سے رجسٹرار کو پیش کیا جائے گا۔ ان اشخاص کی توضیح جو یہ گوشوارہ پیش کریں گے اور وہ فارم جس میں یہ گوشوارہ پیش کیا جائے گا۔

(د) اُن اشخاص کا بیان جو انجمنوں کے اندراجات کی نقول پر تصدیق ثبت کریں گے۔ اور وہ فارم جس پر تصدیق کی جائے گی۔

(ذ) ممبروں کے رجسٹر کا بنانا اور رکھنا اور جہاں ممبروں کی ذمہ واری حصص سے محدود ہو وہاں حصص کا رجسٹر رکھنا۔

(ر) اس قسم کی ہدایات کہ اگر انجمن کے کاروبار کے متعلق اس کے ممبروں سابق ممبروں یا اشخاص کے درمیان جو کسی ممبر یا سابق ممبر کے توسل سے دعوے کریں۔ یا دیگر مدعیوں اور کمیٹی۔ یا کسی عہدہ دار کے

درمیان پیدا ہو تو اسے فیصلہ کے لئے رجسٹرار کے پیش کیا جائے گا اور اگر وہ ہدایت کرے تو ثالثی میں پیش کیا جائے گا۔ ثالثوں کے مقرر کرنے کا طریقہ۔ اور وہ طریق کار جو نزاع کو رجسٹرار یا ثالث یا ثالثوں کے پیش کرنے میں اختیار کیا جائے گا۔ اور رجسٹرار یا ثالثوں کے فیصلہ کا طریق نفاذ۔

(ر) ممبروں کا مستعفی ہو جانا۔ یا خارج کر دیا جانا۔ کنارہ کش ہونے اور خارج کئے جانے والے ممبروں کی ادائیگی (اگر کوئی ہو تو) اور سابق ممبروں کی ذمہ داریوں کی توضیح۔

(س) متوفی ممبر کے مفاد کی قیمت کا اندازہ کرنے کا طریقہ۔ اور جس شخص کو یہ مفاد منتقل کیا جائے اس کے انتخاب کا قاعدہ۔

(ش) قرض کی درخواست کرنے والے ممبروں کے لئے شرائط اور ان رقوم کا بیان جو انہیں ادا کرنی چاہئیں۔ اس مدت کا تعین جس کے لئے قرض دیا جائے۔ اور اس رقم کی تعیین جو بطور قرض کسی ایک ممبر کو دی جائے۔

(ص) ریزرو فنڈ کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے طریقے۔ اور وہ اغراض جن کے لئے اس فنڈ کو کام میں لایا جا سکے۔ اور انجمن کے پاس جو سرمایہ ہو اسے کاروبار میں لگانے کا طریقہ۔

(ض) وہ طریقہ جس کے ماتحت ایک انجمن اپنے ممبروں کی تعداد محدود کر سکے۔

(ط) غیر محدود ذمہ داری کی انجمن کے ممبروں کے درمیان منافع تقسیم کرنے کا طریقہ اور اس شرح کی حد بندی جس سے انجمنیں

ادا کریں۔

(ظ) دفعہ ۳۹ کے منشا کے مطابق یہ فیصلہ کرنا کہ انجمنیں کس صورت میں رجسٹرار کے حکم کے خلاف اپیل کر سکتی ہیں۔ اور ان اپیلوں کے پیش اور فیصل کرنے کا طریقہ۔

(ع) وہ طریق کار جو دفعہ ۴۲ کے ماتحت مقرر شدہ انجمن کے توڑنے والے شخص کو اختیار کرنا چاہیئے اور وہ صورتیں جن میں انجمن کے توڑنے والے شخص کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی جا سکے۔

(۳) اس دفعہ کے ماتحت مقامی حکومت کو وضع قواعد کے جو اختیارات حاصل ہیں وہ سب یا ان میں سے چند کو بعض شرائط کے ماتحت کسی عہدہ دار کو تفویض کر سکتی ہے جس کا نام اس غرض کے لئے شائع کردہ اعلان میں درج ہو۔

(۴) اس دفعہ کے ماتحت وضع قواعد کا اختیار پہلی اشاعت کے بعد قواعد وضع کئے جانے کی شرط کے ماتحت ہے۔

(۵) اس دفعہ کے ماتحت جو قواعد وضع کئے جائیں گے وہ سب مقامی سرکاری گزٹ میں شائع ہوں گے اور اس اشاعت کے بعد اسی طرح نفاذ پذیر ہوں گے گویا اس ایکٹ کے ساتھ وضع کئے گئے تھے۔

ضمنی دفعہ (۱) و (ج) اس ضمنی دفعہ کے ماتحت جو قواعد وضع کئے گئے ہیں ان کا منشا یہ ہے کہ انجمن ہائے امداد باہمی محدود سے چند افراد کے افادہ کا ذریعہ نہ بن جائیں۔

ضمنی دفعہ (۱) و (ح) اس دفعہ کے ماتحت شرح منافع معین کر دی گئی ہے تاکہ منافع کلی طور سے حصہ داروں کے فائدہ کے لئے

منتقل نہ ہو جائے ۔ اس کے علاوہ ان خدمات کی تسہیل بھی مقصود ہے جو انجمن بجالانا چاہتی ہے ۔ دیگر تفاصیل کے لئے ملاحظہ ہوں وہ قواعد جو مقامی حکومتوں نے اس دفعہ کے ماتحت وضع کئے ہیں ۔

متفرقات

۴۴۔(۱) ان رقوم کی وصولی جو حکومت کو واجب الوصول ہو ۔ عام رقوم جو کسی رجسٹری شدہ انجمن یا اس کے کسی عہدہ دار یا ممبر یا سابق ممبر سے حکومت کو واجب الوصول ہوں (ان میں وہ مصارف بھی شامل ہیں جو زیر دفعہ ۳۳ حکومت کو ادا کئے جائیں) اسی طرح وصول کی جائیں گی جس طرح باقی مالیہ اراضی وصول کیا جاتا ہے ۔

(۲) جو رقوم کسی رجسٹری شدہ سوسائٹی کے ذمہ حکومت کو واجب الادا ہوں اور انہیں ضمنی دفعہ ۱ کے ماتحت وصول کیا جا سکے وہ اوّل انجمن کی جائداد سے وصول کی جائے گی اور دوسرے اس انجمن کی صورت میں جس کے ممبروں کی ذمہ داری محدود ہے ممبروں سے ان کی ذمہ داری کی حد کو ملحوظ رکھ کر وصول کی جائیں گی ۔ اور تیسرے دیگر انجمنوں کی صورت میں ممبروں سے وصول کی جائیں گی ۔

ملاحظہ ہو ایکٹ ۳ ۱۹۱۲ء اور ایکٹ ۱ ۱۸۹۵ء ۔ آخر الذکر کا منشا ان رقوم کی وصولی پر عائد ہوتا ہے جو دفعہ میں مذکور ہیں ۔ حکومت کو جو رقم واجب الادا ہوں وہ پبلک مطالبہ ہے چنانچہ جو رقوم ضمنی دفعہ ۱ میں مذکور ہیں وہ عام مطالبات کی وصولی کے قانون (ایکٹ ۱ ۱۸۹۵ء) کے ماتحت وصول کی جائیں گی ۔ کارروائی کا طریقہ حسب ذیل ہے :۔

زیر دفعہ ۶ ایکٹ ۱ ۱۸۹۵ء سرٹیفکیٹ افسر غیر ادا شدہ رقم کے متعلق ایک سرٹیفکیٹ بناتا ہے جس کی قانونی حیثیت عدالت دیوانی کی ڈگری کے برابر ہوتی ہے۔ زیر دفعہ ۷ ایکٹ ۱ ۱۸۹۵ء مقروض کو اس سرٹیفکیٹ کی ایک نقل ارسال کی جاتی ہے۔ اس نوٹس کی تعمیل کے بعد مقروض کی تمام جائداد غیر منقولہ قرق شدہ تصور کی جائے گی۔ مقروض اس نوٹس کی وصولی کی تاریخ سے تیس دن کے اندر جواب دعوٰی داخل کر سکتا ہے اور اس میں اپنی ذمہ داری سے انکار کر سکتا ہے اگر یہ نوٹس باضابطہ وصول نہ ہوا ہو۔ تو اس سرٹیفکیٹ کے مطابق عملدرآمد ہونے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر جواب دعوٰی داخل کر سکتا ہے۔ اعتراض کی سماعت زیر دفعہ ۳۱ (الف) ہوتی ہے۔ سرٹیفکیٹ افسر اگر ڈسٹرکٹ کلکٹر نہ ہو تو اس کے حکم کے خلاف اپیل ڈسٹرکٹ کلکٹر کی عدالت میں کی جاتی ہے۔ کلکٹر کے حکم کے خلاف اپیل تیس دن کے اندر کمشنر کی عدالت میں کرنی چاہیئے۔

زیر دفعہ ۸ نوٹس وصول ہونے کو۔ یا زیر دفعہ ۱۲ پیش کردہ اعتراضات کا فیصلہ ہونے یا زیر دفعہ ۳۲ (الف) اپیل فیصل ہونے کی تاریخ سے ۶ ماہ کے اندر دیوانی عدالت سرٹیفکیٹ کی تنسیخ کے لئے دعوٰی دائر کیا جا سکتا ہے جب سرٹیفکیٹ کو عدالت دیوانی کی ڈگری کی حیثیت حاصل ہو گی اس کا نفاذ ضابطہ دیوانی کے ماتحت ڈگری کے طریقہ پر کیا جائے گا۔

۴۵۔ رجسٹری کی شرائط سے انجمنوں کو مستثنیٰ کرنے کے اختیارات۔ اس ایکٹ میں جو امور مذکور ہیں ان سے قطع نظر مقامی حکومت ہر معاملہ میں خاص

حکم سے خاص شرائط کے ماتحت (اگر کچھ ہوں) انجمنوں پر رجسٹری کے متعلق مزید شرائط عائد کرسکتی ہے۔ اور شرائط سے مستثنٰی بھی قرار دے سکتی ہے۔

۴۶۔ انجمنوں کو قانون کی عائد کردہ شرائط سے مستثنٰی کرنے کا اختیار۔ مقامی حکومت عام یا خاص حکم سے کسی رجسٹری شدہ انجمن کو اس ایکٹ کی کسی شرط سے مستثنٰی کرسکتی ہے۔ یا یہ اعلان کرسکتی ہے کہ اس ترمیم سے مندرجہ اعلان کے ساتھ یہ شرائط فلاں انجمن پر عائد ہوں گی۔

یہ ناممکن تھا کہ اس ایکٹ میں تمام ممکن الوقوع امور کے لئے مناسب حال قاعدے وضع کر دیتے جاتے۔ اس کی خاص شرائط خواہ کسی قدر مناسب اور موزوں ہوں لیکن ایسی خاص خاص صورتیں قیاس میں آتی ہیں جن کے لئے یہ موزوں نہ ہوں۔ چنانچہ یہ دفعہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے وضع کی گئی ہے۔

ایکٹ میں وہ شرائط مذکور ہیں جو ہندوستان میں آئندہ قائم ہونے والی انجمنوں کے لئے زیادہ موزوں ہوں گی عام قانون انہی شرائط پر مشتمل ہوگا۔ اور عمومی حیثیت سے انجمنوں پر اثر انداز ہو جائے گا۔ لیکن مقامی حکومت کو کسی شرط سے اختلاف کرنے یا اسے ترک کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس شرط سے کہ وہ یہ اختلاف ہر ایک معاملہ میں ایک خاص حکم کے ذریعہ سے کرے اور اس کا جواز ثابت کرنے کے لئے پہلے حالات متعلقہ پر کامل طور سے غور و خوض کرے۔ درحقیقت یہ اختیار ان

انجمنوں کی طرف سے استعمال کرنا چاہئے۔ جن کی کارروائی ایکٹ کی منشا کے عین مطابق ہو اور جن کو ترقی دینے کے اس کا نفاذ عمل میں آیا اس کے ساتھ ہی یہ مناسب سمجھا گیا کہ انہیں چند مراعات دے دی جائیں تاکہ ان کے قیام میں حوصلہ افزائی اور کارگذاری میں آسانی ہو۔ تیسرے چونکہ انہیں عام کاموں سے مستثنیٰ ہونے کی رعایت حاصل ہونے والی تھی اور خاص نوعیت کی آسانیاں ملنے والی تھیں۔ اس لئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ سٹہ بازوں اور سرمایہ داروں کو حیلہ سے ان مراعات سے استفادہ نہ کر دیا جائے جو ان کے مقصود نہیں۔

(۴۷) ۱۔ لفظ کوآپریٹو کے استعمال کی ممانعت

رجسٹرڈ انجمنوں کے سوا کوئی شخص کوآپریٹو کے نام یا کسی ایسے نام سے جس کا ایک فرد کوآپریٹو ہو حکومت کی اجازت کے بغیر تجارت یا کاروبار نہیں کر سکتا۔ یہ دفعہ ان لوگوں پر یا ان کے وارثوں پر عائد ہو گی جو اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے اس نام سے تجارت یا کاروبار کرتے تھے۔

۲۔ جو شخص اس دفعہ کی خلاف ورزی کرے گا اسے پہلی بار پچاس روپیہ جرمانہ اور باعادہ جرم کی صورت میں جن ایام میں اس کا ارتکاب جاری رکھا جائے ان پر فی یوم پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے گی اس دفعہ کے علاوہ ایکٹ کے نفاذ کے سلسلہ میں اور کوئی تعذیری دفعہ وضع نہیں کی گئی۔

(۴۸) انڈین کمپنیز ایکٹ ۱۸۸۲ء عائد ہو گا۔ انڈین کمپنیز ایکٹ ۱۸۸۲ء کا اطلاق رجسٹرڈ پر نہ ہو گا۔

۱۹۰۴ء

حکومت ہند کی قرارداد صیغہ مالیات وزراعت مورخہ ۲۰ اپریل میں انڈین کمپنیز ایکٹ کے عائد نہ ہونے کی وجوہ حسب ذیل بیان کی گئی ہیں۔ موجودہ

کمپنیز ایکٹ (ایکٹ ششم ۱۸۸۲ء) میں ۵۶ ۲ توقعات ہیں اس کی شرائط بڑے پیمانہ پر سرمایوں کی فراہمی کے لئے خواہ کسی قدر موزوں ہوں۔ لیکن جس قسم کی حوصلہ افزائی فی الحال منظور ہے ان کے لئے قطعی موزوں نہیں لہذا پہلی ضرورت یہ تھی کہ اس قسم کی انجمنوں کو عام قانون کی رو سے باہر کر دیا جائے اور ایسی شرائط وضع کی جائیں جو ان کے آئین اور مقاصد کے لئے موزوں ہوں دوسرے یہ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ انہیں خاص سہولتیں اور مراعات دی جائیں تاکہ ان کے قیام میں حوصلہ افزائی ہو اور کارگزاری میں مدد ملے۔ چونکہ عام قانون سے مستثنیٰ ہونے کی رعایت انہیں حاصل ہونے والی تھی اس لئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ سرمایہ داروں اور سٹہ بازوں کو کسی حیلہ سے بھی ان مراعات کا فائدہ حاصل نہ کرنے دیا جائے۔ جو ان کے لئے مقصود نہیں

(۴۹) موجودہ سوسائیٹوں کا تحفظ

موجودہ انجمنیں جو کواپریٹو کریڈٹ سوسائیٹیز ایکٹ ۱۹۰۴ء کے ماتحت رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔ اس ایکٹ کے ماتحت رجسٹرڈ تصور کی جائیں گی۔ اور ان کے ضمنی قواعد اگر اس ایکٹ کی منشا کے خلاف نہ ترمیم یا تنسیخ ہونے تک ہونے تک بدستور نافذ رہیں گے۔

(۵۰) تنسیخ

کواپریٹو کریڈٹ سوسائیٹیز ایکٹ منسوخ کیا جاتا ہے۔

ضمیمہ نمبر (۱)

ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کے متعلق تازہ ترین (۱۹۲۰-۲۱ء) اعداد و شمار

صوبہ	سوسائیٹیوں کی تعداد	پرائمری سوسائیٹیوں کے ممبروں کی تعداد	کاروباری سرمائے کی میزان
مدراس	۶۲۸۷ (۱۴۲٫۹) *	۲۹۵۲۸۴ (۹٫۳) †	۴۹۰۹۰۰۰ (۱۹ آنہ) ‡
بمبئی	۲۹۵۶ (۱۵٫۳)	۲۴۵۹۲۹ (۱۳٫۷)	۳۳۴۵۷۰۰۰ (۲۸ آنہ)
بنگال	۶۳۶۶ (۱۳٫۶)	۲۳۲۰۰۱ (۵۲٫۰)	۲۳۳۲۸۰۰۰ (۱۱ آنہ)
بہار اڑیسہ	۳۵۸۰ (۱۰٫۵)	۱۰۷۵۱۴ (۳٫۲)	۱۲۲۹۴۰۰۰ (۶ آنہ)
یو۔پی	۴۴۹۳ (۹٫۹)	۱۱۰۶۲۰ (۲٫۲)	۱۲۹۵۸۰۰۰ (۵ آنہ)
پنجاب	۸۴۵۳ (۴٫۸)	۲۳۰۳۰۱۱ (۱۱٫۱)	۳۶۰۵۴۰۰۰ (۲۸ آنہ)
برما	۴۴۸۸ (۴٫۸)	۱۲۵۳۱۸ (۱۰٫۷	۳۰۶۹۰۰۰۰ (۴۲ آنہ)

سی پی و برار	۱۱۵۰ (۲۰ء۱)	۸۲۸[illegible] (۵ء۰)	[illegible]۲۹۹ (۴۴۳ آنہ)
آسام	۵۹۰ (۴ء۷)	۲۸۰۸۴ (۳ء۷)	۱۶۸۴۰۰۰ (۴ آنہ)
کورگ	۱۴۲ (۷۱ء۰)	۹۵۴۵ (۴۰ء۰)	۲۱۲۰۰۰ (۲۱ آنہ)
اجمیر میرواڑہ	۵۲۲ (۱۰۴ء۴۳)	۱۷۲۹۶ (۳۴ء۹)	۴۲۴۷۰۰۰ (۳۷ آنہ)
حیدرآباد ایڈقسمنٹ ڈسٹرکٹ	۵ (۰ء۵)	۲۰۵ (۴ء۱)	۳۰۰۰ (۳ آنہ)
دہلی	۱۰۳ (۲ء۲)	۲۰۱۱ (۱ء۴)	۹۵۰۰۰ (۳ آنہ)
برطانیہ ہند کی میزان	۴۴۳۴۶ (۱ء۶۹)	۱۴۰۰۴۷۴ (۴ء۴)	۲۴۴۰۸۹۰۰۰ (۱۴ آنہ)
میسور	۱۵۰۰ (۲۵ء۰)	۸۹۷۵۷ (۱۵ء۰)	۷۸۱۹۰۰۰ (۲۱ آنہ)
بڑودہ	۵۰۹ (۲۴ء۲)	۱۴۹۳۲ (۸ء۰)	۲۵۷۱۰۰۰ (۱۹ آنہ)
حیدرآباد	۱۴۳۷ (۱۱ء۵)	۲۵۲۹۳ (۴ء۸)	۸۹۴۴۰۰۰ (۱۱ آنہ)
بھوپال	۶۹۱ (۹۸ء۴)	۱۰۴۴۶ (۱ء۵)	۱۱۷۰۰۰۰ (۲۷ آنہ)

کل ہندوستان کی میزان	۴۷۵۰۲ (۱۸٫۰)	۱۷۵۲۹۰۲ (۶٫۶)	۲۶ ۴۲۹۳۰۰۰ (۱۶ آنہ)

* اس نشان سے فی لاکھ اشخاص سوسائیٹوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے

† اس نشان سے فی لاکھ اشخاص پرائمری سوسائیٹیوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے

‡ اس نشان سے آبادی میں فی کس آنوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے۔

ضمیمہ نمبر (۲)

وہ مضامین جنکی تعلیم کواپریٹو کالج مانچسٹر میں دی جاتی ہے

درجہ ۱ امداد باہمی

امداد باہمی کی تاریخ اور اصول

امداد باہمی کی اقتصادیات

امداد باہمی مسائل

امداد باہمی اور معاشرتی مسائل

خام مصالح پر کواپریٹو اقتدار

امداد باہمی اور زراعت

کواپریٹو پیداوار

امداد باہمی اور آئرلینڈ

امداد باہمی اور سکاٹ لینڈ

امداد باہمی اور ڈنمارک

کواپریٹو اعداد و شمار اور اعداد و شمار کے مختلف طریقے۔

تاریخ

درجہ ۲ عام تاریخ

آئینی تاریخ

صنعتی تاریخ ــــــــہ

صنعتی انقلاب

انیسویں صدی کی اقتصادی اور صنعتی تاریخ

انیسویں صدی کی اصلاحی تحریک

اقتصادیات

صنعتی اقتصادیات

روپیہ۔ قیمتیں اور بنکنگ

بین الاقوامی تجارت اور غیر ملکی

محصولات کی تاریخ اور اصول

مالیات عوام

اقتصادی نظریے

معاشرتی اقتصادیات

اجرتیں۔

اقتصادی اور معاشرتی مسائل۔

ٹریڈ یونین۔

صنعت اور تجارت کی تنظیم۔

جماعتی فلاح۔

صنعت میں عورتوں کا درجہ۔

ذہنیت اور علم العاشرت

درجہ ۱۲ و ۴۵

شہریت

مقامی حکومت ۔ عام حکومت ۔ مرکزی حکومت
پولٹیکل سائنس
علم المعاشرت ۔ علم الاخلاق ۔ تعلیم ۔

درجہ ع۴

تعلیم کی تاریخ نظریہ اور تنظیم ۔ فن تعلیم ۔
امداد باہمی کی تعلیم ۔ اس کی تاریخ اور تنظیم
پرچار اور عام تقریریں

درجہ ع۶

پروپیگنڈا کی تنظیم
صنعتی مضامین ۔

درجہ ع۸

نظام امداد باہمی
کواپریٹو حسابات کا رکھنا ۔
کواپریٹو سیکرٹری شپ
کواپریٹو آڈٹ (حسابات کی جانچ پڑتال)
کواپریٹو طریق کار ۔ (اس میں کمیٹیوں کی کارگزاری بھی شامل ہے)
اشیائے تجارت
کاروبار کے موجودہ طریقے ۔ اور دفتروں کی تنظیم
اعداد و شمار اور ان کے طریقے
تجارتی قانون ۔ کواپریٹو قانون
اشتہارات

ضمیمہ نمبر (۳۱)

حکومت ہند کا صیغہ مالیہ زراعت سرکلر ع ۱۲۰۷

آنریبل مسٹر ای۔ ڈی۔ میکلیگن۔ سی ایس آئی۔ آئی سی ایس سکرٹری حکومت ہند کی طرف سے تمام صوبجاتی حکومتوں کے نام۔ کلکتہ ۹ مارچ ۱۹۱۲ء

جناب عالی۔

(۱) مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ آپ کی توجہ سوسائٹیوں کے متعلق نئے قانون (ع ۲ ۱۹۱۲ء) کی طرف منعطف کروں جو آج کے گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا ہے۔ یہ ایکٹ سابق ایکٹ (ایکٹ ع ۱۰ ۱۹۰۴ء) کے عام اصول پر مبنی ہے۔ لیکن چند سطحی ترمیموں کے علاوہ اس میں بعض خاص تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اور چونکہ مضمون کسی قدر اصطلاحی نوعیت کا ہے۔ لہذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صوبجاتی حکومتوں اور رجسٹراروں کی سہولت کے لئے خاص تبدیلیوں کی تشریح کر دی جائے۔ اس مصلحت کے پیش نظر مندرجہ ذیل توضیحات شائع کی جاتی ہیں۔ یہ توضیحات اگرچہ صوبجاتی حکومتوں کی سہولت کے واسطے کی گئی ہیں۔ لیکن انہیں کسی معنی میں بھی آئین کی عام توضیحات کا قائم مقام نہیں بنایا جا سکتا نہ یہ ان امتیازی اختیارات پر اثر انداز ہونگی جو ایکٹ کی رو سے حکومتوں اور عہدہ داروں کو دیئے گئے ہیں۔

(۲) پہلے اس امر کی توضیح ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ یہ ایکٹ صرف کریڈٹ انجمنوں پر ہی عائد نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کوآپریٹو سوسائٹیوں پر بھی عائد ہوگا۔ جو تقسیم پیداوار مویشی کے بیمے اور اس قسم کے دیگر اغراض کے لئے قائم ہوں اور نئے قانون کا

اطلاق ہوگا۔ لیکن یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہندوستان میں اس قسم کی سوسائٹیوں کے موجودہ تجربات کے پیش نظر اسی اصول کا اختیار کرنا بہتر ہوگا۔ جو ایکٹ سلا ۱۹۱۲ء میں اختیار کیا گیا تھا۔ اس غرض کے لئے فی الحال نئے قانون کی شرائط سادہ اور نرم رکھی گئی ہیں گرچہ اس ایکٹ میں کواپریٹو سوسائٹی کی کوئی جامع اور مختصر تعریف نہیں کی گئی تاہم جس قسم کی سوسائٹیوں سے یہ واضح کیا گیا ہے۔ ان کی توضیح کرتا ہے۔ مثلاً دفعہ ۵ میں منفرد ممبر کی حصہ داری پر جو پابندیاں کی گئی ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا کہ کسی قسم کے اشخاص کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہ واضح کیا گیا ہے۔ اور رجسٹرار (جنکا پہلا فرض کواپریشن کے اصول سے واقفیت بہم پہنچانا ہے) بھی دفعہ ۱۲ کے الفاظ سے ایکٹ کے منشا کے متعلق آگاہی حاصل کریں گے۔ اس دفعہ میں مذکور ہے کہ سوسائٹیاں کواپریٹو بنا پر قائم ہونی چاہئیں۔ جس وقت اس امر کی ضرورت محسوس ہوگی کہ ان اصول کی سختی کے ساتھ پابندی کی جائے اس وقت مقامی حکومتیں زیر دفعہ ۴۳ (۲) (ھ) منافع کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر کردیں گی اور اس طرح منافع محض حصہ داروں کے فائدہ رسانی کے بجائے ان کاموں کی ارزانی پر خرچ ہوگا۔ جو سوسائٹیاں انجام دے رہی ہیں اور دفعہ ۴۳ (۲) (ی) کے ماتحت ایسے قواعد کا وضع کرنا بھی ممکن ہوگا جس سے سوسائٹیاں چند افراد کو فائدہ پہنچانے کا وسیلہ نہ بن جائیں۔ یہ امر واضح ہوگا کہ سکونت اور قومیت وغیرہ کے متعلق جو شرائط زیر دفعہ ۶ کریڈٹ سوسائٹیوں پر عائد ہوتی ہیں۔ وہ دیگر سوسائٹیوں پر لازمی طور سے عائد نہیں ہوتیں۔ لیکن رجسٹرار دیگر اقسام کی سوسائٹیوں کے متعلق ان شرائط کی پابندی پر اصرار کر سکتا ہے اور جب تک مزید تجربہ حاصل نہ ہو جائے اس وقت بھی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ان شرائط کی پابندی جاری رکھی جائے۔ جہاں تک سوسائٹی کے دائرہ کے باہر ممبروں سے کاروبار کا تعلق ہے اس ایکٹ میں کوئی ممانعت موجود نہیں۔ لیکن زیر دفعہ ۲۱

صوبجاتی حکومتوں کو اختیار ہوگا۔ کہ اس قسم کے کاروبار پر پابندیاں عائد کر دیں اور فی الحال اکثر صورتوں میں ان کے لئے یہی مناسب ہوگا۔ نان کریڈٹ سوسائیٹیز کی اکثریت محدود ذمہ داری کی ہوگی اور ایکٹ نے اس قسم کی سوسائیٹوں کے نظم و نسق کا دائرہ کافی وسیع کر دیا ہے۔ قدیم قانون میں حصص کی منتقلی پر جو پابندیاں تھیں وہ اس ایکٹ کی دفعہ ۱۴ کی رو سے دور کر دی گئی ہیں۔ اور زیر دفعہ ۲۲ کسی متوفی کا وارث مجاز متوفی کے حصہ کو اپنے نام منتقل کئے جانے کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اس معاملہ اور نیز دیگر معاملات میں نان کریڈٹ کواپریٹو سوسائیٹوں کی اکثریت کو جوائنٹ سٹاک کمپنیوں کا ہم اساس بنا دیا گیا ہے۔ اور عملاً یہ دیکھ بھال ضروری ہوگی کہ اس ایکٹ سے وہ سوسائٹیاں فائدہ نہ اٹھا سکیں جو دراصل کواپریٹو نوعیت کی نہیں ہیں۔ اس سلسلہ میں مجوزہ ضمنی قواعد کی منظوری دینے میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ مثلاً سرمایہ حصص رکھنے والی سوسائٹی کے لئے اس امر کو لازم قرار دینا ممکن ہوگا۔ کہ ضمنی قواعد میں اپنے حصص کو ناقابل انتقال قرار دے یا صرف ان اشخاص کے نام منتقل کرے جو جنکے تعلق چند خاص شرائط کی بجا آوری ممکن ہو مثلاً انہیں سوسائٹی کا باضابطہ ممبر منتخب کر لینا

۳۔ پہلے دیہاتی اور قصباتی سوسائیٹوں کے درمیان جو فرق قائم کر دیا گیا تھا۔ اسے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ لیکن نئے قانون میں تین اقسام کی سوسائیٹوں کا ذکر ہے۔ جو پرانے قانون میں نہ تھا

(الف) اوّل یہ کہ ان سوسائیٹوں کو تسلیم کرتا ہے۔ جو یونینوں یا سنٹرل بنکنگ یونینوں کے نام سے مشہور ہیں۔ اور سراسر دوسری سوسائیٹوں کے مرکب ہیں۔ دفعہ ۴ کی پہلی تشریح کے مطابق اس نوعیت کی جوائنٹ سوسائٹیاں محدود ذمہ داری کی ہونی چاہئیں۔ لیکن منفرد ممبروں کے حصوں کی حد کے متعلق ان پر وہ پابندیاں عائد

سوں گی جو دفعہ ۵ میں مذکور ہیں۔ اسی طرح تعداد و سکونت وغیرہ کے متعلق دفعہ ۶
میں جو شرائط درج ہیں۔ ان کی پابندی سے انہیں بری قرار دیا گیا ہے۔

(ب) دوسرے یہ ایکٹ ان سوسائیٹوں کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ جو افراد
اور سوسائٹیوں سے مرتکب ہے۔ اگرچہ اس صورت میں دفعہ ۵
کی رو سے حصص کی تعداد محدود کر دی گئی ہے۔ دفعہ ۴ اور
دفعہ ۶ کے منشا کے لحاظ سے وہ ان یونینوں کی ہم اساس ہیں
جن کا ذکر (الف) میں ہوا چونکہ ممبروں کی کم از کم تعداد کے متعلق
دفعہ ۶ کی شرائط دونوں میں سے کسی پر عائد نہیں ہوتیں۔ اس لئے
ایکٹ میں ایسی کوئی بات نہیں۔ جو دو سوسائٹیوں یا ایک سوسائٹی یا
ایک شخص کی رجسٹری کی درخواست دینے سے باز رکھ سکے۔ اگرچہ
ایسی صورتوں میں درخواست گزاروں کی کوئی تعداد مقرر
نہیں کی گئی ہے تاہم یہ فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ رجسٹرار رجسٹری
کی ایسی درخواستوں کو مسترد کرنے میں اپنے امتیاز
سے کام لے گا۔ جن میں کافی حد تک حقیقی کوآپریشن موجود
نہ ہو)

(ج) تیسرے "سنٹرل بنک" کے نام سے ایک جدید قسم کی
سوسائیٹوں کو تسلیم کیا گیا ہے۔ سنٹرل بنک یا سنٹرل سوسائٹی
جس کے ممبر افراد ہوتے ہیں اور جس کا خاص مقصد اپنے
ممبروں کو فائدہ پہنچانا نہیں ہوتا۔ بلکہ کوآپریٹو نوعیت کی دوسری سوسائیٹوں
کو فائدہ پہنچاتی ہے (دفعہ نمبر ۴) مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ اگرچہ اس
قسم کی سوسائٹیاں جوائنٹ سٹاک سوسائیٹوں کے اصول پر قائم ہوتی تھیں

تاہم انہیں وہ تمام مراعات دے دی جائیں۔ جو کو اپریٹو سوسائٹیوں کو دی جاتی ہیں۔

جدید قانون اس اصول کو بحال رکھتا ہے کہ غیر محدود ذمہ داری کی سوسائٹی کو اپنے ممبروں کے درمیان منافع تقسیم نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ بعض صوبجات میں غیر محدود ذمہ داری رکھنے والی ایک خاص طرز کی سوسائٹیوں نے کامیابی حاصل کی ہے (اس طرز کی سوسائٹیوں میں حصص چند سال میں بصورت اقساط ادا کئے جاتے ہیں اور حصہ دار میعاد کے گذرنے کے بعد منافع کے حصہ دار بن جاتے ہیں) اس قانون میں صوبجاتی حکومتوں کے عام یا خاص حکم سے منافع کی تقسیم کی اجازت دے دی گئی ہے۔ (دفعہ ۳۴) اور اس میں ریزرو فنڈ کی تعداد اور قرضوں پر سود کی شرح کو قدیم قانون کی مانند ملحوظ نہیں رکھا۔ فی الحال اس امر کا امکان نظر نہیں آتا کہ مذکورہ بالا طرز کی سوسائٹیوں کے علاوہ دیگر قسم کی سوسائٹیوں کو بھی یہ اجازت دے دی جائے۔

(۵) دفعہ ۶ میں توضیح کی گئی ہے کہ رجسٹری کے بعد بھی ممبروں کی اس قدر تعداد کا رکھنا لازم ہے جو رجسٹری کی درخواست دینے والی سوسائٹی کے لئے ضروری ہیں۔ لیکن سکونت اور قومیت وغیرہ کے متعلق جو شرائط کریڈٹ سوسائٹیوں کے لئے دفعہ نمبر ۶ (الف) اور (ب) میں مذکور ہیں انہیں ملحوظ رکھنے کی ہدایت درج نہیں۔ اس دفعہ کا منشا یہ ہے کہ رجسٹرار کسی کریڈٹ سوسائٹی کے ضمنی قواعد کو رجسٹرڈ کرنے سے پہلے اس امر کا اطمینان کرے کہ آئندہ ممبروں کے لئے قومیت اور سکونت کے متعلق شرائط کی بجا آوری ضروری قرار دی گئی ہے۔ لیکن

عندالضرورت رجسٹرار کے منظور کردہ ضمنی قواعد میں شرط قومیت و سکونت میں سادہ ترمیم سے تبدیلی بھی کی جا سکتی ہے۔ اگر قواعد میں آئندہ ممبروں کے متعلق شرائط پر سختی سے عمل درآمد کرنے کی ہدایت ہو تو سوسائٹی کو کراز سر نو قائم کرنے کے سوا ان شرائط میں کوئی ترمیم نہیں کی جا سکتی۔

(۶) اس ایکٹ کی مزید اہم تبدیلیاں حسب ذیل ہیں۔

(۱) مجوزہ ضمنی قواعد اور ان کی ترمیم کو رجسٹرڈ کرانے سے پہلے رجسٹرار کو پیش کرنا (دفعہ عـ۸ دفعہ عـ۱۱)

(۲) حکومت کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ رجسٹرار کے اختیارات رجسٹرار کے سوا دیگر اشخاص کو دے دے (دفعہ عـ۳) اسی طرح رجسٹراروں کو حق دیا گیا ہے کہ معائنہ حسابات کی جانچ اور تحقیقات کے لئے۔ دیگر اشخاص کو مامور کر دیں (دفعہ عـ۱۷ اور عـ۲۵ و عـ۲۶) قدیم ایکٹ کی دفعہ عـ۲۱ میں کلکٹر کو اختیار دیا گیا تھا کہ کاغذات کے معائنہ کے لئے کسی شخص کو مامور کر دے یہ اختیار منسوخ کر دیا گیا ہے۔

(۳) سوسائٹی کے سرٹیفکیٹ (دفعہ عـ۱۰) رجسٹرڈ حصص اور ممبروں کی فہرست کو خاص شہادتی اہمیت دی گئی ہے (دفعہ عـ۲۵)

(۴) زرعی پیداوار پر سوسائٹی کے مطالبات کی مدت سابقیت کو ایک سال سے بڑھا کر اٹھارہ ماہ کر دیا گیا ہے۔ دفعہ عـ۱۹ الف بہم رسانندہ اجارہ اور مشینری اور بہم رسانندہ خام مصالح سے بنائی ہوئی چیزوں پر مطالبہ سابقیت کو اس میں شامل کر لیا گیا ہے دفعہ عـ۱۹ (ب)

(۵) قدیم ایکٹ کی دفعہ عـ۲۱ میں درج تھا کہ حسابات کی جانچ کے لئے کوئی

فیس وصول نہ کی جائے اس کو منسوخ کر دیا گیا ہے (واضح ہو کہ اگرچہ فیس وصول کرنے کی ممانعت منسوخ کر دی گئی ہے لیکن حکومت ہند فی الحال یہ چاہتی ہے کہ ان سوسائٹیوں کے سوا جن کے حسابات کی جانچ ماہرین سے کرائی جائے دوسری سوسائٹیوں سے آڈٹ کی فیس وصول نہ کی جائے ۔

(۶) حصص کے انتقال اور اس قسم کی دیگر دستاویزات کو لازمی رجسٹری سے منسوخ کر دیا گیا ہے ۔

(۷) سرمایہ لگانے اور فراہم کرنے کا دائرہ کار وسیع کر دیا گیا ہے

(۸) دفعہ ۳۴ میں اجازت دی گئی ہے کہ سوسائٹی کے منافع کا ایک حصہ خیراتی امور (ان میں تعلیم بھی شامل ہے) کے لئے علیحدہ کر دیا جائے ۔

(۹) قرضخواہ کو حق دیا گیا ہے کہ وہ رجسٹرار سے سوسائٹی کے حسابات کی جانچ کی درخواست کر سکے

(۱۰) حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ منافع کی حد مقرر کر دے ۔ دفعہ ۳۴(۲)

(۱) قدیم ایکٹ کی دفعہ ۲۷

(۱۱) مقامی حکومتوں کو اختیار دیا گیا ہے ۔ کہ سوسائٹی کو توڑ دیئے جانے کے خلاف جو اپیلیں ہوں ان کی سماعت کا اختیار کسی عہدہ دار کو دے دے (دفعہ ۴۵ اور اس کے لئے قواعد وضع کرے (دفعہ ۴۴ میں)

(۱۲) جن سوسائٹیوں کی رجسٹری اس ایکٹ کے ماتحت ہوئی ہو اس لفظ کو اپنے (کے استعمال کی ممانعت (دفعہ ۴۷)

۷ ۔ آخر میں یہ واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ رجسٹری کی درخواست کرنے والوں کی عمریں اٹھارہ سال سے کم نہ ہونی چاہئیں مگر رجسٹر ہونے کے بعد ممبروں کے لئے اس شرط کا باقی رکھنا ضروری نہیں ہے ۔ اور متوفی ممبر کے کمسن وارثوں سے سوسائٹی کے تعلقات دفعہ ۲۲ کے نشا کے مطابق

ہوں گے اور ان کی تعین میں عام قانون سے کام لیا جائے گا۔ سوسائٹیوں کو جو رقوم واجب الوصول ہوں ان کی وصولی کے لئے کوئی عام ترمیم نہیں کی گئی اور یہ کام ان ہدایات کے ماتحت رہے گا جو ۲۹ مئی ۱۹۰۴ء کو اس محکمہ سے جاری ہوئی تھیں۔ دفعہ ۴۷ کے علاوہ اس ایکٹ کی کوئی دفعہ تعزیری نوعیت کی نہیں ہے۔ اس مرحلہ میں تعزیری دفعات کا وضع کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے

ضمیمہ نمبر۴

ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کا نشو و ارتقا

حکومت ہند کی قرارداد ۱-۱۲۸۷ مورخہ ۱۷جون ۱۹۱۴ء شملہ

"اگر امداد باہمی کے نظام کو پورے طور پر ترقی و ترویج دی جائے تو اس ملک کے کاشتکاروں کے مفاد کا مستقبل نہایت شاندار اور روشن ہو سکتا ہے۔" ماخوذ از تقریر ملک معظم۔ ۱۲-دسمبر ۱۹۱۱ء

تمہید۔ آج سے دس سال پیشتر ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کے وجود کا اعلان کرنے کے لئے معدودے چند منتشر سوسائٹیوں کے سوا کوئی چیز موجود نہ تھی۔ لیکن آج بارہ ہزار سے زیادہ سوسائٹیاں موجود ہیں جن کے ممبروں کی تعداد ۶ لاکھ اور کاروباری سرمایہ پانچ کروڑ سے زیادہ ہے۔ امداد باہمی عوام کی مادی اور اخلاقی فلاح کے لئے ایک زبردست عنصر بن چکی ہے۔ یہ تحریک اب اس مرحلہ پر پہنچ گئی ہے کہ اس کی ترقی پر تبصرہ کرنا فائدہ سے خالی نہیں رہا۔ جو اصول ماضی میں اس کی رہنمائی کرتے رہے ہیں یقین ہے کہ مستقبل میں کرتے رہینگے۔ اس ریزولیوشن میں یہ کوشش کی جائیگی کہ ہندوستان میں تحریک امداد باہمی کی ترقی کی تاریخ بیان کی جائے اور اس کے ساتھ ہی وہ اقتصادی اخلاقی اور معاشرتی فوائد بھی واضح کئے جائیں جو تحریک کو دانشمندانہ

طریق سے چلا کر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فوائد کے پہلو بہ پہلو وہ نقصانات بھی بتائے جائینگے جن سے بچنا ضروری ہے۔ فوائد اور نقصانات کے متعلق حسب ذیل امور کا بیان بھی ہوگا۔ مختلف طرز کی سوسائٹیوں کی خصوصیات۔ انتظامی نوعیت کے مسائل پر تفصیلی بحث۔ یہ امر کہ حکومت نے کس حد تک مدد دی ہے اور کس حد تک اس کی مدد ضروری ہے اور یہ کہ روزمرہ کے انتظامی امور میں افسروں کو اس تحریک سے کس حد تک تعلق رکھنا چاہیئے اور قومی زندگی میں اس نئے عنصر کو کس طریقہ سے داخل کرنا چاہیئے۔

امداد باہمی۔ اقتصادی امداد باہمی کی بنیاد یہ ہے کہ جب چند اشخاص ایک غرض مشترک کے لئے جمع ہو جاتے ہیں تو قرض جو ایک شخص کو نہیں مل سکتا تھا انہیں مل سکتا ہے۔ اور وہ آسانیاں میسر آتی ہیں جو علیحدہ کام کرنے والے کی دسترس سے بالاتر ہیں یہ اصول اجتماع کے دو طریقوں کی صورت میں کار فرما ہے۔ ایک قرضہ امداد باہمی کا طریقہ ہے اور دوسرا خرید فروخت پیداوار اور بیمہ کا۔ اول الذکر طریقہ میں چند اشخاص بحیثیت مجموعی اپنے اقتصادی اغراض کے لئے متحد ہو جاتے ہیں اور اس سے کم تر شرح سود پر قرض حاصل کر لیتے ہیں جس پر انفرادی طور سے حاصل کیا جائے۔ دوسرے طریقہ میں اجتماع کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مال کی تیاری یا فروخت میں آسانی ہو۔ کوآپریشن کا اول الذکر طریقہ زیادہ مفید اور آسان ہے اس سے کام کے لئے ابتدائی سامان مل جاتا ہے اور یہ طریقہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں آخر الذکر طریقہ کی بنیاد ہے۔

انجمن امداد باہمی کے قائم کرنے کا سادہ ترین طریقہ ہے کہ دس یا اس سے زیادہ اشخاص مل کر رجسٹری کی درخواست پیش کر دیں۔ سوسائٹی اپنے ممبروں کی مشترک ذمہ داری پر قرض لیتی ہے۔ اور یہ قرض ان کو دیا جاتا ہے جو حاجتمند

ہوں جب مشترکہ ضمانت پیش کی جاتی ہے تو قرض نسبتاً کم تر شرح سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ ممبروں کو جو قرض دیا جاتا ہے اگرچہ اس کی شرح قدرے زیادہ ہوتی ہے لیکن بازاری شرح سے پھر بھی کم ہوتی ہے۔ جو سوسائٹی پیداوار کی فروخت کے لئے قائم کی جاتی ہے وہ پیداوار کو لیکر فراہم کرتی ہے اور کفایت شعارانہ طریقہ سے اسے بازار میں پہنچاتی ہے اور دلالوں کی بجائے بڑے بڑے سوداگروں کے ہاتھ فروخت کر کے فائدہ اٹھاتی ہے۔ اس طرح جو سوسائٹی تخم کی خریداری کے لئے معرض وجود میں آتی ہے وہ ممبروں کے چندے جمع کرتی ہے اور تھوک قیمت سے تخم خرید کر ارزاں نرخ سے ممبروں کے ہاتھ فروخت کرتی ہے۔

ہندوستان میں تحریک کی ابتدا۔ ایکٹ ۱۹۰۴ء۔ قرضہ امداد باہمی ایک منظم تحریک کی حیثیت سے جرمنی میں گذشتہ صدی کے وسط میں موجود تھی۔ اس کی ابتدا نہایت غیر واضح اور غیر اہم تھی۔ دو شخصوں نے علیحدہ علیحدہ بجائے خود امداد باہمی اصول کے مطابق قرض کے داد و ستد کا نظام قائم کرنے کی کوشش کی ان میں ایک کا نام ریفائسن اور دوسرے کا شلزے تھا۔ اول الذکر نے غریب کسانوں کی مدد کے لئے یہ جدوجہد کی تھی اور آخر الذکر نے قلیل البضاعت تاجروں اور ہنرمندوں کی امداد کے لئے عرصہ دراز تک اس تحریک کی رفتار ترقی نہایت سست رہی۔ لیکن ۱۸۸۰ء اور ۱۸۹۰ء کے درمیان یہ مستقل طور سے قائم ہوگئی۔ اور اس وقت سے برابر ترقی کر رہی ہے برطانیہ میں مختلف وجوہ سے جن کا بیان ضروری نہیں۔ قرضہ امداد باہمی کی تحریک چنداں کامیاب نہیں ہوئی لیکن آئرلینڈ اور یورپ کے خاص ممالک میں اس نے عوام کی زرعی اور صنعتی فلاح میں ایک اہم حیثیت حاصل کر لی ہے۔ سر ولیم صاحب اور دیگر اشخاص نے وقتاً فوقتاً تجاویز پیش کی ہے کہ ہندوستان میں کسانوں

کو روپیہ بہم پہنچانے کے لئے بنک قائم کئے جائیں حاصل اور حد سے زیادہ بڑھی ہوئی شرح سود نے ان میں جو تباہی پھیلا رکھی ہے اسے روکا جائے لیکن کسانوں کی مقروضیت کے عقدہ کو حل کرنے کے لئے ارزاں شرح کے سود کے علاوہ کسی اور چیز کی بھی ضرورت تھی۔ قرضہ امداد باہمی کے طریقہ کو ہندوستان میں رائج کرنے کے امکانات پر اس سے پہلے ہی بحث کی گئی تھی لیکن سن ۱۸۹۰ء سے پہلے اس کا آغاز نہ ہو سکا۔ سن مذکور میں انڈین سول سروس کے ممبر سر فریڈرک نکلسن نے مدراس گورنمنٹ کو اس مسئلہ کے متعلق ایک مفصل رپورٹ پیش کی اور اس کے بعد کواپریٹو کریڈٹ کا طریقہ رواج پذیر ہو گیا۔ سر فریڈرک نے اپنی رپورٹ میں کواپریشن کے ان طریقوں کا حال بیان کیا جو یورپ کے ممالک میں رواج یافتہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی بتایا کہ ان طریقوں کو ہندوستان میں کس حد تک اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ابھی یہ رپورٹ زیر غور تھی کہ مسٹر ڈوپرنیکس کی کتاب "پیپلز بنک فار ناردرن انڈیا" شائع ہو گئی اور اس کی اشاعت کے بعد کتاب کے مصنف اور دیگر عہدہ داروں نے ہندوستان کے مختلف حصوں میں چند آزمائشی انجمنیں قائم کیں چونکہ ان سوسائٹیوں کے کاروبار پر کمپنیز ایکٹ کی پیچیدہ دفعات حاوی تھی اس لئے زیادہ ترقی کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ کواپریٹو تحریک کی ترقی میں جو مشکلات درپیش ہیں ان کے دور کرنے کے لئے لارڈ کرزن نے سن ۱۹۰۱ء میں مسٹر لا کے ماتحت ایک کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی نے انگلستان کی تحریک امداد باہمی کے ممتاز رہنما مسٹر ہنری ولف کے مشوروں سے استفادہ کیا۔ کمیٹی کی سفارشات کے پیش نظر سر ڈینزل لوئیس نے مجلس آئین ساز میں ایک مسودہ قانون پیش کر دیا۔ جو ایکٹ ۱۹۰۴ء کے نام سے منظور ہو گیا۔

۴۔ ایکٹ ۱۹۱۲ء۔ ایکٹ ۱۹۰۴ء کے ماتحت انجمن ہائے امداد باہمی غرضہ کے درجہ کی تعریف کی گئی۔ اور ان کے لئے کارگزاری کا ایک سادہ طریقہ مقرر کر دیا گیا۔ سوسائٹیوں کو دو اقسام میں تقسیم کر دیا گیا۔ دیہاتی اور قصباتی۔ منافع اور ممبروں کی ذمہ داری کے معاملات میں ہر ایک قسم کی سوسائٹی کے لئے جداگانہ طریق کار مقرر کر دیا گیا۔ اور سوسائٹیوں کی کارروائی کو کمپنیز ایکٹ کے دائرہ نفاذ سے خارج کر دیا گیا۔ سوسائٹیوں اور ان کے ممبروں کے چند فرائض مقرر کئے گئے۔ اور حکومت کو اختیار دیا گیا کہ بعض معاملات میں انہیں عام قانون کی پابندی سے مستثنیٰ کر دے۔ اس ایکٹ کے ماتحت ہر صوبہ میں رجسٹرار مقرر کئے گئے تھے۔ اور صرف دو سال کی قلیل مدت میں آٹھ سو سائٹیاں معرض وجود میں آچکی تھیں۔ اس تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا رہا۔ اور قانون کی دو دفعات جو جو محض آزمائشی انجمنوں کے لئے وضع کی گئی تھیں بعض صورتوں میں ناکافی اور بعض میں نامناسب ثابت ہوئیں مثلاً دیہاتی اور قصباتی سوسائٹیوں کے درمیان جو امتیاز قائم کیا گیا تھا وہ عملاً غیر ضروری ثابت ہوا۔ ان مشترکہ یا سنٹرل سوسائٹیوں کو تسلیم نہیں کیا جاتا تھا جو دوسری سوسائٹیوں سے مرکب ہوتی تھیں۔ اور ایکٹ میں کوئی ایسی بات نہ تھی جو قرضہ امداد باہمی کے علاوہ دوسری قسم کی امداد باہمی پر حاوی ہو۔ اس نقص اور دیگر نقائص کو دور کرنے کے لئے جو تجربے سے معلوم ہو چکے تھے ۱۹۱۲ء میں نیا ایکٹ تجویز کیا گیا جو ہر قسم کے تعاون پر حاوی تھا۔ اور اب یہی ایکٹ (نمبر ۱۱ بابت ۱۹۱۲ء) رائج ہے۔

رفتار ترقی۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق انجمنوں کی تعداد (ان میں ریاست بڑودہ اور میسور کی سوسائٹیاں شامل ہیں) ۴۲۲۳۱ ہے (ان میں ۱۷۴ کے سوا باقی سب کریڈٹ سوسائٹیاں ہیں) ممبروں کی تعداد ۶۳۵۷۵ ہے۔ نئی

سوسائٹیاں قائم کرنے کے لئے مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ اور رجسٹراروں پر کام کا بار اس سے زیادہ بڑھ گیا ہے جو مذکورہ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ بے شمار درخواستیں وصول ہو رہی ہیں۔ امداد باہمی کے مفید ہونے کا پرچار جس طریقے سے کیا گیا ہے اس سے عوام نے یہ رائے قائم کر لی ہے کہ اس نئی تحریک کے ہر پہلو پر اچھی طرح غور و خوض کر لیا گیا ہے۔ ایک اچھی سوسائٹی آخرکار متعدد ناکام سوسائٹیوں سے بہتر ثابت ہوتی ہے۔ جن سوسائٹیوں نے اصول۔ یعنی پر عمل نہیں کیا وہ ناکام ہو گئیں اور جس رفتار سے سوسائٹیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اس سے احتیاط کی ضرورت اچھی طرح ثابت ہو گئی ہے۔ بعض اوقات یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس تحریک کا اثر آبادی کے ایک خاص حصہ تک محدود رہتا ہے۔ اور اگر تحریک سے افادہ عام مقصود ہے تو اس کی رفتار تیز تر کر دینی چاہیئے لیکن یہ حقیقت یاد رکھنی چاہیئے کہ سوسائٹیوں کا فائدہ صرف ممبروں کی ذات تک محدود نہیں رہتا ہے۔ اگر سوسائٹیوں کے ممبروں کی تعداد ۶ لاکھ ہے تو ان کے افراد خاندان کی تعداد تیس لاکھ سے کم نہیں سمجھنی چاہیئے۔ اور اگر شرح سود کی اس کمی کو دیکھا جائے جو اس تحریک کے معرض وجود میں آنے کے باعث ہوئی ہے تو فائدہ اٹھانے والوں کی تعداد کی طرح ساٹھ لاکھ سے کم نہ ہوگی۔ کوآپریشن کی دہ سالہ تحریک کا یہ گراں قدر اور شاندار کارنامہ ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوستان کے کسانوں میں ممبروں کی تعداد اتنی نہیں جتنی کہ اٹلی اور جرمنی میں ہے۔ لیکن یہ حقیقت فراموش نہیں کر دینی چاہیئے کہ ہندوستان میں یہ تحریک ہنوز عالم طفولیت میں ہے اور اس وقت تک اس نے جس سرعت سے ترقی کی ہے اس کی نظیر ممالک عالم میں نہیں مل سکتی۔ جرمنی کوآپریٹو کریڈٹ

کی تحریک کا بانی ہے لیکن وہاں اس کی راہ میں عظیم دشواریاں حائل تھی تیس سال کی جدوجہد کے صرف تیس سوسائٹیاں قائم ہوسکیں۔ تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق جرمنی میں مزید تیس سال گذرنے کے بعد بھی سوسائٹیوں کی تعداد ۷۰۰ سے زیادہ نہیں تھیں اسٹریا میں اس سال کی کوشش کے بعد پندرہ سوسائٹیاں قائم ہوئیں۔ اور اب ساٹھ سال گزرنے کے بعد ان کی تعداد بارہ ہزار کے قریب پہنچی ہے روس میں تقریباً چودہ ہزار سوسائٹیاں ہیں فرانس میں چار ہزار اور جاپان میں سات ہزار رفتار ترقی کے تیز ہونے کے باوجود تحریک رجسٹراروں کی مفید رہنمائی کے باعث مستحکم بنیادوں پر قائم ہو گئی ہے سوسائٹیوں کی تکثیر تعداد کی بجائے یہ مقصد پیش نظر رہا ہے کہ تحریک محفوظ حدود کے اندر رہے۔ ابتدائی دور گذر چکا مستقبل میں اس امر کا امکان ہے کہ فیڈریشن اور غیر سرکاری نگرانی کے ذریعہ رفتار ترقی کو بحفاظت تیز تر کر دیا جائے اس معاملہ میں جو احتیاط ملحوظ رکھی گئی وہ بہرحال مستحق تحسین و آفرین ہے۔

۶۔ اقتصادی فوائد۔ سوسائٹیاں بنانے والوں یا قائم کرنے والوں کا مقصد اقتصادی فائدہ ہوتا ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ارزاں شرح سود پر قرض حاصل کرلیں۔ اپنا مال یا عام بازاری نرخوں سے زیادہ قیمت پر فروخت کریں۔ اگر یہ مقصد ہندوستان کے ایک بڑے حصہ میں حاصل کیا جاسکے تو اقتصادی نقطۂ نگاہ سے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگی تخمینہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے کسان اب بھی ساہوکاروں کی بجائے انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ سے قرض لے کر تقریباً بیس لاکھ روپیہ سالانہ بچا رہے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ جو بچت آئندہ چند سال میں ہوگی۔ اس سے زیادہ نہ ہوجائے۔ جو فائدے کسانوں کو

حاصل ہوئے ہیں۔ سود کی بچت ان کا ایک حصہ ہے امداد باہمی کی ترقی کے باع
وہ روپیہ جو دفینوں کی صورت میں پڑا پڑا زنگ آلود ہوتا رہتا تھا باہر نکالا اور جمع کرد
گیا ہے۔ جو سرمایہ بیکار پڑا تھا اسے کام میں لگادیا گیا ہے۔ جو روپیہ کسانوں کی
دسترس سے باہر تھا اب انہیں دستیاب ہوسکتا ہے۔ پرانے قرض ادا کردے
گئے اور رہن چھڑا لئے گئے ہیں اس قسم کی اطلاعات وصول ہوئی ہے کہ نصرف
افراد بلکہ بعض دیہات کے تمام باشندوں کے قرض ادا کردیے گئے۔ قرض ادا
ہوتے اور مناسب شرائط پر روپیہ مل جانے کی صورت میں کسان اپنے وسائ
کو خوش دلی کے ساتھ بہتر طریقہ سے کام میں لاسکتا ہے سرمایہ کو ملک کی ترقی
پر لگانے اور عوام کی مالی حالت کے بہتر ہوجانے سے ان کی استعداد خریدا
بڑھیگی اور استعداد خریداری کے ساتھ ساتھ بیرونی اور اندرونی تجارت بھی
روبہ ترقی ہوگی۔

۷۔ ترقی زراعت۔ تحریک امداد باہمی سے بڑا فائدہ زراعت کو پہنچتا ہے
ابتدا سے ہی اس نے کسانوں کی ان مالی مشکلات پر قابو پانے میں مددی ہے جو
ناترقی یافتہ دیہاتی اقتصادیات کے باعث انہیں پیش آرہی تھی گذشتہ
دوتین سال میں کسانوں کو معلوم ہوگیا ہے کہ فصلوں کی خرابی اور پیداوار کی
کمی کی صورت میں کواپریشن سے کیا کیا فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ضرورت
کے اوقات میں حکومت نے کسانوں کو مدد دینے میں کبھی توقف یا ٹال مٹول سے
کام نہیں کیا۔ تخم اور مواشی کی خرید کے لئے فراخدلی سے قرض دئے گئے ہیں حکو
کے نرم برتاؤ اور ملائم رویہ نے کسانوں کو فصلوں کو خرابی کے برے نتائج سے
بچادیا۔ اور بڑے بڑے رقبوں میں آب پاشی کی برکات کے باعث فصلوں
کی خرابی کے اثرات کا دائرہ زیادہ وسیع نہیں ہونے پایا۔ لیکن ان سب

چیزوں سے زیادہ مفید وہ تعلیم ہے جو محکمہ زراعت عوام کو دے رہا ہے۔ بہر حال یہ میدان اس قدر وسیع اور ہوشیار کارکنوں کی تعداد اس قدر محدود ہے کہ تنہا محکمہ زراعت کی جدوجہد کسانوں کو زراعتی سائنس سے مستفید ہونے میں مدد نہیں دے سکتی۔ امداد باہمی نے اسی میدان میں قدم رکھا ہے۔ اس نے متحدہ صوبجات کسانوں میں بہترین تخم بہم رسانی کا کام شروع کر دیا ہے۔ گورنمنٹ فارم سے کثیر مقدار میں تخم لے کر دیہات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ تخم کی صفائی قائم رکھی جاتی ہے اور پیداوار کو بہترین قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ کسانوں کو مناسب قیمت پر کھاد اور ماہرین فن کے آزمایش کردہ حالات بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ دیہات میں مواشی کی نسل کو بہتر بنانے کے لئے اعلیٰ نسلوں کے بیل بہم پہنچائے گئے ہیں اور ایسے ذرائع پیدا کئے گئے ہیں جن سے مفید اطلاعات کی اشاعت ہو سکے۔

ترقی زراعت کے ساتھ امداد باہمی کا الحاق مختلف صورتوں میں ہو سکتا ہے ایک جگہ انجمن امداد باہمی زراعتی انجمن کے فرائض بجالاتی ہے۔ دوسرے مقامات میں زرعی سوسائٹیاں اور یونین علیحدہ علیحدہ قائم کی جاتی ہیں۔ لیکن کوآپریٹو تحریک سے غایت وابستگی کے ساتھ کام کرنا بہر صورت ممکن ہے۔ زراعتی انجمنوں اور انجمن ہائے امداد باہمی نے ایک دوسرے کو مدد دینے کے متعلق جو تجربات بھی حاصل کئے ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ اب ان کے درمیان منظم تعلق قائم ہو رہا ہے اور چند ہی روز میں اس کا سلسلہ ہندوستان کے طول و عرض میں پھیل جائیگا۔ غیر ملکی داناؤں کی رائے ہے کہ حکومت نے جو تدابیر اختیار کی ہیں ان کی نسبت یہ دونوں صیغے عوام کی زندگی پر زیادہ اثر انداز ہوئے ہوں گے۔

(۸) تعلیمی اہمیت۔ امداد باہمی نے ملک کو جو فائدے پہنچائے ہیں وہ صرف ان اقتصادی ترقیوں تک ہی محدود نہیں امداد باہمی اپنے وسیع ترین معنی کے اعتبار سے ذہنی ترقی اور اخلاقی تربیت کا موجب ثابت ہوئی ہے جب لوگ تجارتی اغراض سے متحد ہوتے ہیں تو پہلے اپنی تعلیم کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بہی کھاتہ رکھنے۔ پرو نوٹوں پر دستخط کرنے اور پاس بکوں اور رسیدوں کو پڑھنے کی ضرورت محتاج بیان نہیں ان باتوں کے علم سے جعل سازی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ جو ممبر کواپریٹو لٹریچر کا مطالعہ کرینگے وہ اس تحریک کی ترقی اور سوسائٹی کے کاروبار میں زیادہ سرگرمی اور دلچسپی سے حصہ لینگے جہالت کوپریشن کی ترقی کی راہ میں ایک سنگ گراں کی طرح حائل ہے جس طرح کواپریشن تحصیل علم کا شوق دلاتا ہے اسی طرح علم کواپریشن کی ترغیب دیتا ہے فی الجملہ کواپریشن کے اثر کا دائرہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ کواپریشن صرف ارزاں نرخ پر قرض حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ اس سے کفایت شعاری کی ترغیب ہوتی ہے۔ سوسائٹی میں داخلہ کی شرط دولت مندی نہیں آدمی کی سیرت ہے۔ متعدد اشخاص جب ایک غرض مشترک کے حصول کے لئے متحد ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی ساکھ قائم رکھنے کے لئے حلف اٹھاتے ہیں تو اس سے ایک دوسرے کی سیرت اور اخلاق پر اثر پڑتا ہے اور ایک دوسرے کے مفاد کو ان طریقوں سے تقویت پہنچتی ہے جو اس سے پہلے ہندوستانیوں کے خواب وخیال میں بھی نہ تھے۔ ہر ایک ممبر اس حقیقت کو پیش نظر رکھتا ہے کہ میں دوسرے ممبروں کے مفاد کا ذمہ دار ہوں اور یہ سمجھ کر بے حاصل مصارف کو روکتا ہے۔ چنانچہ بیشتر شادیوں پر جو کچھ خرچ کیا جاتا تھا ان میں بڑی حد تک کمی کر دی گئی ہے۔ شراب خوروں اور قمار بازوں کی اصلاح ہو گئی ہے۔ یا

اپنی انجمنوں سے خارج کر دیا گیا ہے۔ ضبط نفس۔ پابندی وقت۔ راستبازی۔ خود داری۔ نظم۔ کفایت اور جزرسی کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ بعض مقامات میں مقدمہ بازی نمایاں طور سے کم ہو گئی ہے۔ بعض مقامات میں مشترک سرمایوں سے مدارس جاری کئے گئے ہیں۔ طلبا کو وظائف دئے گئے ہیں۔ آب نوشی کے لئے کنویں تعمیر ہو رہے ہیں اور کونین تقسیم کی جاتی ہے قرضہ امداد باہمی کے باعث لوگوں سے پس انداز کرنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے اور وہ اندوختہ کا وہ حصہ غربا کی پرورش پر خرچ کرتے ہیں۔ جو لوگ کواپریٹو تحریک سے باخبر ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس تحریک نے اپنے حامیوں کے اخلاق وعادات میں کیسی حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے بہرحال اس حقیقت کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ کواپریشن صرف سوسائٹی کے ممبروں کی مالی حالت کو بہتر بنانیکا ذریعہ ہی نہیں بلکہ ایک زبردست تعلیمی اثر ہے اور تعلیمی اثر ہونے کی حیثیت سے اسے ان تمام اشخاص کی تائید وہمدردی حاصل ہے جو عوام کے خیر خواہ ہیں۔ کمیٹیوں کی مجالس منتظمہ کو اکثر اوقات تنازعات کے تصفیہ کیلئے ثالث بنایا جاتا ہے اور انہیں وہ فرائض بھی بجا لانے پڑتے ہیں جو دیہاتی پنچایتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض اشخاص کی رائے ہے کہ تحریک امداد باہمی میں جو قومی جذبہ کارفرما ہے اگر اس کے ریزاثر پیش نظر مقصد کے لئے کوشش جاری رکھی گئی تو دیہات میں وہی قدیم اجتماعی زندگی پیدا ہو جائیگی جو عہد حاضر کے مضر اثرات کے باعث ناپید ہو گئی ہے۔

۹۔ مختصر پیمانہ پر کاشت کرنے والوں کے لئے قرض کا کام۔ ہندوستان میں بھی یورپ کی طرح اقتصادی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہنرمندوں اور کسانوں کو مناسب شرائط پر قرض کا دستیاب نہ ہونا ہے۔ چنانچہ یورپ

اور ہندوستان میں کوآپریشن کا زور اسی انجمن ہائے قرضہ پر ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں بڑے بڑے زمینداروں کو قرض دینے کے لئے سوسائٹیاں قائم ہیں اور ہندوستان میں بھی بعض صوبجات کے رجسٹراروں نے اس قسم کی سوسائٹی کا نظام عام انجمن قرضہ کے نظام سے بالکل مختلف قائم کیا گیا ہے۔ ۱۱

اس ریزولیوشن میں اسکا مزید بیان غیر ضروری معلوم ہوتا ہے ۱۹۰۴ء کے انڈین ایکٹ کا منشا ان سادہ اور مختصر کریڈٹ سوسائٹیوں کی حوصلہ افزائی تھا جو سادہ دیہاتیوں کی سادہ ضرورتوں میں مدد دینے کے لئے قائم کی جائیں۔ سوسائٹیوں کی اکثریت اب بھی اسی قسم کے ادارات پر مشتمل ہے۔ وہ لوگ جو کوآپریشن کے فوائد کے قائل نہیں شاید ان نتائج کو غیر اہم سمجھینگے۔ اس ملک میں سوسائٹیوں کے ممبروں کی اوسط تعداد ۴۵ ہے اور کاروباری سرمایا کا اوسط ۲۹۰ پونڈ سے زیادہ نہیں اور بعض سوسائٹیوں کے اعداد و شمار ان سے بھی بدرجہا کم تر ہیں۔ لاکھوں روپیہ سرمایہ رکھنے والی سوسائٹیاں بھی ہیں اور ایسی بھی ہیں جن کا روبار کی اوسط ۲۰ یا ۳۰ روپیہ سے کم ہے۔ کوآپریشن کی تقویت کا راز مختصر لیکن مستحکم سوسائٹیوں کی کثرت میں پوشیدہ ہے۔ تقریباً ۶۰۰ سوسائٹیاں صنعت و حرفت کے متعلق یا غیر زرعی ہیں۔ غیر زرعی سوسائٹیوں کا مناسب یوپی، بمبئی، اور میسور میں سب سے زیادہ ہے۔ یہ سوسائٹیاں بیشتر غریب ہنرمندوں خصوصاً باشند کے فوائد کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ ان میں نجار کفش ساز اور دیگر ہنرمند بھی شریک ہوتے ہیں۔ اسی قسم کی سوسائٹیاں دفاتر کے کلرکوں کے لئے قائم کی گئی ہیں اور حال ہی میں ہندوستانی فوج کی رجمنٹوں میں بھی اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔ بہرحال ۱۲ ہزار سوسائٹیوں میں سے اکثریت زراعت پیشہ اشخاص کے لئے ہے۔ اور خاص مقصد ان چھوٹے کسانوں کو مناسب شرطوں پر قرض دینا

ہے جس میں بجا طور سے ہندوستان کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے۔ زراعتی قرض کے مسئلہ کو صنعتی قرض کے مسئلہ سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے اور حکومت کی کوشش چھوٹے کسانوں کی امداد و اعانت پر مرکوز رہتی ہے۔

۱۰۔ ساہوکاروں پر اثر۔ غریب کسان آج تک روپیہ کے لئے ساہوکار کا دست نگر رہا ہے۔ چونکہ ساہوکار اس داد وستد میں عظیم خطرات کا سامنا کرتا ہے اور اس کی معاش کا ذریعہ ہی وہ سود ہے جو اصل پر وصول ہوتا ہے اس لئے یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ کم تر شرح سود پر قرض دیگا۔ اکثر حالات میں ساہوکار اپنی فائق ذہانت کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ بے دیانت اشخاص کو بے منفعت قرض دیدیتا ہے اور دیانت دار اور مقروضوں سے اس کی کسر پوری کرتا ہے۔ گذشتہ دنوں کی بری روایات غالباً شرح سود میں اضافہ کا موجب ہوئیں لیکن اب انہیں مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ کواپریٹو کریڈٹ کا یہ منشا ہے اور ہونا بھی چاہئے کہ ساہوکار براہ راست کسانوں سے معاملہ نہ کر سکے۔ جہاں تک ساہوکار کی معاش کے وسیلہ کا تعلق ہے وہ کواپریٹو کریڈٹ کو اپنے مفاد کے خلاف سمجھتا ہے۔ اس سے معاملہ کرنے والوں کی تعداد گھٹ رہی ہے اور جو باقی ہیں ان کے لئے اس نے سود کی شرح مجبوراً کم کردی ہے اگر ساہوکاروں نے مختلف مقامات میں قرضہ امداد باہمی کی چلتی گاڑی میں روڑے لگانے کی کوشش چنداں محل تعجب نہیں۔ بعض مقامات میں انہوں نے متحد اور منظم ہو کر کواپریٹو کریڈٹ کی مخالفت کی۔ ایسے واقعات بھی معلوم ہوئے کہ ان سرکاری ملازموں نے جو ساہوکاروں سے نسلی یا قومی تعلق رکھتے تھے آخر الذکر کی ہمدردی کے طور پر کواپریشن کو ترقی کو روکنے کی کوششیں کیں۔ جب ایسے الزامات سرکاری ملازموں کے خلاف ثابت ہو جائیں۔ تو انہیں حیرت انگیز

سزائیں دینی چاہئیں ۔ کواپریشن ساہوکار کے کام میں ضروری طور سے دخیل ہوگا ۔
لیکن کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس تحریک کے مخالف ہے گذشتہ عہد میں وہ دیہات
میں ایک مفید خدمت بجالاتا رہا ہے اور اگر وہ حالات حاضرہ کے مطابق و
معافق رویہ اختیار کرے تو مستقبل میں بھی اپنے کاروبار کو جاری رکھ سکتا
ہے امید کی جاتی ہے کہ ساہوکار یہ حقیقت جلد سمجھ لینگے اور بعض مقامات
میں سمجھ بھی چکے ہیں کہ امداد باہمی کی تحریک رکنے والی نہیں اس کی مخالفت
بیکار و بے سود ہے ۔ اور اس کے آئین میں قدیم بنکنگ انجمنوں کے لئے بھی کافی
گنجائش رکھی گئی ہے ۔ کواپریٹو ادارات کا کاروبار قرض چند شرائط سے محدود
اور خاص تحفظات سے محفوظ ہے ۔ اس میں کوئی کام چھپ چھپا کر نہیں کیا
جاتا ۔ اس لئے ساہوکاروں اور دوسرے سرمایہ داروں کو روپیہ لگانے کی ترغیب
ہونی چاہئے ۔ یہ امر دیہاتی بنک کی رائے پر موقوف ہے کہ اپنا سرمایہ دیہاتی
سوسائٹی لگائے یا کسی مرکزی ایجنسی میں ۔ دیہاتی سوسائٹی ہو یا سنٹرل ایجنسی
اس کا روپیہ قدیم دیہاتی بنکنگ کی نسبت ہر جگہ بہتر طریقہ سے لگایا جائیگا
اور دیہاتیوں کے فارغ البال و خوشحال ہو جانے کے بعد اسے اپنے سرمایہ کے
فائدہ اٹھانے کے بہت موقعے مل جائینگے ۔

۱۱ ۔ مناسب شرائط کے ماتحت قرض ۔ امداد باہمی کا مقصد یہ ہے کہ مناسب
شرائط پر معقول سرمایہ داروں سے قرض حاصل کیا جائے ۔ یہ ضروری
نہیں کہ یہ قرض ارزاں شرح سود پر بھی مل جائے ۔ مناسب شرطوں پر جو
قرض ملتے ہیں ان کے سود کی شرح بھی ہر ایک صوبہ میں یکساں نہیں ہوتی ۔
پنجاب جس شرح سود کو غیر معمولی طور سے مناسب سمجھا جائیگا اسے گجرات
اور مدراس کے بعض حصوں میں سخت ظالمانہ اور گراں قرار دیا جائیگا کواپریشن

کے پروگرام میں اس امر کی کوششیں شامل نہیں کہ ہندوستان کے طول وعرض میں سود کی شرح کو مناسب حد تک کم کرکے یکساں کردیا جائے اصل یہ ہے کہ جوں جوں تحریک طاقتور ہوتی جائیگی سود کی شرح کم ہوتی ہوگی اور اس میں کمی کا سلسلہ اور بھی جاری ہے۔ جو مقروض گراں شرح سود پر قرض لینے کے عادی ہوگئے ہیں انہیں اس کی تعلیم بتدریج ہی دی جاسکتی ہے اسان شرائط پر قرض ملنے سے یہ لوگ اکثر حالات میں تباہ ہوجاتے ہیں ۔ مناسب یہ ہے کہ سوسائٹیوں میں بڑی حد تک مقامی سرمایہ لگایا جائے ممبروں کی طرف سے یا پبلک کی طرف سے امانتیں اس سے کم تر شرح پر پیش نہیں کی جاسکتیں جو آس پاس کے علاقے میں رائج ہوں اس کے علاوہ اگر ممبروں کو رائج المقام شرح سود سے کم پر قرض دے دیا جائے تو اندیشہ ہے کہ وہ دوسروں کو اس سے زیادہ شرح پر قرض دیدیں۔ یہی وجہ ہے کہ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ مختلف اضلاع ملک میں ایک شرح سے قرض نہیں دیتی۔ جب تک شرح سود مقامی حالات کے اعتبار سے مناسب ہو اسے گراں نہیں کہا جاسکتا۔

۱۱۰ انجمنوں کی اقسام۔ ریفائیسن شلنزے۔ انجمن ہائے قرضہ کا خاص مقصد چھوٹے کسانوں اور ہنرمندوں کو مناسب شرطوں پر قرض بہم پہنچانا ہے۔ اس غرض کے لئے مختلف اقسام کی سوسائٹیاں قائم کی جاسکتی ہیں۔ ان میں دو طریقے خاص طور سے قابل ذکر ہیں جو اپنے بانی کے نام سے مشہور ہیں ان میں ایک کا نام شلزے اور دوسرے کا نام ایس شلنزے ہے ریفائیسن سوسائٹیاں عموماً زرعی ہیں اور انہیں دیہاتی بنک بھی کہتے ہیں۔ شلنزے کی قائم کردہ انجمنیں ہنرمندوں کی ہیں اور انہیں پیپلز بنک کہتے ہیں۔ دونو

قسم کی سوسائٹیوں میں اصول اور طریق کار کے متعلق بہت اختلافات ہیں لیکن ہم یہاں صرف تین باتوں کا ذکر کرتے ہیں (۱) دائرہ کار (۲) ممبروں کی ذمہ داری۔ (۳) منافع کی تقسیم۔ دیہاتی بنکوں کے ممبر ایک محدود رقبہ سے منتخب کئے جاتے ہیں ان کی ذمہ داری ہمیشہ غیر محدود ہوتی ہے عموماً حصص نہیں ہوتے (اگر ہوتے ہیں تو ان کی قیمت بہت کم ہوتی ہے) منافع کی تقسیم نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس پیپلز بنکوں میں سوسائٹی کا دائرہ کار بہت وسیع ہوتا ہے۔ ذمہ داری عموماً محدود ہوتی ہے۔ ممبر حصص رکھتے ہیں اور کثیر منافع حاصل کرتے ہیں۔ یورپ میں سوسائٹیوں کی خاص اقسام یہی دو ہیں البتہ فروعی اختلافات کے ساتھ یورپ اور دیگر مقامات میں متعدد اقسام کی سوسائٹیاں قائم ہیں ان میں اٹلی کے پیپلز بنک کا ذکر خصوصیت سے کیا جاتا ہے اس کے بانی ایم لوزاٹی ہے۔ اس کا بنام شلنرے انجمنوں کی اساس پر عمل میں آیا ہے لیکن ہر ایک معاملہ میں ذمہ داری محدود اور ممبروں کے حصص کم ہیں۔ ہندوستان میں جہاں زرعی اغراض سے سوسائٹیاں۔ قائم ہوئی ہیں اکثر ویشتر ریفائیسن طرز کی ہیں۔ لیکن یورپ کے طرز کی غلامانہ تقلید نہیں کی گئی ہے اور اس میں یورپین طرز کی بعض خصوصیات کی خیرباد کہنے میں تامل نہیں کیا گیا یکسانیت کی کوشش نہیں کی گئی ہندوستان کے نظام میں اوصاف ہیں۔

کواپریشن کے ضروری اصول کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور جب تک ان اصول کی پیروی کی جاتی ہے طرز کے اختلاف میں کچھ مضائقہ نہیں۔

۱۳- دائرہ کار۔ چونکہ مشترکہ ضمانت کی وجہ سے انجمن کو .. وہ قرض دستیاب ہو سکتا ہے جو انفرادی طور پر اشخاص کو نہیں مل سکتا۔ اسی

سے لئے ہر ایک ممبر کو دوسرے ممبروں کا ذمہ وار ہونا چاہیئے اور یہ ذمہ داری محض برائے نام نہ ہو انہیں ذاتی طور سے ایک دوسرے کے عادات و حالات سے آگاہ ہونا چاہیئے تاکہ انجمن کے کاروبار کی صورت میں باہمی اثر سے کام لے سکیں۔ یہ ضروری ہے کہ ممبری کے متعلق ایسی کوئی بنادٹی حد اور قید نہیں ہونی چاہیئے جس سے سوسائٹی ایک کارپوریشن بن جائے حد بندی اس طریقہ سے کی جائے کہ سوسائٹی کا قیام باہمی ذمہ داری کی بنیاد پر قائم ہو جائے۔ اس غرض کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ تمام ممبر ایک ہی گاؤں کے باشندے ہوں۔ یہ اصول بہتر ہے کہ ہر گاؤں میں ایک سوسائٹی اور ہر سوسائٹی میں صرف ایک گاؤں کے باشندے شریک ہوں۔ لیکن اس اصول میں مستثنیات بھی ہیں۔ مثلاً اگر چند متصلہ دیہات کا ایک آسانی سے ایک سوسائٹی قائم کر سکتے ہوں تو اپنی کسی اغراض کے بغیر اس کی اجازت دیدی جائے۔ اگر کسی مقام میں اشخاص ایک وسیع علاقہ میں متفرق طور سے سکونت پذیر ہوں لیکن کسی خاص وجہ سے وہ اکثر و بیشتر ملتے جلتے رہتے ہوں۔ تو مشترکہ ذمہ واری قبول کرنے کے لئے آمادہ ہونے پر انہیں ایک انجمن امداد باہمی قائم کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ پابندی وقت ضروری چیز ہے۔ قانوناً ایک ہی قوم قبضہ یا پیشہ کے اشخاص خواہ ایک گاؤں کے یا ملحقہ دیہات کے باشندے ہوں۔ ایک ہی سوسائٹی کے ممبر بن سکتے ہیں۔ اگر گاؤں اتنا بڑا ہو کہ اس کے باشندے ذاتی طور سے ایک دوسرے کے متعارف ہوں تو اس میں بھی ایک سے زیادہ سوسائٹیاں قائم کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے ایسی صورت میں بھی دو سوسائٹیاں قائم کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے جب کہ ایک گاؤں اس طرح منقسم

ہو کہ ایک حصہ کے باشندے دوسرے حصہ کے باشندوں کے ذمہ دار نہ بن سکیں۔ بہر حال اصول یہ ہے کہ انجمنیں ان ممبروں پر مشتمل ہوں جو ایک دوسرے کے احوال سے باخبر اور ہر طرح مشترک طور سے ذمہ دار ہوں۔

ایسی صورتوں میں جب کہ سوسائٹی میں ایک یا دو صاحب حیثیت اشخاص شریک ہو جائیں اور باقی ممبر غریب اور غیر تعلیم یافتہ ہوں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ ممبروں کی اکثریت کا کوئی مشترک مفاد نہ ہوگا اور وہ باہمی ذمہ داری محسوس نہ کرینگے۔ اگر سوسائٹی میں قرض خواہ اور مقروض دونو شامل ہوں تو مفاد کے متعلق نزاع کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ اور اسی مصلحت سے غریب کسانوں کی انجمنیں گاؤں کے ساہوکاروں کو شریک کرنے سے انکار کر دیتی ہیں جہاں کسی کے متعلق یہ شک نہ ہو کہ وہ اغراض کے پیش نظر سوسائٹی میں شامل ہونا چاہتا ہے اور یہ امر یقین ہو جائے کہ اس نے اپنے مفاد کو دوسرے ممبروں کے مفاد سے وابستہ کر لیا ہے اس کے داخلہ پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا بعض اوقات مختلف اقوام کے ہنرمندوں کے لئے جن سے مختلف اوقات میں قرض کی ضرورت ہے یہ مفید ہوا ہے کہ ایک سوسائٹی قائم کرلیں اور اس طرح باہم اگر ضرورتیں پوری کرنے میں مدد دیں۔ لیکن پختہ اصول یہ ہے کہ ایک سوسائٹی کے ممبر نہ صرف ایک محدود قبضہ کے اندر سکونت پذیر ہوں بلکہ ایک خاص مفاد کے نمائندے ہوں۔ عموماً یہ بہتر ہوتا ہے کہ بیرونی معاون حصص خریدنے کی بجائے امانتیں جمع کر کے مدد دیں۔

۱۴۔ ذمہ داری کا طریقہ۔ اگر حکومت نے ایکٹ کے ماتحت

خاص احکام صادر نہ کئے ہوں تو ہندوستان میں دیگر زراعتی انجمن کے ممبروں کی ذمہ واری قانوناً غیر محدود ہونی چاہئے۔ اور یہ کہ اس وقت ملک میں اسی قسم کی ذمہ دار رواج پذیر ہے۔ غیر زرعی انجمنوں کی صورت میں بھی جہاں قانون نے ذمہ واری کو محدود کر دیا ہے تقریباً نصف غیر محدود ذمہ واری کی بنا پر ہوتے ہیں۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ غیر محدود ذمہ واری ہی وہ ذریعہ ہے جس سے قلیل ضمانت پیش کرنے والے غریب مناسب شرائط پر قرض حاصل کر سکتے ہیں ابتدا میں یہ امر مشکوک تھا کہ آیا عوام غیر محدود ذمہ واری کی تجویز کو قبول بھی کریں گے یا نہیں اکثر تجربہ کار اشخاص اس معاملہ میں ناقابل حل مشکلات پیش آنے کا اندیشہ ظاہر کرتے تھے۔ لیکن اجتماع کی تحریک ہندوستانی دماغوں کے لئے کچھ نئی نہ تھی غیر محدود ذمہ واری کے اصول کو بلا اختلاف قبول کر لیا گیا درحقیقت دیہات میں محدود ذمہ واری کی نسبت غیر محدود ذمہ واری کو اچھی طرح سمجھا جاتا ہے اور دیہاتی قرضوں میں ہندوستان کے اندر امداد باہمی کی خاص بنیاد ہے۔ جوائنٹ یا سنٹرل سوسائٹیوں کی صورت میں جب کہ ایک ممبر رجسٹرڈ سوسائٹی بھی ہو۔ قانون نے ایک حیثیت سے محدود ذمہ واری لازم کر دی ہے۔ لیکن قصباتی بنکوں کو پسند کا اختیار دیا گیا ہے۔ ان کے لئے ذمہ واری کی یہ صورت زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ ممبروں میں ارتباط کم اور استعداد کار زیادہ ہوتی ہے۔

۱۵۔ حصص رکھنا اور منافع تقسیم کرنا ریفائسن اصول کے خلاف ہے حصص ان ادارات میں رکھے جاتے ہیں جو منافع کی غرض سے قائم کئے گئے ہوں۔ اور ان کا بڑا مقصد ذمہ واری کو محدود کرنا ہوتا ہے۔ منافع میں شریک

ہونے سے منافع کی طلب اور خواہش پیدا ہوتی ہے چونکہ اس ملک میں کوآپریشن کی بنیاد ریفائیسن اصول پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے اس سے حصص رکھنے اور منافع تقسیم کرنے کا طریقہ متروک ہو گیا ہے۔ یورپ اور ہندوستان میں تجربات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ اس قسم کے سخت اصول رکھنے والی سوسائٹیاں ممبروں کی توجہ کو جذب کرنے میں ناکام رہتی ہیں (عوام بہ تعداد کثیر ان میں شامل نہیں ہوتے) چنانچہ ضرورتاً ریفائیسن اصول کو بعض شرائط کے ماتحت خیرباد کہہ دیا گیا ہے۔ مثلاً مدراس میں بیشتر سوسائٹیاں سرمایہ حصص پر مبنی ہیں اور پنجاب میں حصص اور منافع کے متعلق ایک ترمیم شدہ طریقہ رائج ہے۔ اور یہی طریقہ یوپی اور برما میں اختیار کیا گیا ہے۔ اس طریقہ کی ایجاد کا سہرا پنجاب کے ایک ضلع کے کسانوں کے سر ہے۔ یورپ کی کسی سوسائٹی کا نظام اس سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اس طریقہ کے مطابق پنجاب میں ہر ایک دیہاتی سوسائٹی سرمایہ حصص رکھتی ہے جس کو ممبر اقساط کی صورت میں ادا کرتے ہیں (یہ اقساط دس سال تک ادا کی جاتی ہیں) جو ممبر ایک سال بعد شریک ہوتے ہیں ان سے اس قدر رقوم وصول کی جاتی ہیں جو وہ ابتدا میں شریک ہونے کی صورت میں ادا کرتے۔ ہیں آج سے چند روز پہلے تک یہ قاعدہ تھا کہ بنک کے دس سال تک قائم رہنے کی صورت میں ممبر اپنے حصص نکال سکتے تھے لیکن حال ہی میں ایک ضمنی قاعدہ وضع کر کے یہ تشریح کر دی گئی کہ آئندہ حصص نکالے نہیں جا سکینگے کسی حصہ پر جو منافع ہوتا ہے وہ تقسیم نہیں کیا جاتا۔ دس سال بعد جمع شدہ منافع میں سے ایک چوتھائی ریزرو فنڈ کے لئے علیحدہ کر کے حصہ کی قیمت میں شامل کر دیا جاتا ہے اور اس طرح بڑھے ہوئے حصہ پر منافع دیا جاتا ہے۔ دس سال بعد سوسائٹی کے پاس ممبروں کے

حصص اور ان کے منافع کا سرمایہ جمع ہوتا ہے۔ اس سرمایہ میں ہر سال منافع کا کم از کم ۱/۴ حصہ جمع کیا جاتا ہے۔ یوپی اور برما میں بھی عام طرز کی سوسائٹیاں تقریباً اسی اصول پر مبنی ہوتی ہیں جن صوبجات میں حصص اور منافع کی تقسیم کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے ان میں قرضہ امداد باہمی کو کامیابی ہوئی ہے اس کامیابی کے پیش نظریہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس باب میں اس سے نرم تر روش اختیار کی جائے جو آج تک اختیار کی گئی ہے۔ اس ضرورت سے کسی کو اختلاف نہیں کہ جہاں تک ممکن ہو سوسائٹی کو بیرونی مدد کے بغیر اپنا سرمایہ جمع کرنا چاہیئے مالی مشکلات کے زمانہ میں ممبروں کی امانتیں بھی خطرہ کا سرچشمہ بن جاتی ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک سوسائٹی جس قدر اپنا وہ سرمایہ لگاتی ہے جو نکالا نہ جاسکے اسی قدر اسے دوسروں کے اسی سرمایہ کی ضرورت کم ہوتی ہے۔ جو نکالا جاسکتا ہے۔ مالی مشکلات کے زمانہ میں اسی قسم کی سوسائٹی کی حالت مستحکم ہوسکتی ہے۔ اگر حصص میں ممبروں کی ذمہ واری کی تحدید مضمر نہ ہو تو انہیں سرمایہ محفوظ کے ساتھ سوسائٹی کے اموال کا گرانقدر حصہ سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ حصص کفایت شعاری کی ترغیب کا باعث ہونے کے علاوہ پیرانہ سالی اور سیہ بختی میں مدد کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ منافع کی تقسیم پر بہت کچھ اعتراضات وارد کئے جاتے ہیں۔ لیکن حصص کی صورت میں مناسب منافع دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ کسی منطقی اصول سے ممبروں کے حصص پر منافع دینے سے انکار کرنا جائز ثابت نہیں ہوسکتا۔ خصوصاً اس حالت میں کہ انہیں امانتوں پر سود دیا جاتا ہے۔ جو ممبر اپنا روپیہ مستقل طور سے سوسائٹی کے پاس جمع کرتا ہے وہ اس ممبر کی نسبت منافع کا زیادہ مستحق ہے جس

نے برائے چندے روپیہ جمع کیا ہو۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فی الجملہ حصہ
اور منافع کی تقسیم مناسب ہے یا نہیں۔ اس کا جواب دینے سے پہلے
حصص اور منافع کی غرض و غایت پر غور کرنا ضروری ہے۔ اگر مقصود کسی
ایک ممبر یا چند ممبروں کا ذاتی فائدہ ہے تو دونوں حصص اور منافع اص
قابل اعتراض ہیں اگر مقصد سوسائٹی کے مستقل مالی وسائل کی توسیع اور منا
منافع دے کر سرمایہ لگانے والوں کی حوصلہ افزائی ہے تو دونو حصص او
منافع کی تقسیم، جائز اور درست ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ ناجائز
کارروائیوں کی روک تھام کے لئے کافی تحفظات موجود ہوں جب
کسی سوسائٹی میں حصص کے ساتھ منافع کی تقسیم کے طریقہ کو بھی اختیار
کر لیا جاتا ہے تو مقامی حکومت حصص کی حد بندی اور منافع کی مقدار مق
کر کے نامناسب فائدہ اٹھانے کی کوشش کو روک دیتی ہے۔ لیکن
اس قسم کی سوسائٹیوں کی نگرانی کی ضرورت یقیناً زیادہ ہے۔ اس ام
کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے کہ گرانقدر منافع تقسیم نہ کئے جائیں اور ممبر
کا فائدہ جو کواپریشن کا مقصد اصلی ہے فوت نہ ہونے پائے

۱۶۔ ضمانت کے طریقے۔ جہاں تک مقروضوں سے ضمانت لینے
کا تعلق ہے قرضہ امداد باہمی کا اصل الاصول ممبروں کی باہمی ذمہ داری
اور اس روپیہ کا مفید استعمال ہے جو قرض لیا جاتا ہے۔ غیر محدود ذمہ دا
کی سوسائٹیوں میں تمام ممبروں کی جائدادیں سوسائٹی کی ضرورتوں کی
ذمہ دار ہوتی ہیں۔ ضمانت خواہ سوسائٹی اپنے ممبروں سے طلب کرے
خواہ بیرونی اشخاص سوسائٹی سے طلب کریں۔ بہر صورت ممبروں کے
چلن پر موقوف ہے۔ اور دوسرے درجہ میں ان کے ذاتی اثاثہ اور

جائداد پر بعض اوقات ایک ممبر کو اس کی ذاتی ضمانت پر قرض دے دیا جاتا ہے۔ لیکن ایک یا دو ضامنوں کو طلب کرنے کا رواج زیادہ عام ہے غیر محدود ذمہ داری کی سوسائٹیوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ مال منقولہ کی ضمانت پر روپیہ قرض دیں۔ اور لازمی ممانعت کی سوسائٹی کو مال غیر منقولہ کے رہن پر قرض دینے کی ممانعت یا اس کی حد مقرر کی جا سکتی ہے۔ عملاً اس قسم کی نظیریں نہیں ملتیں کہ مال منقولہ کو بطور ضمانت قبول کیا گیا ہو۔ جس قدر قرض دیئے جاتے ہیں ان میں رہن کا حصہ دس فیصدی سے زیادہ نہیں جن صوبجات میں اراضی کے حقوق کے متعلق کاغذات رکھنے کا دستور ہے وہاں ایک شخص کی جائداد کی قیمت اور اس کے ذمہ بار کفایت وغیرہ کا حال آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے اور خاص طور سے رہن رکھنے کی ضرورت کم پیش آتی ہے بعض علاقوں میں بیرونی اشخاص سے رہن پر جو روپیہ قرض لیا جاتا ہے اس کی شرح اس قدر ارزاں ہے جس قدر انجمن ہائے امداد باہمی کی۔ عموماً رہن پر جو روپیہ قرض لیا جاتا ہے اس کی میعاد طویل ہوتی ہے اس طریقہ پر یہ اعتراض ہے کہ سرمایہ ایسے کام میں نہیں لگانا چاہیئے جہاں سے جلد وصول ہو سکے۔ بہر حال رہن کے خلاف کوئی خاص قاعدہ نہیں۔ مدراس اور برما میں جہاں اراضی عام طور سے گرو رکھی جاتی ہے۔ اور ضمانت کا یہ طریق زیادہ رائج ہے اگر کسی ممبر کی اراضی رہن رکھی جائے تو سوسائٹی کے متعلق اس کی ذمہ داری خاص طور سے زیادہ ہو جاتی ہے نوآبادیوں میں رہن کا طریقہ زیادہ مفید ہے جہاں مقروض اراضی کے سوا اور مال ضمانت کے طور پر پیش نہیں کر سکتا نوآبادیوں کے باشندے عموماً آسان شرائط پر سوسائٹی کے پاس اراضی رہن رکھ کر باقی رہن سے

اراضی کو چھڑاتے ہیں۔

۱۷۔ سابق قرض۔ اس سلسلہ میں بعض جگہ یہ سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ آیا ایک ایسے شخص کو سوسائٹی میں داخل کر لیا جائے جو بیرونی اشخاص کا مقروض ہے؛ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ جب تک کوئی ممبر بیرونی قرض سے سبکدوش نہ ہو جائے اس وقت تک سوسائٹی اپنے فرائض کو بجا لانے سے قاصر رہتی ہے اور بہترین مشورہ اس معاملہ میں یہ ہے کہ جب تک کسی شخص کے بیرونی قرض تمام و کمال ادا نہ ہو جائیں اس وقت تک اسے سوسائٹی میں داخل ہی نہ کیا جائے۔ بعض انتہائی صورتوں میں ایک شخص اس قدر زیر بار قرض ہوتا ہے کہ اس کے سبکدوش ہونے کی کوئی امید نہیں ہوتی۔ اس صورت میں صاف بات یہ ہے کہ اسے داخل کرنے سے انکار کر دیا جائے۔ لیکن ایسی صورتیں بھی قرین قیاس ہیں کہ کسی شخص کا قرض بظاہر اس قدر گراں معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کس طرح ادا نہ کیا جا سکے اور سوسائٹی کی مدد سے وہ سبکدوش ہو سکے انجمنوں کی سرپرست پنچائتیں اکثر قرض خواہ اور مقروض کے قبضہ کو مستقل کرنے کے لئے ضروری ادائیگی کا انتظام کر دیتی ہیں اور اول الذکر فریق سے مطالبہ زر میں معقول کمی کرا لیتی ہیں۔ کسی شخص کو انجمن میں داخل کرنے سے پہلے یہ امر ضروری ہے کہ اس کے ذمہ جو قرض ہے اس کی پوری مقدار معلوم ہو جائے۔ بعض اوقات ممبری کے امیدوار کے قرض کی تفصیل معلوم کرنے میں سخت دشواریاں پیش آتی ہیں۔ اس سلسلہ میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ ممبروں کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ بیرونی قرض خواہوں کو یہ نوٹس دے سکیں کہ وہ فلاں تاریخ تک

فلاں شخص کے خلاف اپنے مطالبات زرپیش کرو۔ بصورتِ دیگر ذمہ داری خود ان کے سر عائد ہوگی۔" اگر یہ تجویز منظور ہوگئی تو انجمنیں بیرونی قرض خواہوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے معاملہ کرسکینگی۔ امداد باہمی ہی کسانوں کی مقروضیت کی مشکل کو حل کرسکتی ہے اور اس میں وہ خوبیاں ہیں جو کسانوں کی بہبودی کی دوسری تجاویز میں نہیں۔ امداد باہمی سے صرف زمیندار ہی نہیں بلکہ دوسرے طبقوں کے افراد بھی مستفید ہو سکتی ہیں۔ کواپریشن کے ذریعہ یہ ممکن ہے کہ گراں قدر رقم خرچ کئے بغیر قرض کی مقدار کم کردی جائے۔ اور جو بات سب سے زیادہ اہم ہے وہ یہ کہ کواپریشن مقروض کو قرض سے سبکدوش ہونیکے بعد اس قسم کی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جس میں کفایت شعاری کی وجہ سے قرض لینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔

۱۸۔ قرض کا مقصد۔ قرض کے متعلق ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا سوسائٹی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ممبروں کو پیداوار بڑھانے کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے قرض دے۔ قانون سازی کے وقت اس مسئلہ پر غور و خوض کیا گیا۔ اور حکومت نے عملاً قرض کی اغراض پر پابندیاں عائد کرنے سے گریز کیا۔ اس حقیقت سے قطع نظر کہ قرض کے استعمال پر کامل نگرانی رکھنا خارج از امکان ہے اور اس امر کی دیکھ بھال مشکل ہے کہ کسی خاص مقصد پر جو روپیہ خرچ ہؤا وہ کہاں سے حاصل کیا گیا تھا سوسائٹیوں کے لئے پیداوار کے سوا دیگر اغراض کے لئے قرض پر پابندیاں عائد کرنا خودکشی کے برابر ہوگا۔ سوسائٹی کو عملاً وہی درجہ حاصل ہے جو اس سے پہلے ساہوکار کو تھا۔ اس لئے اسے ان تمام اغراض کے لئے قرض دینا

چاہیئے۔ جو ضروری ہوں۔ ان میں وہ معاشرتی مصارف بھی شامل ہیں۔ جو رواجاً ناگزیر سمجھے جاتے ہیں۔ اگر وہ ان اغراض کے لئے قرض دینے سے قاصر رہیگی تو اس کے ممبر ساہوکاروں سے قرض حاصل کرینگے۔ چونکہ سوسائٹی کے ممبر ایک دوسرے کے مشترک ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس لئے یقین ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھینگے کہ گاؤں کے رسم و رواج کے لحاظ سے جس قدر رقم مصارف کے لئے ضروری ہے اس سے زیادہ قرض نہیں لیا جاتا ہے اور ایسے معاملات میں سوسائٹی کی ہدایات کو مقروض عموماً خوش دلی سے منظور کر لیا کرتے ہیں اس قول کی صداقت میں کوئی شک نہیں کہ مراسم ضروری کی ادائیگی کے لئے قرض دینے کا دستور جاری کر کے سوسائٹیوں نے مفلسی اور ناداری کی منزل کی طرف جانے والی شارع عام کو بند کر دیا ہے۔ اگرچہ پیداوار بڑھانے کے سوا دیگر اغراض کے لئے قرض دے جاتے ہیں۔ لیکن سوسائٹیوں کا قاعدہ ہے کہ قرض دینے سے پہلے قرض لینے کی غرض معلوم کرنے پر اصرار کرتی ہیں تاکہ انہیں اس قرض کی ضرورت کا یقین ہو جائے۔ اور اصل یہ ہے کہ پیداوار بڑھانے کے سوا دیگر اغراض کے لئے قرض شاذ و نادر ہی لئے جاتے ہیں۔ یہ امر بھی ضروری ہے کہ جب کوئی قرض لیا جائے تو سوسائٹی اطمینان کرے کہ قرض کی رقم اسی مصرف میں لائی گئی ہے جس کے لئے حاصل کی گئی تھی

۱۱۔ انجمنوں کی مراعات۔ اس مسئلہ کو چنداں اہمیت نہیں دی جاتی کہ سوسائٹیوں کو حکومت سے کس حد تک بلاواسطہ مالی یا انتظامی امداد حاصل کرنی چاہیئے۔ چند ایسے طریقے ہیں جن سے امداد باہمی بطور جائز حکومت کی بلاواسطہ مدد حاصل کر سکتا ہے۔ جس طرح کوآپریٹو نظام کو

عام تجارتی قانون کے اطلاق سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے اسی طرح کورٹ فیس - انکم ٹیکس اور رجسٹری کی فیس سے بھی اسے بعض صورتوں میں مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ بعض صورتوں میں سوسائٹیوں کی سہولت کے لئے سرکاری خزانہ کے ذریعہ ان کا روپیہ ارسال کیا جاتا ہے حکومت کواپریٹو اخبارات ورسائل کو مدد دے سکتی ہے اور ایکٹ کے مطابق مقروض کی جائداد میں سوسائٹیوں کے مطالبات کو حق ترجیح دے سکتی ہے نیز سوسائٹی کے حصص کو ترقی سے مستثنیٰ کر سکتی ہے۔ حکومت نے امداد باہمی کی ترقی کی راہ سے مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کی حکمت عملی کا یہ منشا کبھی نہیں رہا کہ اس تحریک کی ترقی کو سرکاری رہنمائی یا مدد کا محتاج بنا دیا جائے ۔ مثلاً جب کواپریشن کے پرجوش حامیوں نے اس سے یہ درخواست کی کہ سوسائٹیوں کے قرض کو وصول کرنے کے موجودہ کثیر المصارف اور دیر طلب طریق کار کی بجائے خاص طور سے ایک مختصر آئینی کارروائی کی اجازت جلدی جائے تو اسے مسترد کر دیا گیا۔ اگرچہ قریب سے دیوالیہ بننے کے واقعات شاذونادر رونما ہوتے ہیں۔ تاہم سوسائٹیوں کو وصولی قرض کے لئے ثالثی اختیارات دینا مناسب نہیں۔ اگر ایسے اختیارات کی عدم موجودگی میں سوسائٹی مشترک ضمانت اور اخلاقی اثر سے اپنے قرض کو وصول نہ کر سکے ۔ تو یہ سمجھا جائیگا کہ اس نے یا ممبروں کے انتخاب میں غلطی کی ہے یا انتظام خراب ہے لیکوئیڈیشن یا سنٹرل بنکوں کی طرف سے اپنی ملحقہ سوسائٹیوں کے خلاف دعوے کرنے میں خاص طریقوں کی اجازت دی جائے یا نہ دی جائے اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر سوسائٹیوں کو

اپنے ممبروں سے روپیہ وصول کرنے میں یہ طریقے اختیار کرنے کی اجازت دنے دی جائے تو وہ انتظامی معاملات میں زیادہ غفلت اور بے پروائی سے کام لیں اور اس اصول کو فراموش کر بیٹھیں کہ ایسے لوگوں کو داخل کرنے سے انکار کر دینا چاہئے۔ جن پر فرائض منصبی بجا لانے کے متعلق اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

۲۰۔ انجمنوں کے سرمائے۔ انجمنوں کے سرمایہ جات مختلف ذرائع سے حاصل کئے جاتے ہیں اور ملک کے مختلف گوشوں میں ان ذرائع کا تناسب مختلف ہے۔ زراعتی انجمنوں کے چار بڑے ذرائع حسب ذیل ہیں۔ سرمایہ حصص۔ ممبروں کی امانتیں۔ غیر ممبروں کی امانتیں اور قرض۔ اور دوسری سوسائٹیوں کی امانتیں اور قرض۔ آمدنی کی مدات سے جمع شدہ کاروباری سرمایہ کا تناسب فیصدی حسب ذیل ہے۔

حصص۔ ۱۳ فیصدی۔ ممبروں کی امانتیں اور قرض۔ ۱۰ فیصدی۔ غیر ممبروں کی امانتیں اور قرض ۱۱ فیصدی۔ دوسری سوسائٹیوں کی امانتیں اور قرض۔ ۵۸ فیصدی۔

دوسری انجمنوں سے جو رقوم وصول ہوئی ہیں ان سے قطع نظر (سنٹرل سوسائٹیوں کی وہ رقوم جو پارہ ۲۲ میں مذکور ہیں) سوسائٹی کے ممبر بیرونی اشخاص کی نسبت حصوں۔ قرضوں اور امانتوں میں دگنا سرمایہ لگاتے ہیں۔ کواپریشن کے نقطہ نگاہ سے یہ نتیجہ اطمینان بخش ہے اور بعض وجوہ سے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ممبر اپنا ہی سرمایہ لگائیں۔ اگر سوسائٹی یہ ثابت کر سکے کہ اپنے عوام کا اعتماد حاصل کر لیا ہے تو یہ اس کی ترقی کی تسلی بخش دلیل ہوگی۔ سوسائٹیوں کو چاہئے کہ صرف ان طریقوں سے سرمایہ فراہم

کریں کہ اس کے نکالے جانے سے پہلے انہیں علم واطلاع ہو سکے - اس نقطہ نگاہ سے حصص کی صورت میں روپیہ فراہم کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے - اسی طرح امانتوں کے معاملہ میں فائدہ قلیل المیعاد امانتوں کی نسبت طویل المیعاد کی امانتوں میں فائدہ ہے - ملک کے مختلف حصوں میں سوسائٹیاں عام طور سے جو مدت کے لئے ممبروں کو قرض دیتی ہیں اس کے متعلق کوئی قطعی اطلاع نہیں - اگر رجسٹرار آئندہ اپنی رپورٹوں میں اس امر کی توضیح بھی کر دیا کریں تو بہتر ہوگا - عموماً تمام قرض خواہ قلیل میعاد کے لئے ہوں یا طویل کے لئے فصل کے بعد واجب الادا ہوتے ہیں اسی طرح قرض کی درخواستیں اس مدت میں زیادہ کی جاتی ہیں جو سال کی خاص فصل کی تخم ریزی کے آغاز سے اس کے اختتام تک رہتی ہے - یہ ضروری ہے کہ جس نظام کے ماتحت امانتیں وصول کی جاتی ہیں وہ ان حالات سے موافقت و مطابقت رکھتا ہو - یہ کام اس رقم سے ہو سکتا ہے جو سنٹرل سوسائٹیوں سے بطور قرض ممکن الحصول ہو یہ بھی ضروری کہ سوسائٹیاں منفرداً اس مدت کی حد بندی کر کے جس کے لئے امانتیں وصول کی جاتی ہیں - اوقات ضرورت کے لئے سرمایہ کو ممکن الوصول بنانے کی کوشش کریں -

۲۱ - ادائیگی - کواپریٹو تحریک پر عوام کا اعتماد قائم کرنے کے لئے یہ امر سب سے زیادہ ضروری ہے کہ انجمن ہائے قرضہ کے ممبر اپنا قرض ادا کرنے کے قابل ہوں اور خوشی سے ادا کرنے کے لئے تیار رہیں - جن لوگوں کو امداد باہمی کی تحریک سے فائدہ پہنچانا مقصود ہے - کفایت شعاری اور کاروباری استعداد ان کے اوصاف امتیازی میں

شامل نہیں۔ اگر تحریک کی ابتدا میں انجمنوں کے ممبر قرض ادا کرنے میں غفلت سے کام لیں تو اس پر تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ فی الجملہ باعتبار نتائج قرض کی ادائیگی کی رفتار تسلی بخش رہی۔ اگر وصولی میں تاخیر ہوئی تو اس کی وجہ کاروباری استعداد کی کمی تھی یا یہ امر کہ رجسٹراروں کو اقساط کی ادائیگی کے لئے کوئی خاص قاعدہ واضح کر دیا جائے۔ اگر اس معاملہ میں عدم یقین کا سلسلہ جاری رہا تو مقروضوں میں غفلت اور منتظمین میں جنبہ داری اور بے پروائی پیدا ہو گئی۔ اور قرض کبھی وصول نہ ہو سکے۔

۲۲ سرمایہ محفوظ۔ مالی مضبوطی کے ثبوت کے طور پر سرمایہ محفوظ کو جو حیثیت حاصل ہے اس کی اہمیت کے متعلق مبالغہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ سرمایہ آمدنی کا وہ سرچشمہ ہے جو مالی دقت کے زمانہ میں کام آتا ہے۔ اس سے بیرونی اشخاص کا اعتماد راسخ ہوتا ہے۔ یہ قرض گزاروں اور ممبروں کو متحد کرتا ہے۔ قانوناً منافع کا ۱/۴ حصہ سرمایہ محفوظ میں جمع کر دینا ضروری ہے لیکن یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ (حصص رکھنے والی سوسائٹیوں میں بھی) کہ اس فنڈ کی آمدنی منافع کے ۱/۴ حصہ تک محدود کر دی جائے۔ منافع کی اغراض اہمیت کے اعتبار سے بترتیب حسب ذیل ہیں۔ ریزرو فنڈ کا قیام۔ مقروضوں سے جو سود طلب کیا جاتا ہے۔ اس میں تخفیف اور ممبروں کے درمیان سود کی تقسیم۔ سرمایہ محفوظ کے بصرف کے متعلق اہل الرائے میں اختلاف ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ ریزرو کو جداگانہ طور سے سنٹرل بنک یا دوسرے ادارہ میں جمع کر دیا جائے۔ جب تک اسے جداگانہ طور سے جمع نہ کیا جائیگا

بیرونی اشخاص کا مزید اعتماد حاصل نہ ہو سکیگا حالانکہ محفوظ سرمایہ کی بڑی غرض یہی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ محفوظ سرمایہ کو گراں شرح پر ممبروں کو دینا اور سوسائٹی کے عام کاروبار میں لانا ہی بہتر ہے۔ اور جن صوبجات میں شرح سود زیادہ ہے وہاں ریزرو فنڈ میں بڑی سرعت سے اضافہ ہوتا ہے سرمایہ محفوظ سے یہ کام لے کر سوسائٹی بیرونی قرضوں اور امانتوں سے بے نیاز ہو جاتی ہے۔ مدراس اور سی پی میں محفوظ سرمایہ عموماً علیحدہ لگایا جاتا ہے اور دیگر صوبجات میں اسے سوسائٹیوں کے عام کاروبار میں لایا جاتا ہے سوسائٹی کے ابتدائی دور میں جب کاروباری سرمایہ قلیل ہو ریزرو فنڈ کو کاروبار میں لگایا جا سکتا ہے۔ جب ریزرو فنڈ کی مقدار کافی ہو جائے تو اسے علیحدہ لگا دیا جائے اور جوں جوں کاروباری سرمایہ بڑھتا جائے اس اصول پر زیادہ پابندی سے عمل کیا جائے۔ اس وقت ہندوستان کی زراعتی انجمنوں کے پاس دس لاکھ روپیہ ریزرو فنڈ میں جمع ہے (یہ رقم کاروباری سرمایہ کا ۳½ حصہ ہے) لیکن اس امر کے متعلق کوئی اطلاع نہیں کہ ہر ایک صوبہ میں سرمایہ محفوظ کا کس قدر حصہ علیحدہ لگایا گیا ہے۔ یا انجمنوں کے عام کاروبار میں لگا دئیے جانے کے باعث مذکورہ بالا اعداد سے کس قدر رقم کو تفریق کر دیا جائے۔ اس موقعہ پر یہ ظاہر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جرمن ریفائزن بنکوں کے ریزرو فنڈ کو کاروباری سرمایہ سے ۲½ فیصدی اور ایس شلزے کے بنکوں کے ریزرو فنڈ کو ۶½ فیصدی نسبت ہے

۲۳۔ مرکزی انجمنیں۔ چونکہ ہندوستان میں مرکزی انجمنوں کی تعداد روزافزوں ہے اس لئے یہ مناسب معلوم ہوا کہ انہیں مالی

اغراض اور نگرانی کے لئے ملحق کر لیا جائے۔ فیڈریشن کے بعد مشترکہ مرکزی ادارہ کی صورت میں سوسائٹیوں کو باہمی معائنہ کے لئے نہایت اچھی قوت کا کام دیتی ہیں۔ اور یہ فرض کر لینا غلطی ہے کہ اس حالت میں بھی جب کہ مالی نگرانی مقصود نہ ہو اس قسم کی سنٹرل ایجنسیوں کے معائنہ سے انجمنوں کی آزادی میں خلل پڑتا ہے یہ امر بھی تسلیم کر لینا چاہیئے کہ جس طرح منفرد۔ سوسائٹی کے ممبر باہمی نگرانی سے مزید اعتماد اور ساکھ پیدا کر سکتی ہیں

سوسائٹیوں کا اندراج مطبوعہ گوشواروں میں مرکزی انجمنوں کے نام سے ہوتا ہے۔ لیکن وہ ملک کے تمام حصوں میں یکساں آئین و اصول کی بنا پر قائم نہیں ہیں۔ بعض اوقات ان سوسائٹیوں کی غرض اتحاد باہمی معائنہ اور توسیع تعداد کے سوا کچھ نہیں ہوتی اس صورتوں میں انہیں "یونین" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی یونین کو ممکن ہے کہ مالی ادارہ کو اطلاع دینے کے سوا مالیات سے کچھ تعلق نہ ہو۔ یا مدراس سی پی اور برما کی یونینوں کی مانند اپنی ملحقہ یونینوں کی ضمانتوں کی گارنٹی کرنے کا فرض بجا لائے۔ بعض صوبجات خصوصاً بہار۔ یوپی اور بنگال میں اس قسم کی یونین اپنی ملحقہ سوسائٹیوں کی معائنہ بھی کرتی ہیں اور انہیں سرمایہ بھی بہم پہنچاتی ہیں ایسی صورت میں یونین کو بنکنگ یونین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات مرکزی ادارہ معائنہ نہیں کرتا اور سرمایہ بہم پہنچاتا ہے ایسی حالت میں اس کو اصطلاح کے محدود معنی میں سنٹرل بنک کہتے ہیں ان مالی اداروں کا کوئی علیحدہ نظام نہیں ہے اس لئے کہ جن سوسائٹیوں کو یہ مالی مدد دیتے ہیں وہ بے ترتیب ملک میں پھیلی ہوئی۔ لیکن عام طور سے یہ رجحان

پایا جاتا ہے کہ ایک تحصیل تعلقہ پرگنہ یا ضلع کی سوسائٹیوں کو ایک مرکزی مالی ادارہ سے ملحق کر دیا جائے۔ اس کا نام خواہ سنٹرل بنک ہو یا ڈسٹرکٹ بنک۔ کوآپریشن کی ترقی کے اس درجہ کا معلوم کرنا بھی نہایت اہم ہے۔ جس میں سنٹرل ایجنسی کا قیام لازمی ہو۔ سوسائٹی اس وقت تک پورے طور سے مفید نہیں ہو سکتی جب تک کسی سنٹرل ایجنسی سے اسے مدد نہ لے اور اس سے ملحق نہ ہو جائے۔ لیکن اگر سنٹرل بنک وقت مناسب سے پہلے قائم کر دئیے جاتے ہیں تو وہ ملحقہ سوسائٹیوں کی مصنوعی پیدائش کے سوا کچھ کام نہیں کرتے۔ ہندوستان میں یہ عمارت نیچے سے اوپر کی طرف بنائی گئی ہے اور اس وجہ سے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ ایسی انجمنوں کے قیام میں حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔ جن کے باہم فاصلہ دراز حائل ہو۔ اور اس تحریک کو ان مراکز سے وسعت پذیر ہونے دیا جائے۔ جن کی فضا اور حالات گرد و پیش ان کے موافق ہیں۔ یہ امر موجب اطمینان و مسرت ہے کہ اس حکمت عمل کے نتیجہ میں ہندوستان کے اندر ایسے اضلاع موجود ہیں جہاں ہر تین یا چار دیہات میں ایک انجمن ا...ئے قرضہ امداد باہمی موجود ہے۔

ایکٹ ۱۹۰۴ء کے نفاذ کے وقت مرکزی انجمنوں کا معرض وجود میں آنا متصور نہ تھا۔ یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ دیہات کی انجمن ہائے قرضہ کو قصباتی سوسائٹیوں کے ذریعہ سرمایہ بہم پہنچایا جائیگا۔ مرکزی نظام کے رائج ہونے کے پہلے بعض علاقوں میں ملحقہ سوسائٹیاں خود مختار کی بجائے مرکزی سوسائٹی کی شاخیں سمجھی جاتی تھیں۔ بہرحال

ایکٹ ۱۹۱۲ء میں سوسائٹیوں کا درجہ پورے طور سے تسلیم کر لیا گیا ہے ان ادارات میں بعض اوقات صرف سوسائٹیاں ہی ممبر کی حیثیت سے شامل ہوتی ہیں اور بعض اوقات کسی ایک فرد یا چند افراد کو ممبر کی حیثیت سے شامل کر لیا جاتا ہے قانون کی رو سے انہیں کوآپریٹو انجمنوں کا درجہ حاصل ہے لیکن محدود ذمہ داری کی بنا پر ہندوستان کی منفرد سوسائٹیاں سنٹرل بنکوں میں حصہ دار ہیں۔ بعض بنک ایسی سوسائٹیوں کو بھی مدد دیتے ہیں جو حصہ دار نہیں۔ بعض علاقوں میں یہ مناسب معلوم ہوا ہے کہ ملحقہ انجمنوں کی ذمہ داری ان کے حصہ کے ایک جزو تک محدود کر دی جائے اگر عام طور سے یہی طریقہ یا اس قسم کا دوسرا طریقہ اختیار کر لیا جائے تو غالباً مفید ثابت ہوگا۔ قانون نے مقامی حکومتوں کو اختیار دیا ہے کہ مرکزی انجمنوں کے منافع کی شرحیں معین کر دیں تاکہ اس قسم کے بنک ملحقہ انجمنوں کے مفاد کو اپنے مفاد کے ماتحت نہ کر سکیں۔ اگر حکومتیں اس مرحلہ میں اپنے اختیار سے کام لیں تو بہتر نتائج پیدا ہونے کی امید ہے اس امر پر اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ سوسائٹیاں فی الحال ناواجب طور سے ان سنٹرل ایجنسیوں کی دست نگر ہیں لیکن یہ طریقہ فائدہ سے خالی نہیں۔ مرکزی انجمنوں کا نظم ونسق مشترک کاروبار کے اصول پر مبنی ہے۔ اس لئے عنان انتظام ماہرین کو سونپنے کی ضرورت ہے چونکہ ان ایجنسیوں نے امانتوں اور نقد رقوم کے ذریعہ بیرونی مشارک النفع ایجنسیوں سے تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ اور خود سرمایہ کے لئے حصوں اور ڈبینچروں پر حصر رکھتی ہیں۔ اس لئے منفرد انجمنوں کو طویل میعاد کے قرضوں اور چلت حسابات کے لئے کافی سرمایہ بہم پہنچا سکتی

ہیں۔ نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ دیہاتی سوسائٹیوں کو جس قدر سرمایہ کی ضرورت ہو مقامی طور سے فراہم کریں۔ اگر مقامی طور سے کافی سرمایہ فراہم نہ ہو سکے تو سنٹرل بنک اس کسر کو پورا کر دیں۔ ایک ایسا وقت عنقریب آنے والا ہے کہ مقامی سرمایہ تمام ضرورتوں کے لئے کافی ثابت ہوگا۔ فی الحال سنٹرل بنکوں کا فرض یہ ہے کہ منفرد سوسائٹیوں کو سرمایہ بہم پہنچائیں تاکہ وہ بازار کی نسبت نرم ترشرح سود پر قرض دے سکیں۔ سنٹرل بنک اس ضمن میں مقامی ساہوکاروں کے مقابلہ میں سوسائٹیوں کو گراں قدر مدد دے سکتے ہیں۔ اس وقت تک ہندوستان کے دیہات میں قرض کی دادوستد کا جو طریقہ رائج ہے اس میں ساہوکار کو محض اپنے ذاتی وسائل پر اعتماد کرنا پڑتا ہے اور وہ معدودے چند اشخاص کو قرض دیتا ہے اس لئے وہ متحدہ سوسائٹیوں کی نسبت گراں ترشرح سود پر قرض دیتا ہے۔ متحد سوسائٹیاں تمام بازار زر کے احوال سے باخبر رہتی ہیں اور ساہوکار کی نسبت پرمنفعت طور سے قرض دے سکتی ہیں۔ مقروضوں کو بیرونی بازار کے حالات سے باخبر کر کے سنٹرل سوسائٹیاں ایک نیا اور اہم فرض ادا کر رہی ہیں اور ایسے اسباب بہم پہنچاتی ہیں جن سے ملحقہ انجمنوں کی خامیاں دور ہو سکیں

۴۔ صوبجاتی بنک۔ سنٹرل بنک اپنی ذات سے اس فرض کو پورے طور سے ادا نہیں کر سکتے۔ ان کا دائرہ کار محدود ہے اور وہ منفرد سوسائٹیوں کی نسبت موسمی انقلابات مطالبہ زر کے اتار چڑھاؤ سے قدرے کم متاثر ہوتے ہیں۔ کاروباری مصروفیت کے زمانہ میں انہیں بھی ایسی ایجنسیوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جن

سے مالی مدد لے کر خراب موسم میں چلا سکیں۔ یہ ممکن ہے کہ بڑے بڑے جائنٹ سٹاک بنکوں سے قرض یا کیش کریڈٹ کی صورت میں مدد حاصل کر لی جائے۔ لیکن امداد باہمی کے اصول پر سوسائٹیوں کے متحد ہونے سے ساکھ میں اضافہ کا مزید فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر بعض صوبجات میں ایسے بنک قائم کئے گئے ہیں جن کا دائرہ کار عام سنٹرل بنکوں سے وسیع تر ہے۔ برما میں ایک سنٹرل بنک کا کاروبار عملاً تمام صوبہ میں پھیلا ہؤا ہے اور اسے صوبجاتی ادارہ سمجھا جا سکتا ہے۔ بمبئی اور سی پی میں خاص صوبجاتی بنک قائم کئے گئے ہیں اور چند روز کے اندر دیگر صوبجات میں بھی اسی قسم کے قائم ہونے کی توقع کی جاتی ہے بمبئی بنک کو سنہ ۱۹۱۱ء میں بمبئی بنک کے چند ممتاز تاجروں نے قائم کیا تھا یہ بنک سات لاکھ کے حصص جاری کر سکتا ہے۔ اور اس رقم کو لاکھ کی بنیاد بنا کر چار فیصدی سالانہ شرح سود پر ادا شدہ سرمایہ سے تین گنی رقم تک کے ڈبینچر جاری کرنے کا مجاز ہے۔ مذکورہ بالا شرح سود حکومت بمبئی کی گارنٹی کی ہوئی ہے۔ یہ بنک صرف انجمن ہائے امداد باہمی کو قرض دیتا ہے۔ قرض سوسائٹیوں کو بلاواسطہ دیا جاتا ہے خصوصاً نیرا کنال کے علاقہ میں نیشکر کی کاشت کی ترقی کے لئے سی پی میں پراونشل بنک کسی سرکاری کفایت وضمانت کے بغیر سنہ ۱۹۱۲ء میں قائم ہوا تھا اور محض سنٹرل بنکوں کو قرض دیتا ہے۔ اس کا سرمایہ ۷ لاکھ ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ بنک مذکور عام تجارتی بنکوں اور کوآپریٹو بنکوں کے درمیانی سلسلہ کی ایک مفید کڑی ثابت

ہوگا اس وقت تک اس نے اپنا سرمایہ مقامی طور سے حاصل کیا ہے۔ اگرچہ اس قسم کے بنکوں کا کاروبار ایک صوبہ تک محدود رہتا ہے لیکن یہ تحریک کے بہترین مفاد کے خلاف ہے کہ بنک ضمانتیں حاصل کرنے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں رجسٹراروں کو چاہیئے کہ اس معاملہ میں زیادتی نہ ہونے دیں اور اس امر کا خیال رکھیں کہ ایک بنک کا زائد سرمایہ دوسرے بنک کے کام آسکے۔ کواپریٹو تنظیم پر سنٹرل اور پراونشل بنکوں کے اضافہ کے ذریعہ جو ذمہ داری عائد کی گئی ہے وہ ایک اہم نوعیت رکھتی ہے۔ ان ادارات کو بازار زر اور ملحقہ سوسائٹیوں سے جو تعلقات ہیں ان کی نگرانی کے لئے خاص فرزانگی اور ہوشمندی کی ضرورت ہے منفرد سوسائٹی کی نگرانی کے مرحلے قطع نظر بحیثیت مجموعی تمام کواپریٹو تحریک کی نگرانی کا مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ اس پر حکومت اور عوام کی توجہ جلد مبذول ہونی چاہیئے۔

۲۵۔ معائنہ اور حسابات کی جانچ۔ ان سنٹرل ایجنسیوں کے قیام نے تحریک میں ایک نئے کاروباری عنصر کا اضافہ کر دیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل میں قرضہ امداد باہمی کا انتظام ماضی کی نسبت زیادہ دشوار اور پیچیدہ ہوجائیگا۔ اس وقت تک سرکاری اور غیر سرکاری عملہ معائنہ اور حسابات کی جانچ کے لئے کافی تھا۔ لیکن عنقریب اس مسئلہ پر غور کرنا ناگزیر ہوجائیگا کہ بڑے مرکزی ادارات کے معائنہ کے لئے کس قدر خاص تعلیم اور ماہرین کی مدد درکار ہے۔ ان میں سے بعض ادارات کے حساب کی جانچ

کے متعلق اب بھی بیرونی ماہرین کی خدمت سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ لیکن عموماً انجمنوں کے حسابات کی جانچ حکومت یا خود سنٹرل ایجنسیوں کا تربیت یافتہ عملہ کرتا ہے۔ اکثر زرعی انجمنوں میں مقامی نظم و نسق تقریباً مفت یا بالکل مفت ہوتا ہے۔ اور ان کے حسابات ابتدائی نوعیت کے ہوتے ہیں ایسی سوسائٹیاں بھی موجود ہیں جن کے ممبروں میں کوئی شخص تعلیم یافتہ نہیں اور حسابات کی تربیت کا فرض معائنہ کرنے والے عملہ کو انجام دینا پڑتا ہے ایسی سوسائٹیوں میں بھی جو زیادہ ابتدائی طرز کی نہیں ہیں معائنہ اور حسابات کی جانچ کے فرائض باقاعدہ طور سے علیحدہ نہیں بلکہ انہیں جمع کر دیا گیا ہے۔ اس پر بیرونی سوالات کا جواب دینے اور امداد باہمی قرضہ کی انجمنوں کے اصول کو شائع کرنیکے فرائض مستنزاد ہیں۔ موجودہ عملہ مختصر ہے اور اس کے کارکنوں کی تعداد دو سو یا بقایت تین سو سے زیادہ نہیں۔ لیکن اس کے فرائض روز افزوں اہمیت رکھتے ہیں اس لئے کہ سوسائٹیوں کی کامیابی کا مدار حسابات کی شائستہ اعتماد جانچ اور اطمینان بخش معائنہ پر ہے

۲۶۔ قرض کے علاوہ امداد باہمی کے دوسرے طریقے۔

مذکورہ بالا تجاویز اگر اصلاً انجمن ہائے قرضہ کے متعلق ہیں لیکن ان کا اطلاق بالعموم امداد باہمی کی تمام صورتوں اور طریقوں پر ہو سکتا ہے۔ انجمن ہائے قرضہ کے علاوہ دیگر اقسام کی سوسائٹیوں کو ابتداءً ایکٹ ۱۹۱۲ء میں تسلیم کیا گیا تھا۔ ابھی اتنا وقت نہیں گزرا ہے کہ امداد باہمی کے یہ طریقے خاطر خواہ ترقی کر سکیں۔ تازہ ترین اعداد و شمار

کے مطابق اسوقت ہندوستان میں ۷۰ اقرضہ کی انجمنوں کے علاوہ
میں ان میں سے نصف زرعی نوعیت کی ہیں۔ اوران کا مقصد جماعت
کے غریب افراد کو صحت وزراعت کے متعلق ان فوائد سے بہرہ مند
کرنا ہے جو سرمایہ دار مزدوروں کی تنظیم قیمتی مشینوں اور اصول تجارت پر
عمل پیدا ہونے سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس قسم کی سوسائٹیوں کا انتظام
جو اشیا کی خرید وفروخت اور پیداوار اور مواشی کا بیمہ کرتی ہیں زرعی قرض
کا کاروبار کرنے والی سوسائٹیوں کی نسبت بہت زیادہ پیچیدہ اور
دشوار ہے امید کی جاتی ہے کہ وہ ملک میں رفتہ رفتہ انجمن ہائے
قرضہ سے بھی زیادہ اہمیت حاصل کرلینگی لیکن ابھی عالم طفولیت
میں ہیں۔ ان سوسائٹیوں کو ترقی یافتہ ساکھ کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔ لیکن
قرض اولین ضرورت ہے اور جب تک کسی صوبہ میں اس کا نظام
مستقل اور مستحکم طور سے قائم نہ ہوجائے اس وقت تک دوسرے
شعبوں میں سریع السیر ترقی خطرناک ہوگی یہ تجویز پیش کی جاچکی ہے
کہ اس قسم کی سوسائٹیوں کے قیام سے پہلے عوام کی زرعی اور اقتصادی
ضرورتوں کے متعلق تحقیقات کرلی جائے۔ یہ تجویز یقیناً غور وتوجہ کی
مستحق نظر آتی ہے۔ زراعت کے متعلق امداد باہمی کی یہ صورت
فی الحال برما تک محدود ہے اس صوبہ میں چاول اور دوسری اجناس
کی پیداوار اور فروخت اور مواشی کے بیمہ کے لئے سوسائٹیاں قائم کی
گئی ہیں۔ کاروبار کی آخر الذکر صورت میں خصوصیت کے ساتھ زیادہ
مشکلات درپیش آتی ہیں اس لئے کہ مواشی کی ہلاکت کے متعلق صحیح
اعداد وشمار بہم نہیں پہنچ سکتے جن کی بنا پر نقصان ونفع کا تخمینہ کیا جا

سکے۔ اس کے علاوہ مواشی کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں سے بہت کم مدد ملتی ہے۔ ان وجوہ سے برما میں عام طور سے یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے کہ مواشی کے بیمہ کے لئے ایک مرکزی نظام قائم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مقامی سوسائٹیاں مقامی حوادث سے تباہی کا شکار نہ ہو جائیں۔ ان سوسائٹیوں کے علاوہ جو قرض کے نظام کو ترقی دینے کے لئے قائم ہوئی ہیں صنعت وحرفت کے میدان میں انجمن ہائے امداد باہمی کو ترقی کے لئے کافی گنجائش نظر آتی ہے۔ اور ان میں سے اکثر سوسائٹیاں اشیا کی خرید وفروخت کا کام کرتی ہیں۔ قرض کی طرح صنعتی کوآپریشن کے معاملہ میں یہ حقیقت واضح طور سے نظر آچکی کہ اس تحریک کی ترقی بافندوں کی حالت کو بہتر بنانے سے وابستہ ہے۔ چنانچہ بعض صوبجات میں بافندوں کی انجمنیں قائم ہو چکی ہیں جو متحد ہو کر سوت خریدتی ہیں اور تیار کرنے کے بعد مال کو اچھی قیمت پر فروخت کرتی ہیں۔ بافندے انفرادی طور سے اپنا مال مو[illegible] دلالوں کے ہاتھ فروخت نہیں کر سکتے۔ نیشکر اور دودھ کی پیداوار اور دیگر اجناس کی بہم رسانی کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے اور میسور میں تعمیر مکانات کے لئے انجمن ہائے قرضہ قائم ہو چکی ہیں۔ امداد باہمی کے ان تمام شعبوں میں لوگ احتیاط کے ساتھ پیش قدمی کر رہے ہیں امداد باہمی کی یہ قسم ہنوز آزمائشی منزل سے نہیں گزری۔ اس وقت تک جو تجربہ حاصل ہو چکا ہے اس کے پیش نظر دو اصول قائم ہوتے ہیں اول یہ کہ ہر شعبہ کے انتظام کو واضح طور سے علیحدہ رکھا جائے۔ جداگانہ انجمنیں قائم کر کے اور اگر یہ مناسب نہ ہو تو ہر شعبہ کے لئے جداگانہ

مجالس ماتحت کے تحریر سے احسابات اور سالانہ فرد آمدنی اور خرچ کو سوسائٹی کے عام گوشوارہ کی ترتیب سے پہلے جدا جدا مرتب کرنا چاہئے دوسرے یہ کہ اگرچہ سوسائٹیاں اپنے ممبروں کی فائدہ رسانی کے لئے قائم ہوتی ہیں تاہم بعض اوقات غیر ممبروں سے معاملہ کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہوتا ملک کے بعض حصوں میں بیرونی اشخاص سے معاملہ کئے بغیر سوسائٹیوں کا کاروبار اس قدر تنگ دائرہ میں محدود ہو جائیگا کہ ان کی کامیابی کی کوئی امید نہ رہیگی اگر کوئی سوسائٹی غیر ممبروں کو اپنے گاہکوں میں شامل کرے تو اسے اپنے ممبروں کے ساتھ ان سے زیادہ مفید شرائط پر معاملہ کرنا چاہئے

۲۷ - تحریک سے حکومت کا تعلق - تحریک امداد باہمی سے حکومت کو جو تعلق ہے اس پر دو مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے بحث کی جاتی ہے۔

ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ تحریک محض عوام کے فلاح و بہبود کے لئے ہے۔ اسے وہ اپنی رائے اور اپنے اصول کے مطابق چلائیں حکومت کی مداخلت کسی مرحلہ میں بھی جائز نہیں۔ یورپ کے ممالک میں تحریک امداد باہمی کے تعلق حکومتوں کی امداد جس حد تک ہی مفید ہو (دنیا کے کسی ملک میں یہ تحریک حکومت کی مدد سے بے نیاز نہیں ہے) یہ امر یقینی ہے کہ ہندوستان میں سرکاری مدد کے بغیر اس کے نام سے بھی کوئی واقف نہیں ہو سکتا۔ حکومت بھی ضروری اطلاعات بہم پہنچاتی۔ اور طریق کار کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور حکومت ہی یہ حیثیت رکھتی ہے کہ اس تحریک کے ذریعے اپنی وابستگی کا اعلان

کر کے بیرونی اعتماد پیدا کرے۔ رجسٹراروں کا کام محض رجسٹری کر دینا ہی نہیں۔ وہ نگرانی کرنے میں مدد اور مشورہ دیتے ہیں یہ امید نہیں کرنی چاہئے کہ سوسائٹیاں معرض وجود میں آتے ہی کوآپریشن کا مکمل نمونہ پیش کر دینگی۔ یہ ضروری ہے کہ رجسٹری کے بعد بھی انہیں سرکاری عملہ سے امداد باہمی کے اصول اور طریقوں کی تعلیم حاصل کرتی رہیں۔ جب تک کوئی سوسائٹی لفظاً اور معناً کوآپریٹو نہ ہو (اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب کہ ممبر اصول امداد باہمی کو ذہن نشین کر لیں) اسے ممبروں اور پبلک کے حق میں ایک جعل اور فریب سمجھنا چاہئے۔ اگرچہ سوسائٹیاں اپنا انتظام آپ کرتی ہیں۔ لیکن حکومت کی طرف سے جو نگرانی ہوتی ہے محض اس کی وجہ سے عوام کو ان پر اعتماد ہوتا ہے۔ حکومت کی نگرانی کے باعث سوسائٹیوں پر عوام کے اعتماد سے ملک کو عمومی حیثیت سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان سے سرکاری نگرانی کے مصارف کا جواز اچھی طرح ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کوآپریٹو تحریک میں حکومت کی نگرانی کے باعث سرکاری عہدہ داروں کو اقتصادی معاملات کے سلسلہ میں عوام سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے اور اس سے ان تعلقات کی مضبوطی کا موقعہ ملتا ہے جو رائی و رعایا کے درمیان ضروری ہیں۔

سرکاری مدد کے مخالفوں کے برعکس دوسری جماعت کی رائے ہے کہ حکومت کو اس تحریک میں اس سے زیادہ دخل دینا چاہئے جو آج تک دیا گیا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ موجودہ

تحریک کا دائرہ صرف معدودے چند افراد تک محدود ہے۔ ترقی کی رفتار نہایت تیز ہونی چاہیئے۔ جب تک حکومت کا عملہ نہ بڑھایا جائے۔ اور اس تحریک کی ترقی کے لئے نہایت تدابیر اختیار نہ کی جائیں۔ اس کا اثر کم اور رفتار مناسب سست رہیگی۔ اس سے وہ پالیسی ظاہر ہوتی ہے جسے اختیار کرنے کے لئے حکومت اپنے تئیں آزاد نہیں سمجھتی۔ ایک بڑے مرکزی محکمہ کی کارگزاری مشین کے کام کی مانند ہوتی ہے اس میں شک نہیں لیکن تحریک میں بذاتِ خود بھی مقبولِ عام ہونے کی صلاحیت ہونی چاہیئے اور عوام کے اس یقین کو کمزور نہیں کر دینا چاہیئے کہ یہ تحریک اپنی ذات پر اعتماد اور خود اختیاری پر مبنی ہے۔ تحریک کا بہترین مفاد اس امر کا مقتضی ہے کہ حکومت کواپریشن کو سرکاری ادارہ قرار نہ دے۔ اور اس کا انتظام اپنے عہدہ داروں کو سپرد نہ کرے۔

۲۸۔ مالی مدد۔ نگرانی۔ اور حسابات کی جانچ۔ حکومت نے اس معاملہ میں درمیانی راہ اختیار کر لی ہے۔ اور نگرانی اور مالی مدد کے متعلق بھی یہی پالیسی اختیار کی گئی ہے۔

جہاں تک مالی مدد کا تعلق ہے حکومت کی طرف سے مداخلت ضرور کی گئی ہے لیکن نہایت خفیف۔ آج سے دس سال پیشتر جب کواپریٹو تحریک معرض وجود میں آئی تھی تو حکومت نے نئی سوسائٹیوں کو فراخدلی سے دی تھی۔ اس کارروائی پر بعض حلقوں میں نقطہ چینی کی گئی تھی۔ لیکن مقام مسرت ہے کہ زیادہ فراخدلی

سے سوسائٹیوں کو مدد دینے کے نقصانات سمجھے لئے گئے حکومت نے مالی مدد پر جو پابندیاں عاید کیں وہ تنگدلی کا نتیجہ ہی نہیں بلکہ دوسرے ممالک کے تجربات اس کے پیش نظر بنتے تھے اور ان سے ثابت ہوتا تھا کہ غیر مشروط مدد مہلک بن جاتی ہے۔ چونکہ ابتداءً یہ امر متصور نہ تھا کہ سوسائٹیاں عنقریب بازار زر سے تعلق پیدا کرینگی۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ ممبروں کی طرف سے مساوی مقدار کے چندے وصول ہونے کی صورت بھی چند شرائط کے ساتھ قرض دے دئیے جائیں۔ چند صوبجات کے سوا جہاں مدد کے لئے خاص وجوہ موجود تھے۔ رجسٹرار نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ سوسائٹیاں سرکاری مدد پر نا واجب بھروسہ نہ کریں اور ایسی سوسائٹیوں کے سرمایہ کا مناسب جنہیں حکومت کی طرف سے قرض دیا گیا ہے تین فیصدی سے زیادہ نہیں۔ اگر حکومت یہ قرض نہ دیتی تو اکثر سوسائٹیاں معرض وجود میں نہ آتیں۔ اور نئی سوسائٹیوں کی حوصلہ افزائی نہ ہوتی۔ بہر حال واقعات سے ثابت ہو گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے زیادہ مدد کا ملنا سوسائٹیوں کے حق میں مفید نہیں۔ حکومت کی یہی پالیسی تھی جو تحریک کے استحکام کا موجب ہوئی ہے۔

نگرانی اور حسابات کی جانچ کے معاملہ میں بھی یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ یہ فرائض تنہا پرائیویٹ ایجنسیوں اور سنٹرل بنکوں کو تفویض نہیں کئے جا سکتے۔ یہ مناسب ہے کہ غیر سرکاری ایجنسی کی خدمات سے پیش از پیش استفادہ کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو خالص محکمانہ طور سے حسابات کی جانچ اور نگرانی نہ کی جائے۔ لیکن اگر

اس اصول پر انتہا پسندی کے ساتھ عمل کیا گیا تو تحریک کی کامیابی خطرہ میں پڑ جائیگی۔ سرکاری نگرانی کے بغیر رجسٹرار سوسائٹیوں سے زیادہ سروکار نہ رکھینگے۔ اور بیرونی اشخاص جو بیشتر رجسٹراروں کی بہم رسانیدہ اطلاعات پر حصر رکھتے ہیں اور اپنے معتمد علیہ اشخاص کے مشورہ کی قدر کرتے ہیں سوسائٹیوں کی مالی حالت کی طرف سے بدظن ہو جائینگے حالانکہ ان کے اعتماد کا برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اگر اس تحفظ کو نظر انداز کر دیا گیا ہوتا۔ تو یہ امر مشکوک ہے کہ سوسائٹیاں ان مالی مشکلات کے برے اثر سے بچ جائیں جو ہندوستان میں بنکوں کو پیش آئی تھیں (سوسائٹیاں ہر جگہ ان بُرے اثرات سے بچ گئیں) اس مالی مشکلات کے دور میں جو حالات آئے ان سے واضح ہو گیا کہ سرکاری نگرانی کو ترک کر دینا ناممکن العمل ہے۔ کسی سنٹرل سوسائٹی کی طرف سے ان سوسائٹیوں کے حسابات کی جانچ جو اس سے ملحق اور اس کی دست نگر ہوں پبلک کے نزدیک اس جانچ کی برابر نہیں ہو سکتی جو کسی بیرونی ایجنسی کے ذریعہ کی جائے لہذا ضروری ہے کہ قابل اعتماد عملہ سوسائٹیوں کی نگرانی اور حسابات کی جانچ کرے اور رجسٹرار کو سوسائٹیوں کی مالی حالت سے مطلع رکھے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ حسابات کی جانچ کرنے والی ایجنسی کو ان لوگوں کا اعتماد حاصل ہو جو سرمایہ لگاتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ عملہ کو حکومت ہی تنخواہ دے بہتر یہ ہے کہ نگرانی اور حسابات کی جانچ کرنے والے عملہ کی تنخواہ سوسائٹیاں ادا کریں۔ بہر حال عملہ کی تنخواہ خواہ حکومت دے یا سوسائٹیاں ادا کریں یہ ضروری ہے کہ یہ عملہ رجسٹرار کی منظوری سے

مامور کیا جائے اور اس کی عام نگرانی میں کام کرے اگر اس طریقہ سے یا کسی اور طریقہ سے مذکورہ بالا شرائط پوری ہو جائیں۔ یعنی یہ کہ رجسٹرار کو انجمنوں کی مالی حالت کے متعلق اچھی اطلاعات حاصل ہوں اور بیرونی اشخاص کو حسابات کی جانچ اور نگرانی پر اعتماد ہو۔ تو یہ مناسب ہوگا کہ حکومت کے عہدہ داروں کی کم از کم تعداد اس غرض کے لئے مامور کی جائے۔ حکومت جس ایجنسی سے حسابات کی جانچ کا کام لیتی ہے اس کی تعداد کو آخری حد تک گھٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔

۲۹۔ افسران ضلع کا رویہ۔ یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ تحریک کو مقبول عام ہونا چاہیئے اور حکومت کی طرف سے زیادہ نگرانی کسی حال میں مناسب نہیں۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ حکومت کے جن عہدہ داروں کو براہ راست اس تحریک سے تعلق نہیں وہ بالکل الگ تھلگ رہیں۔ یہ درست ہے کہ حسابات کی تفصیلی جانچ کا کام ماہرین پر چھوڑ دیا جائے اور انجمن کے روز نظم و نسق میں دخل دینا ڈسٹرکٹ افسر کے فرائض منصبی میں شامل نہیں۔ لیکن چونکہ کوآپریٹو سوسائٹیاں ضلع کے کام کے دائرہ میں ہوتی ہیں۔ اس سے باہر نہیں ہوتیں۔ اور اس مالی فائدہ کے علاوہ جو ان سے پہنچتا ہے وہ ایک ایسے اثر کی نمائندگی کرتی ہیں جو عوام کی فلاح سے تعلق قریبی رکھتا ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ افسروں سے بے تعلقی کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اس کے برعکس اب امداد باہمی کے اصول کا علم قانون کا ایک جزو لاینفک بن گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ افسروں کو کوآپریٹو

سوسائٹیوں سے تعلق قریبی رکھنا چاہیئے تاکہ وہ ہمدردی نہ کئے جانے کے باعث تباہ یا نگرانی میں غفلت کی وجہ سے گمراہ نہ ہوجائیں ڈسٹرکٹ افسروں کو چاہیئے کہ اپنے اضلاع میں تحریک کی رفتار ترقی کے متعلق بذات خود (ماتحت ملازموں کے ذریعہ نہیں) آگاہی بہم پہنچائیں۔ انہیں خود موثر پروپیگنڈا کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان لوگوں کی حوصلہ افزائی اور مدد کریں جنہوں نے انجمنیں قائم کر لی ہیں اور صاحب اثر اشخاص سے مدد دلوائیں۔ اور جو لوگ امداد باہمی کے فوائد سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہوں انہیں مشورہ دیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ تحریک کو سرکاری بنایا جائے نہ اس طریق سے یہ اصول پامال ہوتا ہے کہ کسی تحریک کی کامیابی کے لئے اس کا مقبولیت عام ہونا ضروری ہے۔ ڈسٹرکٹ افسران کی مدد اور رہنمائی سے یہ تحریک زیادہ استحکام حاصل کریگی اور وہ جس قدر ان سوسائٹیوں سے زیادہ سروکار رکھینگے اس قدر زیادہ مدد اپنے روزانہ کام میں حاصل کر سکینگے۔

اس امر پر غور کرنا حکومتوں کا فرض ہے کہ اضلاع کے نظم و نسق میں سوسائٹیوں سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے اور وہ کس حد تک عوام کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کر سکتی ہیں۔ اور ابتدائی تعلیم کی ترویج میں کس حد تک مدد دے سکتی ہیں۔ یا گرانی قحط اور وبا کی صورت میں ان سے کن صورتوں میں مدد لی جا سکتی ہے۔ اور جو ترتیب وہ دے رہی ہیں کیا اس صحیح معنی میں دیہاتی حکومت کے نظام کو قوت حاصل ہوگی۔

مذکورہ بالا طریقوں اور دیگر طریقوں سے کوآپریٹو نظام کو کام میں

لایا جا سکتا ہے۔ اور مناسب رہنمائی کئے جانے کی صورت میں یہ تحریک عوام کے لئے سود مند ثابت ہو سکتی ہے ابھی یہ امر غیر یقینی ہے کہ انجمنیں اضلاع کے کام میں کس طریقہ سے اور کس حد تک مدد دے سکتی ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ انتظام کے سلسلہ میں ایک نئی کڑی پیدا ہو گئی ہے اور اس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ افسروں کے فرائض اور ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔

۳۰۔ سرکاری اور غیر سرکاری مدد۔ ہندوستان امداد باہمی کی کامیابی بڑی حد تک ان سرکاری عہدہ داروں کی جدوجہد کا نتیجہ ہے جنہوں نے اس پودے کو پروان چڑھانے کے لئے اپنے عزیز وقت کا ایک بڑا حصہ وقف کر دیا۔ اس کے علاوہ ان رجسٹراروں کی خدمات بھی لائق ذکر ہیں۔ جنہوں نے مختلف صوبجات میں انجمنوں کو ان کی ابتدائی زندگی میں کام کے صحیح طریقے بتائے۔ ان رجسٹراروں کی اکثریت منتخب اشخاص پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض نے یورپ میں رہ کر کو اپریشن کے اصول و فروع کا معائنہ کیا۔ ایک جماعت کی حیثیت سے انہوں نے قابل تعریف سرگرمی اور لائق توصیف استقلال سے اپنے فرائض ادا کئے ان کی جدوجہد کا اثر ان کی ذات تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ بیرونی اشخاص میں اس کی وجہ سے مدد کے لئے تیار ہو گئے نیز یہ تحریک اپنی کامیابی کے لئے ان غیر سرکاری افسروں کی رہین منت ہے جنہوں نے رجسٹراروں کو مدد دی ہر مذہب و ملت اور خیال کے اشخاص نے نہ صرف کو اپریشن کے اصول کی اشاعت میں حصہ لیا بلکہ سوسائٹیاں قائم کیں اور جن سوسائٹیوں میں وہ خود شامل تھے انہیں اپنی توجہ اور مشورہ سے برابر مدد دیتے رہے

ہر گوشہ سے تحریک کو مدد پہنچی - تجارتی فرموں - بڑے بڑے بنیکوں - باغات کے بنگلوں - زمینداروں باقی سرکاری ملازموں (ان میں یورپین اور ہندوستانی دونوں شامل ہیں) ہر ملک کی تبلیغی انجمنوں - مکتی فوج کے ممبروں - اور دوسری جماعتوں نے اس تحریک کی ترقی میں کوشش کی - ملک کے چپہ چپہ میں کوآپریشن سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے - اور عام طور سے اس کی جماعت جو سرگرمی ظاہر کی جاتی ہے - وہ اس نئے تجربے کے سلسلہ میں حکومت اور اس کے افسروں کی حوصلہ افزائی کا موجب ہوتی ہے - بعض غیر سرکاری کارکنوں کو حکومت نے ان کی خدمات کے صلہ میں تمغے دئیے ہیں لیکن ایسے کارکنوں کی تعداد کم نہیں جو تعریف و توصیف سے بے پروا ہو کر خاموشی اور تندہی سے اپنا فرض بجا لا رہے ہیں - وہ انعام و اکرام کی خواہشوں سے بالاتر ہیں اور ملک کے مفاد کی حفاظت کو ہی اپنے لئے سب سے بڑا انعام سمجھتے ہیں - حکومت بھی دیگر اشخاص کے ساتھ ان لوگوں کی تعلقانہ خدمات کا اعتراف کرتی ہے اور ان کی شکرگزار ہے -

۱۰۳ - خلاصہ - پہلے دس سال میں تحریک نے جو نمایاں ترقی کی اس کی پیشین گوئی کوآپریشن کے اکثر مخلص اور پرجوش حامی بھی نہیں کر سکتے تھے - انجمنوں نے اپنا کام مختصر سرمایوں سے شروع کیا تھا لیکن انہیں رجسٹراروں کی رہنمائی اور غیر سرکاری کارکنوں کی اعانت سے قلیل مدت میں ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ اب ملک میں ان کا ایک خاص اثر ہے - اور کثیر التعداد اشخاص کا مفاد ان سے وابستہ ہے - اس رفتار ترقی کی اہمیت اس صورت میں اور نمایاں ہو جاتی ہے - جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حکومت نے زیادہ مدد انہیں دی اور ہمیشہ یہ مقصد

پیش نگاہ رکھا گیا کہ تحریک محفوظ حدود کے اندر رہے انجمنوں کی کثرت تعداد کو کبھی اہمیت نہیں دی گئی۔ سرکاری مدد کو محفوظ کرنیکی پالیسی جائز اور درست ثابت ہو چکی ہے اس کی وجہ سے سوسائٹیوں میں انہیں ذات پر اعتماد کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی اور حکومت کی احتیاط کے نتیجہ میں اس تحریک نے بیضرر طریقوں سے نشوونما حاصل کی۔ مستقبل درخشاں ہے۔ فیڈریشن کی صورت میں غیر سرکاری مدد کے بڑھ جانے سے مزید ترقی کی توقع ہے لیکن جو احتیاط ماضی میں کی گئی ہے۔ مستقبل میں بھی اسے جاری رکھا جائے۔

کواپریشن سے سینکڑوں فوائد کے حصول کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ ان میں اخلاقی فوائد بھی ہیں اور مادی بھی۔ ان فوائد سے خصوصیت کے ساتھ زراعت پیشہ طبقہ کو بہرہ اندوز کرنا مقصود ہے اگرچہ دوسری جماعتیں بھی مستفید ہو سکتی ہیں۔ یہ فوائد کسی خاص طرز کی سوسائٹی تک محدود نہیں۔ ہندوستانی کواپریشن کی امتیازی صفت نرمی ہے جب تک دیہاتی سوسائٹیوں کے ممبر ایک دوسرے سے تعلقات رکھتے ہیں جب تک غیر محدود ذمہ واری کا اصول پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ جب تک ممبروں کے منافع کو نا واجب اہمیت نہیں دی جاتی۔ اس وقت تک کسی خاص طرز کی سوسائٹی پر زور دینا ضروری نہیں۔ انجمہائے قرضہ کے تفصیلی نظام میں بعض حدود ہیں جنہیں چند تحفظات کے ساتھ (جن کا ذکر زیر ریزولیوشن میں ہے)، ہمارے تجربات کا خلاصہ کہا جا سکتا ہے۔ ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

(الف) اگرچہ قرض کی ضمانت کے طور پر عموماً رہن کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی تاہم بعض حالتوں میں یہ فائدہ سے خالی نہیں۔

(ب) سوسائٹی میں داخل ہونے کے ممبر کو جلد از جلد سبکدوش ہو جانا بہتر ہے۔

(ج) قرض کی درخواست کرنے والے پر یہ شرط عائد کرنا ضروری ہے کہ وہ صرف پیداوار کی غرض سے قرض لے۔

(د) یہ ضروری ہے کہ حکومت امداد باہمی کی راہ سے چند مشکلات کو دور کر دے۔ لیکن مخصوص رعایات دئے جانے سے انجمنوں میں اپنی مدد آپ کرنے کا جذبہ باقی نہ رہیگا۔

(ہ) جن مختلف وسائل سے سوسائٹیوں کے سرمائے فراہم کئے جاتے ہیں ان کی اہمیت کے متعلق کوئی خاص قاعدہ وضع نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اکثر سرمائے ایسے ہونے چاہیں، جو بآسانی حاصل کئے جا سکیں۔

(ز) سب سے زیادہ اہمیت اس امر کو دی جائے کہ قرضے بر وقت ادا کئے جائیں۔

(س) انجمن کے ابتدائی مدارج میں محفوظ سرمایہ کو کاروباری سرمایہ کے طور پر کام میں لانے سے کچھ آسانیاں ضرور ہیں لیکن اسے بتدریج جداگانہ طور سے لگانے کے لئے علیحدہ کر دیا جائے۔

چونکہ انجمنوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اس لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انہیں سنٹرل بنکوں یا ایسی نوعیت کے دوسرے اداروں سے ملحق کر دیا جائے بعض صوبجات میں انہیں پراونشل

بنکوں کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور غالباً چند روز کے اندر تمام بڑے صوبجات میں پراونشل بنک قائم ہو جائینگے - یہ مرکزی ادارات منفرد انجمنوں کو بازار زر کے حالات سے باخبر کرتے ہیں - اور ان کی بقایا کی تقسیم کے مراکز کا کام دیتے ہیں - ان کے انتظام میں خاص مشکلات پیش آتی ہیں - اگر کوآپریشن کو تباہی سے محفوظ کرنا ہے تو منتظم کو اس حصہ پر خاص طور سے توجہ مبذول کرنی پڑیگی - منفرد انجمنوں کے حسابات کی جانچ اور نگرانی پر بھی زور دینا اسی قدر ضروری ہے - حکومت حتی الامکان اس تحریک کی خود مختاری کو قائم رکھنا چاہتی ہے - لیکن اس کے ساتھ ہی معاشرتی اور مالی وجوہ کی بنا پر مناسب حد تک نگرانی سے کنارہ کش نہیں ہو سکی - ڈسٹرکٹ افسروں کو تفصیلی معائنہ اور جانچ کی ضرورت نہیں - لیکن انہیں یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ ضلع کے انتظام کی زنجیر میں ایک نئی کڑی پیدا ہو گئی ہے اور ان پر نئی ذمہ واریاں اور نئے فرایض عاید ہو گئی ہیں اور یہ کہ اگر اس تحریک کی مناسب رہنمائی کی گئی تو اس سے راعی و رعایا کے درمیان استوار تعلق قائم ہو جائیگا -

ضمیمہ ۵

امداد باہمی کے متعلق کمیشن کی شاہی رپورٹ کا خلاصہ

۱۔ رپورٹ کا خلاصہ۔ ہم نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ ان اشخاص کو مطالعہ میں آسانی بہم پہنچانے کے لئے جنہیں ہماری رپورٹ زیادہ طویل اور زیادہ اصطلاحی نوعیت کی معلوم ہو۔ اہم تر مسائل کی بحثوں کا ایک خلاصہ مرتب کر دیا جائے۔ اس غرض کے پیش نظر ہم زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتے اور اس خلاصہ میں ہم نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ ان خیالات کا عکس ہیں جو رپورٹ میں قلم بند کئے جا چکے ہیں۔ اس کی وجہ سے ابتدائی انجمنوں کی ضمن میں صرف زرعی انجمنوں کا ذکر کرینگے۔ اس لئے کہ ۵۴۶ ۱۰۴ ابتدائی انجمنوں میں ان کی تعداد ۱۲۷۱۵ ہے۔ ہندوستانی ۱۹۰۴ء میں تحریک امداد باہمی سے واقف ہوئے اور اس کے بعد یہ انجمنیں معرض وجود میں آئیں۔

۲۔ ابتدائی انجمنیں۔ ابتدائی زراعتی انجمن امداد باہمی قرضہ ابتداءً چند افراد پر مشتمل ہوتی ہے (جن کی تعداد دس سے کم نہیں ہوتی) چونکہ انفرادی طور سے وہ اپنی زرعی اغراض کے لئے کافی مقدار۔ مناسب شرح سود یا ملائم شرائط پر قرض حاصل نہیں کر سکتے اس لئے وہ مناسب شرطوں پر ضروری قرض حاصل کرنے کے لئے متحد ہو جاتے ہیں۔ اس غرض کے لئے ہر ایک ممبر انجمن سے کے قرض کے لئے اپنی تمام جائداد کی قیمت کی حد تک ذمہ دار

بن جاتا ہے۔ اس اجتماع میں چند مرفہ الحال اشخاص بھی شریک ہوتے ہیں۔ جو سوسائٹی میں قرض لینے کی غرض سے شامل نہیں ہوتے۔ ان کی غرض غریب دوستوں کی امداد کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ دوسرے ممبروں کی جائدادوں کے ساتھ ان کی جائدادوں کے شامل ہونے سے سوسائٹی کے پاس قرض لینے کے لئے کافی ضمانت ہوجاتی ہے اور وہ غریب ممبروں کے استعمال کے لئے قرض حاصل کرسکتی ہے۔ اس کے برعکس اگر سوسائٹی کے تمام ممبر نادار اور قلاش ہوں اور انکے اموال قرض نہ ادا کئے جانے کی صورت میں ضمانت کے لئے کافی نہ ہوں تو ظاہر ہے کہ محض چند ناداروں کے متحد ہوجانے یا سوسائٹی قائم کرنے سے وہ خطرہ کم نہیں ہوسکتا جو قرض دینے میں ہے۔ ہمارے نزدیک ہندوستان میں ایسی انجمنیں کم ہوں گی جن میں نرم حال اشخاص محض غربا کو وصول قرض میں مدد دینے کے لئے انجمنوں میں شریک ہوئے ہوں اس لئے یہ فرض کرلینا چاہئے کہ انجمنوں کی اکثریت اخرالذکر طبقہ کے افراد پر مشتمل ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ممبروں کی جائدادیں اس صورت میں بھی عموماً ان قرضوں سے زیادہ قیمت کی ہوتی ہیں (اس قیمت کے اعتبار سے جو جائدادوں کی اتفاقیہ فروخت سے حاصل ہوسکتی ہے) لیکن یہ غیر اغلب ہے کہ کسی جائداد کے کل یا جز کے جبریہ فروخت کئے جانے میں قیمت تخمینہ سے بہت کم ملے جو پہلے کیا گیا تھا اور اس سے انجمنوں کا قرض وصول نہ ہوسکے اور خصوصاً ایسی صورت میں کہ ایک محدود رقبہ کے اندر بیک وقت متعدد جائدادیں فروخت کی جائیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر یہ دعوے کیا جاسکتا ہے کہ قرض خواہ کے لئے بہترین ضمانت ممبروں کے املاک واموال نہیں۔ بلکہ ممبروں کی یہ کوشش اور خواہش ہے کہ قرض کے روپیہ کو

منافع بخش کاروبار میں لگائیں اور منافع سے ہی قرض ادا کریں۔

منفرد قرض لینے والے کی استعداد کار اور پیداوار بڑھانے کی قابلیت قرض سے بڑھ جانی چاہئے ضمانت اس توقع پر مشتمل ہے کہ انجمن کا ہر ایک ممبر یہ سمجھ کر کہ اگر میرے رُفقائے کار (دوسرے ممبر) قرض سے حاصل کئے ہوئے روپیہ کو مفید کاروبار میں نہ لگائینگے تو میرے املاک و اموال فروخت ہو جائینگے۔ دوسرے ممبروں پر روپیہ کو صحیح مصرف میں لانے اور بروقت ادا کرنے کے لئے زور دے۔ ضمانت سے مراد یہ ہے کہ قرض سے حاصل کیا ہوا روپیہ پیداوار بڑھانے کے کام میں لایا جائے۔ ممبر ہوشیاری اور دیانت داری سے کام لیں ایک دوسرے کے اموال کے نگران رہیں۔ بے دیانت اور مسرف ممبروں پر دباؤ ڈالیں۔ ان تمام امور میں اتحاد کا وہ جذبہ بھی کارفرما ہوتا ہے جو کسی غرض مشترک کے لئے انسانوں کے اجتماع کا قدرتی نتیجہ ہے۔ مذکورہ بالا اصول کواپریشن کی روح رواں ہیں۔ اور ان کی موجودگی ہی کواپریٹو کاروبار کے لئے بہترین ضمانت ہو سکتی ہے جیسا کہ ہم نے اپنی رپورٹ میں تحریر کیا ہے سوسائٹیاں اول صحیح معنی میں کواپریٹو ہوں اور دوسرے ان کا کاروبار اصول تجارت کے مطابق ہو۔ یہ دونوں ایک دوسرے پر مبنی ہیں لیکن توضیح کے لئے ہر ایک کا جداگانہ بیان مناسب ہوگا۔

۳۔ سوسائٹی کو کواپریٹو بنانے کے لئے کیا شرائط ضروری ہیں۔ سوسائٹی کو کامل طور سے کواپریٹو بننے کے لئے متعدد شرائط کی بجاآوری ضروری ہے۔ کواپریشن کی تہ میں یہ اصول کاربند ہے کہ نادار افراد کو پیداوار کی خوبی بڑھانے میں مدد دی جائے تاکہ وہ اپنی مالی اور اخلاقی حیثیت بلند کر سکیں۔ بیغرض متحد ہونے۔ ایک دوسرے پر اخلاقی اثر ڈالنے اور ذمہ داریوں کو بخوبی

محسوس کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ امداد باہمی کی بنیاد اخلاق پر ہے اور اس تحریک میں اجتماعی کی نسبت انفرادی شان زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس میں مادی املاک کی بجائے دیانت اور احساس ذمہ داری کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ اور مادی فوائد کی بجائے اخلاق کی پاکیزگی زیادہ مدِ نظر رہتی ہے۔ حقیقی کوآپریشن کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ انجمن کا ہر ایک ممبر امداد باہمی کے اصول سے اچھی طرح واقف ہو۔ انجمن قائم کرنے میں اولین احتیاط یہ ہے کہ دیانت دار اشخاص منتخب کئے جائیں یا کم از کم وہ اشخاص جنہوں نے مستقبل میں دیانت دارانہ زندگی بسر کرنے کی ضمانت دی ہو۔ جہاں تک انجمن کے معاملہ کا تعلق ہے اسے صرف اپنے ممبروں کو ہی قرض دینا چاہیئے۔ اور قرض کسی حال میں بھی سٹہ بازی (منافع کی امید موہوم میں کسی کام میں سرمایہ لگا دینا) کے لئے نہ دیا جائے۔ اس سے جزرسی اور کفایت شعاری کی ترغیب کی بجائے مقروضوں پر برعکس اثر پڑتا ہے قرض پیداوار بڑھانے یا روزمرہ کی ضرورتوں کے لئے دیا جائے مقروضوں سے کہا جائے کہ وہ اس امر کی ضمانت پیش کریں کہ جو روپیہ قرض لینا چاہتے ہیں وہ پیداوار کی افزائش سے ادا کر دینگے۔ یا اپنے مصارف میں اس حد تک کمی کرینگے کہ ان کی آمدنی قرض کی اقساط ادا کرنے سے کافی ہو جائیگی قرض ادا کرنے کے بعد سوسائٹی کی مجلس منتظمہ اور دیگر ممبروں کو اس امر کی کڑی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ روپیہ جس غرض کے لئے قرض لیا گیا تھا اسی پر خرچ کیا گیا ہے۔ اگر مصرف بیجا میں لایا گیا ہو تو فوراً طلب کر لیا جائے۔ یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ سوسائٹی کی عام نگرانی کے علاوہ ممبر بھی ہر قرض کے متعلق شخصی ضمانتیں پیش کریں اور مقروضوں کے احوال کی دیکھ بھال کریں۔ اگر کوئی مقروض قرض ادا نہ کر سکے تو ضامنوں سے فوراً روپیہ کا مطالبہ کیا جائے۔ سوسائٹی کے عام

معاملات کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی ہونی چاہئے جس میں ایک صدر اور ایک سکرٹری کا ہونا ضروری ہے۔ کلرکوں کے سوا جنہیں سوسائٹی کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہوتا کیمٹی کے تمام ممبر اور عہدہ دار بلا تنخواہ کام کریں۔ تمام اختیارات عہدہ داروں کو نہ دے دئے جائیں ان کا سر رشتہ ممبروں کے ہاتھ میں رہنا چاہئے ممبروں کا فرض ہے کہ سوسائٹی کے کاروبار میں ذاتی طور سے دلچسپی لیتے رہیں۔ ان اغراض کے پیش نظر سوسائٹی کا اس اصول جمہوریت پر مبنی ہونا چاہئے۔ ہر ایک ممبر کو جنرل میٹنگ میں رائے دینے کا استحقاق ہو۔ اور تمام کارروائی سوسائٹی کے اندر زیادہ سے زیادہ اعلان واشاعت کے بعد کی جائے۔ مثلاً کسی مقرر جگہ ایک ایسی فہرست موجود رکھی جائے جس میں ہر ایک ممبر کا قرض۔ ضامنوں کے نام اور باقی قرضوں کی تفصیل درج ہو ہر ایک ممبر کو اس فہرست کے اندراجات کا علم ہونا چاہئے عام اجلاس تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد منعقد کئے جائیں اور ان میں سوسائٹی کے معاملات اور حسابات پر تفصیلی بحث کی جائے۔ سوسائٹی کا بڑا مقصد اپنے ممبروں میں جزرسی اور کفایت شعاری پیدا کرنا ہو اور اس کے ساتھ ہی یہ مدعا بھی پیش نظر رہے کہ سوسائٹی کے ممبروں کی مثال سے ہمسائے بھی کفایت شعاری اور جزرسی کی طرف مائل ہوں۔ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے قرض صرف اس وقت دئے جائیں جب کہ حقیقی ضرورت درپیش ہو کفایت شعاری کی ترغیب و تحریص کے ساتھ سوسائٹی کے مفاد کے لئے سرمایہ محفوظ قائم کرنے کی کوشش بھی ضروری ہے۔ اس امر میں سوسائٹی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے کہ ممبروں اور ہمسایوں کو پس انداز کرنے کی جو ترغیب دی گئی ہے وہ اس سے مستفید ہوں اور لوگوں کی بچت سے اپنے سرمایہ میں اضافہ کرے۔ ان باتوں کے علاوہ۔ دیانت داری۔ وقت کی پابندی۔ حسابات کی درستی۔ اور قرض کی بروقت ادائیگی کا خیال رکھنا۔

الکثر ضروری ہے۔ سوسائٹی کا اندرونی نظام صحیح رکھا جائے عہدہ دار نگرانی کے فرض کو اچھے طریق سے بجا لائے ممبر کوآپریشن کے اصول سیکھتے ہیں۔ قلیل وقفوں کے بعد جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ ممبر ایک دوسرے کے احوال کے نگران ہیں۔ محنت و مشقت سے کام کریں۔ کفایت شعاری کو ملحوظ رکھیں۔ اور قرض کی اقساط کو عندالطلب ادا کردیں۔

۴۔ نکات سہ گانہ۔ اس سلسلہ میں تین مسائل کو ہمارے نزدیک زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ (۱) سوسائٹیوں کا قیام اور ان کے ممبروں کی تعداد۔ (۲) وہ مدت جس کے لئے ممبروں کو قرض دیا جاتا ہے۔ (۳) وہ شرح سود جس پر قرض دیا جاتا ہے۔

(الف) نئی انجمنوں اور ان کے ممبروں کی تعداد۔ نئی انجمنوں کے قیام کے متعلق ہم نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ سوسائٹی کے قیام کی اجازت دینے میں انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ رجسٹراروں کو چاہئے کہ صرف اسی حالت میں سوسائٹی کے قیام کی منظوری دیں جب انہیں اطمینان ہو جائے کہ اس میں شامل ہونے والے امداد باہمی کے اصول سے واقف اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہیں اور گمان غالب ہے کہ اپنے فرائض کو بحسن وجوہ بجا لائینگے۔ ابتدائی انجمنوں کے متعلق سرکاری پروپیگنڈا ہمارے نزدیک سخت غلطی ہے۔ اب یہ تحریک اس قدر شائع ہو گئی ہے۔ کہ اکثر صوبوں کے دیہاتی قائم شدہ سوسائٹیوں کو دیکھ سکتے ہیں اور ضرورت محسوس کرنے کے بعد نئی سوسائٹیاں قائم کرسکتے ہیں۔ ممبروں کے باہم اس حد تک ذاتی تعلق ہو کہ وہ قابل اعتماد اور ناقابل اعتماد اشخاص کو پہچان سکیں اور ایک دوسرے کے کاروبار اور معاملات کی نگرانی کرسکیں۔ اس میں شک نہیں کہ بڑی بڑی سوسائٹیاں قائم ہیں اور ایک حد

تک ترقی کر رہی ہیں لیکن عملاً یہ حقیقت واضح ہوگی کہ انجمن کا وجود اور ترقی صدر یا کمیٹی کی کوشش کا رہین منت ہے۔ عام ممبر بہت کم دلچسپی لیتے ہیں اور سوسائٹی کے معاملات میں ان کی آواز کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ایسی صورتوں میں کواپریٹو تحفظات موجود نہیں ہوتے۔ اور ہر ایک بات کا انحصار کمیٹی کی دیانت داری اور کاروباری قابلیت پر ہوتا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی سوسائٹیوں کے متعلق یہ شکایات زیادہ کی جا رہی ہیں۔ کہ ان کے ممبر قرض ادا کرنے کی استعداد رکھتے ہیں اور ادائیگی سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ یہ حالت اس وقت رونما ہو سکتی ہے جب کہ باہمی نگرانی کا کواپریٹو عنصر ناپید ہو جائے اور اخلاقی دباؤ سے کام نہ لیا جائے۔ ہم یہ نتیجہ نکالنے کے لئے مجبور ہیں کہ اس قسم کی بڑی سوسائٹیوں کی کواپریٹو نوعیت باقی نہ رہیگی اور وہ تنزل کر کے رفتہ رفتہ دیہات کے قرض دینے والے اداروں میں منتقل ہو جائینگی۔

۵۔ (ب) قرضوں کی میعاد اور ان کی ادائیگی۔ قرض کی میعاد کے مقرر کا مسئلہ غور طلب ہے۔ مثلاً۔ ایک شخص جس کی اراضی رہن رکھی ہوئی ہے اور جو مزدوری سے معاش پیدا کر دیا ہے۔ اس اراضی کو رہن سے چھڑانے کے لئے چار سو روپیہ بطور قرض دئے جانے کی درخواست کرتا ہے اگر اسے اراضی پر قبضہ مل جائے تو زیادہ سے زیادہ کفایت شعاری اور جزرسی سے سال بھر میں ڈیڑھ سو روپیہ پس انداز کر سکتا ہے۔ اگر قرض اس شرط سے دیا گیا ہے کہ دو سو روپیہ سالانہ کی دو مساوی قسطوں میں ادا کر دیا جائے تو اسے ہر ایک قسط ادا کرنے کے لئے مزید قرض لینا پڑیگا۔ اگر قرض کی مقرر کردہ اقساط پر قائم رہنے کی نیت نہیں ہے تو سوسائٹی نے اپنا قرض ادا کرنے کے لئے جو انتظام کیا تھا اس میں گڑبڑ ہو جائیگی اور دوسرے

مقروض ممبروں کو قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول اور دیر کا موقعہ مل جائیگا۔ اگرچہ از روئے حیثیت وہ قرض ادا کرنے کے قابل ہوں اس کے برعکس ایک خوش حال کسان جو بیلوں کے مرجانے کے بعد نئے بیل خرید نے کے لئے قرض لے ممکن ہے کہ ایک نادہار اور مفلوک الحال کسان کی نسبت جلد تر قرض ادا کرسکے۔ تخم کی خریداری کے لئے جو قرض دیا جاتا ہے اس کی میعاد تین سال مقرر کی گئی ہے حالانکہ اسے فصل کے اختتام پر وصول کیا جا سکتا ہے اس طرح قرض کی میعاد بڑھانے سے کسانوں کو فضول خرچی اور اسراف کی ترغیب ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ہر ایک سوسائٹی قرض دینے سے پہلے اس امر پر غور کرے کہ یہ روپیہ کس غرض کے لئے دیا جاتا ہے۔ اور قرض لینے والا اپنے حالات کے اعتبار سے اس کو کتنی مدت کے اندر ادا کر سکیگا۔ میعاد وصولی مقرر کرنے کے بعد اس کو بروقت وصول کرنے کی کوشش کی جائے مگر اس صورت میں کہ فصل خراب ہو گئی ہو یا مقروض کے گھر میں کوئی حادثہ پیش آیا ہو۔ کوآپریشن میں میعاد قرض کو توسیع کا طریقہ نہایت خطرناک ہے۔ اس سے بہانہ سازی اور عدم ادائیگی کے لئے راہ صاف ہوتی ہے اس کے علاوہ اگر سوسائٹی کسی قرض کی میعاد میں محض اس وجہ سے توسیع کردیتی ہے کہ مقروض اس کی ادائیگی سے منکر ہے تو اسے گوشوارہ میں واجب الوصول قرضوں کی مد میں درج نہیں کیا جاتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ املاک میں اس قرض کو بھی شامل کرلیا جاتا ہے۔ جسے مدتوں پہلے ناممکن الوصول قرض کی مد میں درج کردینا چاہئے تھا قرض کی وصولی کے لئے کسی ایسے قاعدہ کا مقرر کرنا مشکل ہے جس میں توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے بہرحال اگر سوسائٹی سختی سے نگرانی کرے

تو ناواجب توسع سے بچنا ممکن ہے۔ جب ایسا کوئی واقعہ رونما ہو تو فوراً مناسب کارروائی کی جائے لیکن اصل علاج یہ ہے کہ قرض دیتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ اقساط کی جو میعاد مقرر کی جارہی ہے۔ آیا اس میعاد کے اندر مقروض ان کو واپس کر سکیگا۔ زرعی مالیات کی بنا زرعی مدت پر رکھنی چاہئے جو عموماً ایک سال ہوتی ہے۔ اور کبھی چند ماہ لیکن اکثر دو سے پانچ سال تک ہوتی ہے۔ جن علاقوں میں آب و ہوا کے باعث فصلوں میں خرابی واقعہ نہیں ہوتی ان میں زرعی مالیات کی سالانہ مدت ادائگی پر رکھی جاتی ہے۔ ایسے علاقوں میں جہاں آب و ہوا یا دیگر وجوہ سے فصلیں خراب ہو جاتی ہیں وہاں قرض کی مدت ادائگی چند سال ہونی چاہئے تاکہ اس میں اچھے بُرے اور اوسط درجہ کے موسموں کی رعایت ہو سکے۔ ان علاقوں میں جہاں ایک سال اچھی اور ایک سال بری اور دو سال اوسط درجہ کی پیداوار ہوتی ہو کسانوں کو قرض دینے والے اس امید میں قرض دیا کرتے ہیں کہ پہلی اچھی فصل کے بعد ادا کر دیا جائیگا۔ اور اچھی فصل عموماً چار سال سے پہلے نہیں ہوتی۔ ہزارہا سال سے ساہوکاروں کا یہی دستور چلا آتا ہے۔ اس دائرہ مصنوعہ میں داخل ہونا بہتر معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ عام طور سے یہ پایا جاتا ہے کہ زرعی مالیات کی بنا ہمیشہ سالانہ ادائگی پر رہتی ہے۔

۶۔ (ج) قرض پر سود کی شرح۔ جہاں تک اس شرح سود کا تعلق ہے جس پر ممبروں کو قرض دئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے کہ تحریک کو مقبول عام بنانے اور ممبروں کو پورا فائدہ پہنچانے کے لئے سود کی شرح کم سے کم رکھی جائے۔ اس نقطہ نگاہ کے حامی اس امر کو فراموش کر دیتے ہیں کہ آسان شرائط پر قرض لینے سے مقروضوں میں فضول خرچی اور اسراف

کی عادتیں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ سوسائٹی اس شرح سود سے ممبروں کو قرض دے۔ جو بازاری شرح سے کم ہونے کے باوجود مفید ہو۔ مختلف مقامات میں شرح سود ۶ ۔ ۳ ۔ ۸ ۔ ۴ ۔ اور ۶۰ فیصدی سالانہ تک ہے ایسے مقامات میں سوسائٹی ۵ یا ۸ انیصدی کی شرح سے قرض دے سکتی ہے۔ بعض مقامات میں ہم سے کہا گیا کہ مقامی ساہوکاروں سے ۸ یا ۹ فیصدی سالانہ پر کافی روپیہ قرض لیا جا سکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس شرح سود پر روپیہ صرف ان اشخاص کو دستیاب ہو سکتا ہے جو ضمانت کے طور پر پیش کرنے کے لئے کافی املاک واموال رکھتے ہیں۔ ان کسانوں کو نہیں مل سکتا جنہیں موجودہ پست حالت سے نکالنا مقصود ہے اور جن کو مدد دینے کے لئے حکومت کوآپریشن پر روپیہ خرچ کر رہی ہے اگر ممبروں کو گراں شرح سود پر یہ قرض دیا جائے تو ان پر چنداں بار نہیں ہوتا اس لئے کہ منافع کی پائی پائی انہی کے فائدے کے لئے ریزرو فنڈ کی صورت میں جمع کی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے بعد کو ارزاں شرح سود پر قرض دینے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ ریزرو فنڈ کی مقدار کافی ہو اور ممبر روپیہ کے استعمال کرنے میں اس کی قدر و قیمت سے نصف ہو جائیں رجسٹرار اس معاملہ کی خاص طور سے نگرانی کریں اور ممبروں کو جس شرح سے قرض دیا جاتا ہے اس پر نگاہ رکھیں۔

۷۔ کاروبار کے طریقے۔ سرمایہ کی فراہمی کے ذرائع۔ ابتدائی انجمنوں کے خاص کاروباری مشاغل کے سلسلہ میں یہ امر خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ انہیں اپنے سرمایہ کے لئے اندرونی اور بیرونی ذرائع پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔ اول الذکر میں ممبروں اور غیر ممبروں کی امانتیں اور مرکزی مالی اداروں کے قرض شامل ہیں اور ثانی الذکر میں سرمایہ محفوظ اور

(بعض صوبجات میں) سرمایہ حصص۔

۷۔ بیرونی سرمایہ۔ امانتیں۔ اس وقت تک امانتوں کی صورت میں جس قدر سرمایہ فراہم کیا گیا ہے۔ اس کی مقدار مایوس کن ہے۔ اگر امانتیں مقامی نوعیت کی ہوں اور اس اعتماد کے نتیجہ میں پیش کی جائیں جو سوسائٹی کی کارگزاری پر کیا گیا ہو۔ انہیں ممبروں اور غیر ممبروں سے حاصل کرنے کے لئے ان کی کوشش کی جائے۔ تحریک کی حقیقی ترقی کے لئے امانتوں کی تعداد میں اضافہ کی سخت ضرورت ہے۔

سوسائٹیوں کو قرض دینا۔ یقین کا طریقہ۔ یونینوں کے فوائد۔ فی الحال پرائمری سوسائٹیوں میں بیرونی سرمایہ کا سب سے بڑا ذریعہ امانتیں نہیں بلکہ سنٹرل کوپریٹو ایجنسیوں کے قرض ہیں۔ ہم ان کا ذکر بعد میں کرینگے پرائمری سوسائٹیاں انہی ایجنسیوں سے قرض کی درخواستیں کرتی ہیں اور یہ ایجنسیاں درخواستیں وصول ہونے کے بعد ان کے قبول کئے جانے کے متعلق غور وخوض کرتی ہیں۔ بعض اوقات رجسٹرار کے دفتر کی معرفت درخواست کی جاتی ہے اور وہ اپنے ماتحت ملازموں کے ذریعہ پہلے ہی یہ تحقیق کر لیتا ہے کہ آیا قرض دینے میں کوئی خطرہ تو نہیں۔ اور اس درخواست پر لکھتا ہے کہ اس قدر قرض دے دیا جائے بعض حالتوں میں قرض کی درخواستوں پر مرکزی مالی ادارے خود فیصلہ کرتے ہیں اور ان کا فیصلہ اس عملہ کی رپورٹ پر مبنی ہوتا ہے۔ جو خاص اسی غرض کے لئے ملازم رکھا جاتا ہے یا ان ڈائرکٹروں کی رائے پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ جو مقامی حالات سے باخبر ہوں۔ بعض صورتوں میں ایک سوسائٹی کو قرض حاصل کرنے سے پہلے یونین میں شامل ہونا پڑتا

ہے۔اس قسم یونینوں میں صرف وہ پرائمری سوسائٹیاں ممبر کی حیثیت سے شامل ہوسکتی ہیں جو آٹھ میل کے اندر واقعہ ہوں۔ان کی مجالس میں ہر ایک ممبر کو اپنی سوسائٹی کے ممبروں کی تعداد کے تناسب سے دو نو کا حق ہوتا ہے یونین کا فرض ہے کہ اپنی ملحقہ انجمنوں کی درخواستہائے قرض کے متعلق مشورہ دے۔اوران سوسائٹیوں کے کام کی نگرانی کرے چونکہ یونین ایک ہی حلقہ کی سوسائٹیوں سے مرکب ہوتی ہے۔جو مرکزی مالی اداروں میں حصہ دار ہوتی ہیں یا جن کو مرکزی مالی اداروں میں حصہ دار ہونا چاہیئے۔اس لئے ان کے متعلق یہ فرض کرلینا درست معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ اپنی ملحقہ سوسائٹیوں کے حالات سے اوران کے ممبروں کے اطوار سے بخوبی واقف ہوگی اس لئے قرض دئیے جانے کے متعلق بہترین رائے دے سکیگی۔اور جو روپیہ قرض دیا جائیگا اس کے صحیح مصرف میں لانے کی دیکھ بھال بھی کرسکیگی۔اور مرکزی مالی ادارہ سے انجمنوں کا جو مفاد وابستہ ہوتا ہے۔اس کے پیش نظر ایسے قرضوں کے متعلق سفارش نہ کریگی جن کی وصولی مشکوک ہو۔قرض کے متعلق یونین کی سفارشات میں مزید احتیاط کے طور پر تمام سوسائٹیوں کو ایک حد تک اس نقصان کی تلافی کا ذمہ دار بنا دیا جاتا ہے جو کسی سوسائٹی کے قرض ادا نہ کرنے کے باعث مرکزی ادارہ کو پہنچے۔جن صوبجات میں یونینیں موجود ہیں وہاں قرض کی درخواستیں یونینوں کو پیش کی جاتی ہیں جو ذاتی علم اور مالی ذمہ داری کی بنا پر اس کی تحقیق کرتی ہیں اور یہ امر واضح کرتی ہیں کہ قرض کس حد تک منافع بخش ہے اور سوسائٹی کے ممبروں کا چلن اور حیثیت کیا ہے یہ سوسائٹی کے نئے ہونے کی صورت میں ہے اگر چند سال کی قائم شدہ ہو تو اس کی گذشتہ روش اور قلم بندی کی

جاتی ہے۔ اگر نتیجہ تحقیقات غیر تسلی بخش ہو تو قرض دینے کی سفارش نہیں کی جاتی یا اس کی مقدار بڑی حد تک گھٹا دی جاتی ہے۔ مرکزی مالی ادارہ اگر اس کے پاس سرمایہ کافی ہو۔ دوسری یونینوں کے مطالبات کو محفوظ کئے ہوئے عام طور سے کسی یونین کی سفارش کے بعد قرض دینے سے انکار نہیں کرتا۔

۸۔ انجمنوں کو دئے ہوئے قرض کی ادائیگی۔ جب قرض منظور ہو جاتا ہے تو مختلف صوبجات میں انجمنوں کو اسکی ادائیگی مختلف شرائط کے ماتحت کی جاتی ہے۔ اکثر صورتوں میں سود ایک سال یا چھ ماہ کے بعد باقاعدہ ادا کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اصل کی ادائیگی کے متعلق دستور مختلف ہیں۔ بعض صورتوں میں وہ بااقسط ایک خاص مدت کے اندر (جو ایک سال سے دس سال تک طویل ہو سکتی ہے) ادا کی جاتی ہیں۔ بعض صورتوں میں وہ ایک خاص میعاد کے اندر یکمشت ادا کی جاتی ہے۔ عموماً وہ قرض جو مرکزی مالی ادارات انجمنوں کو دئے جاتے ہیں۔ تین سے لے کر چار سال تک کی مدت میں ادا کر دے جاتے ہیں۔ خواہ سالانہ اقساط کی صورت میں خواہ یکمشت ابتدائی انجمنوں سے عموماً ۷ سے لے کر ۹ فیصدی سالانہ کی شرح تک سود وصول کیا جاتا ہے۔ ممبروں میں قرض کے روپیہ کی تقسیم کا کام انجمن پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ قرض کی میعاد۔ مقدار اور متعلقہ شرائط کا فیصلہ بھی وہ اپنی رائے سے کرتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ جس وقت انجمن کو اپنے ممبروں سے قرض وصول ہوگا۔ اس وقت وہ مرکزی مالی ادارہ کو ادا کر دیگی۔

بعض اوقات اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ انجمن کے استحکام کا ثبوت بروقت قرض کی ادائیگی ہے۔ اگر وہ بروقت قرض ادا کرتی رہے تو یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ اس کی حالت اطمینان بخش ہے۔ یہ صحیح ہے کہ

ایک اچھی انجمن قرض بروقت ادا کرتی ہے۔ لیکن اس سے دوسرا نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا یعنی ہو سکتا ہے کہ ایک انجمن ان امانتوں میں سے مرکزی مالی ادارہ کو قرض ادا کرتی رہے جو وقتاً فوقتاً اس کے پاس جمع کی گئی ہیں اور اپنے ممبروں سے روپیہ وصول نہ کرے۔ یہ ممکن ہے کہ اس کے ممبر روپیہ کو غلط مصرف میں لا رہے ہوں یا اڑا رہے ہوں اور انجمن کا قرض کسی دوست یا ساہوکار سے روپیہ لے کر ادا کر رہے ہوں۔ اور انجمن سے پیداوار بڑھانے کے بہانے مزید قرض لے کر ان دوستو یا ساہوکاروں کا قرض ادا کر دیتے ہوں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک ایسی انجمن جو ممبروں کے اصول کی نگرانی نہ کرتی ہو۔ ممکن ہے ان سے باقاعدہ رقوم وصول اور مرکزی مالی ادارہ کو ادا کرتی رہے اور اس کے ممبر روز بروز زیر بار قرض ہوتے جا رہے ہوں اور جو روپیہ انہوں نے قرض لیا ہو اسے ضائع کر رہے ہوں۔ یہ صورت حالات انجمن کے کاغذات کے معائنہ سے معلوم ہو سکتی نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ممبروں کے حالات کی تحقیق بھی کی جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ ان سے قرض لے کر روپیہ کو کس کام میں لگایا ہے۔ انجمن کی نگرانی میں اس امر کو محفوظ رکھنا بہت ضروری ہے کہ ادائیگی حقیقی ہے۔ محض اس واقعہ پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ انجمن مرکزی مالی ادارہ کو قرض بروقت ادا کر رہی ہے۔

۹۔ انجمن کی ساکھ کی تشخیص۔ مرکزی مالی ادارہ کا ایک فرض یہ بھی ہے کہ انجمن کی ساکھ کی تشخیص مناسب طور سے کرے۔ یعنی انجمن باہر سے جو قرض لے خواہ امانتوں کی صورت میں خواہ قرض کی صورت میں۔ اسے ایک سالانہ رقم کی صورت میں معین کر دیا جائے۔ اس نظام کے قائم کئے بغیر انجمنوں کی مالی امداد اور ان ذمہ داریوں کے درمیان کوئی تعلق قائم نہیں کیا جا سکتا جو وہ اپنے سر لیتی ہیں۔ اور ہمارے نزدیک یہ مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ فی الحال رجسٹراروں کو اس قرض کی ایک مقدار

معین کر دینی چاہیئے جو ایک انجمن تمام ذرائع سے حاصل کر سکتی ہے اس قسم کے قرض کی حد کا مقرر کرنا نہایت ضروری ہے۔ قرض کی مقدار انجمن کی ترقی اور تنزل کے ساتھ بیش و کم کی جا سکتی ہے۔ قرض کی مقدار معین ہو جانے کے بعد جو امانتیں اس سے زائد ہوں انہیں قبول نہ کیا جائے۔ اور جو اس کی حد کے اندر ہوں وہ اس شرط کے ساتھ قبول کی جائیں کہ انجمن امانت داروں کے مطالبات پورا کرنے کے لئے کافی مقدار میں زر نقد رکھے۔ اور بہتر یہ ہے کہ کسی مرکزی مالی ادارہ سے اس کا انتظام کر دے۔ قرض کی مقدار معین میں وہ قرض بھی شامل ہیں جو مرکزی مالی ادارات سے لئے جائیں یا بیرونی امانت داروں اور ممبروں سے حاصل کئے جائیں۔ ایک انجمن دوسری سوسائٹی کو براہ راست جو قرض دے اسے مقدار معین میں شامل نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر انجمن کی ضرورتیں قرض کی اس مقدار معین سے کم ہیں جس کی اس کو اجازت دی گئی ہے اور کچھ بچت ہو جاتی ہے۔ تو وہ بچت مرکزی مالی ادارہ میں جمع کر دی جائے۔

۱۰- سرمایہ مملوکہ۔ حصص۔ اور زائد اموال انجمنوں کے سرمایہ کے اندرونی ذرائع جیسا کہ بیان کیا گیا سرمایہ حصص۔ اور سرمایہ محفوظ ہیں نئی الحال اکثر انجمنیں سرمایہ حصص نہیں رکھتی۔ سرمایہ حصص صرف چار صوبجات میں سرمایہ کا جزو اعظم سمجا جاتا ہے۔ غریب کسانوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ سرمایہ حصص میں کوئی گراں قدر رقم جمع کرینگے۔ لیکن جب یہ رقم اقساط کی صورت میں جمع کی جائے کے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو اس سے ایک طرف کفایت شعاری کی ترغیب ہوتی ہے اور دوسری طرف انجمن کے مملوکہ سرمایہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سرمایہ مملوکہ کے حصہ اعظم کے لئے انجمنوں کو سرمایہ محفوظ کا خیال رکھنا چاہیئے یعنی وہ زائد رقوم جو وہ سالانہ منافع کی صورت میں جمع کرتی

ہے۔ ان نمائندہ رقوم کی تعداد شرح سود کے اس فرق پر منحصر ہوتی ہے۔ جس سے انجمن خود قرض لیتی ہے۔ اور دوسروں کو قرض دیتی ہے۔ جب تک یہ رقم ادا نہیں ہو جاتی اس وقت تک وہ شرح سود کم نہیں کرنی چاہیئے جس سے ممبروں کو قرض دیا جاتا ہے۔ اگر امانتوں کے لئے کافی روپیہ کا انتظام ہو سکے تو زائد رقوم کو انجمن کاروبار میں لگا سکتی ہے

۱۱- انجمنوں کے حسابات کی جانچ اور نگرانی۔ انجمنوں کو پورے طور سے کوآپریٹو اور اصول تجارت پر عمل پیرا ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اعلےٰ معیار کو ترک کر دے۔ مذرعی انجمنوں میں جو لوگ شریک ہوتے ہیں ان کی حالت کے پیش نظر یہ امید کرنا عبث ہے کہ بیرونی نگرانی اور حسابات کی جانچ کے بغیر اعلےٰ معیار قائم رکھا جا سکیگا۔ اس نگرانی اور حسابات کی جانچ کو جو اہمیت حاصل ہے اس کے متعلق مبالغہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے بغیر اچھی انجمنوں کو تنزل ہو جائیگا اور بڑی انجمن تباہ ہو جائیگی۔ نگرانی اور حسابات کی جانچ کا کام اعلےٰ امدادی ادارات یونینوں اور سنٹرل بنکوں کو تفویض کرنا چاہیئے لیکن ان فرائض کی آخری ذمہ داری حکومت کے سر عائد ہوتی جس کی نمائندگی رجسٹرار کرتا ہے۔ ہمارے نزدیک اس کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ حسابات کی جانچ اور نگرانی کا تمام بار سرکاری عہدہ داروں کے ذمہ ڈالا جائے اور حکومت اس کے مصارف برداشت کرے سرکاری عملہ کو ہر ایک انجمن کے حسابات کی جانچ کرنی چاہیئے۔ لیکن یہ جانچ دو سال یا تین سال میں ایک بار سے زیادہ نہ کی جائے۔ اس اثنا میں حسابات کی جانچ یونین کرے یا مرکزی مالی ادارہ اس فرض کو انجام دیں۔ یونین کا فرض ہے کہ مسلسل نگرانی رکھے اور جن مقامات میں یونین نہ ہو وہاں مرکزی مالی ادارات حسابات کی

جانچ اور نگرانی کا کام کریں۔ اور اس غرض کے لئے کافی عملہ رکھیں۔ اس کا خرچ انجمنوں کو برداشت کرنا چاہیئے۔ خواہ ممبروں کے چندوں کے ذریعہ خواہ مرکزی مالی ادارات شرح سود میں اس قدر اضافہ کر دیں جو ان مصارف کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو۔ اس کے ساتھ ہی ہم سمجھتے ہیں کہ رجسٹرار کی نگرانی کے متعلق اپنے فرائض بدستور ہوشیاری اور تندہی سے بجا لانے چاہئیں اور یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ مرکزی مالی ادارات کے اثر کو غلط مصرف اور بیجا طریقوں سے کام میں لایا جا رہا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ اس تحریک کو حقیقی کوآپریشن کی حدود سے تجاوز نہ ہونے دے اور اس غرض کے لئے مناسب اور ضروری ہدایات دیتا رہے۔ انجمن کے قیام سے پہلے کافی غور اور احتیاط اور قیام کے بعد مناسب نگرانی رجسٹرار کے فرائض کا اہم ترین حصہ ہے۔ اگر انجمنیں مستحکم ہیں تو یہ تمام امدادی ادارات مستحکم رہیں گے بشرطیکہ اعلیٰ مالیات غیر مستحکم نہ ہوں۔ اگر ابتدائی انجمنیں غیر مستحکم ہوں۔ اگر وہ محض قرض دینے کے لئے قائم کی گئی ہوں اور امدادی اصول پر قائم نہ ہوں۔ تو اعلیٰ مالیات خواہ کس قدر مستحکم ہوں۔ خراب کفالتوں پر سرمایہ لگانے کا نتیجہ زود یا بدیر ناکامی نہیں تو مالی مشکلات کی صورت میں نمودار ہوگا۔

۱۴- ذیل کے نقشہ میں یہ دکھایا گیا ہے کہ گزشتہ آٹھ سال میں ابتدائی انجمنوں نے کس رفتار سے ترقی کی۔

سال	سوسائٹیوں کی تعداد	ممبروں کی تعداد	کاروباری سرمایہ
۱۹۰۶ء	۸۳۲	۸۸۵۸۴	....
۱۹۰۷ء	۱۲۵۰	۱۴۸۶۹۸	۲۱۷۵۲۱۱

سنہ ۱۹۰۸-۹ء	۱۹۴۸	۱۷۹۱۴۴	۷۲۲۵۱۱۹
سنہ ۱۹۰۹-۱۰ء	۳۳۹۷	۲۲۰۴۷۶	۱۰۱۲۹۲۳۲
سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء	۵۲۶۲	۲۹۹۳۷۶	۱۵۲ . .
سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء	۸۰۵۷	۳۹۱۹۵۷	۲۳۵۸۸۳۵۸
سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء	۱۱۵۴۸	۵۱۲۸۵۱	۳۳۳۰۱۶۰۳
سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء	۱۴۵۶۶	۶۶۱۸۵۹	۴۶۴۲۷۸۴۲

مزید نگرانی کی ضرورت - جو شخص ان اعداد و شمار کو دیکھیگا وہ رفتار ترقی کی تیزی کا اعتراف کئے بغیر نہ رہیگا اور اسے یقین ہو جائیگا کہ یہ تحریک مستحکم ہو گئی ہے - انجمنیں اس کثرت سے ہندوستان کے مختلف حلقوں میں قائم ہو گئی ہیں اور ان کے ممبر اس قدر کثیر فوائد حاصل کر رہے ہیں کہ ان کے پیش نظر یہ پیشینگوئی آسان ہے کہ مستقبل میں یہ تحریک اس رفتار سے ترقی کریگی - کہ موجودہ رفتار اس کے سامنے ماند پڑ جائیگی اور زراعت پیشہ طبقہ کا جو آج کل جہالت اور نفاق کی وجہ سے تباہ ہے - ایک زبردست کواپریٹو نظام ہو جائیگا مزارعین کے موقع نظام کے امکانات - اس کے فوائد - مشکلات - اور وہ خطرات جو اس کی مناسب رہنمائی نہ کئے جانے کی صورت میں غلط طریق کار اور اصول اختیار کرنے سے رونما ہو سکتے ہیں - ہر ایک اہل الرائے کے پیش نظر ہی اس کے علاوہ ان انجمنوں میں روپیہ کی فراوانی ہو گی جو ... ہو سکتی ہے اور یہ سب کفایت شعار کسانوں اور تاجروں کا اندوختہ ہوگا - جن کو روپیہ کے ضائع ہونے کی صورت میں اب نقصان پہنچیگا جس کی تلافی ممکن نہ ہو - اور اس نقصان اور ملی تباہی کے اثرات نہایت دور رس ہونگے - یہ روپیہ ان افراد کو دے دیا جائیگا - جو ضمانت کے لئے کافی املاک و اموال نہیں رکھتے - اگر

ان کے املاک کو بڑے پیمانہ پر فروخت کیا گیا تو اس سے برے نتائج پیدا ہو نگے - ان حقائق کے پیش نظر یہ ظاہر ہے کہ اگر قرض پیداوار بڑھانے کے سوا دیگر اغراض کو پورا کرنے کے واسطے لئے گئے اور حاصل شدہ منافع سے بروقت ادا نہ کئے گئے - اگر ممبروں کو قرض کی رقوم بجا طور سے خرچ کرنے کا خیال نہیں - اگر وہ قرض کو ادا کرنے کی منت نہیں رکھتے - اگر وہ دوسرے ممبروں کے اموال کی نگرانی نہیں کر سکتے تو آخر کار امداد باہمی کی تمام عمارت بنیادی کمزوری کے باعث خزاں زدہ پتوں کی طرح گر پڑیگی - اس کے برعکس اگر کواپریشن کا نظام مضبوط بنیادوں پر قائم کیا گیا تو اور اسے جائز حدود کے اندر محدود رکھا گیا تو اس میں ملک کی خوشحالی کے صدہا امکانات مضمر ہیں - اگر کسان موجودہ قرض کے بار سے سبکدوش ہو گئے اور زرعی اغراض کے لئے وقتاً فوقتاً مناسب شرح سود سے قرض حاصل کر سکے - تو ہندوستان کی دولت میں گراں قدر اضافہ ہو جائیگا -

ہم دور راز کار امیدیں قائم کرنا یا قائم شدہ توقعات کو ناامیدی میں تبدیل کرنا نہیں چاہتے لیکن یہ ضرور چاہتے ہیں کہ اس تحریک کی اہمیت اور اس کے مضرات و فوائد کے امکان کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے نقصانات کے سلسلہ میں پہلا خطرہ یہ ہے کہ اس تحریک کو دوسرے مقاصد کے لئے چلایا جائے - ابھی یہ خطرہ رونما نہیں ہوا اور نہ رونما ہونے کے آثار نظر آتے ہیں لیکن اس کو پیش نظر رکھنے اور انسداد کے لئے تیار رہنے کی ضرورت ہے - دوسرا خطرہ یہ ہے کہ ممبروں میں کواپریشن کا صحیح جذبہ باقی نہ رہے - یہ خطرہ فی الحال زیادہ حقیقی نوعیت رکھتا ہے اور ہم یہ کہنے کے لئے مجبور ہیں کہ ہندوستان کی اکثر ابتدائی انجمنیں کواپریٹو نصب العین سے دور تر ہیں - عوام میں جہالت اور لیشی سے قطع امداد باہمی کا حقیقی جذبہ نہیں پایا جاتا - ایزاں شرح سود پر اطمینہ فراہم

کرنے کی بجائے صحیح اصول پر کواپریٹو نظام کو قائم کرنے کی ضرورت اور اس قسم کے اداروں میں رعایا کو امانتی جمع کرنے کی دعوت دینے میں جو خطرہ ہے اسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ابتدائی انجمنوں کی تعداد اس سرعت سے بڑھ رہی ہے کہ رجسٹرار اور ان کا عملہ ان کی نگرانی کے فرائض سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔ خامیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ سوسائٹیاں نئی ہیں۔ اور ان کے ممبروں میں اچھے کارکنوں کی اکثریت ہے۔ اگر نگرانی صحیح طریقہ سے کی جائے تو ان کا نظام درست ہو سکتا ہے۔

ان مشکلات کا واحد حل یہ ہے کہ رجسٹرار کا عملہ پرائمری سوسائٹیوں کی نگرانی میں بیش از بیش سرگرمی کا اظہار کرے۔ اس سے یہ مقصد نہیں کہ رجسٹرار انجمنوں کو تفصیلی ہدایات دینے لگیں۔ انہیں اپنے معاملات طے کرنے دیا جائے۔ لیکن رجسٹرار کو اس امر کی اطلاع رکھنی چاہیئے کہ وہ کس طریقہ سے انتظام کرتی ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو اس میں مداخلت کی جائے۔ انجمنوں کے طریق انتظام سے واقفیت رکھنے کے علاوہ رجسٹرار کا فرض ہے کہ انہیں امداد باہمی کے اصول کی بھی تلقین کرتا رہے۔ اس کے بغیر صحیح کواپریشن کا نشوونما ناممکن ہے۔ اس کام کے لئے رجسٹراروں کا موجودہ عملہ بالکل ناکافی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ کی اہمیت کے احساس کے بعد عملہ میں میں مقصد یہ اضافہ کر دیا جائیگا۔ اس ضمن میں ہماری مفصل تجاویز رپورٹ میں درج ہیں۔ یہاں انہیں مجملاً بیان کیا جاتا ہے۔ اول یہ کہ تمام بڑے صوبجات میں رجسٹراروں کے ساتھ اسسٹنٹ رجسٹراروں کے عہدے قائم کئے جائیں اور اسسٹنٹ رجسٹراروں کا عہدہ کلکٹر کے مساوی ہو۔ دوسرے یہ کہ

جن صوبجات میں انجمنوں کی تعداد زیادہ ہو وہاں نگران کار افسروں کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ ہر نگران کار افسر کے حلقہ میں ایک ہزار سوسائٹیاں ہوں۔ اس تجویز کے نتیجہ میں پنجاب میں تین۔ یوپی میں اور سی پی میں دو افسر مقرر ہونگے اور باقی صوبجات میں ایک ایک نگران کار افسر کا تقرر عمل میں آئیگا۔ یہ ضروری ہے کہ جن افسروں کو مقرر کیا جائے۔ وہ منتخب اشخاص ہوں اور اس فن میں مہارت خصوصی رکھتے ہوں۔ اور ان کی تنخواہیں ان اہم فرائض کی نوعیت کے مطابق ہوں۔ جن کے بجالانے پر انہیں مامور کیا گیا ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہیئے کہ رجسٹرار کا کام اپنی نوعیت اور تجربات کے اعتبار سے کلکٹر کے کام کے مساوی ہے۔ اور وہ بھی آخر الذکر کی مانند ترقی کا استحقاق رکھتا ہے۔

حاکم ضلع افسر سرکاری حیثیت میں امداد باہمی تحریک سے اپنی وابستگی کا اظہار اور رجسٹرار کے اختیارات کو استعمال نہ کرے (ممکن ہے کہ ان فرائض کی طرف اس کا رجحان نہ ہو۔ اور دوسرے کام کی کثرت کے باعث اس کو چنداں اہمیت نہ دے سکے) لیکن اسے امداد باہمی کی اہمیت اور ان نیک یا بد اثرات کے امکان کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ جو اس کے ماتحت ضلع میں اس سے پیدا ہونے والے ہیں اور اپنے ضلع کے اندر اس تحریک کی رفتار ترقی سے پورے طور پر آگاہ رہنا چاہیئے۔

۱۴۔ سنٹرل اور پراونشل بنک۔ جہاں تک اعلیٰ مالی اداروں کا تعلق ہے یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے کہ برما میں جہاں کے حالات

دیگر صوبجات سے مختلف ہیں۔ یونینوں کا مکمل نظام قائم ہے۔ ابتدا
انجمنوں کو مانٹلے کے بنک سے براہ راست قرض دیئے جا
ہیں (دو اضلاع کے سوا جہاں وسائل آمد و رفت نہ ہونے کے با
بنک قائم کر دیے گئے ہیں)۔ ان بنکوں کو مانٹلے بنک سے مدد ملت
ہے۔ اور وہی ان کے کاروبار کی نگرانی کا ذمہ دار ہے۔ اس کے ا
تمام صوبے کے کواپریٹو مالیات کی نگرانی کا فرض نبھاتا ہے بمبئی او
مدراس کے علاوہ تمام صوبجات میں ایک نظام ابتدائی انجمنو
مقامی مرکزی ملی ادارات سرمایہ بہم پہنچاتے ہیں۔ ان کے کاروبار
دائرہ بعض اوقات ایک ضلع کی حدود تک وسیع ہوتا ہے بعض او
تحصیل کی حدود تک اور کبھی اس سے بھی کم۔ ان میں سے ہر ایک ادا
محدود ذمہ داری کی انجمن ہے جس کی رجسٹری کواپریٹو سوسائٹیز ا
کے ماتحت ہو چکی ہے۔ بہار اور سی پی میں یہ ادارات اپیکس بنک سے
ملحق ہیں جسے پراونشل بنک بھی کہتے ہیں۔ اپیکس بنک (پراونشل بنک
اپنے ملحقہ ادارات کو سرمایہ بہم پہنچاتا ہے۔ ان کی کمی کو پورا کرتا ہے
اور عام نگرانی رکھتا ہے۔ مدراس اور بمبئی میں صدر مقامات کے
بڑے بڑے بنک اپنا کاروبار صوبہ کی ابتدائی انجمنوں کو سرمایہ بہ
پہنچانے تک محدود رکھتے ہیں لیکن حال ہی میں انہوں نے مقامی مر
مالی ادارات سے زاید سرمایے لینا اور انہیں روپیہ دینا شروع کر دیا ہے
جہاں تک آخر الذکر معاملہ کا تعلق ہے ان کی حیثیت واضح نہیں ہوتی۔
وہ اپیکس بنک کی مانند کوئی مسلمہ حیثیت نہیں رکھتے۔ باقی صوبجات
میں کوئی اپیکس بنک موجود نہیں اور مالی عمارت ان مقامی مالی ادارات

کے ستونوں پر قائم ہے جن کے باہم مساوات کا کوئی تعلق نہیں۔
ہندوستان میں تقریباً ۶۰۰ مقامی مالی ادارات ہیں ہر صوبہ میں ان کے نام مختلف ہیں۔ لیکن ناموں کے اختلاف سے پیدا ہونے والی انجمن کے پیش نظر ہم نے ان تمام مالی ادارات کو "سنٹرل بنک" کے نام سے یاد کیا ہے جو ایک محدود حلقہ میں ابتدائی انجمنوں کو مالی مدد دیتے اور ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ مذکورہ ذیل پانچ بنکوں کے علاوہ تمام بنک اسی عنوان کے تحت درج ہیں۔ پراونشل بنک کی اصطلاح ہر صوبہ کے ان ایپکس ادارات پر حاوی ہوگی جو سنٹرل بنکوں کی مالی امداد اور نگرانی کے لئے قائم کئے گئے ہیں اور صرف انہی بنکوں سے معاملہ کرتے ہیں۔ ابتدائی انجمنوں سے کوئی سروکار نہیں رکھتے۔ بہار اور سی پی کے پراونشل اسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں ان حقائق کے پیش نظر مانڈے مدراس اور بمبئی کے سنٹرل بنکوں کی حیثیت ظاہر نہیں ہوتی۔ برما میں بنک اف مانڈے کو پراونشل بنک تسلیم کیا جاسکتا ہے مدراس اور بمبئی کے بنکوں کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ اس وجہ سے وہ سنٹرل بنکوں کے فرائض بجالا سکتے ہیں لیکن ہنوز انہیں ایپکس بنکوں کی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کے مالی ادارات کا ذکر ایک ہی جگہ کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اس امر کی صراحت ضروری ہے کہ پیراگراف ۱۴ میں جو رائے ظاہر کی گئی ہے وہ مذکورہ بالا پانچ بنکوں سے تعلق نہیں رکھتی۔

ان تمام ادارات کے سرمایہ کی ترکیب اور طریق استعمال یکم

جنوری سنہ ۱۹۱۵ کو حسب ذیل تھا۔ منفرد اشخاص کے ۳۴۲۸۹۱ (لاکھ روپیہ) بطور امانت رکھے گئے۔ ان میں ۸۰۱ (لاکھ) چلت حسابات کی مد میں ۶۴۴ (لاکھ) تین ماہ سے کم تر میعادوں کے لئے تھے۔ ۱۰۳۷ (لاکھ) تین ماہ سے لے کر ایک سال تک کی مدت کے لئے تھے۔ اور باقی ۷۰۶ (لاکھ) ایک سال سے زیادہ یا ایک سال کے میعادی نوٹس کے لئے۔ ۶۳۷ (لاکھ) ڈیبنچر تھے۔ اور سرکاری قرض ۳۷۳ (لاکھ) تھا دیگر سوسائٹیوں کی امانتوں اور قرضوں کی تعداد ۴۶۵ (لاکھ) تھی۔ اس میں سے ۲۲۸ (لاکھ) سیونگ بنک کے حسابات کی رو میں تھے۔ پریزیڈنسی اور سٹاک بنکوں کے قرض کی تعداد ۲۰۹۹ (لاکھ تھی) سرمایہ حصص اور ریزرو فنڈ کی میزان ۴۰۷ (لاکھ تھی) ان ذمہ واریوں کے مقابلہ میں ۱۱۰۴ (لاکھ) زر نقد رکھا گیا تھا اور ۱۰۱۶ (لاکھ) بیرونی ضمانتوں میں لگا ہوا تھا جس کی ایک قلیل تعداد بنکوں کے حوالہ کر دی گئی تھی۔ باقی سرمایہ قرض کی صورت میں ابتدائی انجمنوں اور دیگر مرکزی اداروں کو دیا گیا۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کی ایک تہائی تعداد سے لے کر ایک چوتھائی تعداد تک سالانہ ادا کی جاتی رہیگی۔ ارکان جو قرض لینے کا استحقاق رکھتے تھے ان کی ایک قلیل رقم اب تک باقی ہے۔ جوائنٹ سٹاک بنکوں اور پریزیڈنسی کے ۲۰۲۷ (لاکھ کیش کریڈٹ) جو ہنوز نکالے نہیں گئے۔ ممکن الحصول میں ان بنکوں نے ۲۰۳۲ (لاکھ) کی جو رقم بطور پیشگی دی تھی وہ ادائیگی کی اس شرط پر دیدی گئی ہے کہ ایک سال کے اندر مطالبہ کیا جائے قانون کی رو سے ان بنکوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے منافع کا ۱/۴ حصہ ریزرو فنڈ میں جمع کر دیں۔ حصہ داروں کو جو منافع تقسیم کیا

جاتا ہے۔ اس کی تعداد مقرر کر دی گئی ہے۔ بعض بنک اپنے حصہ داروں اور بیرونی اشخاص کے لئے چلت حسابات رکھتے ہیں اور چند بنک منفرد حصہ داروں اور انجمنوں کو قرض دیتے ہیں۔ فی الجملہ یہ بنک اپنا کاروبار پبلک کی امانتیں جمع کر کے چلاتے ہیں (ایک مقررہ میعاد کے لئے) اور اس طرح حاصل کیا ہوا روپیہ سوسائٹیوں اور سنٹرل بنکوں کو اپنے تک محدود رکھتے ہیں۔

۴۔ سنٹرل بنک۔ ان کے اختیارات اور آئین۔ سنٹرل بنکوں کا دائرہ کار عموماً ایک ضلع کی حدود کے اندر محدود رہتا ہے۔ انجمنوں کو قرض دینے کے متعلق ان بنکوں کو بہت کم اختیارات دئے گئے ہیں اور انجمنوں کے حسابات کی جانچ اور نگرانی کے سلسلہ میں کوآپریٹو سلسلہ کی اس اہم کڑی سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ آخر الذکر کام کے بہترین وسیلہ یونین کا نظام ہے۔ بعض صوبجات میں یہ اعتراض وارد کیا گیا ہے کہ سوسائٹیوں کے ممبروں میں خودمختاری کے جذبات پیدا ہونے سے پہلے یونینوں کا قیام مناسب نہ ہوگا ہم اس اعتراض کی اہمیت اور معقولیت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ یونینوں کے نظام کی عدم موجودگی میں سنٹرل بنک رجسٹرار کی عام نگرانی کے ماتحت ابتدائی انجمنوں کے کاروبار کی دیکھ بھال کا فرض بجالاتے رہیں۔ اگر سنٹرل بنکوں کے ڈائرکٹروں کا انتخاب احتیاط سے کیا گیا ہو تو وہ اس کام کو باحسن وجوہ انجام دے سکتے ہیں۔ سنٹرل بنکوں کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ بدمعاملہ انجمنوں کے قرض کی مقدار کم کر دیں یا قرض دینے سے انکار کر دیں۔ اس قسم کے اکثر واقعات کا ہمیں علم ہو کہ انجمن کی

طرف سے قرض کی خود درخواست پیش کی گئی اس کا فیصلہ رجسٹرار یا اس کے عملہ کے کسی اہل کار نے کیا اور سنٹرل بنکوں کا کام اس حد تک محدود رہا کہ منظور شدہ قرض سے زیادہ رقم ادا کریں بشرطیکہ ان کے پاس اس غرض کے لئے کافی روپیہ موجود ہو۔ ہمارے نزدیک یہ طریق کار غلط ہے روپیہ سنٹرل بنک کی ملکیت ہے اور وہ اس روپیہ کے لئے حصہ داروں اور امانت داروں کے روبرو جوابدہ ہے۔ اس لئے قرض کی درخواست کے فیصلہ کا اختیار اسی کو ہونا چاہئے۔ ہم پہلے یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ رجسٹرار کو ایک حد مقرر کر دینی چاہئے جس سے زائد سوسائٹی قرض نہ دے سکے لیکن اس حد معین کے اندر سنٹرل بنکوں کو درخواستوں کے فیصلہ کا کامل اختیار ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی ان انجمنوں کی نگرانی کا اختیار جنہیں وہ قرض دے چکا ہے۔ بنک کا آئین اور نظام ایسا ہو کہ وہ ان فرائض کو خوش اسلوبی سے بجا لا سکے۔ اگر کوئی بنک محض منافع کا طالب اور سرمایہ دارانہ جذبہ ہے تو اس کا مفاد صرف چند امور میں انجمنوں کے مفاد سے وابستہ ہوگا اور وہ انجمنوں کو فائدہ اٹھانے کا ایک ذریعہ سمجھیگا۔ ان کے حقیقی مفاد سے اسے کچھ سروکار نہ ہوگا۔ اس نوعیت کا بنک نگرانی کا بہت کم متحمل ہو سکتا ہے۔ جن بنکوں کا انتظام ملحقہ انجمنوں کے ممبروں کے اختیار ہی ہے ان پر یہ اعتراض وارد کیا جاتا ہے کہ وہ متوسط طبقہ کے تاجروں کی ہمدردی حاصل نہ کر سکینگے حالانکہ ان کی ہمدردی ہی اس قسم کے بنکوں کو کامیاب کر سکتی ہے اور ان کے طبقہ کے دوسرے افراد کی ہمدردی و اعانت بھی انہی کے تعاون پر منحصر ہے۔ اگر اس مشکل کو دور کیا جا سکے تو یہ بنک

بہت مفید اور کم خرچ ثابت ہو سکتے ہیں اس لئے کہ مصارف برداشت کرنے کے سوال کے متعلق اور کوئی ضرورت پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ امداد باہمی کے مفاد کے لئے ضروری ہے کہ امداد باہمی سلسلہ کی کڑی بیرونی اشخاص کی بجائے خود انجمنوں سے مرکب ہو۔ بہرحال امید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں زراعت پیشہ اشخاص اس حد تک ترقی کر لینگے کہ سنٹرل بنکوں کا انتظام کر سکیں اور امانت داروں کے معتمد علیہ بن جائیں۔ بعض مقامات کے احوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر موقعہ دیا جائے تو یہ لوگ سنٹرل بنکوں کے انتظام کی مشین چلانے کے لئے مستعد ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ خواب آئندہ چند سال تک شرمندہ تعبیر نہ ہو۔ لیکن اس اثنا میں ہم ان بنکوں کے نظام کو بہتر سمجھتے ہیں جن کے بعض منتظمین طبقہ متوسط کے تاجروں اور ہنرمندوں سے منتخب کئے گئے ہیں اور بعض انجمنوں کے ممتاز ممبروں سے چنے گئے ہیں۔ ہر ایک ڈائرکٹر اپنے طبقہ کے حصہ داروں کی نمائندگی کرتا ہے اور وہ عنصر بہم پہنچاتا ہے جو دوسرے طبقوں میں کم ہے۔ اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ بنک کی نگرانی کا کام حصہ داروں کے سپرد ہے اس لئے کہ اس صورت میں بنک انجمنوں کے مالی وسائل کو بیجا تصرف میں نہیں لا سکتے۔ یہ مقصد بھی واضح کر دیا جائے کہ بنک کا نظام امداد باہمی کے سانچے میں ڈھالنا منظور ہے۔ جس میں صرف سوسائٹیاں حصہ دار ہو نگی۔

۱۵۔ کافی چلت وسائل کی ضرورت۔ اعلیٰ مالی اداروں کا نظام خواہ کسی نوعیت کا ہو جہاں تک مستحکم مالیات کا تعلق ہے۔ مذکورہ بالا

اصول ان پر بھی یکساں عاید ہوتا ہے۔ یہ حقیقت پہلے واضح کی جاچکی ہے کہ یہ بنک اپنے سرمایہ کا جزو اعظم امانتوں کی صورت میں پبلک سے حاصل کرتے ہیں۔ ان امانتوں کا ایک حصہ چلت حسابات کی حد میں ہوتا ہے یا مختصر میعاد کے لئے جو تین ماہ سے زائد نہیں ہوتی۔ ایک حصہ امانت میعادر) کے لئے ہوتا ہے جس کی میعاد ایک سال سے زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن نصف سے زیادہ بلکہ ۷۴ فیصدی تین ماہ سے لے کر ایک سال تک کی میعادوں کے لئے ہوتا ہے۔ جو روپیہ اس طریقہ سے حاصل کیا جاتا ہے اسے سوسائٹیوں کے حوالہ کر دیا جاتا ہے اور تمام امور کو پیش نگاہ رکھکر یہ امید کار کی جا سکتی ہے کہ یہ قرض فصل کی عام حالتوں میں باقساط تین سے لے کر چار سال تک کی نسبت میں ادا کر دیا جائیگا۔ اگر سوسائٹیوں پر دباؤ ڈالا جائے تو اس سے زیادہ رقوم وصول کی جاسکتی ہیں لیکن اس دباؤ سے سوسائٹیوں کے انتظامات درہم برہم ہو جائینگے۔ اور شاید ان کو ممبروں کو ساہوکاروں سے قرض لینا پڑیگا۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ پیداوار کی کمی باعث کی سال سوسائٹیاں قرض کی اقساط روانہ کر سکیں۔ اور ان کی عام سالانہ ضرورتوں کے علاوہ مزید قرض دینا پڑے۔ ورنہ ان کے ممبر ساہوکار کے دروازہ پر جا دستک دینگے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بنکوں کو اس حیثیت میں رہنا چاہئے کہ عندالطلب امانتیں واپس کر سکیں۔ اپنے مالی نظام اور چلت ذرائع کو درست رکھیں۔ گذشتہ چند سال میں ان بنکوں امانتوں کی جوافراط رسی اس کی وجہ سے مذکورہ بالا کارروائی کی ضرورت کبھی نہیں ہوئی۔ ہر سال گذشتہ سال کی نسبت زیادہ مقدار میں امانتیں

رکھی جاتی ہیں اور جو امانتیں واپس لی جاتی ہیں ان کی کسر نئی امانتوں سے پوری کر دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی بنکوں سے پیشگی رقوم لینے کا طریقہ رائج ہوگیا ہے۔ خواہ خاص مقدار کے قرضوں (قرضہ بنک) کی صورت میں خواہ کیش کریڈٹ کی صورت میں۔ بعض کفایت شعار بنکوں نے ان نقد قرضوں سے ایک محدود پیمانہ پر کام لیا ہے اور باقی رقم امانت داروں کے مطالبات پورا کرنے کے لئے رکھ لی ہے۔ بعض نے تمام قرض انجمنوں میں تقسیم کر دیا ہے بعض صورتوں میں صوبہ کے اپیکس بنک نے سنٹرل بنکوں کو مدد دی ہے۔ لیکن اس مدد کا مدار اس کیش کریڈٹ پر تھا جو اپنے کسی تجارتی بنک سے حاصل کیا تھا۔ بہر حال یہ بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً ہر ایک صورت میں بد تجارتی اور اپیکس بنکوں کے وصول نہ کئے ہوئے کیش کریڈٹ کو مستثنیٰ کرتے ہوئے، کسی سنٹرل بنک نے امانت داروں کے مطالبات پورا کرنے یا مصیبت زدہ کسانوں کو مدد دینے کے لئے ایک ناکافی اور قلیل رقم کے سوا زر نقد نہیں لیا کسی جگہ اس کی وجہ منافع کی تقسیم کی خواہش تھی اور کسی جگہ یہ خیال کہ ریزرو فنڈ (جس کا وجود منافع کی کثرت کا رہین منت ہو) کو محفوظ کرنے کے لئے خطرہ کو برداشت کر لینا بہتر ہوگا۔ بعض مقامات میں سوسائٹیوں کی روز افزونی کے باعث سنٹرل بنکوں پر ان کی مالی استعدادوں سے زیادہ بار پڑ گیا ہے۔ بعض جگہ سوسائٹیوں کو جس شرح سود پر قرض دیا جاتا ہے وہ تقریباً امانتوں پر ادا کی جانے والی کی شرح سود کے مساوی ہے۔ اور اس وجہ سے چلت حسابات کے لئے کچھ نہیں بچتا۔ بعض جگہ نہایت صفائی کے ساتھ یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔

چلت وسائل کے متعلق جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو حکومت کی طرف دست اعانت طلبی دراز کیا جاتا ہے اور یہ کہ بنکوں کا فرض صرف یہ دیکھنا ہے کہ سرمایہ مناسب جگہ لگایا گیا ہے اور خسارہ کا کوئی اندیشہ نہیں حصہ خواہ کچھ ہو۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ چلت وسائل کے مسئلہ کو ہر جگہ نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ایسے بنک جنہوں نے کیش کریڈٹ وصول نہ کر کے اپنے تئیں محفوظ کر لیا بہت کم ہیں۔ اس کے علاوہ اس انتظام کا استقلال بھی محل نظر ہے۔ جو انمنٹ سٹاک بنک کوآپریٹو بنکوں سے جو کاروبار کر رہے ہیں۔ اس میں اضافہ کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔ اور یہ ان کے مفاد کے خلاف ہوگا کہ کوآپریٹو بنکوں کے استعمال کے لئے بڑی بڑی رقوم جمع رکھیں۔ اس لئے کہ خود انہیں ضرورت کے اوقات میں ان رقوم کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

۱۶۔ نظائر۔ مثالاً ہم دہ سنٹرل بنکوں کا گوشوارہ درج کرتے ہیں جو یکم جنوری ۱۹۱۵ء مرتب کیا گیا تھا۔ اس گوشوارہ سے اس قسم کے دوسرے بنکوں کے حالات کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اعداد اس قدر کم کر دیئے گئے ہیں جن سے یہ معلوم ہو کہ ہر ایک بنک ایک لاکھ کے سرمایہ سے کاروبار کر رہا ہے۔

ذمہ واریاں		اموال	
۱۔ امانتیں	روپیہ	ازنقد موجود یا بنک	پونڈ ۲۶۰۰
چلت حسابات پر	۲۵۹۰	قرض سوسائٹیوں کو جس کی ادائیگی کی امید ۱۹۱۶ء میں ہے	
۱۹۱۶ء میں واجب الادا	۴۹۰۵۰		۱۵۰۰۰
اس کے بعد واجب الادا	۱۵۲۴۰	۱۹۱۵ء کے بعد	۸۴۰۰۰

دوسری سوسائٹیوں سے	۶۴۵۰۹/۶۲۳۰	دیگر مدات	۴۰
سرمایہ حصص	۵۳۰۰		
ریزرو فنڈ	۸۷۰		
منافع کی مادی کرنے کا فنڈ	۱۲۰۰	میزان	۱۰۰۰۰
غیر تقسیم شدہ منافع	۱۰۰		
میزان	۱۰۰۰۰		
امانتیں			
چلت حسابات پر	۴۶۷۰	زر نقد موجود یا بنک میں	۴۱۶۰
۱۹۱۵ء میں واجب الادا	۲۵۴۴۰	قرض سوسائٹیوں کو جنکی ادائگی	
بعد کو واجب الادا	۷۲۶۰	۱۹۱۵ء میں ہے	۲۴۰۰۰
جوائنٹ اسٹاک بنکوں سے قرض			
۸۰۱۳۰	۱۹۷۶۰	۱۹۱۵ء کے بعد	۶۸۱۵۰
سرمایہ حصص اداشدہ	۱۶۰۰۰	دیگر مدات	۳۶۹۰
ریزرو فنڈ	۲۵۰۰		
منافع غیر اداشدہ	۶۵۰		
دیگر مدات	۷۲۰		
میزان	۱۰۰۰۰۰	میزان	۱۰۰۰۰۰

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں واضح ہوتا ہے کہ بنک چلت حسابات رکھتے ہیں اور اس غرض کے لئے جو رقم رکھی جاتی ہے اس کی مقدار اس رقم کے مساوی ہوتی ہے جو ان کے ذمہ چلت حسابات کی بنا پر واجب الادا ہو

ہر دو صورتوں میں ان کی اکثر امانتیں ایک سال کی مدت کے لئے ہیں۔ اور سوسائٹیوں کو جو قرض دئے گئے ہیں ان کی میعادیں خاص طویل ہیں۔ ایک بنک کی سال رواں کی ذمہ داریاں اس رقم سے بہت زیادہ ہیں جس کے وصول ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔ دوسرے بنک میں دونوں رقوم تقریباً مساوی ہیں۔ لیکن کسی بنک میں اس امر کا انتظام نہیں کہ انجمنوں کی طرف سے ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں امانتوں کے مطالبات کو پورا کیا جانے کے انجمنوں کے ذمہ جو روپیہ ہے ممکن ہے وہ ضرورت کے وقت وصول نہ ہو یا اس کی بالکل ادائیگی ملتوی کر دی جائے۔ دوسرا بنک جوائنٹ سٹاک بنک میں بقدر ۲۵۰۰۰ کیش کریڈٹ رکھتا ہے۔ لیکن یہ رقم نکالی جا چکی ہے۔ اور اس میں سے ۱۹۷۶۰ روپیہ قرض دئے جا چکے ہیں۔ اسے منافع تقسیم کرنے اور چلت حسابات کی مد کے لئے مزید ۱۱۶۰۰ روپیہ کی ضرورت ہوگی اگر جوائنٹ سٹاک بنک مالی مشکلات کے وقت ۱۹۷۶۰ روپیہ کا مطالبہ نہ کرے اور مالی مدد کا سلسلہ جاری رکھے تو سنٹرل بنک کو امانتوں کے اتار چڑھاؤ کے پیش نظر سال رواں میں ۴۰۰۰ روپیہ کی ضرورت پیش آئیگی۔ بہر حال یہ بنک دوسری انجمنوں کی امانتوں کی ایک بڑی مقدار جمع رکھتا ہے۔ ان میں ایک بڑا حصہ ان امانتوں کا ہے جن کو دوسرے سنٹرل بنکوں نے مستقبل قریب میں ضروری نہ سمجھ کر اس کے حوالہ کر دیا ہے۔ ان امانتوں کی بنا پر بھی اسے بہت سے مطالبہ پورا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اول الذکر بنک خالص سرمایہ دارانہ ہے وہ ایک قلیل سرمایہ حصص سے کام کرتا ہے اور زبردست ریزرو کا کم کرنے کی بجائے منافع کی توفیر کا زیادہ خیال رکھتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں

ہم ایک تیسرے بنک کا گوشوارہ درج کرتے ہیں اور یہ بنک محفوظ معیار کے قریب تر ہے

ذمہ واریاں		احوال	
امانتیں	روپیہ	نقد اور سرکاری	روپیہ ۱۱۶۰۰
چلت حسابات پر	۳۶۰۰	سوسائٹیوں کو قرض جو ۱۹۱۵ء	
۱۹۱۵ء میں واجب الادا	۲۱۰۰۰	میں واجب الادا ہیں	۲۴۰۰۰
اسکے بعد واجب الادا	۶۰۰۰	بعد کو واجب الادا	۶۴۰۰۰
سوسائٹیوں سے	۳۸۰۰		
جوائنٹ سٹاک بنکوں سے	۸۹۰۰	دیگرمات	۴۰۰
	۶۰۰		
سرمایہ حصص ادا شدہ	۸۰۰۰		
ریزرو فنڈ	۲۰۰۰		
(محض ریزرو فنڈ کیلئے)	۱۰۰۰۱۱۰۰۰		
میزان	۱۰۰۰۰۰	میزان	۱۰۰۰۰۰

مذکورہ بالا صورت میں امانتیں اچھی طرح تقسیم کی گئی ہیں اور در حقیقت ۶۴۰۰۰ میں سے نصف رقم جو ۱۹۱۵ء کے بعد واجب الادا ظاہر کیا گیا ہے ۔ ۱۹۱۸ء تک واجب الادا نہ ہوگا ۔ اور بنک کے کاروبار کا نظام اس طریقے مقرر کیا گیا ہے انجمنوں کی طرف سے واجب الوصول رقوم کی تاریخیں امانتوں کی میعادوں کے مطابق ہیں ۔ انجمنوں سے جو روپیہ وصول کیا جاتا ہے اس کی تعداد کم ہے ۔ اور وہ مقروض انجمنوں کی ملکیت ہے اور انہیں امانت داروں کو دینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں

چنانچہ چلت حسابات اور جوائنٹ سٹاک بنکوں کے لئے رقوم علیحدہ کرنے کے بعد بھی ۷۰۰ روپیہ باقی رہتے ہیں جو اس سال انجمنوں کی طرف سے ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں امانتیں نکالنے والوں کو جا سکتے ہیں۔

اول الذکر دو مثالوں سے کسی طویل تشریح کی نسبت ان بنکوں کا حال اچھی طرح واضح ہوتا ہے نتائج مختصراً یہ ہیں کہ ان بنکوں کا انتظام عام طور سے ہوتا ہے اور حسابات کے رکھنے اور روپیہ لین دین کے متعلق کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ ان میں سے بعض ایجنسیوں کے لئے چلت حسابات رکھتے ہیں۔ ورنہ عموماً ان کا کاروبار ابتدائی انجمنوں کو قرض دینے تک محدود رہتا ہے۔ جب تک ان کی مالی حالت بہتر ہے اور ان کے ممبر قرض ادا کرنے کے لئے تیار ہیں اس وقت قرض خواہوں کو قرض کی وصولی کے متعلق کسی تشویش میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس امر کی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ اگر ایک وقت میں بہت سے امانت داروں نے روپیہ کے مطالبات کئے تو وہ بروقت دستیاب ہو سکیگا۔ فی الحال ڈائرکٹروں اور حصہ داروں میں امانت داروں کی کثیر تعداد ہے۔ اگر انہیں روپیہ کی ضرورت ہو تو بھی امانتوں میں توسیع کے لئے آمادہ کیا جاسکتا ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ بنک کو تنگ نہ کیجئے۔ لیکن کوآپریٹو تحریک کی اشاعت کے ساتھ روپیہ کی اس مستثنیٰ قسم کے متناسب کو کم ہو جانا چاہیئے۔ بہرحال یہ کسی طرح مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ اس قسم کے بنک بیرونی اشخاص کی امانتیں جمع کریں مگر اس وقت جب کہ وہ اپنے قرض خواہوں کے مطالبات کو بروقت ادا کر

سکتے ہیں۔

۱۷- پراونشل بنک کی ضرورت۔ موجودہ مشکلات کا واحد حل یہ ہے کہ صوبہ کی کواپریٹو مالیات کو مستحکم کرنے کے لئے ہر ایک صوبہ میں ایک زبردست ایپکس بنک یا پراونشل بنک قائم کر دیا جائے اور اس امر پر اصرار کرنا چاہیے کہ سنٹرل بنک انہی ملحقہ ابتدائی انجمنوں کے علاوہ تمام انجمنوں سے کے ساتھ ایپکس بنک کے ذریعہ ہی دادوستد کریں۔ سنٹرل بنک اپنے زائد سرمایہ کو دوسرے بنکوں میں لگا دیتے ہیں۔ اس سے جو خطرہ پیدا ہوتا ہے اس کا انسداد اسی طرح ہو سکتا ہے۔ روپیہ ایسی شرائط پر دے دیا جاتا ہے جن کی رو سے وہ ضرورت کے وقت ممکن الحصول نہیں رہتا اور مالیات میں ان کی اس باہم پیوستگی کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ ایک بنک تباہ ہو تو اس کے ساتھ دوسرے کا بھی یہی انجام ہو پریزیڈنسی اور جوائنٹ سٹاک بنکوں سے بھی پراونشل بنک کے ذریعہ سے لین دین کیا جائے۔ مالیات میں احتیاط اور نگرانی کی سخت ضرورت ہے اور یہ مقصد صوبہ میں پراونشل بنک کے قیام سے حاصل ہو سکتا ہے۔ پراونشل بنک چلت وسائل کا انتظام بھی زیادہ کفایت شعاری سے کر سکتا ہے۔ بہار اور سی پی میں پراونشل بنک حال ہی میں قائم کئے گئے ہیں۔ برما میں پراونشل کواپریٹو مالیات کا انتظام مانڈلے سنٹرل بنک کر سکتا ہے۔ مدراس اور بمبئی میں سنٹرل بنکوں کو پراونشل بنک بنا دیا جائے۔ ان کے آئین میں قدرے تبدیلی کرنی پڑیگی اور وہ حیثیت دی جائیگی جو ایپکس بنک کے فرائض ادا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ دوسرے بڑے صوبجات میں بھی

پراونشل بنک قائم کئے جائیں۔ان کے قیام کے بعد سنٹرل بنکوں کو انسے ملحق کردیا تاکہ نگرانی میں آسانی ہو دوسرے کمزور اور مختصر بنکوں کو توڑدیا جائے یا دوسرے بنکوں کے ساتھ ملحق کردیا جائے۔

۱۸۔ چلت وسائل کا معیار قائم رکھنے میں دشواریاں۔ ان بنکوں کے سلسلہ میں ایک دشواری بہرحال باقی رہتی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ مختصر میعادوں کے لئے قرض دیتے ہیں اور طویل میعادوں کے لئے انہیں ایسی شرائط کے ساتھ تقسیم کردیتے ہیں کہ اگرکسی سال انہیں قرض وصول نہ ہو اور خود ان پر تقاضا ہو تو ان قرضوں کو وصول یا وصول کرنے کے لئے تقاضا بھی نہ کرسکیں۔ اگران کے اموال میں محض انجمنوں کے پرونوٹ شامل ہوں تو عام بازار میں ان پرونوٹوں کی بنا پر وہ زیادہ روپیہ حاصل نہیں کرسکتے جس سے امانت داروں کو روپیہ دے سکیں ؟ یہ ضروری معلوم ہوتا کہ یہ بنک اپنے کاروبار کو ہموار کرلیں۔ اور انجمنوں کو اس میعاد کے لئے اتنا قرض دیں کہ اس کے جسقدر امانتیں واجب الادا ہوں وہ ان کے روپیہ سے ادا کردی جائیں (انجمنوں کو جو قرض دیا جائے اس کی تعداد واجب الادا سے زیادہ ہوتی چاہیئے) اس کے علاوہ انہیں چلت وسائل رکھنے چاہیں۔ خواہ زر نقد کی صورت میں خواہ سہل الحصول ضمانتوں کی صورت میں۔ جہاں تک ان چلت وسائل کی مقدار کا تعلق ہے ہمیں اس کے متعلق سفارشات کرنے میں بڑی مشکل میں آئی ہے۔ کوآپریٹو بنکنگ ہندوستان میں نئی چیز ہے اور اسکے طریقوں میں جوائنٹ سٹاک بنکوں سے بالکل مختلف ہے بہرحال

ہماری رائے ہے کہ ہر ایک سنٹرل بنک کے لئے چلت حسابات کا رکھنا لازمی قرار دے دیا جائے۔ اور یہ رقم تمام میعادی امانتوں کی مجموعی رقم کی نصف ہو۔ جسے امانتوں کی شرائط کے مطابق آئندہ بارہ ماہ کے اندر طلب کیا جا سکے۔ ایسی صورتوں میں جہاں سیونگ بنک کے حسابات یا چلت حسابات رکھے جاتے ہیں وہاں ان دونوں کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پراونشل بنک کی صورت میں بھی یہی شرائط عائد ہونگی۔ اس سے یہ مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ آئندہ چار ماہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے نقد روپیہ تیار رکھے۔ اس لئے کہ اس کا سرمایہ یقیناً ایک بڑے علاقہ میں لگا ہوا ہے اور ادائیگیوں پر مجموعی حیثیت سے اس کا بہت کم اثر پڑنے والا ہے۔ اگر تمام سنٹرل بنکوں کے چلت وسائل پراونشل بنک نے رکھے جیسا کہ عام طور سے ہوگا تو اس تعداد کو بہت بڑی حد تک کم کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ یہ ناممکن ہے کہ صوبہ کے تمام بنکوں کو بیک وقت مدد کی حاجت ہو۔ ہم نے فرض کر لیا ہے کہ کوآپریٹو مشکلات کی مدت زیادہ سے زیادہ چھ ماہ ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری مجوزہ تدابیر کا اختیار کرنا بھی خالی از خطرہ نہیں۔ اس قدر طویل مدت کے لئے امانتوں کا ملنا جس قدر مدت کے لئے زرعی قرض دئے جاتے ہیں مشکل ہے اور سخت شرائط پر بھی طویل مدت کے لئے امانتیں نہیں مل سکتی ہیں۔ ہم نے تجویز پیش کی ہے کہ سنٹرل بنک سوسائیٹیوں کی ساکھ کی تشخیص حسابات کی جانچ اور کاروبار کی نگرانی کے لئے عملہ رکھیں

اور اس کا خرچ بنک کے منافع سے ادا کیا جائے یا انجمنوں کو جو قرض دیا جاتا ہے اس کی شرح سود میں بقدر معاون اضافہ کر دیا جائے چلت وسائل کا مزید خرچ بھی اسی طرح برداشت کیا جائیگا۔ جن صوبجات میں اماںتوں پر دئے جانے والے سود اور ممبروں کو دئے جانے والے قرض کی شرح سود میں کافی فرق ہے۔ وہاں کوئی فوری مشکل پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن ایسے صوبجات میں جہاں یہ فرق بہت کم ہے اور ہر جگہ اس کو کم کرنے کی طرف رجحان پایا جاتا ہے۔ جن مقامات میں شرح سود نہیں بڑھائی جا سکتی وہاں محدود مالی کمزوری کو جاری رکھنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ یا ایک ایسی ایجنسی قائم کی جائے جو ضرورت کے اوقات میں انجمنوں کے پرونوٹوں پر قرضہ دے سکے۔ یہ امر مشکوک ہے کہ آیا پراونشل بنک اس قسم کی ایجنسی کا کام دے سکیگا۔ اس لئے کہ یہ ادارات حکومت کی گارنٹی کے بغیر سنٹرل بنکوں سے کم شرح پر روپیہ نہیں لے سکتے یہ مشکل تمام یورپین ممالک میں پیش آچکی ہے اور ہر جگہ حکومتوں نے کواپریٹو تمسکات پر دستوری کا انتظام کرکے اس کو رفع کیا ہے۔ یہ انتظام یا تو عام سرکاری بنکوں میں کیا گیا ہے یا کسی خاص امداد باہمی کے سرکاری بنک میں۔

۱۹۔ جدید تجاویز۔ ہم نے تجویز پیش کی ہے کہ رجسٹراروں کا عملہ بڑھانا چاہئے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر صوبہ میں صنعت و حرفت اور زراعت کو ایک افسر کے ماتحت کر دیا جائے۔ اس غرض کے لئے ڈیولپمنٹ کمشنر کے تقرر کی سفارش کی گئی ہے جو انتظامی

شعبوں کی اصلاح اور درستی کے لئے پورا وقت خرچ کریگا اور جس کی سفارشات حکومت کے نزدیک گرانقدر ہونگی۔

دیگر انتظامی شعبوں کی طرح امداد باہمی کے صیغہ کا نظم ونسق بھی ہر ایک صوبجاتی حکومت اپنی حدود کے اندر کرتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آیا اس سے امپیریل اور انٹر پراونشل مفاد وابستہ نہیں ہیں اور آیا حکومت زراعت اور تعلیم کے صیغوں کی مانند ایک مشیر امداد باہمی کا تقرر ابھی مناسب نہیں سمجھتی ہے۔ اگر یہ تقرر عمل میں لایا گیا تو افسر مذکور کے مشورہ سے صوبجاتی حکومتیں ڈیویلپمنٹ کمشنر اور رجسٹرار بہت مستفید ہونگے

آخر میں ہم حکومت کو اس امر سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے دورہ کے ایام میں یہ شک ظاہر کیا جا رہا تھا کہ آیا حکومت کو اپریٹو اوارات کے استحکام کی ذمہ وار ہے بعض جگہ لوگوں کا خیال تھا کہ سرکار نے اس تحریک کی گارنٹی دی ہے۔ اگر یہ خیال امداد باہمی کے حامیوں کا پیدا کردا نہ تھا تو کم از کم وہ اس کی تردید بھی سرگرمی سے نہیں کرتے تھے۔ بعض صورتوں میں جوائنٹ سٹاک بنکوں اور سنٹرل بنکوں نے رجسٹراروں کی سفارش پر انجمنوں کو جو قرض دیا۔ حکومت کو اس کی ادائیگی کا ضامن سمجھ لیا۔ ہمیں ایسے واقعات کا بھی علم ہے کہ بنکوں نے امانتوں کے لئے اشتہارات دئے ان میں صاف طور سے تحریر کیا کہ اگرچہ حکومت کی طرف سے ہمارے حسابات کی جانچ کی جاتی

ہے۔ لیکن ہمیں حکومت کی ضمانت حاصل نہیں۔ حکومت ادارہ ہائے امداد باہمی سے جو تعلق رکھتی ہے اور جس حد تک ان کی ذمہ داری اپنے سر لیتی ہے۔ اس کے متعلق عہدہ داروں کو واضح طور سے ہدایات کر دی جائیں۔ تاکہ وہ عوام میں کوئی بدگمانی پیدا نہ ہونے دیں +
